یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی دن دفتر مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

سلسلہ [illegible] نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

الحمد للہ

اہلحدیث

[illegible]

امرتسر ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۰۵ء جمعہ

اغراض و مقاصد	قیمت اخبار سالانہ	بھیک مانگنا و [illegible] ذلت
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔ (۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں [illegible] کی نگہداشت کرنا۔	گورنمنٹ عالیہ سے ... [illegible] والیان ریاست سے [illegible] روساء و جاگیرداروں سے [illegible] عام خریداروں سے ... [illegible] [illegible] پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ [illegible]	اکثر ہندوستانی اور [illegible] ہیں [illegible] زلف بندی میں سر سے [illegible] یہ مثل اپنے موقعہ پر بہت پر معنی اور پہلو دار [illegible] ہاتھ میں کاسہ ہی ثابت ہو۔ بلکہ [illegible] ہمیں بہتر [illegible] جیسے چھلنی میں [illegible] دے بھی تو چھیدوں کی راہ نکل جائے [illegible] وہ بدبہرے کی محنت [illegible]

بانہ نگاروں سے [illegible] تازہ خبر [illegible] [illegible] بذریعہ خط و کتابت [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] بنام مالک مطبع [illegible]

رہا تھو۔ اس سے ثابت ہوا کہ بھیک مانگنا کس قدر معصیت اور عذاب الٰہی ہے۔

لیکن ہمارے محروم بھکاریوں کو اسکی کچھ پروا نہیں۔ بدبخت بھکاری خود ہی ذلیل نہیں بلکہ اُنکے ساتھ ساری قوم ذلیل ہے۔ اسکی جبیں بالکل گندہ ہوگئی ہے۔ وہ نہ صرف اذل القوم ہے بلکہ مذل القوم ہے۔ ہندوستان کے بھکاری تمام ولایتوں میں نامور ہیں عرب اور خاص مکہ معظمہ میں ان کو ہندی کسور القدح کے خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ یعنی ٹوٹے پیالے والے ہندی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بھیک مانگ کر حج کرتے ہیں اور بھیک ہی کے بھروسے کعبہ میں وہ زاد پہنچ بیٹھے آدمیوں کو دق کرتے ہیں۔ اور اگر جیتے مرتے گرتے پڑتے ہندوستان واپس آگئے پھر تو لوگوں پر احسان دھر کر خوب ہی پیٹ بھر کر بھیک مانگنی شروع کر دیتے ہیں۔ دروازہ پر جا کر ہانک لگائی۔ بہلا حاجی فقیر دو سال کے بعد مکہ مدینہ کی معیری لگا کر اور حج سے مشرف ہو کر دروازے پر آیا ہے۔ بال بچوں کے حق میں وہاں بھی دعا کرتا رہا ہوں۔ فقیر تو دعا سے دولت ہی کے لئے ہے خدا کے لئے دوڑی آئی۔ آہا ہا یہ تو حاجی لٹو شاہ ہیں۔ بی بی سے جا کر کہا بڑی دردناک آواز سے ہرن کا قصہ سنایا کہ ہمارے لوٹے پیالے دو سال بعد حج کرکے آئے ہیں۔ بیت اللہ کے غلاف کا پارچہ ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں ہمکو بھی زیارت کرا دو۔ ماما آپ زیارت لائی۔ بی بی نے خود بھی چوما اور بچوں اور گھر والوں کو بھی زیارت کرائی۔ آٹے اور اناج اور پیسوں سے خاطر کیا جاتا ہے اور بھیک بھی پیٹ ہے۔ وہی مثل کہ سودا عاقبت کا مطلب فقیر کا۔ بیا سے جیتے تو دنیا کے لئے ہیں ہی۔ یہاں تو دین سے بھی کمائی جاتی ہے۔ اور طرح طرح کے روپ بدل کر دین کی آڑ کا دھندا بنایا جاتا ہے۔ مذہبی پیشواؤں کا حج کو جانا ... حرمین شریفین ... مشاہد مقدس کی زیارت سے مشرف ہونا خلوص نیت سے بہت کم ہوتا ہے بلکہ اکثر خود نمائی کے چمکانے کو سونے میں سہاگا بنایا جاتا ہے۔ بالفرض خلوص نیت ہی سے سہی مگر کوئی بتائے کہ اس تقدس کا اوروں پر کیا اثر۔ کیا حاجی صاحب یا کربلائی صاحب اپنے اجر اور ثواب کا حصہ اوروں کو بانٹ دیتے ہیں۔ وہ اگر تقدس کے پتلے اور برکت کے فرشتے بنگئے ہیں تو اپنے لئے نہ کہ اوروں کی شفاعت کے لئے۔

بھیک مانگ کر حج کو جانے کی بھیڑ چال کا بند ہونا محال ہو رہا ہے۔ ایک حاجی نے مجھ سے چشم دید حالات بیان کئے کہ اکثر بھکاری اور بے استطاعت لوگوں کی حالت عرب میں پہنچ کر ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے۔ جب حد درجہ نان و نفقہ سے محتاج ہو جاتے ہیں تو بعض کہتے ہیں کہ ہماری شامت نے دھکا دیکر ملک عرب کی ٹھوکریں کھلوائیں کاش ہم عیسائی ہو جاتے کسی گرجا کے پاسبان بن جاتے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ حج میں ایسی مصیبتیں پیش آئینگی۔ جیسے کہا صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے۔ ذرا غور کرنا چاہئے کہ حج سے کیا ثمر ملا اور آئے کافر بن کر۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ○

گر اب سے پھر جیتے وہ کعبہ کو سفر سے
آ جاتو پھر سے شیخ جی اللہ کے گھر سے

قلب بالفتح کے معنے اونٹ کی ناک کا چھید نا اور نکیل ڈالی جانے اور زمین کا کھودنا اور کسی چیز سے پانی نکالنے میں ڈالنے کو سوراخ کرنا اور بالضم جانب اور بالضم و فتح قاف تبع یعنے جانب اور بالکسر و فتح قاف پشت کے مہنکے جنکو پہاڑہ کی ڈ کہتے ہیں اور بالفتح و کسر قاف وہ شخص جسکو محتاج ہو جانے نے ڈٹا دیا ہو اور بالفتح و ضم احتیاط اور وہی اب فقیر اور فقرا کے معنے بھی اسپر قیاس ہے یعنے حد درجہ عاجز اور شکستہ اور تباہ حال کیا ہمارے ملک کے بھکاری یعنے فقیر مندرجہ بالا لغوی معنی کے مصداق ہیں وہ تو ہٹے کٹے توانا اور تندرست اور مال اور سرمایہ والے ہیں۔ اکثر مہنت اور شاہ جی اور پیرزادے بڑے مالداروں کو مول لیکر چھوڑ دیں۔ لیکن مندرجہ بالا حدیث

جس طرح واقعی مفلسوں اور محتاجوں پر صادق آتی ہے۔ اسی طرح جعلی اور مصنوعی فقیروں پر بھی جو در اصل مالدار ہیں صادق آتی ہے۔ کیا معنو گروہ جس طرح صدور جے کے محتاج اور زندگی سے تنگ ہو جانیکے باعث کافر ہو جانے کے قریب ہیں یا کافر ہو گئے ہیں مثلاً سینکڑوں بلکہ ہزاروں مسلمان عیسائی ہو گئے اور اب آریا ہونے لگے ہیں۔ اسی طرح یہ نام کے فقرا لوگوں کو دہوکا دینے اور مذہب ٹھگ اور ڈاکو بن کر لوٹنے کے باعث کفر کے قریب ہیں۔ کیا ان میں یہ صفتیں قدرت الٰہی نے پیدا کی ہیں۔ کیا اسلام انکو حکم دیتا ہے کہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھے رہو اور کسب حلال نہ کرو یا فقر کے حیلے سے دنیا کو لوٹو۔

پھر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ حقیقت میں صاحب فقر ہیں یعنے اپاہج یا یتیم یا نابالغ بچے انکی کوئی خبرگیری تربیت تعلیم وغیرہ سے نہیں کرتا بلکہ ان لوگوں کا پیٹ بھرا جاتا ہے جو پہلے ہی ناک تک بھرا ہوا ہے۔

مندرجہ بالا حدیث کے خلاف شکم پرستوں نے حدیث گھڑلی ہے کہ الفقر فخری۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بالکل اتہام ہے۔ بالفرض یہ حدیث صحیح ہی۔ لیکن کیا موجودہ زمانے کے فقرا بھی اسی فقر کے ساتھ متصف ہیں جسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متصف تھے۔ یہ تو فقیر نہیں بلکہ امیر ابن الامیر ہیں۔

پنجاب کے بعض شہروں اور قصبوں میں جو لوگ اپنے پیروں اور ولیوں کے مزاروں پر آسن جمائے بیٹھے ہیں یا سجادہ نشین ہیں اور جنکی نسبت راسخ الاعتقاد جہلا کا یہ قول اور یہ عقیدہ ہے کہ یہ تو بخشے ہوئے (بخشے ہوئے) ہیں۔ انکی تباہ کاری۔ شراب خواری اور فسق و فجور کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مگر وہ برابر پج رہے ہیں قرآن مجید میں صاف وارد ہے تعاونوا علی البر والتقوی و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنے نیکی اور پرہیزگاری پر اعانت کرو اور گناہ اور حد شرعی سے تجاوز کرنے میں اعانت نہ کرو۔ اب خانقاہوں اور عرسوں اور میلوں کی حالت پر نظر جائیگا۔ تو پیروں اور مریدوں دونو کا تقوی کھل جائیگا۔

کلام مجید میں انما الصدقات للفقراء الآیہ میں لفظ انما نے حصر کر دیا ہے کہ صدقات بجز فقرا اور مساکین کے دوسرے کیلئے نہیں۔ یہ حکم صدقہ دینے والوں کے لئے ہے نہ کہ صدقہ مانگنے والوں کے لئے۔ مطلب یہ ہوا کہ مالدار اور ذی استطاعت لوگ حق بحقدار پہنچائیں اور اس امر میں نہایت احتیاط اور تقویٰ اللہ سے کام لیں۔ ورنہ وہ بسا اوقات اثم اور عدوان کی اعانت کرنے والے ہونگے۔

پس صدقہ دینے والوں کا فرض ہے کہ اس امر میں کماحقہ چھان بین کریں کہ کون لوگ مستحق ہیں۔ اس آیہ میں یہ حکم کہاں ہیں کہ صدقہ دینے والوں سے بھیک مانگو پیرو اور شہروں اور قصبوں میں دوربین لگا کر دیکھو کہ صدقہ دینے والے کون کون ہیں۔ قرآن مجید کی رو سے صدقہ دینا فرض ہے نہ کہ لینا پس بھیک سر مانگنے والوں کا کوئی حق نہیں کہ بھیک مانگتے پھریں حالانکہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔ پیر صاحب بایں ریش و فش و بایں حشم و خدم بلائے بے درماں کی طرح غریب مرید کے گھر پر دہرنا دیتے ہیں۔ مجبور رنگ آمد و سخت آمد بیچارے کو مدارات کرنا اور نذر بھینٹ دو کھسنا وانت کھسیانی دینا ہی پڑتا ہے ورنہ عاقبت کی طرح طرح کی دہولس ہے۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ ہندوستان میں چھری مارون اور گرز ماروں کا ایک گروہ ہے جو دوکان دوکان اپنی معمولی پھیری لگاتے ہیں اور کوئی نہ دے تو سر پھوڑ لینے کی دھمکی دکھاتے ہیں۔ بھلا یہ بھیک مانگنا ہے یا استحصال بالجبر علی ہذا۔ و اما السائل فلا تنھر الآیہ مسئول عنہ کے لئے ہے نہ کہ سائل کے لئے۔ حاصل صرف اتنا ہے کہ سائل کو جھڑکو نہیں یہ ہی حکم نہیں کہ سوال پورا کرو۔ مگر پیروں نے اس آیہ کے یہ معنے گھڑے کہ بھیک مانگتے پھرو۔ واہ کیا کہنا ہے۔ گویا آیہ کے یہ معنے ہوئے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حکم دے کہ بھیک مانگتے پھریں لاحول ولا قوۃ۔

مقدس مذہب اسلام کی یہ [illegible] [illegible] زندگی بسر کرنے کا حکم دے [illegible] لھا ما کسبت و علیہا ما اکتسبت خدا تعالیٰ [illegible] کی معنوی تحریف سے ہمیشہ محفوظ رکھا ہے اور قیامت تک [illegible]

فقط (احمد حسین شوکت) (عصر جدید)

ahmadimuslim.de

سورن سنگھ محمد یوسف ہو گیا

مکرم جناب مولانا صاحب - بعد سلام علیکم کے واضح رائے عالی ہو آپکا پرچہ اخبار ۱۶ دسمبر کا چھپا ہوا - ۲۷ دسمبر کو عین انتظار میں پہنچا - چونکہ آپ کے جواب آنے میں دیر ہو گئی تھی - اس لئے واقعہ ۲۳ دسمبر بروز جمعہ جامع مسجد کوئٹہ میں بندہ نے اسلام قبول کیا - اور میرا نام بجائے سورن سنگھ کے محمد یوسف رکھا گیا ہے اور بندہ نے بوقت اسلام قبول کرنے کے جو کچھ دلی خواہش سے دیا جسکو سنکر سامعین از حد خوش ہوئے اور ہر ایک نے انصاف کی نگاہ سے دیکھا ذیل میں مسطور کرتا ہوں - براہ مہربانی آپ اپنے اخبار اہل حدیث میں درج فرماویں عین عنایت ہوگی -

(مضمون) (میں مسلمان کیوں ہوا)

معزز ناظرین اسمیں شک نہیں - کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف مخلوقات پیدا کیا ہے - لیکن جو قدرتی کمزوری اسکے گلے کا ہار ہو گئی وہ ذرہ بھی آگے چلنے نہیں دیتی - انسان تو چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھوں - جہانتک ہو سکے اپنی عزت حاصل کروں اسلئے انسان کو محتاط رہنا چاہئے کہ اس کمزوری سے ہر وقت بچتا رہے اور جہانتک ہو سکے قدم کو آگے بڑھانے کی کوشش کرے - فطرتی کمزوری انسان پر اسکی غفلت دیکھکر سوار ہو جاتی ہے اگر انسان ہوشیار اور مضبوط رہے اور ہر وقت خدا کے خوف کو مد نظر رکھے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ مرض اسکو کم لاحق ہو - لیکن جب وقت خدا کا فضل ہو تو ایسی کمزوریاں خواہ بیشمار بلکہ صدہا ہوں تو کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں خدا کا فضل بھی اُس کے خوف سے ہوتا ہے - جب سے میں انسانیت کے قالب میں آیا ہوں - اور عقلمندی اور ہوشمندی کا جامہ پہنا ہے - مجھکو بھی شوق رہا ہے کہ کسی طرح سے صراط مستقیم کا پتہ ملے - اس میری جستجو اور کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے گڑھوں میں پھنستا رہا - اور گڑھے بھی اس قدر عمیق تھے کہ جن سے نکلنے کی صورت محال تھی - چونکہ میرے ساتھ فضل الہی شامل حال تھا مجھکو اُن گڑھوں سے ایسا نکالا جیسے مکھن سے بال - اب میں اُن گڑھوں کا ذکر کرونگا جنمیں مجھکو بہت سی مشکلات پیش آئیں - پہلے گڑھا آریوں کا تھا - اس میں قریب چار سال تک رہا اور خوض کیا گیا لیکن اسکی تعلیم اس قدر بیہودی اور ریو دار تھی - میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی شریف اور خاندانی آدمی اسکو ہرگز قبول نہیں کریگا - بلکہ اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھکر کوسوں بھاگیگا - اول اُنکے ویدک تعلیم سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی بانی کی خواہش یا تو دنیا کو آزادی کے لئے تھی یا ایسی اسکو منظور تھی جس سے اُسکی مراد تھی کہ کوئی شخص اس جہل سے بغیر غوطہ زنی کے خالی نہ جاوے ایک چھلکے کی بنیاد پر صاف حکم دیدیا - کہ نیوگ سے اولاد حاصل کرنا بہت کار خیر اور ثواب کا کام ہے اسکی تشریح شرافت اور آدمیت سے بعید ہے - اسواسطے ہمیں چھوڑتا ہوں - دوسرے یہ کہ انہوں نے مکتی کو میعادی ٹھیرایا ہے اور تناسخ ہمیشہ کے لئے گلے کا ہار قرار دیا گیا ہے جس میں سے کبھی نجات نہیں - یہ بخل اور تنگدلی خدائے رحیم کریم کی طرف منسوب کرنا عقل سلیم کبھی تجویز نہیں کر سکتی - جب حالت میں پرمیشور کو ابدی نجات دینے کی قدرت تھی اور وہ سرب شکتیمان تھا تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا بخل اُسنے کیوں کیا کہ اپنی قدرت کے فیض سے بندوں کو محروم رکھا اُنپر یہ اعتراض اور بھی مضبوط ہوتا ہے جسکو دیکھا جاتا ہے - کہ جن روحوں کو ایک طول طویل عذاب میں ڈالا ہے اور جنکے لئے جونیں بھگتنے کی مصیبت اُنکی قسمت میں لکھدی ہے وہ روحیں پرمیشور کی مخلوق بھی نہیں ہیں - اسکا جواب آریہ صاحبان یہ دیتے ہیں کہ پرمیشور ہمیشہ کی مکتی دینے پر قادر تو تھا سرب شکتیمان جو ہوا لیکن میعادی مکتی اس وجہ سے تجویز کی گئی کہ سلسلہ تناسخ کا ٹوٹ نہ جائے - کیونکہ جب حالت میں روحیں ایک تعداد مقررہ کے اندر ہیں اور اس سے زیادہ نہیں ہو سکتیں - پس ایسی صورت میں اگر دائمی مکتی ہوتی تو جونوں کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ جو روح نجات ابدی پاکر مکتی خانہ میں گئی وہ تو گویا ہمیشہ کے ہاتھ سے گئی اور اس روزمرہ کے خروج کا آخری یہ نتیجہ ضرور ہونا تھا کہ ایک دن ایک روح بھی جونوں میں ڈالنے کیلئے پرمیشور کے پاس نہ رہتی - اور کسی دن یہ سلسلہ تمام ہو کر پرمیشور معطل ہو کر بیٹھ

لعل موہن

ahmadimuslim.de

جاتا۔ اور ایسی تعلیم جس میں کہ ایک روز جین ٹھیکنے میں پرمیشور معطل ہو بیٹھتا ہے ذی عقل آدمی کب تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ تعلیم خداوند پاک کی ہے اور دوسرے اگر ملا سکھوں کا تھا خدا اگر ہے اُس گڑھے سے سنجات پاکر جب میں نے پھر حق کے لئے جستجو کی تو سکھوں کو گڑھے میں پھنس گیا۔ سکھوں کا اصول گرنتھ صاحب کی تعلیم ہے جب اُسکو غور سے دیکھا جاتا ہے تو اُسمیں شک نہیں ہوتا کہ جو کلام بابا صاحب نے کہے ہیں وہ بالکل پاک و صاف اور شرک سے نفرت کرانے والے ہیں۔ مگر بعد میں ایک عرصے کے گذرنے کے باوا گوبند سنگھ صاحب نے اُس تعلیم کو جو بابا صاحب کا تبرک سے نکلی ہوئی تھی اُلٹ پلٹ کرکے منگھڑت شلوک اُسمیں داخل کر دیئے اور جہاں جہاں رسول کریم کی پیروی کی تاکید فرمائی تھی۔ اُسکو نکال کر بجائے اسکے برعکس شلوک داخل کر دیئے کیونکہ مجھکو ایک دفعہ باوا صاحب کا چولہ دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ جو کہ تبرک کے طور پر سکھ صاحبان نے ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے ایک مندر میں رکھا ہوا ہے اُس کو ہو کہ جب دیکھا گیا جسمیں شرک کی بو تک نہیں ہے اور رسول کریم کی پیروی کی نسبت تحریر ہوئی پائی گئی۔ یہ چولا باوا صاحب تبرک کے طور پر باوا صاحب کو رب العالمین کی درگاہ سے ملا تھا جو آجتک شہادت کے طور پر موجود ہے۔ اس کے دیکھنے سے مجھکو شک ہو گیا اور میں نے معلوم کیا کہ جب باوا نانک جیسے صالح آدمی نے اسلام کی شہادت دی ہے۔ تو اسمیں کسی قسم کی گنجائش نہیں ہے کہ اگر کوئی سچا مذہب دنیا پر ہے تو اسلام ہے۔ اس لئے اُسکو بھی سلام کیا اور پھر اسلام کے اصولوں کے دیکھنے کا شوق ہو گیا۔ میرے مہربان مولوی امام الدین صاحب ٹھیکیدار و مولوی عبدالمجید کلرک کمشنر آفس و بھائی احمد خاں و بھائی حاکم خاں سے کتب اسلامی اور اُس کے اصولوں کے سمجھنے کا موقعہ مل گیا۔ جہانتک میں نے تجربہ کیا ہے اور عقل کو زور سے میلان دیا ہے تو یہ معلوم ہوا کہ بیشک باوا صاحب کی شہادت برحق ہے۔ اور اسلام ہی ایک مذہب دنیا پر ہے جو سچا اور قابل تسلیم ہے۔ اول جب میں دیکھتا ہوں کہ پہلا رکن اسلام کا نماز ہے۔ اُس کے معاینہ طرز تحریر کو سوچا گیا۔ اسمیں تو ایک وحدت کا دریائے بے کنار بہ رہا ہے پانچ وقت خداوند کریم سے ہمکلام اور اُس کے حضور میں اپنے عجز و نیاز پیش کرنیکا ایسا احسن اور پاک طریقہ ہے۔ ایسا کسی مذہب میں دیکھنے میں نہیں آتا پہلے اپنے مذہب کو خیرباد کرکے آج سے میں پیارے اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔ اور آپ صاحبان سے التماس کرتا ہوں کہ میرے حق میں دعا کریں۔ پروردگار عالم مجھکو اس راستہ پر ہمیشہ کے لئے دائم و قائم رکھیں۔ آمین ثم آمین

(نیازمند محمد یوسف نو مسلم شہر کوئٹہ بلوچستان)

(اڈیٹر۔ اپنی وجہ معاش سے بھی اطلاع دیں کہ تسکین خاطر ہو ؎
پراگندہ روزی پراگندہ دل خدا و ند روزی بحق مشتغل)

بقول سکرٹری ولو پرشر

اخلاقی مسدس

منزل کڑی ہے راہ کٹھن راہبر نہیں ٹھوکر قدم قدم پہ ہے اور رہگذر نہیں
ملتا ہو اُسکو جسکو ہماری خبر نہیں چاہیں جو آج اُسکو پکڑلیں تو پھر نہیں
توفیق دے خدا یہ ہمارے غبار کو
دامن پکڑ کے روک لے اُس شہسوار کو

وہ شہسوار دم میں جو کوسوں نکل گیا اور یوں ہی تو ہیں کر کے سمندر اچھل گیا
اک قدم پہ سینکڑوں جانیں مسل گیا اور چلتے وقت اس طرح آنکھیں بدل گیا
گویا ہماری صورتوں سے آشنا نہ تھا
بلکہ ہمارا نام بھی شاید سنا نہ تھا

حیران ہوں وہ اُسکی محبت کدھر گئی وہ پیار کیا ہوا وہ رفاقت کدھر گئی
شفقت کدھر گئی وہ عنایت کدھر گئی ہمدرد تھا بنا ہوا تھا صداقت کدھر گئی
کہتا تھا تجھ سے رشتۂ الفت نہ توڑونگا
گو تن سے جان جائے پہ تجھکو نہ چھوڑونگا

کیا کہئے بیوفا ترے عہد وفا کے پاس بیہات شوخ چشم کہاں تو کہاں وہ امر
یہ بھی ہو کوئی طرز محبت نہ تھا سپاس کیا خاک تجھسے رکھے آئندہ کوئی آس
جس نے اُڑایا اسطرح برسوں کے پیار کو
جیسے خزاں اُڑاتی ہو فصل بہار کو

حیران ہو کے کونسا وہ شہسوار ہے فرقت میں جسکی آج یہ دل بیقرار ہے

ahmadimuslim.de

آنکھیں کھلی ہیں آنکھوں پہ استغنا رہے ۔ زخمی جگر ہے سینہ تپاں دل لگا رہے
کیا نام لوں میں آپ سے اس شوخ رند کا
دیکھو یہاں من ہے وہ اقبال ہند کا

سوچو ذرا تو آپ کا مسکن ہے کس جگہ ۔ اور آپ کے بزرگوں کا مدفن ہے کس جگہ
وہ پیاری پیاری کلیاں اور وہ جوبن ہے کس جگہ ۔ نغمے ہیں جس چمن کے وہ گلشن ہے کس جگہ
گلشن ہو تو ہو ذرا جس کا نقشہ بدل گیا
لبریز ہو کے شیشہ و ساغر اچھل گیا

ہر دم ابھر رہی ہے تیری صدا فساد کی ۔ منظور سر پرستی ہے بغض و عناد کی
ممکن کہاں جو بات ہو کچھ اتحاد کی ۔ ثروت لئے اس ہی ہے کہنوں پہ لیس خیر باد کی
بگڑی ہوئی جو بات سو اس سے نباہ کیا
ہر روز جو جگائے گئے انکو تباہ کیا

آغاز جو ہے انکا انجام وہ نہیں ۔ جب زور شور کی تھی وہ شام وہ نہیں
جس رنگ و ڈھنگ میں تھا سکی جو بنا بام وہ نہیں ۔ کہنے کو کتنے زور کے ہوں کام وہ نہیں
گر انکو باتیں کرتے ہو سب ہیں گول گول
دیکھو جو غور سے بس ڈھول کی ہے پول

کچھ جو دیتے ہیں تو لیس وہ ہو جیسا ہریز ۔ جو شام سے کٹے ہوں تو پھیلا پھر پڑیں
ممکن نہیں کہ فرق تو جہان ہے میں ۔ اور مٹے خدائی کے پل پھر کھلا کریں
لیکن جناب کہیں دعوی کا زور ہے
لیکن جناب کا وہاں ٹولی کا شور ہے

سو ہوڑیں لا کہا ایک ہی نکتہ کوئی نہیں ۔ آسا اگر یہ چھیڑیں تو کا ئیر مع پھیر دیا
ہاں ہاں ادھر کریں وہ پھر وہ نہیں نہیں ۔ یہ آسماں بتائیں تو کہتے وہ زمیں ہو
المختصر جو باتیں بتائیں وہ سیدھ میاں
الٹی سمجھ کے لوگ سمجھتے ہیں الٹیاں

پھر پوچھئے جو ان سے کہو کیا یہ ڈھنگ ہے ۔ لیکچر کہاں ہے اور کہاں وہ امنگ ہے
کہتے ہیں کیا کریں ادھر اناں سے جنگ ہے ۔ جیوی ادھر سے لوٹتے ہو تیر و تفنگ ہے
اس کشمکش سے جان مصیبت میں آئی ہے
مشکل سے جان دونوں سے ہم نے چھڑائی ہے

سچ پوچھئے تو ان کا ہی حضرت کیا قصور ۔ کیجے معاف آپکا سارا ہے یہ فتور
وہ رنگ آپ نو سے ہیں اور آپ کوہ نور ۔ وہ ہیں تو میں کی چیونٹیاں تم عرش کی حور

منبروں پہ آ گئے تو ہو علموں کی ہسٹری
اور چولہا ہو تو نکٹنے میں ہو انکی کسٹری
مطلب ہے یہ کہ پہلے انہیں تعلیم دیجئو ۔ پھر پر نہیں کہ بال میں جا ناچ کیجئے
وہ آپ کو دیں جام تو آپ انکو دیجئے ۔ لیکن مال یہ ہے اپنی طرح شاد کیجئو
جیسے ہیں مرد و زن میں برابر بنی ہوئی
دنیا میں آج قوم ہے وہ ہی بڑی ہوئی

یوں تو جناب بھی بڑے اقبالمند ہیں ۔ صندوق انہیں میں کئی نوٹ بند ہیں
ہمت بڑی ہے اور ارادے بلند ہیں ۔ لیکن بغور دیکھئے تو بہاگ مند ہیں
وہ قوم کیا بڑھیگی جہاں فرد فرد کا
ہو فرض جناب بڑھانا ہی فقط اپنی گرد کا

انصاف سے کہو کبھی آیا خیال ہے ۔ حیران نصیب قوم کو کیا کیا ملال ہے
کیا کیا کمال تھا آ گیا کیوں زوال ہے ۔ کس دکھ میں رات کٹتی ہے کیا دن کا حال ہے
لیکن جناب آپ کو اس سے غرض ہی کیا
اوروں کا درد بھی ہو تو کا ہے تمام فرض ہی کیا

اور یہ بھی ہے جناب کیوں ہمیں نہ ہو نظر ۔ کیا فخر دور اور کے دکھ درد کو جو لیں
اک اور بھی تو غیبیات کے حضرت دیکھیا ہیں ۔ خاندان ٹوٹ نہ جائیں کہیں انکی آفتیں
اللہ اب تو دیکھتے ہیں اپنی نظر سے آپ
آئینہ دیکھتے نہیں جادو کے ڈر سے آپ

کب تک رہیگا جوش یہ فصل بہار کا ۔ بہتر ہے دل میں کھٹکا رہے خار زار کا
اچھا نہیں ہے شوق کٹا دل کو پیار کا ۔ اس ایک ایک پھول میں ہے دل ہزار کا
کیا حکم ہے تمہیں بھی نہیں اس باغبان کو
سمجھیں یہاں نہیں خوب سو و لمبی تان کو

(نامہ نگار)

بھنگ

کسی نے یہ اکر دنیا کہا کہ گدھے سے کو ۔ میاں کیوں نہیں بھنگ کے پیتے مکھیانے
کدھے نے کہا رینگ کے دم ہلا کے ۔ مجھے بھی ذرا عقل دی ہے خدا نے
جب انسان ہو بھنگ پی کر گدھا سا
کہو پھر بھنگ پی کر گدھا کیا ہو گیا؟

شراب

جانا نہ تم شراب کے نزدیک زینہار
مل جائے اسکو گلشن ہستی میں جسکو یار
بستی میں اس بلا کا اگر ہو گیا گذر
ناگن یہ وہ ہو کاٹے کا جسکے نہیں علاج
پیتے ہیں جو اسکو تو پیتی ہو انکا خون
کیفیت شراب یہ وہ خانہ خراب ہے
پھندے میں اسکو صاحب دولت پھنسا اگر
آجائے دم میں اس کے اگر ہو دو شیار
ہوتا ہے اسکے پینے سے انسان کا یہ حال
گرویدہ اسکا صاحب توقیر ہو اگر
رہتا نہیں ہو پاس ہو انسان کا مال و زر
بکتے ہیں یہ ایکبارگی منہ کو نامراد
امراض مختلف کی ہی جڑ ہے نامراد
پی کر اسے جہاں میں تباہ ہوا بہلا کوئی
مشہور خاندان جو تہا اک زمانہ میں
یہ بادشاہوں کا بھی نہیں چھوڑتی وقار
پی کر اسے نہ عقل میں رہتی ہے کچھ بھی فتور
بچتا نہیں ہو ایسی بلا سو ہے نا سمجھ
سو آفتوں کی ایک یہ آفت ہے نا سزا
انساں کو کر یہ دیتی ہے بدمست اس قدر

انسان کی یہ دشمن جانی ہو شل یار
ممکن نہیں آئے پہر اسمیں کبھی بہار
کر دے گی چند روز میں ویران وہ دیار
جانبر ہو کیسے ؟ جسکو یہ ڈس جائے بار بار
بچتا نہیں ہو عضو کا انکے ہو اشکار
ہیں بے چراغ کر دیئے گہر جسنے بیشمار
نادار ہو کے ہوتا ہے آخر ذلیل و خوار
ہوش و حواس ہو نہیں اسکے برقرار
جن آکے جیسے سر پہ کوئی ہو گیا سوار
وہ اسکے ہاتھ سے کہو بیٹھے وہ وقار
انسان کو یہ کرتی ہے رسوا و خوار
ہوتا ہے آخر کار یہ لپٹا ہوا گلے کا ہار
آخر کو موت سے ہو یہ ملتی ہے نہ قرار
یہ دشمن حیات کی حق میں ہو اک شرار
اس نے کئے تباہ خدا کی ہو اس پہ مار
اس سے خدا بچائے یہ بری چیز ہے نابکار
اس سے جو اس جہاں میں آتا ہو ہوشیار
دانستہ منہ میں موت کو جاتا ہو وہ چلا
لازم ہو ہر بشر کو رہے اس سے ہوشیار
جاتا تمام عمر نہیں اس کا پھر خمار

احقر خدا سے کرتے رہو تم یہی دعا
ہندوستان سے دور کیس ہو یہ نابکار

(از تمپرنس گائیڈ)

تفسیر ثنائی اردو - قابل دید ہو - زمانہ کی ضرورتوں کو کافی چار جلدیں ۱۴ پارہ قیمت ۳ روپیہ

دعوت اسلام

(گذشتہ سے پیوستہ)

آتش پرستی میں آریہ منتبلا ہوئے ہیں ہون نام رکہا ہے - بہانہ یہ کہ ہوا شدہ ہونے کے واسطے ایسا کرتے ہیں جو سراسر غلط بلکہ اغلاط ہے صرف عوام کو دہوکا دینا منظور ہے اگر آتش پرستی نہیں کرتے ہیں تو خاص اہتمام سے ہون کرنے کی کیا ضرورت ہے - روشن آگ میں میوہ جات گہی وغیرہ عمدہ اشیاء ڈالتے وقت وید منتر پڑہنے کی کیا ضرورت ہے کیا وید منتر بہی آگ میں جلکر ہوا کو شدہ کرتے ہیں اگر کرتے ہیں تو پڑہنے سے مسلم وید ڈالدیئے جایا کریں تو خوب ہی ہوا شدہ ہو - اور اگر نہیں کرتے ہیں اور یقینا نہیں کرتے ہیں تو کیوں نہیں ہر جگہ کے بہاڑ یا حلوائی کی بہٹی یا نان بائی کے تنور میں میوہ جات گہی وغیرہ عمدہ اشیا جہونک دیا کرتے ہیں جس سے خوب خوشبو پہیلے اور ہوا شدہ ہو بے وقوفوں نے شدہی ہو - خاص اہتمام سے پڑہنا اور اس پر وید منتر پڑہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندو لوگ آتش پرستی و بت پرستی کرتے ہوئے عمدہ عمدہ اشیاء چڑہاتے جاتے ہیں اور وید منتر پڑہتے جاتے ہیں غرض کہ آپ کے یہ سب عذر من گہڑت ہیں دراصل آپ لوگ آتش پرستی کرتے ہیں اگر آتش پرستی نہیں کرتے تو سوال مذکورہ بالا کا کوئی معقول جواب دیں - سوامی دیانند مولف آریہ مقتول کے صفحہ ۱۴ میں صاف لکہا ہے کہ خدا کی پرستش بذریعہ آگ کی جاتی ہے - شاید ایشور آگ میں رہتا ہوگا یا ہون کرتے وقت ہون کنڈ میں گہس پڑتا ہوگا - کیوں آریو سچ ہے

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

اور اب وہ عذر خود ہی رد ہوگیا کہ ہوا شدہ ہونے کے واسطے ایسا کرتے ہیں اور دوسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ اگر یہ قول صحیح ہے کہ ایشور کی پرستش بذریعہ آگ کی جاتی ہو - تو ہندو کا یہ عذر کہ پتہر کے ذریعہ ایشور کی پوجا کی جاتی ہے کیوں نہیں آریہ صاحبان تسلیم کرتے ہیں کیوں ان کو بت پرستی سے منع کرتے ہیں - جو عذر آریوں کا آتش پرستی کی بابت ہے وہی عذر ہندو کا بت پرستی کی نسبت ہے - اگر وہ

الملتمس محمد شکور ...

بت پرستی کے باعث جنت سے محروم رہینگے۔ تو آریہ لوگ آتش پرستی کے باعث کیسے جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ روز قیامت فرشتوں کو حکم دیگا کہ احشروا الذین ظلموا وازواجہم وما کانوا یعبدون من دون اللہ فاھدوھم الی صراط الجحیم۔ ظالموں اور اُن کے ہمراہیوں کو جمع کرو اور جنکی وہ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے تھے (یعنی شجر و حجر و آب و آتش وغیرہ کو پھر انہیں (ان ہا ترک کی سزا ہیں) دوزخ کی راہ دکھا دو جہاں ایک سے ایک بڑھ کر دردناک عذاب ہیں) اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ دوزخی لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اب آریوں کی مردم پرستی ملاحظہ فرمائے آریوں میں ایک پاک و پوتر مسئلہ نیوگ ہے کہ جب اپنے سے اولاد نہ ہو سکے تو اپنی عورت کو اولاد کی خاطر دوسرے مرد کے پاس بھیج دے رگوید منڈل ۱۰ سکت ۱۰ منتر ۱۰ میں ہے۔

(अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत्) ترجمہ جب مرد اولاد پیدا کرانے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کر اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنے والی تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر اب مجھ سے اولاد نہیں ہو سکتی ہے۔ تب عورت بزرگی کے لوگوں میں اظہار کرکے کہ میرا اور فلانے کا ہوگا غیر مرد سے ہمبستر ہو کر اولاد حاصل کرے اور اگر اُس سے بھی اولاد حاصل نہ ہو تو تیسرے مرد سے بغل گیر ہو اور جو وہ بھی نامرد نکلے پھر چوتھے کے آغوش میں پہنچے پھر اگر بدقسمتی تقدیر سے وہ بھی نکما نکلے تو پانچویں سے جا چمٹے اور اگر یہ بھی اولاد نہ دے تو چھٹے ساتویں آٹھویں نویں دسویں تک جا پہنچو اب بھی اگر اولاد نہ ہو تو رو دھو کر بیٹھ رہے۔ اب سنئے اول تو یہ ایک حیا سوز مسئلہ ہے کہ اپنی پردہ دار عورت کو غیر مرد کے آغوش میں دے کر صحبت گرم کر۔ جا عورت بستر ازم کر۔ دوسرے خدا سے مقابلہ کرنا ہے خدا کو تو اولاد دینا منظور نہیں ہے۔ آریہ ہیں کہ انسانوں کو مانگتے پھرتے ہیں ہے ویرج داتا تھوڑا سا ویرج ہمارے کھیت میں ڈال دو۔ ہم کو بھی اپنی دیا سے پھل مل جائے۔ ایشور نے آپکو بہت دیا ہے تو بہ توبہ یا الٰہی توبہ۔ افسوس ہے ایسے مسئلہ اور ایسے عقیدے پر کہ ایک عورت کو ایک مرد سے۔ اُنکے ساتھ سلایا جاوے یہ صریح مردم پرستی ہے۔ اگر کوئی بچہ مل گیا تو ایک مراد تو برآئی لیکن آبرو خاک میں مل گئی۔ پھر بچہ بھی کیسا کام کا ورثہ کا تعلق نطفہ سے ہے۔ وارث ہو نہیں سکتا ہے اور دنیا کبھی حلال نہیں کہینگی۔ ادھر ایمان بھی جاتا رہا۔ جائز وارث بھی نہ ملا۔ بچہ کا دینا نہ دینا خدا کے اختیار میں ہے۔ خدا کو چھوڑ کر انسانوں سے مانگنا۔ ارے آریو یہ صریحاً مردم پرستی ہے اس سے باز آؤ۔ ایک خدا کو پوجو عزت و عظمت کو خاک میں مت ملاؤ جو کچھ مانگنا ہو خدا سے مانگو فضول تدبیروں سے عورت کو غیر مرد کے ساتھ سلانے سے کچھ نہ ہوگا۔

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو

سوزن تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے

گناہ بے لذت مول لیتے ہو نجات سے ہاتھ دھو لیتے ہو۔ آیہ کریمہ انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ کے مصداق بنتے ہو ان باطل عقیدوں اور حیا سوز مسئلوں سے جلد تائب ہو کر اسلامیوں سے رشتۂ الفت جوڑو۔

اب اس قول کا ثبوت سنو کہ آریہ نجات کے مفہوم سے نابلد ہیں دیکھو نجات لفظ عربی ہے جسکے معنے فوز لقا اور ہر قسم کے عذاب و عقاب سے مخلصی و رستگاری (لغت عرب صراح قاموس وغیرہ ملاحظہ کرو) ہمیشہ کیواسطے ہیں قرآن شریف خود بھی بتلاتا ہے لا یمسہم فیہا نصب وماھم منہا بمخرجین۔ نہ جنت والوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے جاوینگے۔ اور آریوں کے عقیدہ میں عمدہ جنم حاصل کرنا نجات ہے جو سراسر غلط ہے۔ اگر یہ لوگ نجات کی تعریف سے واقف ہوتے تو ہرگز اسکو نجات نہ کہتے۔ اس عالم میں کیسا ہی اعلیٰ مدارج پر پہونچا ہوا انسان ہو۔ وہ بھی ایک نہ ایک غم میں مبتلا رہتا ہے۔ بقول بابا نانک۔ ؎

نانک دکھیا سب سنسار

(باقی دارد)

(مرقومہ شیخ احمد اللہ از سرور دوئی)

درخواست

ایک صاحب مولوی عبد القادر ڈاکخانہ ناخیانہ ضلع اکولہ نے مبلغ ؏ بذریعہ منی آرڈر دفتر میں بھیجا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ کس غرض کے لئے بھیجا ہے۔ براہ مہربانی مطلب سے اطلاع دیں۔ (ابو الوفاء)

ahmadimuslim.de

فتوے

س نمبر ۶۷۔ عید الفطر کی صبح کیوقت ایک میت ہوگئی آیا پہلے اُسکا جنازہ پڑھا جائے یا پہلے عید کی نماز پڑھی جائے۔ آیت۔ حدیث کا حوالہ دیجئے۔

(خیر الدین از امرتسر)

ج نمبر ۶۷۔ جنازہ اگر نماز سے پہلے تیار ہوگیا تو اُسکی تقدیم میں کیا شبہ ہو۔ حدیث میں آیا ہے میت کو قبر پر جلدی پہنچاؤ وہ نیک ہو تو اُسکے آرامگاہ میں جانے دو۔ اگر بد ہے تو اپنے کندھوں کو خالی کرو۔ اور اگر جنازہ عین نماز کیوقت لیا رہا ہے تو چونکہ جنازہ کا کوئی وقت مقرر نہیں اور نماز کا وقت مقرر ہے اگر نماز نہ پڑھی جاویگی تو جماعت ہوجائیگی اس لئے نماز پہلے پڑھ کر پھر جنازہ پڑھا جاوے اور اگر جنازہ عیدگاہ میں آجائے تو جنازہ پہلے پڑھ لیا جائے کیونکہ دعا سے میت کو آسائش پہنچتی ہے پس جتنا پہلے اسکو آسائش پہنچائی جائے۔ والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۶۸۔ زید باشندہ بنگالہ سے جس کے ہاں مسعود بیٹا پیدا ہوا عقیقہ کیلئے جانور تلاش کیا نہ ملا۔ اتفاق سے بکر (جو زید کا دوست ہے) جسکا مکان سندھ میں ہے اپنے وطن کو آنے لگا پس زید نے کچھ روپیہ اپنے دوست کو دیدیا کہ تم مولود مسعود مذکور کا عقیقہ اپنے وطن میں کر دینا پس اب یہ فعل زید و بکر کا محمود ہے یا زبون۔ اور بکر کیلئے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ (راقم غریب اللہ طالبعلم مدرسہ احمدیہ بلرامپور)

ج نمبر ۶۸۔ زید کے فعل کے جائز ہونے میں کیا کلام ہے اُس نے ایک نیک کام کیا ہے جو اپنے سے نہ ہو سکا اُسمیں اپنا وکیل بنایا پس زید کا فعل حسن ہے۔ نیت نیک ہو۔

س نمبر ۶۹۔ اگر نابالغ لڑکا امام بنکر اُس کے پیچھے نماز پڑھی جاوے تو وہ نماز درست ہوگی یا نہ۔ اگر درست ہے تو آیات یا احادیث معہ ترجمہ درج فرماویں۔ اگر درست نہیں ہے تو بھی۔

س نمبر ۷۰۔ اگر مسافر امام ہو تو عصر یا ظہر یا عشاء کی نماز کی چار رکعت پڑھ سکتا ہے یا دو ہی پڑھکر سلام پھیرے۔ اور اگر مقتدی ہو امام کے پیچھے چار رکعت پڑھے یا دو ہی پڑھے۔

س نمبر ۷۱۔ گردن کا مسح کرنا سنت ہے یا بدعت یا کیا ہے۔

س نمبر ۷۲۔ جو شخص نماز کی ایک رکعت کے بعد یعنی بعد دو سجدہ کے فوراً دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے یعنی بیٹھے ہرگز سیدھی نہ کرکر اور نہ زمین پر ہاتھ لگا کر اٹھے اُسکی نماز درست ہوگی یا ناقص ہوگی یا نہ ہوگی اسکی بابت حدیث میں کیا حکم ہے۔ (دادا دتا از بہاولپور)

ج نمبر ۶۹۔ نابالغ لڑکے کی جماعت میں اختلاف ہے مگر اصل میں اختلاف اس مسئلہ میں ہے کہ متنفل (یعنے نفل پڑھنے والے) کے پیچھے مفترض (فرض پڑھنے والے) کی نماز جائز ہے یا نہیں۔ علماء حنفیہ اس سے منکر ہیں اہلحدیث اور دیگر علماء قائل ہیں۔ حدیث شریف میں قائلین کی تائید ملتی ہے چنانچہ اس مسئلہ کا سابقہ نمبروں اہلحدیث میں مرات کرات ذکر آچکا ہے پس اگر نابالغ کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو جائز ہے حدیث میں آیا ہے جو مشکوۃ باب الامامت فصل سوئم میں مرقوم ہے کہ ایک نابالغ لڑکا بڑی عمر کے صحابہ کی جماعت کراتا تھا کیونکہ اُسے قرآن شریف انکی نسبت زیادہ آتا تھا۔

ج نمبر ۷۰۔ مسافر کے اتمام یعنے چار رکعت پڑھنے میں بھی اختلاف ہے کیونکہ قصر میں اختلاف ہوا ہے۔ علماء حنفیہ قصر کو یعنے چار رکعت والی نماز کی دو رکعت پڑھنے کو واجب کہتے ہیں دوسرے علماء اس کے جواز کے بھی قائل ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر مسافر چار رکعت بھی پڑھ لے تو جائز ہے دو بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔ قصر واجب نہیں۔ مشکوۃ باب صلوۃ الخوف فصل اول میں حدیث ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں امام تھے تو آپ نے چار پڑھیں اور صحابہ نے دو دو۔ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ وغیرہ رضی اللہ عنہم بھی چار پڑھا کرتے تھے اس لئے اگر چار پڑھے تو جائز ہے بلکہ بوجہ کثرت رکعات افضل ہے۔ مقتدی بالامام

ج نمبر ۷۱۔ گردن کا مسح کرنا سنت بھی نہیں اور نہ بدعت بھی نہیں کیونکہ بعض ضعیف روایات میں آتا ہے جس سے نہ تو سنت ثابت ہوتی ہے اور نہ اسکی وجہ سے بدعت کہا جاتا ہے البتہ فقہاء حنفیہ اس کو استحباب کے قائل ہیں۔

ج نمبر ۷۲۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھنے سے

ahmadiyyamuslim.de

پہلے قعدہ فرماتے تہے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں علماء حنفیہ اس کے استحباب سے منکر ہیں بخلاف شافعیہ اور اہل حدیث قائل ہیں پس اگر اُسنے ایسا کیا تو ایک مستحب کا ترک کیا نماز میں کوئی فساد یا نقصان نہیں آیا۔

س نمبر ۳۷۔ یہ جو مروج ہے کہ امام کے سوا ایک شخص یوں کہتا ہے کہ دو رکعت نماز عید فطر مع چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبہ شریف کی یہ فعل جائز ہے یا نہیں (علی محمد ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۳۷۔ نیت کرنا ہر کام میں ضروری حکم ہے انما الاعمال بالنیات مگر نیت دل کا فعل ہے زبان سے ایسے کلمات کہنا گو بہ نیت تلقین ہی کیوں جائیں ضروری نہیں۔ بلکہ بعض علماء اسکو بدعت سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک نماز کا حکم ہے

س نمبر ۴۷۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے جو (ا) رمال ہے رمل کے ذریعہ کچھ باتیں بتا کر مسلمانوں میں فساد ڈالتا ہے اور رمال وصول کرتا ہے (ب) قرآن مجید غلط پڑہتا ہے۔ (ج) مشرکین و کفار کے عقد پڑہا کر اُجرت لیتا ہے (د) ارکان نماز مثلاً جلسہ قومہ وغیرہ پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔ (خاکسار محمد حسین خاں از منٹگمری)

ج نمبر ۴۷۔ وجہ اول موجب فسق ہے۔ وجہ دویم اگر بے قدر ہے تو معذور ہے۔ وجہ سویم میں تفصیل ہے کہ اگر اسلامی طریق سے اُن کو نکاح کراتا ہے تو گناہ نہیں اور اگر کوئی کفری رسم بھی نکاح میں کرتا ہو تو مجرم ہے ان وجوہ سے گو وہ بد اور گنہگار ہے مگر نماز اُسکے پیچھے جائز ہے بشرطیکہ کوئی عقیدہ مشرکانہ نہ رکھتا ہو کیونکہ یہ افعال موجب کفر نہیں۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنے ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑہ لیا کرو۔ جبتک کفر و شرک کے درجہ تک نہ پہنچے۔ البتہ چوتہی وجہ زیادہ سخت ہے کہ وہ ارکان نماز ہی اچہی طرح ادا نہیں کرتا تو پہر نماز کیسی۔ پس ایسے شخص کے پیچھے جبتک ارکان نماز اچہی طرح ادا نہ کرے نماز نہ پڑہنی چاہیئے کیونکہ ایسے شخص کو جو ارکان نماز اچہی طرح ادا نہیں کرتا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا صل فانک لم تصل یعنے تو پہر نماز پڑہ تو نے نماز نہیں پڑہی۔

س نمبر ۵۷۔ امام مسجد میں نماز اور اذان کے لئے مقرر ہے اُسکے لئے کہانا اور تنخواہ تعیین کرنا جائز ہے یا نہیں۔ آیت یا حدیث صحیح سے ارشاد فرماویں۔ امام کو لینا بھی جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۶۷۔ حافظ قرآن شریف بایں طریق تعلیم دیتا تہا کہ ایک یا نیم سیپارہ یا دو روپے مقرر کرکے لونگا اس سے ایک حبہ کم ہوگا ورنہ تعلیم نہ ہوگی جواز اور عدم جواز سے مطلع فرماویں۔

س نمبر ۷۷۔ مال تجارت موجودہ دوکان کی زکوٰۃ اور زیور مستعمل یا غیر مستعمل کی عند الائمہ اہل حدیث جائز ہے یا نہیں۔ (رضا بیت احمد بٹیالا)

ج نمبر ۵۷ و ۶۷۔ مشکوٰۃ باب الامامت فصل سویم میں حدیث ہے کہ صحابہ نے اپنے امام کو چندہ کرکے چادر خرید دی تہی۔ اس لئے اگر کوئی امام یا موذن تنخواہ لیوے تو جائز ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو فرمایا تہا کہ موذن ایسے شخص کو بنایو جو اذان دینے پر مزدوری نہ لے سو اس کے معنے اولویت کے ہیں حرام نہیں خصوصاً ایسے وقت میں کہ بغیر اماموں اور موذنوں کی خدمت کئے اگر کوئی شخص اس خدمت کو مفت ذمہ نہ لے جس سے مسجد کی ویرانی کا اندیشہ ہے اسلئے متقدمین علماء حنفیہ نے تعلیم قرآن پر اُجرت لینے سے منع کیا تہا مگر متاخرین نے جب دیکہا کہ درس و تدریس کو نقصان پہنچتا ہے تو جواز کا فتوے دیدیا پس حافظ قرآن کو بہی لے لینا جائز ہے حدیث بخاری میں ہے احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ۔ یعنے کتاب اللہ کی اُجرت سب اُجرتوں سے اچہی ہے کیونکہ اسمیں ایک کرشمہ دو کار ہیں۔ دینی اشاعت بہی ہے اور دنیاوی فائدہ بہی۔

ج نمبر ۷۷۔ مال تجارت کی زکوٰۃ تو واجب ہے مگر زیور کی زکوٰۃ میں اختلاف ہے۔ خاکسار کے ناقص علم میں واجب نہیں کیونکہ بغرض استعمال ہے۔ جو باقی اسباب البیت کی طرح ہے۔ اُسکے وجوب کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں دیکہی۔

تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام زیر طبع ہو شائقین ذرہ توقف کریں۔ اور خریدار بڑہاویں۔ قیمت ۵ر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

محمڈن کانفرنس لکھنؤ میں امسال ایک لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ جو آئندہ کامیابی کی انشاء اللہ کافی ضمانت ہے۔ نواب محسن الملک کو مبارکباد۔

بندر آرتھر جاپانیوں نے بالکل فتح کر لیا کہاں روس اور کہاں جاپان۔ سچ ہے کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ۔

عجائبات موضع ہرسہ میں اشرف نامی کے یہاں ایک لڑکا دو راہ کا ہے جیسے پاخانہ کا مقام نہیں ہے کچھ گندہ سا پیشاب کی راہ سے بعض وقت آتا ہے۔ موضع ... میں ایک گڈریا کے ۶ سال کا لڑکا ہے جو صرف دودھ پیتا ہے۔ وہ گو کہ ۶ برس کا ہے اناج نہیں کھاتا اور اگر کسی طرح دیا گیا تو بیمار ہو گیا۔ موضع ... میں ایک بکری ہے جسکے دو سر ہیں ایک آگے کو ایک پیچھے کو اور سینے کے بل چلتی پھرتی ہے۔ سبحانہ تعالیٰ اعظم شانہ۔ (مولوی محمد زمان از بلرام پور)

چینیوں میں حرکت۔ آجکل گورنمنٹ چین اپنی فوجی تیاری میں بڑی تیزی اور ترقی سے مصروف ہے تمام چینی فوج کا از سر نو انتظام کیا گیا ہے اور جاپانی انسٹرکٹر چینی فوج کو فوجی تعلیم وغیرہ کے لئے مقرر کئے گئے ہیں غیر معمولی مصروفیت کے ساتھ ہتھیاروں کو جمع کیا جا رہا ہے اور اسلحہ بنائے جا رہے ہیں۔ چینی گورنمنٹ اب سمجھ گئی ہے کہ غیر سلطنتوں سے سامان جنگ منگوانا اور جنگی سامان کے لئے غیروں کا دست نگر رہنا بالکل نامناسب ہے اس لئے گورنمنٹ چین نے اپنے ہی اسلحہ خانوں میں ہر قسم کا سامان جنگ تیار کرنے کا مستحکم ارادہ کر لیا ہے۔

عظیم ترین گولہ کروپ کے مشہور کارخانہ واقع شہر ایسن ملک جرمنی میں گورنمنٹ روس کے لئے توپ کا ایک ایسا گولہ بنایا گیا ہے کہ اسکے برابر دنیا میں اور کوئی بڑا گولہ اب تک نہیں بنا اس گولہ کا وزن ۳ ہزار ۶ سو پونڈ یا ۴۵ من ہے۔ جس توپ سے یہ گولہ فیر کیا جائیگا وہ بھی دنیا میں سب سے بڑی توپ ہے اور وہ روس کے شہر کرونسٹاڈٹ میں رکھی ہوئی ہے یہ توپ ۱۲ میل تک فیر کرتی ہے تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس توپ سے ایسا ہر ایک گولہ فیر کرنے پر ۴ ہزار ۵ سو روپے خرچ پڑتا ہے۔

زار روس اور اُن کے وزیروں نے ۵ ماہ حال کو محل شاہی میں ایک کونسل کا اجلاس منعقد کیا جسمیں یہ بات طے ہوئی کہ جاپانیوں کیساتھ لڑائی بڑی چستی کے ساتھ جاری رکھی جائے اور روسی جنرل کے پاس ماہ فروری کے ختم ہونے سے پہلے دو لاکھ فوج اور بھیجدی جائے۔

قسطنطنیہ میں انگریز باہم سرگوشیاں کر رہے ہیں کہ انگلستان کا ارادہ ہے کہ اگر سلطان المعظم عدن کی حد بندی کی اجازت میں دیر کرینگے تو انگریزی فوج اُن مقامات میں پیش قدمی کریگی جو بخیال انگلستان برٹش حدود میں داخل ہیں اور وہاں ترک موجود ہیں اور ترکی فوج اُن مقامات سے زبردستی نکالی جائیگی لیکن بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہی دانشمند انگلستان ایسا کرے کیونکہ ان باتوں کا انجام کچھ اچھا نہیں ہو سکتا۔

افریقہ میں جہاں جہاں جرمنی کی نوآبادیاں ہیں انہیں جرمنی تعلیم اور نصرانیت اختیار کرنے پر زور دیا جا رہا ہے اور چونکہ عرب اسلام اور احکام مذہبی کو سخت پابند ہیں اسلئے اُن کے مقابلہ میں اصلی باشندوں کی حمایت کرکے نزاع و فساد کا ہنگامہ گرم کیا جاتا ہے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ دیوانی ہوتی ہیں مرد زیادہ تر مسکرات کے استعمال سے دیوانے ہوتے ہیں اور عورتیں عشق و محبت سے۔

ترکی نظارت حربیہ نے حکم عام جاری کیا ہے کہ ملازمان فوج کسی حالت میں بجائے وردی کے معمولی ملکی لباس پہنکر بازاروں میں نہ نکلیں۔

قسطنطنیہ کے کارخانہ جہاز سازی میں حجاز ریلوے کے لئے ایک مسجد نما گاڑی تیار ہو رہی ہے اسکی نسبت اتنا اور تحقیق ہوا ہے کہ یہ گاڑی ایسی بنائی جائیگی کہ گاڑی کسی سمت کو کیوں نہ جاتی ہو مسجد کی محراب ہر حال میں کعبہ ہی کی طرف رہیگی۔ اور مسافر ہر حالت میں کعبہ ہی کی طرف سجدہ کرینگے (شاید قبلہ نما لگا دینگے)۔

بغداد سے موجودہ ریلوے کے علاوہ جو بہت کچھ بن چکی ہے ایک اور لائن بھی جاری ہونے والی ہے سلطان المعظم ایک فرانسیسی کمپنی سے خط و کتابت کر رہے ہیں ... اپنا اطمینان کر رہا ہے اور اس سے اس اہم کام کو پورا کرنیکی ضمانت ...

ahmadimuslim.de

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ین ملک آج بیشک آپکو ایسی بہت سی سٹیل ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہ ہر کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری او ر قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ خاص خصوصیت سمجھی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور دیگر و تجارت کے بہت سے کارخانہ دار ہیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ویسے ہی عموماً مال منگا کر بھجواتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں۔ کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار۔

غیر معمولی رعائت: ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً بہت تخفیف کردی ہے یعنے بجائے ۳ ؍ فی انچ کے ۲ ؍ فی انچ قیمت کردی ہے اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی یہ ہمارا اصل ہے علاوہ رعایت کے ہمارا مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ اُمید ہے کہ معززہ خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی نمبر	فی نمبر	بحساب تین آنہ فی انچ					گیلش بکس
سائز ٹرنک	۹ ٹو ۹ انچ	۴۴ انچ	۳۰ انچ	۲۸ انچ	۲۴ انچ	۲۱ انچ	۱۸ انچ	۱۲ ؍ فی انچ
قیمت اول	[illegible]	سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲ ؍ دستی ۹ ؍ فی انچ
قیمت رعایتی	لعہ	لے	[illegible]	[illegible]	سے	سے	[illegible]	
ترنک بکس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	گیلش بکس سٹیل فی انچ

نوٹ:۔ [illegible] ایک ٹرنک مفت دینگے۔ تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو۔

المشتہر الحاج الٰہ دین عبدالعزیز شیخ عبدالعزیز ٹرنک میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

کون کہتا ہے کہ آپ ضعیف ہیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریروں سے آپکی منتیں کروں کیونکہ ؏

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

خود بخود وسوتی ہے مشہور اثر دار دوا

نیازمند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت ہنوز آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا۔ جسکا تجربہ مدت سے میں نے اپنے مطب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا جو اپنے کیمیاوی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی اعضائے رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے مروارید عنبر مشک یشب عقیق۔ فولاد۔ نقرہ طلا اور ان ادویہ مفرحہ مقویہ۔ بارہ سے ترکیب دیجاتی ہے جو ہمارے سینہ بسینہ چلی آتی ہیں جس سے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں طبیعت میں ایک طرح کی جوانمردی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے خون صالح پیدا اور قوۃ رجولیت زیادہ ہوتی ہے نسیان۔ ضعف چشم نوازل حارہ و باردہ۔ دمہ ضیق النفس۔ انتصاب النفس۔ کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ صرع۔ کزاز۔ لقوہ فالج وغیرہ زائل ہوتے ہیں امراض معدی مثل درد شکم۔ ریح۔ نفخ۔ بدہضمی۔ آروغ ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں۔

معجون جواہر بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے قیمت فی ڈبیہ جو ۴۰ یوم کے واسطے کافی ہے صرف ۵ ؍

حبوب مقوی باہ تجربہ خود اسکی تعریف کریگا۔ نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں قیمت فی درجن دعا ؍ **آتشک** کیلئے اکسیر قیمت ۵ ؍ **داد** کی بے مثل دوائی **سوزاک** کی دوا قیمت دعا ؍ **چنبل** کی مجرب دوا قیمت ۵ ؍ **سرمہ عزیزی** قیمت ۲ تولہ ۳ ؍ **ضیاء طلاء** جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ قیمت ۵ ؍

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسر

چوک سنگھ

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS AMRI R

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۲ سنہ ہجری مطابق ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار هذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	۶
روسا اور جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عار
چھہ ماہ کے لئے	۱۲/ عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بھیزنگ ٹکٹ آنے پر

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت مالک کو ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئیے۔

امرتسر کی مسجدوں میں چوریاں

(قابل توجہ انسپکٹر صاحب پولیس امرتسر)

شہا کرد وارہ شہاب لبیں بجی جو رہیت مسجد کنار ہو ساد ہو نسیں الٹی نکی مت شعر مذکور کسی دل جلے نے بڑی تجربہ کے بعد کہا ہوگا۔ مگر امرتسر کے واقعات نے اسکی بھی ترمیم کردی کیونکہ شعر مذکور میں مسجدوں کی چوریوں میں صرف جوتیوں کا چرایا جانا ہی ذکر کیا ہے۔ لیکن امرتسر میں جوتیوں کے علاوہ آجکل پانی کی سبیلوں کی بیچارو ٹنڈیاں بھی لیجاتے ہیں۔ جس محلہ میں جاؤ یہی آواز آتی ہے کہ یہاں سے بھی ٹنڈیاں لیگئے۔ مسلمان خاصکر نمازی سخت گھبرا رہے ہیں کہ الٰہی کیا ماجرا ہے۔ ۱۰ فروری کو ہماری محلہ کی مسجد سے علاوہ ٹنڈیوں کے ٹاٹ کا پردہ بھی کاٹ کر

لے گئے۔ جوتیوں کی چوری تو عموماً نمازوں کے وقت ہوتی ہے مگر اس قسم کی چوری عموماً صبح سویرے نماز کے وقت ہوتی ہے جب مسجدوں کے کھلی ہونیکا موقعہ ہے۔ گذشتہ زمانہ میں ایک دفعہ مسجدوں کی چوریاں کثرت سے ہونے لگی تھیں تو خود حضرت مولوی منشی محمد حسین صاحب حال امین افسر منٹگمری کو انہوں نے سفید وردی پولیس مسجدوں میں بھیجکر بہت جلد چور کو پکڑا تھا جو ٹوپی پہنے داڑھی ہاتھ میں تسبیح لئے ہوئے بلکہ ایک مسجد کا امام بھی تھا۔ اہلحدیث سپرنٹنڈنٹ صاحب شہر امرتسر کی توجہ اس طرف مبذول کرا کر امید کرتے ہیں کہ صاحب موصوف بہت جلد ایسے موذی کا قرار واقعی انتظام فرما کر مسلمانان امرتسر بالخصوص نمازیوں کو اپنا دعاگو بنائینگے۔

مینڈکی کو بھی زکام ہوا

قاعدہ کی بات ہے کہ طاقتور آدمی اور موقع سنبھال کے کسی پر ہاتھ ڈالا کرتا ہے اور صرف اپنی قوت پر نازاں ہوتا ہے۔ مگر ناطاقت چھپ چھپا کر جب دیکھتا ہے کہ کسی طاقتور کو چند ایک آدمیوں نے گھیر رکھا ہے تو وہ بھی جھٹ سے اٹھکر اپنا رنج ظاہر کرنے کو ایک آدہ گھونسا رسید کر دیتا ہے گو اس طاقتور بہادر کو اس گھونسے کی کچھ بھی پروا نہ ہو مگر وہ بزدل اپنا ارمان نکال لیتا ہے۔ یہی حال ہوا ہے تثلیث یعنی تین معبودوں کے پجاریوں یعنی عقیدہ تثلیث عیسائیوں کا ہے آجکل اسلام کا مقابلہ دیانندیوں سے دیکھکر انکو بھی دل جوئی کا موقع ملگیا۔ چنانچہ نیون کا عیسائی اخبار لکھتا ہے۔

اسلام کی مذمت بنگال کے سابق انسپکٹر جنرل محکمہ جیل خانہ جات مسٹر ولا... جنہوں نے واقعی دلیری اور دلاوری کا کام کیا ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ مغربی تہذیب کے مقابلہ پر جسکی بنیاد انجیل ہے قرآنی تہذیب تعلیمیافتہ لوگوں کے لئے باعث شرم ہے اسلئے وہ آئے دن کچھ نہ کچھ مرمت کرتے رہتے ہیں کہ کسی طرح انکے رخنے بند ہوں اور یہ نا دہی [illegible] جائیں مگر انکی حالت عجیب ہے

ع جو جوڑا تو ٹوٹا اور جو جوڑا تو ٹوٹا ٹانکا

مذمت کی تو خوب کہی دنیا جانتی ہے کہ ہر سال انجیل کی مرمت ہوتی رہتی ہے۔ یا قرآن کی۔ ہر سال انجیل کے ترجمے تبدیل ہوتے ہیں تمام دنیا کی زبانوں کو تو جانے دو۔ ہندوستان کی عام زبان اردو کے تراجم ہی ملاحظہ فرماویں۔ پھر چالاکی یہ کہ اصل کا پتہ ہی نہیں کہ اصل انجیل کس زبان میں لکھی گئی تھی کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ مسیح نے کس زبان میں انجیل لکھی تھی ذرہ اُس اختلاف کو یاد کرنے کے لئے جو مفسرین انجیل میں ایک دل خوش کن بحث ہے۔ اگرچہ ہر ایک فریق اپنی اپنی جانب کو ترجیح دیتے مگر یہ اختلاف بتلا رہا ہے کہ لوپا الیقین کا درجہ کسی جانب نہیں یہی بہتری عیسائی پادری کو آئے دن مرمت کرنے پر جرأت دلاتی۔

یہ بھی خوب کہی کہ مغربی تہذیب کے مقابلہ پر قرآن کی تعلیم باعث شرم بیشک ہم مانتے ہیں کہ مغربی تہذیب اور قرآنی تعلیم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ پہلے ہم مغربی تہذیب کا ذکر یا آپکو سنائیں۔

بابو اُمال شینکر دہلوی اپنے سفرنامہ یورپ میں لکھتے ہیں:-

"ہائیڈ پارک (باغ) کے آٹھ دروازہ ہیں ایک اتر پورب دوسرا اتر پچھم تیسرا اور چوتھا پورب میں پانچواں دکھن پورب چھٹا دکھن پچھم ہیں دو دکھن میں انمیں ایک جگہ نہانے کے واسطے بھی بنی ہوئی ہے کشتیاں بھی کرایہ پر ملتی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ تیرنے کے لئے انگریز ڈوبی لوگ رفیق کی بجز رنگ کے سوائے کچھ حقیقت نہیں۔ لیکن ہاں اتنا تو میں بھی کہونگا کہ ایسے عمدہ گھوڑے اور حسن اور ایسا فحش شاید دنیا میں کسی جگہ ہوگا۔ رات کے وقت اسقدر بے حیائی سے زنا ہوتا ہے کہ جسکو لکھنے سے قلم کو حیا مانع ہے ایک روز البرٹ ہال سے آتے ہوئے میرا گذر رات کے گیارہ بجے ہوا۔ اُسے دیکھ تو چلا آیا مگر قسم کھائی کہ پھر رات کو اس جگہ نہ آونگا لوگ کھلے میدانوں میں درختوں کے نیچے بینچوں پر جو بیٹھنے کیلئے لب سڑک پڑی رہتی ہیں وہ کام کر رہے تھے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بلکہ اسقدر بیشرمی نے آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی کہ ایک ایک بینچ پر دو دو تین تین مرد و عورت کالا منہ کر رہے تھے اگر کسی نے دوسرے سے حیا کی تو اپنے منہ کے آگے چھتری لگا لی۔ پولیس برابر پہرہ پر تھی مگر کوئی پرسان حال نہ تھا میرے بیان سے یہ غرض نہیں ہے کہ میں قوم انگریزی کی برائی کرتا ہوں بلکہ میری دلی

یہ ہے کہ میرے اس بیان سے آپ بخوبی سمجھ جائیں کہ جوان ہندوستانیوں کو جو برسوں سے تحصیل علوم کے لئے یہاں ہیں۔ یا بہت سے امتحانات وغیرہ دینے کے لئے آئینگے بہت سے موقعوں پر امتحان کیا جائیگا

ایک دوسرے موقع پر اسی کتاب میں ناچ گھر کا حال لکھتے ہیں جہاں ایک بابو صاحب کی ایک لیڈی سے گفتگو ہوئی تھی وہ حسب ذیل ہے۔ لکھتے ہیں

(لیڈی) اچھا تم جو انکو اپنے ناچوں میں بلاتے ہو کیا تمہاری عورتیں نہیں ناچتیں؟ -

(میں) نہیں ہماری عورتیں پردوں میں رہتی ہیں۔

(لیڈی) پھر کون ناچتا ہے۔ کیا جنٹلمین ہی ناچتے ہیں؟ -

(میں) نہیں جنٹلمین بالکل نہیں ناچتے بلکہ وہی عورتیں ناچتی ہیں جن کا پیشہ ہے۔

(لیڈی) ہیں؟ اور لیڈیاں پردہ میں رہتی ہیں؟ اچھا اگر انکی طبیعت ناچنے کو چاہے۔

(میں) اپنے گھر ناچ لیں۔

(لیڈی) کس کے ساتھ ناچیں جنٹلمین کی جگہ کون ہو۔

(میں) ہمارے ہاں لیڈی اور جنٹلمین ساتھ نہیں ناچتے بلکہ عورتیں ہی صرف اکیلی ناچتی ہیں۔ (بابو صاحب کے ہاں دستور ہوگا۔ اڈیٹر)

(لیڈی) کیا کمر میں ہاتھ ڈالنا یا چھاتی سے چھاتی ملانا برا خیال کیا جاتا ہے۔

(میں) بیشک -

(لیڈی) ارے ہندوستانی بڑے بدگمان ہیں۔ کیا انکو اپنی عورتوں پر بھروسہ نہیں۔ بوسہ لینا تو شاید بہت خراب سمجھتے ہونگے۔

(میں) حقیقت میں۔

(لیڈی) اچھا اگر تمہاری لیڈی کی کسی جنٹلمین سے ملاقات ہو تو تم انکو بوسہ نہیں لینے دوگے۔

(میں) ہماری لیڈی کی ناممکن ہے کہ کسی جنٹلمین سے ملاقات ہو۔

(لیڈی) کیوں کسی تھیٹر میں یا کسی اور جگہ ملاقات ہو جائے۔

(میں) ہماری لیڈیاں کہیں جا ہی نہیں سکتیں انکو گھر سے نکلنا ہی نہیں ملتا۔

(لیڈی) تو کیا وہ بیچاریاں قید میں ہیں۔

(میں) چاہیے جو کچھ سمجھ لو۔

(لیڈی) افسوس ہے گورنمنٹ اسکا کچھ خیال نہیں کرتی۔ صفحہ ۱۳۹

آپ ہم عیسائیوں سے عموماً اور اڈیٹر اخبار مذکور سے خصوصاً دریافت کرتے ہیں کہ کیا اسی تہذیب کی بنیاد انجیل پر ہے۔ یہ سب انجیل ہی سے انکو سکھایا گیا ہے۔ کیا اسی تہذیب کے مقابلہ پر قرآنی تعلیم کو باعث شرم کہتے ہیں۔ سچ ہے اگر یہی باعث شرم ہے تو قرآن کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا امر کوئی نہیں

تجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہے تو

ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

اگر ایسی تہذیب سے متاثر ہو کر کوئی شخص (مسٹر دلاور حسین ہو یا سجاد حیدر علی ہو یا نادر علی) قرآن اور اسلام کی ترمیم چاہے تو اسے چاہیئے کہ اس ترمیم سے پہلے اپنے دماغ کا علاج کرائے۔

آپ ذرا سچی تہذیب کا نمونہ بھی دیکھئے۔ کچھ شک نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اور پاک نوشتوں کی اصطلاح میں سچی تہذیب کی جڑ خداشناسی اور معرفت الٰہی ہے۔ مگر اس معرفت کی بنیاد اور ہستی اور رب العالمین کی بنیاد تو ہے ہم جسکی نسبت عیسائیوں کی تعلیم سب کو معلوم ہے کہ ایک ہیں تین اور تین ہیں ایک یعنی ہیں پر تین نہیں ایک ہے۔

عیسائیو! مغربی تہذیب پر فدا ہونیوالو! اس گورکھ دھندے کو ہی سمجھو۔ وزیر چیف کورٹ یا ہائی کورٹ کے کسی جج یا چیف جج سے اس عقدہ کو حل کرا دو یہ کیا ہو رہا ہے کہ تینوں معبود ہیں پر تینوں نہیں ایک ہے۔ تینوں برحق ہیں تینوں نہیں پر ایک ہے۔ کیا یہی پاک نبیوں کی تعلیم ہے اور یہی انجیل کی تہذیب ہے۔ کوئی ہے کہ ہمیں یہ عقدہ سمجھا دے۔

مسکم کا درخت اور ابطالِ تناسخ

خالق کائنات یہ درخت بنارس میں ایک رئیس اور عالی خاندان جناب مولوی عبدالقادر صاحب کے باغیچہ وجوکر مولوی کا باغ کرکے مشہور ہے پیدا ہوا ہے۔ یہ باغ سرائے اورنگ آباد کے محلہ کے دروازہ کی سڑک سے سمت پچھم کوئی دو سو قدم پر ہے لب سڑک واقع ہے اس باغ میں یہ درخت بیج کے چھٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔

بڑ مثل تعلیم کے چھپا - پتیاں مانند گل شبو کے بیچ میں ایک ڈنٹھل اُس پر
ایک پھل مخروطی شکل نکلتا ہے اس پھل کے اندر مثل دانہ انار کے کھیلیں
کچی سبز رنگ مثل سرسوں کے ... پیچھے ریحان رہتی ہیں ڈنٹھل کے قریب
پہلے بڑی کھیلوں کی قطار پھر آہستہ چھوٹی پھر اُس سے چھوٹی ترتیب وار پھل
کے پختہ ہونے پر اسمیں اسقدر پیدا ہوتی ہے کہ الٹی تو ... پھل کے پھٹنے پر
کھیلیں اُڑ جاتی ہیں اور بعض پھلوں میں مری ہوئی کھیلیں ہی باقی رہ جاتی
ہیں۔ انکی تو اُس قادر مطلق سرب شکتیمان کے نزدیک کوئی بھی حقیقت نہیں ہے
کیونکہ وہ آگ میں جلا کر پیدا کرنیوالا ہے جسکی نسبت ہمارے مخدوم و مکرم
اُستادِ کُل جناب سعدی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں ع سیمرغ ... الخ
اُس صانع عالم کی اس صناعی سے ابطال تناسخ میں ایک قدرتی دلیل عطا ہوتی
اب یہ دیکھنا چاہئے۔ (۱) تناسخ کسکو کہتے ہیں (۲) اور اسکے کیا معنے
ہیں۔ (۳) اور یہ کیوں ہوتا ہے۔ (۴) اور کس طرح ہوتا ہے (۵)
اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔ (الف) تناسخ اسکو کہتے ہیں کہ روح جس
جسم میں ہو اسکو چھوڑ کر دوسرے جسم میں چلا جائے۔ (ب) معنی کی نسبت
دیکھو ڈاکٹر سنگت رام صاحب کے مباحثہ تحریری کا پرچہ اول نمبر ۳ کی
یہ عبارت کہ ہمارے جمہور میں تناسخ کے معنے بار بار پیدا ہونا اور مرنا ہو
(ج) یہ آریوں کے نزدیک اعمال سابقہ کی سزا بھگتنے کے واسطے ہوتا ہے
(د) حسب دستور ماں کے پیٹ یا انڈوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ (ہ) اسکی
دو قسم ہیں ایک قسم تغیر اشکال ہے۔ دوسری قسم روح کا ایک جسم سے
دوسرے جسم میں جانا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہلی قسم یعنے
تغیر اشکال میں بڑا زور دیا ہے چنانچہ وہ اپنے پہلے پرچہ میں فرماتے ہیں۔ (الف)
برف۔ پانی۔ بھاپ۔ کہر۔ اولے۔ ترائی شبنم۔ وغیرہ پانی ایک چیز ہے صرف تبدیل
اشکال ہوتا ہے۔ (ب) طاقت بجلی۔ حرکت۔ حرارت۔ نور مقناطیس اور
کشش یہ سب ایک ہی چیز کے مختلف اشکال ہیں جسکو عربی میں طاقت سنسکرت
میں ... انگریزی سائنس میں انرجی کہتے ہیں۔ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں۔
(ن) کبھی کسی چیز کا ناش نہیں ہوتا صرف تبدیل اشکال یعنے تناسخ ہوتا ہے۔
پانی تناسخ کر رہا ہے طاقت تناسخ کر رہی ہے۔ قدرت کی ہر ایک شئی اپنی شکل
کو منسوخ کر رہی ہے۔ آنکھ کھول کر کیڑا اور پیدا کو دیکھو کہ دیکھتے دیکھتے انڈا
سے کیڑا اور کیڑوں سے مکھی ہو جاتی ہو یعنی فیڈنگ کے پہلی حالت میں مکھی
کی شکل میں ہوتا ہے دوسری شکل میں ٹاڈپول بنتا ہے تیسری شکل میں
مینڈک بنتا ہے۔ غرض کہ قدرت میں صرف ایک قانون عمل کر رہا ہے جسکا
نام تناسخ ہے۔ ناظرین مہربانی فرما کر اس تغیر اشکالی کا تناسخ میں اور ڈاکٹر
صاحب کے جمہوری تناسخ کے معنی میں جنکو میں ابھی نشان حرف ب میں
لکھ آیا ہوں موازنہ کریں کہ تغیر اشکالی تناسخ میں کیڑے کی روح نکلکر دیگر
نام ہوتا ہے) مکھی کے جسم وہ بکا نام بار بار پیدا ہوتا ہے کہاں گئی کیڑے
کی روح کیڑے کی جسم میں رہی۔ صرف شکل تبدیل ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب کے
اس خیالی پلاؤ کا ابطال ڈاکٹر صاحب کے مسلمات سے ہو گیا۔ سچ کہا ہے
کسی نے ولع بیہودہ بچنت و خیال باطل است۔ اب رہا دوسری قسم کے
تناسخ کا ابطال۔ یعنی ماں کے پیٹ یا انڈہ کے اندر والا تناسخ اسکے
ابطال کی وہی قدرتی دلیل یعنے مکھی کا بغیر ماں کے پیٹ یا انڈوں
کے پیدا کرنا۔ فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین۔ (رقم ابو عبید الصادر از جناب...)

تحقیق طبی

جبتک مریض کو خود نہ دیکھ لیں۔ اور مزاج سے کماحقہ واقف نہ ہولیں
اور نبض کا معائنہ مکرر سہ کرر نہ کرلیں اور قارورہ کا ملاحظہ پورے طور
پر نہ کرلیں اور پھر بعد پوری تشخیص کے دیکھیں کہ مرض کیا ہے اور عرض کیا
ہے اور یہی خوب غور کریں۔ کہ مرض مرکب ہے یا مرض مفرد ہے۔ اور
مادی ہے یا غیر مادی اور مریض کا سن اور فصل کیا ہے اور مریض کی
طاقت کسقدر ہے اور مریض کی طبیعت ہر ایک دوا کو برداشت کر سکتی ہو
یا مخض لطیفہ دوا اپنی طرف راغب ہے یہ سب کچھ مد نظر رکھکر نسخہ تجویز
کریں اور دوائی کا ملاحظہ کرنا حکیم کو ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ بعض نالائق
عطار فقط اپنی بکری پر خیال رکھتے ہیں اور دوائی کو ردو بدل کر دیتے
ہیں جس سے مریض کو نقصان پہنچتا ہے۔ غرض قواعد مذکورہ کے مطابق
اگر علاج کیا جاوے تو انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔ ورنہ بالکل
فضول ہے بلکہ بجائے فائدہ کے نقصان ہے۔ یہی وجہ ہے جو تمہاری
حکیم بدنام ہیں۔ صدہا کوس پر مریض بیٹھا ہے اور بلا تشخیص علاج
کہدیتے ہیں۔ اگر کوئی دور دراز جگہ سے دریافت کرے کہ فلاں بیماری

ahmadimuslim.de

کا کیا علاج ہے تو فوراً نسخہ نویسی کو بھی تیار ہوجاتے ہیں۔ گویا بڑے لائق اور حاذق ہیں۔ سچ پوچھو تو ایسے ہی آدمی اس فن شریف کو دھبہ لگاتے ہیں۔

اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں۔

ہمارے دوست شیخ احمد اللہ صاحب نے جو اپنی بیماری کا علاج بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء دریافت کیا ہے ہم ایک مختصر قانون دربارہ چشم بیان کرتے ہیں جو مسلم اطبا کا ہے پھر خود قیاس کر لیں کہ علاج کیا ہے۔ اول طبیب کو لازم ہے کہ چشم کو دیکھے کہ آیا اس میں کوئی آماس یا درد ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو مادہ کس خلط سے ہے اور علامت کیا ہے اور وہ مادہ فقط آنکھوں میں سے یا سر میں بھی ہے یا تمام جسم میں ہی ہے۔ اگر تمام جسم میں ہو تو اول تنقیہ تمام جسم کا مسہل سے کرکے پھر خاص عضو کا کریں۔ بجا ہو سر یا چشم ہو تو انشاءاللہ بہت جلد آرام ہوگا۔ اگر طریقہ مذکورہ سے علاج ہو تو بہتر ہے ورنہ ہزار نسخہ بھی استعمال کریں تو فائدہ ندارد۔ قواعد مذکورہ کے مطابق آپکے جسم میں کیا خرابی ہے جو تکلیف دیتی ہے اسکا علاج کریں۔ ورنہ آپ کی خاطر ہم بھی چند نسخے تحریر کرتے ہیں گو قانون مذکورہ کے خلاف ہیں مگر اور یہ سرخی چشم کیواسطے مفید ہیں۔

نسخہ نمبر ۱۔ شب یمانی ۲ رتی۔ ۳ تولہ پانی میں ڈال کر سفید پارچہ وسیدم تر کرکے آنکھوں پر رکھیں۔

نسخہ نمبر ۲۔ حضض ایک تولہ۔ افیون ۴ رتی۔ شب یمانی ۵ ماشہ۔ پانی میں گھس کر لگا دیں۔

نسخہ نمبر ۳۔ صندل سفید ۵ ماشہ حضض ایک تولہ۔ اقاقیا ۴ ماشہ۔ ماميثا ۳ ماشہ۔ در آب کشنیز طلا کریں اور طریفل کشنیزی ڈال کر کہا دیں۔

نوٹ میری بہت سی باتیں تشریح طلب ہیں اگر موقعہ ملا تو انشاءاللہ کسی اگلے پرچہ میں تحریر کرونگا۔ (حکیم محمد الدین امرتسر پنجاب چوک لوہگڑھ)

+ جو اپنے مقام پر ایسا طبیب نہ ملے۔ اور مریض دور دراز مقام تک سفر نہ کرسکے۔ تو پھر بھی کوئی صورت اسکی علاج کی بتلا دیجئے۔ لیجئے ہم بتلاتے ہیں اگر صحیح ہو صاد کیجئے۔ کہ طبیب کو لازم ہے کہ مرض کے جمیع اصناف کی علامات لکھکر ہر صنف کا نسخہ الگ تجویز کرے جو علامات مریض بنظر اندر محسوس کریگا۔ اسی کا نسخہ استعمال کریگا۔ ورنہ غائبانہ علاج ہی بند کرنا ہوگا حالانکہ اسکے بھی حاضرانہ علاج کے برابر فائدہ نہیں تو دو ثلث سے کم بھی نہیں۔ (اڈیٹر)

عہ خود ہی اپنے قانون کو کیسا توڑا۔ (اڈیٹر)

طبی جواب

بخدمت اڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر

جواب بقیہ استفسار نمبر ۱۔ چونکہ اڈیٹر صاحب نے اہلحدیث ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء میں مجھے ایک مقوی عمدہ نسخہ متعلقہ استفسار نمبر ۱ دینے کی اجازت دیدی ہے لہذا نسخہ نیچے درج کیا جاتا ہے۔

خوراک صبح۔ دانہ الائچی کلاں ۱ ماشہ۔ طباشیر ۱ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ کشتہ چاندی ۱ ماشہ۔ کشتہ سونا ۱ ماشہ۔ (اگر کشتہ چاندی و سونا نہ ملیں تو ورق چاندی اور ورق سونا ڈال لیں۔) سب کو باریک کھرل کرکے ۲۸ پڑیہ بنا دیں رات کو خشخاش سفید ۳ ماشہ اور مغز بادام ۷ دانہ بھگو رکھیں۔ صبح مغز بادام مقشر کریں اور دونوں کو خوب باریک پیسکر ۱۲ تولہ مکھن اور ۲ تولہ مصری ملا دیں اور مندرجہ بالا ایک پڑیا اسمیں لپیٹ کر کہا جاویں۔ اوپر سے اگر دودھ پی لیں اچھا ہے۔

خوراک دوپہر۔ مربہ آملہ ایک عدد۔ ورق نقرہ۔ دو عدد کہا دیں۔

خوراک سہ پہر۔ مربہ آملہ ۴ تولہ مربہ ہڑ ۴ تولہ۔ مربہ سیب ۴ تولہ۔ مربہ ہلیلہ ۴ تولہ۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ سنگ یشب ۲ تولہ۔ زہر مہرہ ۴ تولہ۔ اچھی طرح مربیات روغنی میں ملا کر رکھیں۔ اور ۶ ماشہ کے قریب کہا دیں۔

خوراک شب۔ مرکب مقشر ۳ ماشہ۔ شکر سرخ ۳ ماشہ نیم گرم دودھ کے ساتھ کہا دیں۔ سوتے وقت۔

ترکیب کشتہ مرجان۔ مرجان دو گلیاں، ایک سکورہ گلی میں ڈالیں اور سکورہ کو لعاب گیکوار دو گنے سے پُر کریں۔ گل حکمت کرکے ۱۵ سیر اُپلوں کی آگ دیویں۔

ترکیب کشتہ سنگ یشب۔ سنگ یشب ۵ تولہ کو سرخ کرکے ۱۰۰ دفعہ عرق گاؤ زبان میں بجہاوے۔ پھر برگ گاؤ زبان ۱۰ تولہ کا نغدہ کرکے سنگ یشب درمیان دیکر ۲۰ سیر جنگلی اُپلوں کی آگ دیویں۔ سرد ہونے پر نکال کر پیس رکھیں۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا ترکیب سے اگر چار دن خوراک جاری رکھی جاویں۔ تو دل و دماغ جگر معدہ کو ترقی ہوتی ہے اور مستی کی امراض دور ہوتی ہیں۔ (دہنا گرد تت شرما وید الائک ولیشیا اپکار کی اوشدہالیہ واخبار لاہور)

اندہے کو اندہیرے میں بہت دور کی سوجھی

آریہ اخبار بہتکاری نے انگریزی اخبار کے ایک آرٹیکل کا ترجمہ کرتے ہوئے عجیب ہی بے پر کی اڑائی ہے۔ بہتکاری مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۳ کی آخری سطر پر بعنوان "سوسول کا جواب" کے آخری دو سطور کے یہ الفاظ ہیں۔ گھوڑوں کا گوشت ہفتہ میں دو دفعہ ملتا تہا جسکے باعث گوشتخورہ ہوگیا تہا۔ جس لفظ انگریزی کا ترجمہ آپنے گوشتخورہ کیا ہے عجیب ہی مضحکہ خیز ہے۔ اصلی لفظ انگریزی سکروی Scurvy ہے جسکے معنے ایک ڈکشنری والا تو تجارتی کرتا ہے اور "انگلش کمپانز ڈکشنری" والا اسکی مفصل ذیل تشریح کی ہے جسے وہ لکہتا ہے Scurvy (سکروی) ایک بیماری ہے جو کہ سیاہ بدنما داغوں اور عام بدنی تکان سے پہچانی جاتی ہے۔ اور جوان اشخاص پر اثر کرتی ہے جنکو تازہ خوراک اور مناسب مقدار نباتاتی خوراک کی نہ ملے۔ اور جس کا دفعیہ یا علاج لیموں یا اسکی رس سے کیا جاتا ہے۔ گویا سیاہ بدنما داغ اور گویا گوشت خورہ جو دانتوں کو مخصوص ہے اور ایسی ہے کہ خود گوشت کہاتی ہے نہ کہ گوشت کہانے سے ہوتی ہے۔ کوئی اس بہلے مانس سے پوچھے کہ ان بیچارے آدمیوں کو ہفتہ میں دو دفعہ گوشت کہانے سے گوشتخورہ ہوگیا مگر کبہی سننے میں نہیں آیا کہ روس اور منطقہ باردہ کی اور بڑی بڑی قوموں کو بہی یہ بیماری ہوئی ہو۔ سکروی بیماری اکثر ان لوگوں کو بہی ہو جاتی ہے جو کہ بہت دیر تک بند ہوا میں رہیں۔ اور جنکو سمندر پر تازہ پانی اور اچہی غذا نہ ملے۔ دیکہو کتاب وسٹورڈ ہوم۔ [illegible] aid [illegible] آٹہواں باب صفحہ ۹۰۔ آخری پیراگراف۔ کی پہلی سطر پیراگراف

اور سنئے

اسی صفحہ بہتکاری کے تیسرے کالم میں ایک مضمون ہے "بائیبل میں اوم کا ذکر" خروج کے باب آیت کا حوالہ دیتے ہوئے لائق اڈیٹر لکہتے ہیں کہ موسے نے خدا سے کہا کہ جب میں بنی اسرائیل کے پاس جاؤنگا تو انہیں کیا کہوں۔ خدا نے کہا I am (اوم دیتے ہوں)

کجا رام رام کجا ٹیں ٹیں۔ کیسی منطق ہے۔ سچ ہے کہ بعض لوگ مذہب کی تاریکی میں پہنسکر عقل کو ضایع کردیتے ہیں۔ یہ توضیح ایسی ہے جیسے کوئی کہدے کہ بہتکاری دہتکاری سے نکلا ہے اور دہتکاری پہٹکاری ہوئے کو کہتے ہیں۔ یا بہتکاری سے جیسے عام اصطلاح میں گوشت کہتے ہیں۔ صاحب الہام تو حضرت موسیٰ کو عبرانی میں ہوا۔ اور آپ آج سنسکرت کو چہوڑ کر انگریزی کو الہامی ثابت کر رہے ہیں مگر افسوس آپنے بائیبل کا اپنے مطلب سے آگے کا مضمون نہیں دیکہا جہاں خدا کہتا ہے کہ بنی اسرائیل سے کہیو میں ہوں ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا۔ بہلا وہ ایسا کیوں کرتے کہ اپنے روحانی باپ دیانندجی کے قول کی تردید کرتے کہ "آگے پیچہے نہ دیکہنے والے ناپاک باطن والوں کو واقعی علم نہیں تہا۔"

(عبدالمجید از امرتسر قلعہ بہنگیاں)

(اڈیٹر۔ راقم مضمون اور ناظرین تعجب کریں تو کریں مگر آریوں کے حال سے واقف حال تو متعجب نہیں ہوتے۔ کیا آپنے رسالہ "ویر سیال کی تہذیب" نہیں دیکہی کہ کس ناکامی سے "اللہ" کی لفظ کی تحقیق لکہی ہے کہ اصل میں یوں تہا یاں تہا۔ سنسکرت تہا۔ پہر عبرانی تہا پہر وہ تہا یہ تہا۔ ایسی ہی ناکام کوششوں سے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں یہ لوگ کیا کیا حرکت مذبوحی کرتے ہیں۔ پہر اسی لیاقت اور سمجہ پر کہا کرتے ہیں کہ جہاں سائنس پہنچیگا وہاں ویدک جہنڈا اپیلے لہرائیگا۔)

دنیا

گذشتہ سے پیوستہ

بس ایکبار زمانہ نے ایسی لی کروٹ — گئی جدہر کو نظر ایک عالم ہو تہا نیا
نہ وہ بہار نہ وہ پہول تہے نہ وہ گلزار — یہاں تہی کوئی لپٹ وال سو کم ہو
وہ پہول تہو جو رخ یار سے بہی نازک تر — ہوا جو گرم سو تہا رنگ کا نکلا یا
ہوئی تہی سوکہ کے ہر اک کلی پتی — لب غنچہ پہ جیسے شہید وحشت بلا
جو نہر تہی کبہی لبریز مثل چشم یتیم — وہ خشک ہوکے پیاسوں کا جنگ ہوگا

ابھی بہار کا نقشہ تھا اپنی آنکھوں میں
خزاں کا آنکھ جھپکتے ہی کھنچ گیا نقشہ
پلک جھپکنے کی مہلت تو ایک وقفہ ہے
اسی تو اس سے ہی کچھ بڑھکے عقل پایا
یہ کل کی بات ہے ہم کھیلتے تھے لڑکوں میں
سفید بال ہیں آج اور قد است ہو دوتا
زمین اپنی طرف کھینچنے لگی ہم کو
کہیں جو بیٹھ گئے پھر نہیں اٹھا جاتا
شریک عمر اگرچہ بہت ہی تھوڑی ہے
پر اپنی زیست کا وقفہ ہوا اس سے بھی تھوڑا
نقوش آب کا بے بود ہونا روشن ہے
ہماری عمر کا ٹھہرا ہو اسلئے کم ٹھہرا
کہاں ہو شاہ زمین و زمان سلیمان آج
کہ جسکا تخت ہوا پر اڑا کرتا تھا صبح و مسا
وہ شاہ جسکی حکومت ہزار سال رہی
اب اسکی قبر کا بھی کچھ نہیں پتا چلتا
ہما کو تخت و افسر و اسکی کچھ خبر ہو گی
کہاں ہے قیصر رومی کی استخواں بتلا
کہاں ہے آج وہ افراسیاب بانی ظلم
کدھر گیا وہ سیاوش قتیل تیغ جفا؟
رہا نہ شاہ فریدوں یہاں نہ کیکاؤس
کہاں ہے جمشید کہ تھا اپنی قوم کا پیارا
سکندری سے ہے اکبر کا نام ابھی روشن
بتا ہی دیتی ہے سب کو یہی یاد فنا
گرا ہے روضہ جہانگیر کا جو بادشاہ جہاں
ادھر گری یہ عمارت کہ اسکا نام مٹا
بقا کسی کو نہیں اس جہان فانی میں
یہ رہگذر ہے یہاں کون گھر بنا کر رہا

یوں ہی زمین رہیگی یوں ہی رہیگا فلک
ہمارا جشن زدن میں تمام ہے قصہ

ایک نو مسلم لودھانوی

آریو بحث کو میدان میں آؤ تو سہی
جو صداقت لئے پھرتے ہو سناؤ تو سہی
سب تمہارا جاؤ میں جب ہم میں قوت نہ رہے
اس بجوف کے ذرا اگن کوئی گاؤ تو سہی
سو کا معلوم تمہیں ہے جو وہی ذات قدیم
آگ و مالک کے ذرا سر کو جھکاؤ تو سہی
گر شریک اسکا نہیں اور سنا کیسا
ناستک پن کو ذرا اپنے چھپاؤ تو سہی
نطفہ غیر کو کر لیتے ہو نطفہ اپنا
کونسی سائنس ہے یہ ہمکو بتاؤ تو سہی
بیحیائی نہیں گر دل میں سمجھو تو سوچ
لاولد جتنے ہو انہیں کراؤ تو سہی
مفت کھوتے ہو سوتن میں جو جلا دیتے ہو
گر کڑاہی میں بکاؤ اسے کہاؤ تو سہی
جب ہم جو کہا جائیں تو کیا کہا ہیگی انکی روح
اسکا گر ڈر نہیں منتر نہ پڑھاؤ تو سہی
تندہم ہو وائیو اری بدھ کی شدھی مانگو
پاؤ گے پیش خدا تہ اٹھاؤ تو سہی
وید مت شوخ ہے کہتا یہ بحق پیشور
آرہی ہے یہ صدا کان لگاؤ تو سہی

جیو پرمانو اناد ہیں یہ سب تم جیسے
ان میں تم بھی کوئی اک ذرہ بڑھاؤ تو سہی
تم بڑھانے سے گھٹانے سے ہو بالکل عاری
ہیں اور انہیں کیسے ملاؤ تو سہی
دینے کو پاس تمہارے جو نہیں کچھ اے شیخ
جیو کو جو نیوں کی کہیں سناؤ تو سہی
تم زبردست ہو سرکار ہو ارشاد شعار
نہیں دو سکتے جو آرام بتاؤ تو سہی
مدعی سنت گو نحیت الہامی ہوں
وید کب کہتا ہے یہ ہمیں دکھاؤ تو سہی
کن پہ نازل ہوا اور کیسے ہوا پرش تھے وہ
ان کے حالات کچھ کھوج چلاؤ تو سہی
گر یہ سچ ہے کہ ہو قرآن کلام انسان
سورۃ اک ایسی بنا کر کوئی لاؤ تو سہی
اور یہ وہ دعویٰ ہے جو آیا ہے قرآن کی بنا
گر نہیں مانتے کچھ دل میں لجاؤ تو سہی
منکروں کا ہے جسم نہیں ٹھکانا مسلم
شاید آ جائے انہیں خوف ڈراؤ تو سہی
کار دنیا میں تو جتنے نظر آتے ہیں تمام
دین میں جتنے ہیں ہنود انکو ملاؤ تو سہی

یہ چھوڑتے آگ نہیں آگ کچھ چھوٹ گئی انہیں
فرض ادا اپنا کرو انکو ہٹاؤ تو سہی ؎

قصیدہ مرثیہ

جناب مولنا مولوی محمد سعید صاحب مرحوم مغفور بنارسی

طبعزاد مولوی ابو المحامد سید محمد فرخ سیر خان حسرت بنارسی

(شاگرد مجدد الوقت حضرت شوکت میرٹھی)

گلشن ہستی میں کیوں پھول کی ہے یہ حالت
کیوں برستی ہے سر باغ عمل یوں حسرت
بلبل نغمہ سرا کو ہے یہ غم و کلفت
سرو کو صحن گلستان میں ہے کیسی حیرت
باغ مرحم کو چلا چھوڑ کے خزاں دامن
سبزہ زاروں پہ جو باقی نہیں [illegible]
دیکھو عباس کی رنگت ہو گیا [illegible]
اشرفی کا ہو گیا ہے چہرہ [illegible] آب و رنگت
تو چشم غم میں ہے کیوں [illegible]
[illegible] میں [illegible] ہے [illegible]
کیا ستانا غم و حزن و الم نے پڑی
[illegible] خدمت
شہر کاشی کی وہ رونق سر ہوا نہیں
[illegible] ہوا تی ہو غلاف فعلت
شور کیسا ہے کہ وہ معدن علم آج نہیں
اٹھ گیا مطلع جہاں روح عظیم حکمت
پیچ کچھ میں رقم ہو کہ سعادت کم ہے
ذرہ ذرہ کو عیاں [illegible]
مخزن علم و عمل حضرت مولانا سعید
[illegible] خداوند جہاں کی رحمت

ہو وہ ذات تھی اک جامع علم قرآن
ہند میں پشت و پناہ سنن پاک نبی
والی کشور دیں حاکم اقلیم عمل
اب خدا ہی تو نگہبان ہو پنجاب دیں کا
شکل وہ چاند سی اور روئے منور تاباں
سینکڑوں دین کے احکام کا اجرا ان سے
علم وہ علم تھا انکا کہ زمانہ قائل
خلق رحمت میں ایسے شیفتہ مولانا انکو
حسرت خستہ جگر روک عنان خامہ
کہدو تاریخ وفات اب زرہ فکر سخن

تھا مع فسق تھی اور تھا طبع کفر و بدعت
ایک تھی وار کارگر ہیں وہ مہلک ظلمت
مرد دیندار تھے اتقی تھا انکی صورت
ایسے ہو تو ہیں کہاں آدمی نیکو سیرت
جسکے پہلو میں تھا وہ قلب ملائک خصلت
بنتا تھا شام و سحر روز و شب ساعت ساعت
نخل و فضل گر جس سے تھا نام سنت
کیسے جلدی گئے وہ با امید رحمت
تیری تحریر سے ہو عرصہ غم کو وسعت
منہ ادو دیکھا تھا خواب آگئے زلال رحمت
۱۳ ھ ۳۴

انجمن حمایت اسلام اور پیسہ اخبار لاہور

انسانی فطرت میں چونکہ خالق کائنات نے حرکت پیدا کر دی ہے کیا مجال کہ ایک حالت پر مستقر رہ سکے اسی لئے ملائکہ کرام نے انکی بابت پیشگوئی کی تھی کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا یہ فساد انکا کبھی تو مذہبی رنگت میں جلوہ گر ہوتا ہے کبھی دنیاوی طور پر ظہور کرتا ہے لیکن یہ فساد اگر طبقہ ادنے میں ہوتا ہو تو صیغہ لازمی کی درجہ تک رہکر دوسروں کو ضرر رساں نہیں ہوتا مگر جب اعلیٰ طبقہ میں جاتا ہے تو ادنیٰ طبقہ کو پامال کر دیتا ہے اسی لئے علماء کا اختلاف جو فساد تک پہنچے برا سمجھا گیا ہے۔ حضور نبوت نے فرمایا ہے کہ لا تختلفوا فتختلف قلوبکم یعنے باہمی مخالفت نہ کرو ورنہ تمہارے دل بگڑ جاینگے۔ قرآن شریف نے جو بانی فطرت کا کلام ہے اس فساد اور اختلاف کے بدنتائج کو ایک ہی مختصر جملہ میں بتلا کر قوم خصوصاً لیڈروں کو اس بدعمل سے بڑی سختی سے روکا ہے ارشاد ہے۔ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم یعنے نزاع نہ کرو ورنہ تمہاری عزت خاک میں ملجائیگی اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ کیا ہم مسلمانوں نے اس فرمان واجب الاذعان پر عمل کیا؟ افسوس کہ اسکا جواب نفی میں ملتا ہے۔ علماء کا مقدس گروہ تو ہمیشہ سے مورد الزام ہوتا چلا آیا ہے گو ایک حد تک وہ ہے بھی مگر افسوس تو یہ ہے کہ جو لوگ اس گروہ کو اختلاف کی وجہ سے بہت کچھ لعن طعن کیا کرتے ہیں انہیں میں بھی جب یہ مادہ ظہور کرتا ہے تو بری طرح اپنے آثار دکھاتا ہے۔ ان دنوں انجمن حمایت اسلام لاہور اور مسٹر محمد شفیع بیرسٹر اور آنریبل مسٹر شادی لال بیرسٹر کے درمیان کچھ مخالفت ہے اور پیسہ اخبار بھی بیرسٹر صاحبوں کا پیرو کار ہے موجب نزاع انجمن حمایت اسلام کا سالانہ انتخاب ہے کہ انجمن کی مجلس انتظامیہ آیندہ تین سالوں کے عہدہ داران کو نامزد کرکے عام ممبران سے رائے لیتی ہے اس طریق کو بیرسٹر صاحب ناپسند کرتے ہیں اور بڑی سختی سے اسکی مخالفت کرتے ہیں پیسہ اخبار بھی انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کو بدلگام اور کیا نہیں کیا کہتا ہے۔ ادہر انجمن کے سکرٹری منشی شمس الدین صاحب بڑی سختی سے بیرسٹروں کو کوستے ہیں اور ایک خاص طرز سے انکو مخاطب بناتے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں اس نا گہانی اختلاف کا سبب کوئی دیرینہ رنج ہے۔ ورنہ یہ کوئی بات نہیں کہ انجمن کے انتخاب کے قاعدہ پر ایسی سختی سے اعتراض کہ ذاتیات تک حملہ ہو۔ بیرسٹر صاحبوں کا اعتراض بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ جب انجمن کے قواعد مقررہ میں انتخاب کا طریق یہی ہے جو ابکی دفعہ عمل میں آیا ہے۔ تو چاہیے تو یہ تھا کہ پہلے اس قاعدہ کی ترمیم کراتے اگر حسب قاعدہ ترمیم ہو جاتی اور انتظامیہ کمیٹی اسپر عمل نہ کرتی تو مورد الزام ہوتی یہ کیا انصاف ہے کہ اصل تو ترمیم نہو اور فرع میں ترمیم کی جائے خاصکر ایسے وقت پر جبکہ انجمن کا سالانہ جلسہ سرپر ہے یہ شور و شر کرنا بھی خواہان قوم سے بہت بعید ہے۔ پیسہ اخبار نے سکرٹری کے پیڈ (یا تنخواہ) ہونے پر بھی چوٹ کی ہے۔ ہمارے خیال میں یہی ایک عیب ہماری قوم میں سخت ہے کہ لائق آدمیوں کی قدر نہیں۔ کسی لائق آدمی کی اس لئے بیقدری کی جاتی ہے کہ وہ تمام وقت ہمارے مشن کی خدمت کرتا ہے وہ اپنی روزی کیوں نہیں رکھتا۔ حالانکہ کسی قومی خدمت کا عوض لینا نہ مذہبی شریعت سے منع ہے نہ عرف عام میں قبیح ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو آپنے کام بھی کرنے لگے جسپر ایک کمیشن نے بیٹھ کر انکی تنخواہ کا فیصلہ کیا اور انکو سبکدوش کرکے ہمہ تن اس کام میں مصروف کیا۔ علاوہ اسکے جہانتک ہمیں معلوم ہے منشی شمس الدین اول تو ایک معقول تنخواہ پر ملازم تھے۔ مگر انجمن ہی کی خدمتگزاری کے باعث معزول ہوئے۔ پھر بھی سالہاسال تک مفت کام کرتے رہے آخر جب آپکا روزگار ریاست بہاولپور میں مستقل ہو گیا اور جانے کو تھے تو انجمن کو

ahmadimuslim.de

ایک باقاعدہ ڈپوٹیشن (وفد) نے انکو انجمن کی خدمتگذاری پر مجبور کیا اور گذارے کے لئے تنخواہ مقرر کر دی۔ اس میں کونسا کبیرہ گناہ کیا۔ افسوس آج اگر اسی عہدہ پر کوئی یورپین ہوتا تو اتنی ہی خدمت کا اول تو معاوضہ لیتا پھر اسکی تاب مخالفت کسکو ہوتی۔ ورنہ علیگڈہ کے پرنسپل کی کیفیت دیکھ لو۔ ہمیں جہاں تک قومی انجمنوں کی نوکریوں کا ذاتی تجربہ ہے یہ مرض عام طور پر ہندوستانیوں بالخصوص مسلمانوں میں پایا جاتا ہے کہ خدمتگذاری پر بجائے شکریہ کے اُلٹے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اسی بنا پر کہتے ہیں کہ ہم یورپ کی طرح ترقی کریں۔ حالانکہ یورپ جن خادمان قوم کی آج عزت کر رہا ہے۔ سب کے سب اپنی خدمات کا کافی معاوضہ پاتے رہے ہیں"

خیر ہمیں اس نزاع سے اسی قدر رنج ہے جتنا کہ ایک ہمدرد کو ہونا چاہیئے۔ بالخصوص اس خیال سے سخت افسوس ہے کہ یہ اختلاف ایک بڑے نازک موقعہ پر پیدا ہوا ہے۔ ہم خادمان قوم سے عموماً اور رفقاء قوم خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ڈویزنل جج میاں نظام الدین صاحب جج۔ جناب راجہ جہانداد خان صاحب رئیس اعظم خانپور سے بالخصوص توقع ہے کہ آپ صاحبان اس قومی کام میں از خود دخیل ہو کر اس نزاع کو دور کر دینگے ؎

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

رفع اتہام

اڈیٹر صاحب مکرم بندہ دام عطوفتہ۔ السلام علیکم۔ میرے خیالات کی بابت جو ہتکاری امرتسر میں دو یا تین مضمون متفرق نمبروں میں شائع ہوئے ہیں کہ میرے خیالات آریہ دھرم کی جانب رجوع ہوتے جاتے ہیں جس سے عام طور پر یہ بات عام مسلمانوں میں پھیل گئی ہے کہ میں گویا آریہ پارٹی میں قدم رکھنے والا ہوں اسکی بابت گذارش ہے کہ آپ اپنے پرچہ اہلحدیث میں اسکی تردید یوں شائع فرما دیجئے کہ نہ وہ میرے مقاصد پہلے تھے نہ میں آریہ بننے کی خواہش رکھتا ہوں بلکہ میں نہایت سچائی کیساتھ مذہب اسلام کا ماننے والا اور پُرزور تقاریر سے آریہ و دیگر مخالفین اسلام کو جواب ہر وقت دیتا رہتا ہوں اور میرے نزدیک مذہب حقہ دنیا بھر میں سوائے اسلام کے کوئی نہیں ہے۔ پس جبکہ میرا یہ پاک اعتقاد ہے تو آپ خیال فرمائیں کس صورت سے ایسے لغو مضامین شائع کرا سکتا ہوں۔ میرے مضمون کو بجنسہ درج اخبار فرمایئے اور پہنچتے ہی اسی ہفتہ کے پرچہ میں درج فرمایئے۔ (قطب الدین احمد واعظ دتاولی)

(اڈیٹر۔ بہتر ہوتا کہ یہ تحریر آپ ہتکاری میں بھیجتے۔ اب بھی موقع ہے غالباً درج ہو جاویگی)۔

فتوے

س نمبر ۱۰۱۔ چند بستی والوں نے امسال رمضان شریف کے چاند کو ۲۹ شعبان المعظم کو دیکھا تھا اور بہت سے بستی والوں نے نہ دیکھا تھا نہ سُننے والوں کو صبح کیوقت خبر ملی لیکن بعض لوگ کچھ کھا پی چکے تھے اور بعض بغیر سحری چاند کی خبر سن کر کل لوگ یعنی جنلوگوں نے کھایا تھا اور نہ کھایا تھا سب نے روزہ کی نیت کر لی اب ان لوگوں کیلئے وہی روزہ کافی ہوگا یا کہ قضا لازم آئیگا۔ ج

س نمبر ۱۰۲۔ ایک ہندو مسلمان ہونا چاہتا ہے لیکن وہ گونگا ہے نہ تو وہ بول سکتا ہو نہ سُن سکتا ہے ایسی صورت میں وہ کس طرح مسلمان کیا جائے۔ بینوا بالحدیث والفقہ توجروا یوم القیامہ۔ (محمد انوار الحسن از ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۱۔ جنہوں نے کچھ کھا پی لیا تھا وہ ایک روزہ قضا کریں۔

ج نمبر ۱۰۲۔ آسمان کی طرف نگاہ کر کے انگلی سے وحدت کا اشارہ کرے اور نماز میں شریک ہو جائے۔

س نمبر ۱۰۳۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چمڑہ مردار کو دباغت دیکر اسکے پیسہ سے کھا سکتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۴۔ کانجی ہوس کا ٹھیکہ لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں اور اسکے اندر سور بھی آتے ہیں تو اسکا جرمانہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ اور اسکے پیسہ سے کھانا پینا صحیح یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۵۔ مسلم شریف میں جو حدیث ہے کہ من مات و لیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ تو کیا مطلب ہے اس وقت کوئی امیر نہیں ہے تو کیا کرے۔

ahmadimuslim.de

س نمبر ۱۰۳ - زید (سوداگر) کپڑہ یا غلہ وغیرہ بیچتا ہے تو اسمیں نقد و اُدہار کا نرخ دو قسم کرتا ہے۔ ایک ہی چیز میں مثلاً ایک ٹوپی کی قیمت عہ رہے جب نقد پیسہ ملا تو عہ میں دیا اور جب اُدہار پیسہ رہا تو عہ میں دیا آیا جائز ہے یا نہیں۔ اور وہ پیسہ حلال ہوا یا حرام۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

(راقم ابو شعیب محمد اسحاق مدرس مدرسہ محمدیہ مدن پور ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۳ - کہا سکتا ہے حدیث میں جو اُسکے انتفاع حاصل کرنیکی بابت اجازت آئی ہے وہ دونوں قسموں کو شامل ہے خواہ اُس کی ذات سے ہو یا فروخت سے جسکی ذات سے نفع لینا جائز ہے اُس کو فروخت کرکے بھی جائز ہے۔

ج نمبر ۱۰۴ - جائز ہے کیونکہ وہ تو سرکاری جرمانہ کا وصول کرتا ہوتا ہے۔ سور ہو یا بکری گائے ہو یا ہاتھی۔ اُنکی ذات سے مطلب نہیں بلکہ اُن کے مالکوں کو غفلت کی سزا ہے۔

ج نمبر ۱۰۵ - حدیث مذکور کا حکم ہی یہی ہے کہ کوئی امام وقت ہو لیکن جب کوئی نہ ہو تو گوشہ نشینی کرے چنانچہ صحابی نے عرض کیا تہا اِن لم یکن لہم امام یعنی جب کوئی امام نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گوشہ نشینی کر۔ اسلئے کہ قضیہ موجبہ میں موضوع کا وجود بھی تو ضروری ہے۔

ج نمبر ۱۰۶ - اس کا جواب پرچہ اہل حدیث مورخہ ۳ فروری میں جواب نمبر ۹۶ میں دیا گیا ہے کہ جائز ہے۔

س نمبر ۱۰۷ - ایک ہندو مہاجن نے دوسرے ہندو کو مبلغ پانچسو روپیہ نقد سود پر دیا تہا اب اُسکے یہاں اصل روپیہ اور سود لے کر کل ایکہزار باقی ہوا۔ مگر مہاجن مذکور کو اتنی ہمت نہیں کہ اُس سے وصول کرے لہذا وہ ایک مسلمان کو کہتا ہے کہ تم اُس سے ایکہزار روپیہ وصول کرو جب وصول ہو جائیگا۔ اُس وقت پانچسو روپیہ اصل جو میرا ہے لیلو بقیہ ۵۰۰ میں ڈہائی سو تم لو ڈہائی سو میں لوں تو یہ روپیہ مسلمان کو واسطے حرام ہوا یا حلال ہوا کیا ہوا۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

س نمبر ۱۰۸ - محمد باقر نے اپنی زمین محمد اسحاق کے پاس رہن رکہی ایکہزار روپیہ میں اور اُس زمین کی مالگذاری بہی محمد اسحاق ہی کو حولان حق دینا ہوتا ہے۔ کیا اب اُس زمین سے محمد اسحاق فائدہ اُٹہا سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا بالحدیث والقرآن۔ توجروا عند الرحمن

(محمد انوار الحسن از ضلع گیا)

ج نمبر ۱۰۷ - سود بیشک حرام ہے مگر ہندوؤں کے مذہب میں سوائے برہمنوں کے اوروں کو جائز ہے۔ عرب کے مشرک جو سود لیتے تہے جب مسلمان ہوتے تو اُن کے مال کو ناجائز نہیں سمجہا جاتا تہا۔ پس رقم مذکور کا لینا مہاجن کو جائز ہے اور اُسی سو اُس نے بطور اُجرت کے حصہ لینا ہے۔ اگر اس پر شبہ ہو کہ کسی بازاری عورت کی طرف سے وکیل ہو کر اُجرت دلا دے تو حصہ مقررہ جائز نہیں تو یہاں کیوں جائز ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ زنا قبیح لذاتہ کسی شریعت اور کسی مذہب میں جائز نہیں پس اُسکی اُجرت بہی کسی طرح جائز نہیں یہی وجہ ہے کہ ایک فاحشہ مالدار مسلمان ہو تو اُسکا مال حلال پاک نہیں ہوگا۔ مگر جو ہندو سود خوار مسلمان ہو جائے تو اُسکا مال جیسا اُسکے مذہب میں حلال تہا اب بہی ہے۔

ج نمبر ۱۰۸ - اس مسئلہ میں مجہے تردد ہے ناظرین میں سے کوئی صاحب جواب دینگے تو درج کیا جائیگا۔

س نمبر ۱۰۹ - اگر مقیم امام ہو اور مسافر مقتدی ہو تو مقتدی چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت پڑہنے کے بعد سلام پھیر سکتا ہو یا نہ۔

س نمبر ۱۱۰ - حدیث میں جو جرابوں پر مسح کرنا لکہا ہے اُسکا کوئی قسم ہے یا عام قسم کی جرابوں پر مسح درست ہے۔ کیونکہ بعض کہتے ہیں کہ جرابوں پر مسح تب درست ہے کہ جب وہ ایسی موٹی ہوں کہ اُنمیں ہوا اور مٹی نہ جائے۔

س نمبر ۱۱۱ - ایک شخص نے دیدہ و دانستہ یا کسی دنیاوی کام میں شاغل رہکر ظہر کی نماز نہیں پڑہی اور عصر کے وقت عصر کی نماز کے پہلے وہ چار رکعت ظہر کی قضا کرکے پڑہتا ہے تو حدیث میں کیا حکم ہے۔ (داؤد علی از پہلواری)

ج نمبر ۱۰۹ - چار پڑہے۔ زیادتی میں امام کا تابع ہے۔ کمی میں نہیں یعنے اگر امام مسافر ہے تو اُسکے ساتھ سلام نہ دے۔

ج نمبر ۱۱۰ - عام جرابوں کا ذکر ہے۔ بعض کا مذہب بیشک ہے کہ جراب موٹی ہوں۔ لیکن اس قید کی دلیل کتاب و سنت میں نہیں ملتی۔

ج نمبر ۱۱۱ - پہلے ظہر کی نماز پڑہ لے کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے روز اسی طرح مقدم کو مقدم قضا فرمایا۔

دیکہو - رسالہ سوزاک - اس میں مرض مذکور کے اسباب علامات علاج بتلائے ہیں - رسالہ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/ مرتبہ نیلا کردت شرما اڈیٹر دیش اپکارک لاہور

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں ڈاکٹر کرم الٰہی مرزائی کا ملازم مسمی چھنن مرزائی پچھلے ہفتہ طاعون سے مرگیا۔ ڈاکٹر مذکور نے اسکو کراٹینہ میں بھیجوا دیا تھا مگر جانبر نہ ہوا۔ (ذکر کل عمہم) دکرشن پیچھوا ایک کہتے ہوے (اڈیٹر)

شاہ روس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن شریف موجود ہے۔ وقت شہادت اسی پر تلاوت فرمارہے تھے۔ زار کے حکم سے اسکی پچاس جلدیں عکس تیار کی گئی ہیں جو شاہان اسلام کو تحفۃً دی جائینگی۔

ابکی دفعہ پنجاب میں ایسی شدید سردی ہوئی ہے کہ بڑے بڑے معمر آدمی بھی اسکی نظیر نہیں بتلاتے۔ داناپور ر کمٹینہ سے بھی شدید سردی کی خبر آئی ہے۔

پولاکھمرٹی (مدراس) میں مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اہل حدیث اور حنفیہ میں ایک مسجد کے متعلق مقدمہ بازی تھی اسکا فیصلہ اہل حدیث کے حق میں ہوا (اسکے متعلق ایک نظم آئی ہے وہ قابل درج نہیں)

دہلی میں ۲۹ جنوری کو طاعون کے دفعیہ کے لئے نفل پڑھے گئے۔ دیکھیں دو رکعتوں سے غضب الٰہی دفع ہو جائیگا اور یا یہ خوش فہمی کے ترک کا سوا خذہ ہوگا۔ افسوس ہے کہ مسلمان اپنی بداطواری۔ بداخلاقی۔ بد اعتقادی محبت دنیا تو چھوڑتے نہیں جو باعث عذاب اور غضب الٰہی کے ہوئے ہیں۔ صرف دو رکعتوں سے خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ یہ نماز ایک تو بہ ہوگی اگر اس کے بعد تمام عیوب شرعیہ سے باز آئیں تو تو یہ قبول عزتہ کہا جائیگا۔ یخادعون اللہ وھو خادعھم۔

ڈاک خانہ لفافے نئے وضع کے جاری کرنیوالا ہے اور فیس رجسٹری دو آنہ سے ایک آنہ کر دینے کی تجویز زیر غور ہے۔

کشت وخون سینٹ پیٹرز برگ میں گذشتہ منگل کو روسی پولیس نے ہڑتالیوں پر جنہوں نے ایک شراب خانہ میں جلسہ منعقد کیا تھا۔ چھاپہ مار کر بندوقیں فیر کیں اس سے چار ہڑتالی زخمی ہوئے اور ایک لڑکی ماری گئی۔

کابل میں سامان جنگ کی کثرت۔ امیر صاحب کابل نے حال ہی میں یہ حکم دیا ہے کہ افغانستان کے تمام اسلحہ خانوں میں ہتھیار اور سامان جنگ کا ذخیرہ فراہم کر دیا جائے۔ امیر صاحب کا خیال ہے کہ افغانستان میں سامان جنگ اور ہتھیار کافی موجود ہیں اسکے علاوہ کابل کے کارخانوں میں رات دن سامان جنگ اور ہتھیار تیار ہوتے رہتے ہیں اس لئے امیر صاحب کو اور زیادہ یورپ میں سامان جنگ اور ہتھیاروں کے خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ امیر صاحب نے فوجی بیداری اور ٹرانسپورٹ کے زیادہ کرنیکی طرف اپنی توجہ منعطف کی ہے۔ (واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ)

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۸ جنوری گذشتہ میں کل ہندوستان میں طاعون سے ۳۳ ہزار ۸۷ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۲۸ ہزار ایک سو چار موتیں ہوئی تھیں۔ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ سے یہ تعداد بقدر ایکہزار اموات کے زیادہ ہے۔ (قادیانی کرشن جی کی برکت)

آگرہ میں گورنمنٹ کی جانب سے کئی آریہ سماجیوں پر مقدمہ فوجداری دائر کیا گیا ہے۔ بنائے مقدمہ یہ ہے کہ آریوں نے اپنے مذہبی عقائد کے پھیلانے کے لئے نہایت فحش کتابیں شایع کر کے تقسیم کیں اور ان فحش ترین تحریرات کے ذریعہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی اعتقادات پر نہایت سخت چوٹ اور حملہ کیا ہے۔ ماخوذین میں ایک وکیل اور دو کلرک گورنمنٹ کے کسی محکمہ کے ہیں۔ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۲ کے موافق انپر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ مقدمہ کی تحقیقات مسٹر ٹامکنز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کر رہے ہیں۔ (افسوس ہے مقدمہ میں مستغیث گورنمنٹ ہے مگر آریہ اخبار دہرم پرچارک جالندھر۔ پرکاش لاہور وغیرہ مسلمانوں کو کوستے ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ کیوں نہ ٹھہریں ہدف ناوک بیداد کر ہم۔ آپ اٹھالاتے ہیں جو تیر خطا ہوتا ہے۔)

کپتان انجیلو صاحب اسسٹنٹ کلکٹر قصور ضلع لاہور کی عدالت میں ایک ایسا مقدمہ دائر ہے جس میں ۲۳۸ مدعاعلیہ ہیں جنمیں کئی برہمن اور سرجین میں ملازم ہیں اور دعویٰ صرف ۱۱۴ روپیہ ۸ سرکار ہے۔

سردار عنایت اللہ خاں صاحب یا القابہ نے پشاور کی ایک مسجد کی تعمیر کیلئے پندرہ سو روپے اور انجمن حمایت اسلام پشاور کو ۵۰۰ روپے عطا کئے۔ اور مسجد موصوف کے لئے دس ہزار کابل سے بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج کل بازار میں ایسی بہت سی سٹیل ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے گاہک کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوڑ کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاثر قل کے ٹرنکوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے۔ اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور پیچ و تختات کے بجائے ٹانکا دار ہیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہمسے ہی عموماً مال منگا کر باہر بھجواتے ہیں اسطرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف یہی بات کا اظہار ہو۔

غیر معمولی رعایت ہمنے قیمت میں ہمبات کیا بہت ہی تخفیف کردی ہے یعنی بجائے ۳ر فی انچ کے ۲ر فی انچ قیمت کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دوکاندار ہیں اور تھوڑا ال فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	کی گروہ	فی درجن	بحساب ۳ر فی انچ					کمیشن بکس
پیمائش ٹرنک	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	۱۲ر فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تا [illegible] انچ
قیمت رعایتی	لعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ٹرنک تین تالہ	ربٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		کمیشن بکس [illegible]

نوٹ: ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

المشتہر عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز ۔ ا کریم پورہ شہر سیالکوٹ

کون کہتا ہے کہ آپ ضعیف ہیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپکی منتیں کروں کیونکہ

خود بخود دہی تو مشہور اثر دارد و ا

نیازمند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے میں اپنے مطب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بھی ثابت نہیں ہوئی۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے۔ مروارید عنبر مشک پر شب بحقیق ورقہ و نقرہ طلاء و دیگر ادویہ مفرحہ مقویہ سے مرکب بنائی گئی ہے جو ہمارے سینہ بسینہ چلی آتی ہے جسکے استعمال سے ظاہری و باطنی درست رہتے ہیں طبیعت میں ایسطرح کی جو امردی حوصلہ اور تمنیہ خوشی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ معمول سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ نسیان۔ آشوب چشم۔ نوازل حارہ و باردہ دمہ۔ ضیق النفس۔ انتصاب النفس۔ کمزوری اعصاب۔ رعشہ۔ صرع۔ کزاز۔ لقوہ۔ فالج۔ وغیرہ زائل ہوتے ہیں امراض معدی مثل درد شکم نفخ ریح بدہضمی۔ کھٹی ترش۔ اسہال وغیرہ دور ہوتے ہیں **معجون جواہر** بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر کی ببر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے قیمت فی ڈبیہ جو ۱۲ یوم کے واسطے کافی ہے۔ صرف پانچ روپیہ

چھوہارا مقوی باہ تجربہ خود اسکی تعریف کریگا نسخہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں قیمت فی ڈبیہ عہ

آتشک کیلئے اکسیر قیمت عہ۔ **سوزاک** کی دوا قیمت عہ واول اکسیر دوائی۔ **چنبل** کی دوا اکسیر قیمت عہ سرمہ **عزیزی** قیمت عہ **نیاطلا** جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی قیمت عہ۔

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم حسینی امرتسر

چوک سنت سنگھ

(۲)

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپکر شائع ہوا۔

اسکے پہلے اوراق گم ہیں

قبول اسلام

بنارس سے ۳۰ کوس کے فاصلہ پر ایک موضع کہٹراؤں ہے۔ وہاں کے بڑے تعلقہ دار منوہر دوبی جنکے دروازہ پر ہاتھی گھوڑے سواری شکاری سب طرح کا سامان عیش خدا کا دیا ہوا تھا اور جو ایک عرصہ سے مع زن و فرزند خفیہ مسلمان تھے مگر چند در چند وجوہات سے اپنا مذہب ظاہر نہیں کر سکتے تھے چند روز ہوئے بحالت بیماری خاص اسی غرض سے کہ اپنے علاقہ و جائداد کا بندوبست کریں اور اسلام کا اظہار ہو۔ بنارس تشریف لائے اور محلہ گوبند پورہ میں مکان کرایہ لیکر فروکش ہوئے۔ پرسوں وصیت نامہ لکھکر رجسٹری کرادیا کہ میں عبدالسلام عرف منوہر دوبی عرصہ سے مسلمان ہوں اور میری یہ جائداد ہے۔ دو بیٹیاں نابالغ اور زوجہ ایک فرزند مسماۃ اولاد ہے۔ لیکن مجھ سے منحرف ہوگیا ہے اپنے چچا وغیرہ کی خواہش کے سبب اسلام سے روگردان ہے جسکا نام ... دوبی ہے اگر وہ اسلام لاوے تو میری جائداد کا حقدار ہے ورنہ اہل اسلام کا حق ہے کار خیر میں صرف کیا جاوے۔ بہنگام تحریر ... دوبی موجود تھے ناراض ہوکر اسی روز اپنے علاقہ کو واپس گئے کل وہاں سے آکر صاحب کلکٹر بہادر کے ہاں عرضی دی کہ مسلمانوں نے ورغلا کر میرے والد سے جس طرح چاہا لکھوا لیا۔ بیانکہ کہ بحالت صحت و درستی حواس نہیں ہے۔ مہاراج منوہر دوبی صاحب کو اطلاع ہوئی انہوں نے بھی عرضی دی کہ ابھی تک دوبی صاحب بہوش و حواس ہیں تحقیقات کیجائے چنانچہ پولیس کو حکم تحقیقات کا ہوا اور چار بجے دن کو تحقیقات ہوئی بہوش و حواس ہر ایک امر کا جواب دیا۔ یہی درخواست کی کہ ہماری حفاظت کی جائے چنانچہ حسب تحقیقات رپورٹ کی گئی۔ اور حفاظت بھی ہوئی۔ شب کے تین بجے عبدالسلام عرف منوہر دوبے صاحب نے پانی طلب کیا اور وضو کرکے نماز پڑھی۔ ساڑھے تین بجے جان شیریں جاں آفریں کے سپرد کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قبہ کوتوال صاحب اور تھانہ دار صاحب تشریف لائے بعد کچھ عرصہ میں صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر اور سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر تشریف لائے اور مرحوم کی زوجہ سے دریافت کیا کہ دوبی جی حسب وصیت دفن کئے جائینگے اور آپکا مذہب و طریقہ کیا ہے اسکو جواب میں صاف لفظوں میں کہا کہ جو میرے مالک کا مذہب تھا وہی میرا ہے۔ اور وہ حسب وصیت دفن کئے جائیں۔ چنانچہ اہل اسلام کو انکی تجہیز و تکفین کی اجازت دیگئی بعد نماز ظہر مرحوم کا جنازہ بڑی شان و شوکت سے اٹھایا گیا قریب دو ہزار کے علماء و صلحاء و رؤساء و عوام ہمراہ جنازہ تھے اور کندھا دینے کے متمنی۔ ساڑھے چار بجے دفن ہوئے۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔ (ابو حمید از بنارس)

اڈیٹر دیانتدی دوستو! خدا کرے تم ہمیشہ ایسے عبدالغفور کو لیجاؤ جنکے عوض ہمکو ایک کے کئی ایک ملیں۔ یہ مضمون قدرے نکالا تھا مگر اسی مضمون کو ضروری سمجھکر جگہ دیگئی۔ اہالی بنارس کو مبارک ہو۔ اہل حدیث اپنے ناظرین سے استدعا کرتا ہے کہ مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھکر مغفرت مانگیں۔ اور مرحوم کے مختاروں کو ایک خطرہ سے آگاہ کرنا ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو کہ مرحوم کا لڑکا چند روزہ اظہار اسلام کرکے جائداد پر قبضہ پاکر حسب قاعدہ آریہ سماج شدہی کرالیں۔ اس بات کا خیال رہے۔

فتوی

(معذرت) بارہا لکھا جاچکا ہے کہ فتوے نوبت بنوبت لکھے جاتے ہیں جو سوالات آمدہ ایک تار میں اوپر سے ڈالے جاتے ہیں نیچے سے نکالے جاتے ہیں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ جس صاحب کو جلدی مطلوب ہوا کرے وہ محصول (دو آنہ کا ٹکٹ) بھیجکر فوری جواب منگالیا کریں مگر تاہم ہمارے بعض دوست جواب نہ ملنے سے شاکی ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ ان سے جواب ملنے میں دیر ہوئی۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ مسجد میں شریک جماعت ہونیوالوں کو حکم ہے کہ پیچھے آکر پہلے لوگوں سے آگے نہ بڑھے اسی طرح سوالات کی ترتیب کا مجیب کو بھی حکم ہے۔

س نمبر ۱۱۲۔ مسمریزم کیا چیز ہے۔ اسکا سیکھنا قرآن و حدیث سے منع ہے یا جائز۔ (عبدالغفور از کیچوا ناپور)

ahmadimuslim.de

ج نمبر ۱۱۲۔ مسمریزم کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قدرتی قوی کو ترقی دینا ہے۔ نہ کوئی اسمیں غیر اللہ سے دعا ہے نہ کچھ اور۔ پس اسکا سیکھنا میرے علم ناقص میں قرآن و حدیث سے منع نہیں۔

س نمبر ۱۱۳۔ جبکہ صورت میں کہ اسلام کا کوئی کام یا حکم مثل نماز وغیرہ حکمت سے خالی نہیں۔ ایسا ہی رمضان شریف کے روزوں کی نسبت میں تقویت ہوتی ہے اگر یہی بات ہے تو چاہئے تھا کہ برس کے بارہ مہینوں روزوں کا حکم دیا جاتا کہ ہر مہینے میں اتنے روزے رکھنے چاہئیں۔ سال میں ایک ہی مہینا روزہ رکھنے سے حفظ صحت میں کیا تقویت ہو سکتی ہے۔ (کرامت علی از باسم ملک برار)

ج نمبر ۱۱۳۔ روزہ کی علت اور وجہ یہی نہیں کہ حفظ صحت میں ترقی ہوتی ہے۔ بلکہ اصلی وجہ اسکی تحصیل تقویٰ ہے لعلکم تتقون نص قرآنی ہے حصول صحت اگر ہو تو بطور منافع کے ہے نہ بطور علت کے۔ مگر چونکہ تمام سال روزہ رکھنے سے دنیاوی کاروبار میں حرج عظیم ہوتا۔ ہر مہینے میں دو تین روز روزہ رکھنے سے پوری استعداد روحانی نہیں ہو سکتی ہوگی۔

س نمبر ۱۱۴۔ ایک شخص کا گذر تنگی سے ہوتا ہے اسکو اتنی مقدرت اور استطاعت نہیں ہے کہ نکاح کر سکے اور بعد نکاح کے منکوحہ کو نان و نفقہ دے سکے۔ پس اس صورت میں اس تنگدست شخص کو بابت کیا حکم دیا جائیگا۔

س نمبر ۱۱۵۔ زید قاضی اور مسلمانوں کا حاکم ہے اور یہ قضا و حکومت اسکے خاندان میں موروثی طور پر چلی آتی ہے۔ زید کو افعال شرکیہ امورات بدعیہ سے بالکل احتراز و حذر نہیں۔ وہ ذبیحہ لغیر اللہ کا گوشت بید ریغ کھاتا ہے۔ رامحنڈوں کی دعوتیں چکھتا ہے۔ علم اور تعزیہ تابوت اور قبر کی پرستش کرتا ہے۔ بعض مزاروں کی زیارت کو جاتا ہے۔ تو زید کی متابعت اور اقتدا کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اور اسکو امام بنانا اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ (عبد الرؤف از باسم برار)

ج نمبر ۱۱۴۔ اول تو تلاش کرنے سے امید ہے کہ کوئی نہ کوئی عورت ایسی مل جائیگی جو اسکے لئے بار خاطر نہو۔ نہ ملے تو بحکم حدیث روزہ رکھو اور بحکم قرآن ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ صبر کرے اور دعا کرے۔ خدا

کوئی صورت بنا دیگا۔

ج نمبر ۱۱۵۔ قاضی اور حاکم اگر گمراہی اختیار کرے تو اسکی تابعداری نہ کرنی چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ اگر امور مندرجہ سوال واقعی اس شخص میں ہیں تو اسکے پیچھے اقتدا درست نہیں۔

س نمبر ۱۱۶۔ زید مر گیا۔ اسکے وارث دو بیویاں ۴ بیٹے ایک بیٹی رہی۔ بیٹوں کے نام۔ خالد۔ ولید۔ محمود۔ عبد الرحمن۔ لڑکی کا نام خاتون ہے۔ پہلے محمود مر گیا اس کے بعد عبد الرحمن مر گیا ان دونوں کی بیویوں کو کل جائداد سے کتنا کتنا حصہ ملیگا۔

ج نمبر ۱۱۶۔ زید مورث اعلیٰ کی جائداد یوں تقسیم ہوگی۔

زید

نانی	بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
		خالد	ولید	محمود	عبد الرحمن	خاتون
(	۹/۹۶)	۱۴/۹۶	۱۴/۹۶	۱۴	۱۴/۹۶	۷/۹۶

۱۴ محمود

ماں	بھائی	بھائی	بھائی	بہن	بیوی
	خالد	ولید	عبد الرحمن	خاتون	[illegible]
۲/۱۴	۲/۱۴	۲/۱۴	۲/۱۴	۱/۱۴	[illegible]

۹۸ عبد الرحمن

ماں	بھائی	بھائی	بہن	بیوی
	خالد	ولید	خاتون	مریم
۲				۳۳

کل جائداد کے ۹۶ حصے کر کے محمود کے ۱۴ حصوں میں سے چوتھا حصہ اسکی بیوی کا ہے۔ اور عبد الرحمن کے ۱۴ حصوں میں سے چوتھا حصہ اسکی بیوی کا ہے۔ بشرطیکہ دونوں کی اولاد صلبی نہو اگر اولاد ہوگی تو آٹھواں آٹھواں حصہ ہو جائیگا۔

س نمبر ۱۱۷۔ اہلحدیث مورخہ ۳۰ دسمبر میں ڈھول بجانا شادیوں میں جائز لکھا ہے مینے کسی کتاب میں نہیں پایا اور علما سے بھی نہیں سنا مشکوٰۃ میں صرف دف کا ذکر وہ بھی بغرض اعلان نکاح۔ (میر مصطفےٰ علی از ناگپور)

ج نمبر ۱۱۷۔ مشکوٰۃ باب اعلان النکاح فصل تیسری کے اخیر میں عامر بن سعد سے روایت ہو گئیں۔ وہ عامر قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کے پاس گیا انکے مکان میں لڑکیاں گا رہی تھیں۔ مینے کہا میں آپ لوگ بدری صحابہ

یہ کیا ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ شادیوں میں اسکی اجازت ہے تو اگر چاہتا ہے تو بیٹھا رہ ورنہ نہیں چاہتا تو چلا جا۔ یہی جواب میرا ہے کہ اگر آپ شادیوں میں گانا بجانا سننا نہ چاہیں تو وہاں سے اٹھ آیا کریں۔ لیکن واضح رہے کہ گانا فحش نہو معمولی دل لگی اور خوش طبعی ہو۔ دف ہو یا ڈھولکی اسمیں فرق نہیں۔ العلم عند اللہ۔

انتخاب الاخبار

دہلی میں آریوں نے بہت شور شر اٹھایا تھا اسلام کے برخلاف دل آزار اشتہارات دیکر اہل اسلام کا دل دکھایا تھا۔ مسلمان مباحثہ کو طیار تھے مگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے مباحثہ بند کر دیا۔ اور پنڈت جی کو حکم دیا کہ

اصلاح ابکاری اور رپیداوار مسکرات کا رقبہ محدود کرنے کی تجویز بنگال میں زیر غور ہے۔ (خدا کرے بند ہو)

ہمارے دوست حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری پنشنر و سیکرٹری انجمن حامی مسلمان امرتسر کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ بادشاہوں سے کہدو کہ فوجوں سے لڑائی نہ کیا کریں۔ پہلوانوں کی کشتیوں سے فتح شکست کا اندازہ کریں۔ دیکھا ہی ناقابل العمل تجویز سوجھی ہے۔

جاپان نے چار روز کی سخت جنگ کے بعد سکوتائی پر قبضہ کر لیا۔

روس سرکاری طور پر ظاہر کرتا ہے کہ تا وقتیکہ جاپان کی طرف سے استدعا نہ ہو صلح ناممکن ہے۔ تاہم بلاشبہ گورنمنٹ روس شرائط پر غور کر رہی ہے۔ روس منچوریا معہ پورٹ آرتھر حوالہ کرنے پر آمادہ ہے۔ جاپان صوبہ سگھالین اور رہیت تاوان جنگ بھی مانگتا ہے۔

کوئٹہ کی طرف ایسی سردی پڑی کہ نزمائی ریلوے پر ٹرین ۲۴ گھنٹہ تک یخ بستہ رہی۔ مڈ کاج اور کاپ کے سٹیشنوں کے درمیان ٹرین بھنگی مسافروں کی دورشا کچھ نہ پوچھئے۔

وادی توچی کی طرف سردی کا یہ حال ہے کہ دریائے زوب اور گول ندی یخ بستہ مثل بلور کے سخت ہیں۔

سفارت کابل کی بابت کوئی خبر اب تک ظاہر نہیں کی گئی سب چشم براہ ہیں۔

کلکتہ میں افواہ ہے کہ برٹش سفارت ماہ اپریل سے پہلے واپس نہ آئیگی۔

لودہانہ میونسپلٹی گورنمنٹ سے ۲ لاکھ روپیہ قرض لینے والی ہے بجٹ کا کام خواجہ احمد شاہ صاحب کے سپرد ہو اتھا۔ جنہوں نے علہ کی تخفیف سے ۱۵ ہزار سالانہ کی بچت نکالی ہے۔ (نفیر ہند)

بنگال میں روئی کی پیداوار امسال معمول کا ۷۸ فیصدی متوقع ہے۔ جس کا کل وزن اندازاً ۵۰۳۰۴۰۰۰ پونڈ ہوگا۔

رنگون میں بھی طاعون پھیلنا شروع۔ (قادیانی کرشن کو مخالف سمجھے)

پورٹ بلیر (دار الخلافہ جزائر انڈمان) اور رجزائر ڈائمنڈ کے درمیان براہ راست بے تار پیام رسانی کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔

بمبئی میں چیچک کا زور ہے ۲ دن میں ۶۶ واردات ہوئیں اور ۳۷ اموات۔

پنجاب میں بہت سے بڈھے اور کمزور لوگ سردی کو مارے مر گئے ایندھن کی گرانی حد کو پہنچگئی ہے۔

پونہ میں پچھلے سال ایک ہندوستانی نے صابون سازی کا کارخانہ قائم کیا تھا اُسے اسقدر کامیابی ہوئی کہ امسال اُس نے اپنے کارخانہ کو وسعت دینے کے لئے شہر سے باہر چالیس ایکڑ زمین خریدی ہے۔

افسوس ہے کہ دہلی کے نامی گرامی حکیم کچھ عرصہ مبتلائے فالج رہکر ۸ فروری کو انتقال فرما گئے۔

رصدگاہ پونہ کے پرنسپل صاحب نے آفتاب کے داغ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ جنوبی نصف کرہ شمسی میں ہے اور کھلی آنکھ سے بغیر شیشے کے ذریعہ دکھائی دیسکتا ہے اسکے مشاہدہ کا بہترین وقت صبح کے ۸ بجے ہیں۔ داغ کا رقبہ جزوی تاریکی والے سایہ سمیت ۱۹۸ ہزار مربع میل ہے اور ابھی بڑھتا جاتا ہے۔ (دیکھو قادیانی کرشن جی اس سے متعلق کوئی پیشگوئی اپنے متعلق نکالتے ہیں یا نہیں۔ یاد ہو تو ہم بتلا دیتے ہیں اذا الشمس کورت میں ہے اسی وقت مسیح موعود آئیگا۔ سو خود بدولت آ گئے مگر بقول جاء البرق طلیات طاعون بھی ساتھ لائے)۔

ایک پادری کی کرتوت۔ ہنڈارہ (صوبجات متوسط) کرشن یتیم خانہ مدرسہ کا پرنسپل پادری شنری لینڈ اگست گذشتہ میں ایکرات ایک جوان یتیم لڑکی کیساتھ جا ہمکنار ہوا۔ پکڑا گیا جس پر اُسے استعفا دیدیا۔ اور چند روز بعد تبدیل ہو کر ولایت چلا گیا۔ بعد ازاں پولیس نے تحقیقات کی اور سول ڈاکٹر نے بیان کیا کہ لڑکی کا ۷ ماہ کا حمل ہے۔ استقاط حمل کی بھی کافی شہادت ملگئی جس پر پادری مذکور بذریعہ وارنٹ انگلستان میں گرفتار کیا گیا۔ اور اب وہ جرائم ... کیلئے ...

اسکا مقصد ... [illegible]

ahmadimuslim.de

دی بسیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ین ملک بیشک آج آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنک ہر جگہ ملسکتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں اُنکے جوڑ کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریقہ نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فایدے کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہیں جو رنگ و روغن کراتے ہیں اور ویسے ہی عموماً مال شکار باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہو اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جب سو کا معاملہ ہو وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچائی کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت ہمنے قیمت میں بہت ہی نسبتاً بہت ہی تخفیف کر دی ہے یعنے بجائے ۳ رفی انچ کو ۲ رفی انچ قیمت کر دی ہے یا سلو کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزان فروشی بسیار فروشی پر ہمارا اصل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت...

کمیشن تمیشہ		بحساب ... آنہ فی انچ					فی انچ ...
۱۳ رفی انچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تا کے ... انچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کمیشن ...	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو

المشتہر عبدالعزیز اللہ رکھا۔ ایجنڈ کو ٹرنک سوداگران کریم پورہ شہر سیالکوٹ

صاحبان ایک نظر ادھر بھی

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب میڈیکل آفیسر از پورٹ ڈولہ بام تار بتہ آسام تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی مصفی خون کا ایک ۱۲ سالہ مریض پر استعمال کیا ہو کہ جسکے تمام بدن پر دانے تھے۔ آج یوم میں بالکل تندرست ہو گیا۔ فقط کمزوری باقی ہے لائف پلز کو ایک دیرینہ مریض جریان پر آزمایا۔ ۱۵ یوم کے استعمال سے خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ میری رائے میں ان ہر دو ادویات سے پبلک فائدہ اٹھا سکتی ہے میں اپنے ہم پیشہ بھائیوں کو سفارش کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان ادویات کو اپنے مریضوں پر آزمائیے۔ انکی خوبیوں سے پبلک کو فائدہ پہنچا ہے۔

جناب بابو غلام حید رصاحب فقط و فتر از شہید اتحریر فرماتے ہیں کہ مجھے آپکی لائف پلز کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ بول کا قطرہ قطرہ آنا بالکل رک گیا ہے اور آنکھوں میں جو پانی آتا تھا اب نہیں آتا۔

جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی کے استعمال سے اب میری نظر بالکل ٹھیک ہو گئی۔ اور میں بخوبی کتب بینی کرتا ہوں۔ ایک بکس اور ارسال فرماویں۔ فقط

جناب مولوی محمد جمیل صاحب مدرس مشن سکول اننار ووال تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے سرمہ نے میری نظر کو بہت فائدہ پہونچایا۔ مہربانی فرما کر ایک شیشی اور ارسال فرما دیں۔

جناب بابو عبد الرحیم صاحب از لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپکا تہ دل سے مشکور ہوں کہ لاہور کے ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے میرے دو ماہ کے متواتر بخار کو کچھ فائدہ نہ ہوا مگر آپکی تجویز اور دوائی سے اب کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔

جناب چودھری فتح الدین صاحب از پٹیالہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے ولایتی و دیسی دوائیوں پر بہت روپیہ خرچ کیا مگر جسقدر فائدہ مجھے آپکی ایجاد کردہ لائف پلز سے ہوا ہے کسی دوائی سے نہیں ہوا لہذا ایک بکس اور ارسال فرماویں۔

جناب بابو تیرتھ رام صاحب ملازم ریلوے اور ایجنسی اودھ تحریر فرماتے ہیں کہ بذریعہ کارڈ ہذا اپنی دوائی مصفی کی ایک ڈبیہ بذریعہ وی پی ارسال فرماویں یہ دوائی پہلے بھی آپ سے شہر سیالکوٹ میں منگوائی گئی تھی۔

جناب ڈاکٹر عبد الحمید خان صاحب پنشنر اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسری سے جو جوہر مصفی خون اور لائف پلز اپنی لیاقت و دانائی سے تیار کی ہوئی ہیں میں نے انکو بہت بیماروں پر استعمال کیا۔ کوئی شک نہیں ہے کہ...

فتویٰ

س نمبر ۱۳۴ زید نے بیوہ عورت سے (جسکے ساتھ پہلے خاوند سے دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی ہے) نکاح کیا۔ پھر زید کی صلب سے اسکو دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زید مرگیا اسکے بعد زید کا لڑکا بھی مرگیا اب زید کی جائداد کس طرح پر تقسیم ہوگی۔

س نمبر ۱۳۵ صبح کی نماز میں ایک اہلحدیث دعا قنوت پڑہتے ہیں اور چند لوگ نہیں پڑہتے اسکا جواب دلائل شرعیہ سے ہونا چاہئے۔ (محمد زین العابدین)

ج نمبر ۱۳۴ اگر متوفی کے یہی وارث ہیں اور نہیں تو تقسیم یوں ہوگی کہ زید کے کل مال کے حصے حسب ذیل ہوں گے اور حسب ذیل حصہ داروں کو ملینگے:

زید — مسئلہ ۲۴ تصحیح

بیوی	لڑکا ابن زید	لڑکی
۳	۱۴	۷ / ۲۱

ابن زید — مسئلہ ۳ (۱۴)

ماں بیوہ زید	بہن بنت زید
۱ / ۱۴	۲ / ۲۸

زید — مصحح ۴۸

بیوہ زید	بنت زید
۲۳	۴۹

ج نمبر ۱۳۵ دعا قنوت کی بابت ترمذی میں جو فیصلہ ہے وہی اچھا ہے۔ من فعل فقد احسن ومن ترکہ فقد احسن یعنی پڑہنے والا اچھا کرتا ہے نہ پڑہنے والا بھی اچھا کرتا ہے جھگڑا اچھا نہیں۔

س نمبر ۱۳۶ شطرنج کھیلنا بغیر فحش اور قمار کے جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۳۶ شطرنج کھیلنا ایک لغو حرکت ہے اور حدیثوں میں منع ہے۔

س نمبر ۱۳۷ کسی جانور کو غیر اللہ نامزد کرکے کسی نے چھوڑدیا اب اس شخص کو مواخذہ نہیں ہوجاتا کوئی اسکو کھائے یا یونہی چھوٹا پھرے۔ ایسے جانوروں کا کھانا کیسا ہے درصورت ناجائز ہونے کے اگر کل مسلمان اسکو ذبح کرکے نہ کہائیں تو ضرور ہے ہندو اسکو اپنے طور پر مار کر کہا جائینگے تو ایسی حالت میں مسلمانوں سے خدا کے ہاں باز پرس ہوگی یا نہیں۔

س نمبر ۱۳۸ کپڑے پر کسی قسم کی ناپاکی ہو کس قدر لگی ہو تو اسکو پہنکر نماز پڑہ سکتے ہیں۔ موافق کتاب وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

س نمبر ۱۳۹ مسمریزم کیا چیز ہے اور اسکا سیکھنا مذہبًا جائز ہے یا نہیں۔ (محمد عبد الغنی عفی عنہ شیر پور کیمپ دانا پور)

ج نمبر ۱۳۷ جانور مذکور حرام ہے۔ جیسا کہ سابقہ نمبروں میں اسکی مفصل بحث ہوچکی ہے۔ اسلئے اسکا کہانا کسی طرح جائز نہیں۔ ہندو اول تو کہائینگے نہیں اگر کہا بھی لیں تو انکی مرضی۔ وہ اگر خنزیر کہالیں تو کیا ہم بھی کہالینگے مسلمان اسکو نہ کہائے اسمیں مسلمانوں کو کوئی گناہ نہیں بلکہ یہی حکم ہے۔

ج نمبر ۱۳۸ بحکم ثیابک فطہر۔ سب کپڑا پاک ہونا چاہئے کسی قدر ناپاکی ہو بھی نماز درست نہوگی۔

ج نمبر ۱۳۹ اسکا جواب اہلحدیث مورخہ   میں ہوچکا ہے۔

س نمبر ۱۴۰ ایک شخص نے مغرب کی نماز تین رکعتوں میں سے جو آخر رکعت ہے اس رکعت کو پالیا۔ اور جو قاعدہ کے اول دو رکعتیں پڑہی جاتی ہیں وہ اس سے چھوٹ گئیں۔ کیا وہ شخص اور ایک پڑہکر قاعدہ کرے یا دو رکعت پوری پڑہکر قاعدہ کرے اپنا جو دو رکعتیں ان سے چھوٹ گئیں انہیں جہر پڑہے یا پوشیدہ۔ جواب قرآن وحدیث سے تحریر ہو۔ بینوا توجروا۔

س نمبر ۱۴۱ شہر میں مسجد ہوتے ہوئے گھر میں نماز پڑہنا کیسا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے

س نمبر ۱۴۲ جو شخص مسجد ہوتے ہوئے گھر میں نماز پڑہے ایسے شخص سے ملاپ وغیرہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۴۳ ایک شخص شراب پیتا ہے زنا کرتا ہے چوری اور دغابازی کرتا ہے جہوٹ بولتا ہے۔ ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبح درست ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۴۴ جمعہ اور عیدین ایک روز آجائے تو کیا جمعہ کو چھوڑ دینا چاہئے یا پڑہنا۔ چند لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ نہ پڑہا جائے چند لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ اور عیدین دونوں ہی پڑہنا چاہئے کیونکہ

ahmadimuslim.de

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ اور صحیح بخاری میں جمعہ کے فرض ہونے کے واسطے ایک باب بھی باندھا ہے (باب فرض الجمعۃ) ان آیتوں سے جمعہ فرض ہوا ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۴۰۔ مسئلہ ہذا میں اختلاف ہے دونوں طرف قول ہیں ایک حدیث میں آیا ہے اقض ما سبقک (جو رکعت تیری طرف سے پہلے ہو چکی ہو اسکو پورا کر) اس حدیث سے بعض علماء دلیل لاتے ہیں کہ مسبوق جب کھڑا ہو تو پہلی رکعتوں کو پہلی کی طرح پڑھے جو جہر والی ہیں جہر سے پڑھے تو جہر والی میں جہر سے پڑھے مگر دوسرے علماء کہتے ہیں اس ہونا کی ترتیب میں نقصان آتا ہے اسلئے وہ بہتر ترتیب امام والی رکعت کو پہلی سمجھتے ہیں۔ پہلو باقی رکعتوں کو پہلی رکعتوں کی طرح ادا کرتے ہیں۔ خاکسار راقم کا بھی یہی عمل ہے مگر پہلا قول والا کو بھی میں غلط نہیں جانتا۔ گو پہلے کو راجح سمجھتا ہوں۔

ج نمبر ۱۴۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایک نابینا آپکی خدمت میں آیا کہ حضرت مجھے مسجد کو راستے میں بلانے والا نہیں ہے مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا جب تو اذان سنتا ہے تو مسجد میں آیا کر۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی کو امام بنا کر لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے انکے گھروں کو جلا دوں مگر چھوٹے چھوٹے نابالغ بچوں پر رحم آتا ہے۔ غرض جماعت سے تخلف کرنے پر بڑی سختی فرمائی۔

ج نمبر ۱۴۲۔ ایسے شخص سے ملاپ رکھنے سے تو منع نہیں مگر سمجھانا ضروری ہے کافر نہیں گنہگار ہے۔

ج نمبر ۱۴۳۔ اسکا نتیجہ درست ہے جبکہ نیت و دیانتداری کا درست ہو۔

ج نمبر ۱۴۴۔ جمعہ پڑھ لینا چاہئے مسئلہ اہلحدیث کو ... نمبر میں آ چکا ہے۔

جواب عن غیر۔ اہلحدیث نمبر ۱۴ مورخہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ سوال نمبر ۱۰۸ پر آپ ارقام فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں ... ناظرین میں سے کوئی صاحب جواب دیں تو درج کیا جائیگا کمترین خدمت میں ہوں کہ اس وقت تک اس عاجز نے اس مسئلہ میں دو فتوے علماء اکابرین سے حاصل کئے ہیں انکی نقل روانہ خدمت ہے۔

سوال۔ ایک شخص لوگوں کو قرض روپیہ زمین رہن بالرضا ... اس زمین مرہونہ سے بالعوض مالگذاری نفع پیداوار اٹھا سکتا ہے یا نہیں۔

جواب فتویٰ مدرسہ احمدیہ آرہ۔ زمین مرہونہ سے صرف بقدر مالگذاری نفع اٹھا سکتے ہیں اور بس۔ (کتبہ محمد عبد اللہ مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ)۔

یہی سوال ذرا تفصیل کے ساتھ حضرت جناب مولانا شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ کیا گیا تھا جس کے جواب میں آپ ارقام فرماتے ہیں کہ مجھے مرہونہ سے بقدر خرچ لینا درست ہے اور اس سے بیش لینا حرام ہے۔

پس معلوم ہوا کہ کل ثمرات زمین مرہونہ کا لینا مرتہن کو حرام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ مہر سید محمد نذیر حسین۔ سید عبد السلام۔ سید محمد ابو الحسن۔ محمد سلیم خاں۔ الجواب صحیح۔ (عبد الحکیم صادقپوری عفی اللہ عنہ)

اہلحدیث۔ ابھی دلیل کی حاجت ہے۔

س نمبر ۱۴۵۔ ایک شخص محمد صدیق خاں مرگیا وارث اسکی زوجہ اور دو لڑکے عبد الحفیظ خاں۔ نذیر خاں اور تین لڑکیاں رہیں۔ بعد اس کے مرحوم کی بیوی نے قضا کی پھر بعد دیگر دو لڑکے عبد الحفیظ خاں۔ نذیر خاں۔ دو لڑکیاں زینب اور مریم نے قضا کی اب ایک لڑکا محمد نعیم مریم کا بیٹا مرحوم کا نواسہ اور ایک بیٹی ظہیرن زندہ ہے تو انکی تقسیم کس طرح ہوگی۔

ج نمبر ۱۴۵۔ تقسیم یوں ہوگی۔

میت محمد صدیق — مسئلہ ۱۴

زوجہ	بیٹا عبد الحفیظ خاں	بیٹا نذیر خاں	بیٹی مریم	بیٹی زینب	بیٹی ظہیرن
۱	۲/۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

زوجہ — مسئلہ ۵

بیٹا عبد الحفیظ خاں	بیٹا نذیر خاں	بیٹی مریم	بیٹی ظہیرن	بیٹی زینب
۲	۲/۱۰	۱/۵ ۱۵	۱/۵ ۱۵	۱/۵ ۱۵

عبد الحفیظ — مسئلہ ۵

بھائی نذیر خاں	بہن مریم	بہن زینب	بہن ظہیرن
۲/۴۲	۱/۱۶ ۴۸	۱/۱۶ ۱۲۰	۱/۱۶ ۲۴۸

نذیر خاں — مسئلہ ۱۱۲

بہن مریم	بہن زینب	بہن ظہیرن
۱/۱۱۲	۱/۱۱۲	۱/۱۱۲

زینب — مسئلہ ۲۸۰

بہن مریم	بہن ظہیرن
۱/۱۴۰	۱/۱۴۰

مریم — مسئلہ ۳۲۰

بیٹا	بہن ظہیرن
۱	محروم

کل جائداد کو حصص منفصلہ ذیل سے ہونگے ۴۸۰

ابن مریم	ظہیرن
۲۴۰	۲۴۰

دونوں خالہ بھانجا کل جائداد کو نصف نصف کرلیں۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

سیالکوٹ میں ایک انجمن موسومہ انجمن اشاعت اسلام قایم ہوئی ہے جسکے اسسٹنٹ سکرٹری مولوی فیروز الدین صاحب ہیں۔ دیکھئے کیا کام کرینگے۔

قبول اسلام بسنت سنگہ ساکن موضع چاپاٹی وند ضلع امرتسر ۔ امرتسر مسجد جامع شیخ خیر الدین مرحوم مسلمان ہوا۔ نام عبد القادر رکھا گیا اُسکا باپ پہلے سے مسلمان ہے جسکا نام نور محمد ہے۔

حجاز ریلوے چند روز تک یعنی بحکم سلطانی محرم ۲۳ہجری تبوک تک (جسکا ذکر حدیثوں میں جنگ تبوک کے نام سے آتا ہے) پہونچ جائیگی۔ اور اُمید کیجاتی ہے کہ ایک سال تک مدینہ منورہ تک پہونچیگی چونکہ ابھی تک مدینہ منورہ سے بہت پرے ہے اس لئے حاجی لوگ ریل کے وجود ہی سے انکاری آتے ہیں۔ مگر انہیں معلوم نہیں کہ قریبا دو ہزار میل لمبی لائن کا بننا پھر ایسے سخت ملک میں کارے دارد۔

پنڈت رام نراین کانپوری نے پیشگوئی کی ہے کہ ۱۵ر مارچ سے روسی جاپانیوں پر فتح حاصل کرنے لگینگے یہانتک کہ پہونچیا اور پورٹ آرتھر پر پھر قبضہ کرلینگے۔ دیکھیں پنڈت کی پیشگوئی بھی کادیانی کرشن کی طرح گوزشتر ہوتی ہے یا کچھ رنگ دکہاتی ہے)۔

افسوس کہ مولوی جمال الدین ساکن سید والہ ضلع منٹگمری جو قادیانی کاہن کے مخلص مریدوں میں سے تہا۔ طاعون سے (بقول کاہن مذکور) کتوں کی موت مرا۔ (نامہ نگار) دکرشن جی تمہوا کیا کہتے ہو)

اخبار وطن لاہور صلاح دیتا ہے کہ سجادہ نشینان صوفیاء کو واجبی شاہ سلیمان صاحب پہلواروی مع دیگر ہم خیالوں کے ملک میں دورہ کرکے مقتضیات زمانہ سے آگاہ کریں۔

(سہل تجویز یہ ہے کہ آجکل دو رسالے صوفیاء کے نکلتے ہیں ایک (الاحسان کرنال) دوسرا الہ آباد سے وغیرہ لاہور انہیں سے یہ خدمت کیوں نہ لی جائے۔ ایک ایک نمبر دونوں صاحب اس مضمون کے وقف کر دیں تو کیا سہل کام ہے۔

موضع کبرنالہ ضلع گیا میں بقرہ عید کے موقع پر اہل ہنود نے کچہ بلوہ کرنا چاہا تہا جسپر حکام نے ہندؤں کو حکم دیا کہ کہڑے ہو کر گاؤ کشی کرا دیں (نامہ نگار) ناواقف راز مسلمان خوش ہونگے مگر واقف حال کے لئے یہ خبر خوش آئند نہیں ہے۔

اُستاد الشعراء داغ دہلوی حیدرآباد دکن میں بعارضہ فالج فوت ہوگئے دنیا روزے چند۔ عاقبت با خداوند۔

۲۵ر فروری یوم شنبہ کو بنارس میں آریوں نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کی سخت توہین کی جس پر فساد کا اندیشہ تہا۔ (تف اے چرخ گردوں تف)

ہندو بیواؤں کی دوسری شادی مہاراجہ صاحب نابہہ اسبات کی بہت کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ہندو بیواؤں کی دوبارہ شادی کرنے کی رسم علی العموم جاری ہو جاوے تو بہت مناسب ہے۔ (سوامی دیانند جی سے تو راجہ صاحب ہی اچھے نکلے جنکو بیکس بیواؤں پر رحم آیا۔ سوامی جی تو اسکو پاپ ہی سمجھتے رہے ستیارتہ صفحہ ۱۴۲)

روسی کوہ قاف کے شہروں کو باکو۔ باطوم۔ اور پوٹی میں اور روسی پولینڈ کے شہر وارسا میں بڑی بغاوت ہو رہی ہے روسی فوج اور پولیس سے رعایا کی لڑائی ہو کر روس کے علاقہ میں سخت کشت وخون ہو رہا ہے۔

سینٹ پیٹرز برگ اور وارسا کے درمیان ملازمان ریلوے کی ہڑتال کی وجہ سے ریل کا آنا جانا رک گیا۔ وارسا سے کہ جہاں سخت بغاوت ہو رہی ہے۔ اب کسی طرف بھی ریلو ٹرینیں آ جا نہیں سکتیں۔ وارسا کی لوکل پولیس کے سپاہی بھی ہڑتال کرنے کی دہمکی دے رہے ہیں۔ گیس کے کارخانوں پر روسی فوج نے قبضہ کرلیا ہے

سلطان المعظم نے لورپول کی مسجد کیلئے دو بیش قیمت قالین ارسال فرمائے۔

جاپانی لومڑی سے بہت ڈرتے اور اُسے چڑیل تصور کرتے ہیں۔ **انگریزی** حکومت سمجہا گیا ہے کہ وہ مشن کابل کے مقاصد اور نامہ وپیام کو مفصل بیان کرے اور روس وجاپان میں صلح کرانے کی کوشش کرے۔

کرشن قادیانی کی طرف سے ایک اشتہار لمبا چوڑا آتشیم ہوا ہے جسمیں کرشن مہاراج کے نبی ہونے پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ جلی عنوان لکہا گیا ہے۔ کہ حضرت کرشن علیہ السلام کا قرآن سے ثبوت۔ (اسکی ابت ہم آئندہ کچھ لکھینگے)

[illegible]

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

سرزمین ملک پاک آج بیشک آپکو ایسے بہت سے سٹیل ٹرنک ہر جگہ مل سکتے ہیں اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتے ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاہری کے ٹرنکوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال منگوا کر بیچتے ہیں۔ اسلئے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی وقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت۔ ہمنے قیمت میں نسبتاً بہت ہی تخفیف کردی ہے یہانتک کہ ہم خود دستکار ہیں لہٰذا بجائے ۴ر فی انچ کے ۳ر فی انچہ قیمت کردی ہے۔ اور ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے اُمید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچہ ۱۰ر	فی انچہ ۸ر	بحساب تین آنہ فی انچہ					کیش بکس
پالش ٹرنک	۳۶ انچہ	۳۳ انچہ	۳۰ انچہ	۲۸ انچہ	۲۴ انچہ	۲۱ انچہ	۱۸ انچہ	۱۲ر فی انچہ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تا ۸ر جسکی ۸ر فی انچہ
قیمت رعایتی	لعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	قیمت بکس سٹیل [illegible]

نوٹ۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو۔

المشتہر عبد العزیز اقتدار کہار اینڈ کو ٹرنکس میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

صاحبان ایک نظر ادھر بھی

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ہیڈ میڈیکل آفیسر از پونڈ رام نارتھ لکھیم پور آسام تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی جوہر مصفی خون کا ایک ۳ سالہ مریض وجع مفاصل پر استعمال کیا جو کہ بستر سے بغیر امداد دیگر کے اُٹھ نہیں سکتا تھا۔ دو یوم میں بالکل تندرست ہوگیا فقط کمزوری باقی ہے۔ لالیف پلز کو ایک بیرینہ مریض جریان پر زیادہ یوم استعمال کرایا نتیجہ کلایہ کی ادویہ میں ان دو ادویات سے بیماری کا فائدہ ہوتا ہے میں امید ہے بھائیوں کو نفع کو نفع نہیں رہ سکتا کہ ان ادویات کو اپنے مریضوں پر آزمائیں انکی خوبیوں سے ملک کو فائدہ پہنچائیں۔

جناب الحاج غلام حیدر صاحب حافظ قرآن تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ کو آپکی لالیف پلز کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا البتہ قطرہ قطرہ آنا بالکل رک گیا ہے اور مجھ کو نہیں جو پانی آتا تھا ابتک آتا۔

جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی لالیف پلز کے استعمال سے اب میری نظر بالکل نہیں گھبراتی اور میں بخوبی کتب بینی کرتا ہوں ایک بکس اور ارسال فرماویں فقط۔

جناب مولوی محمد جمیل صاحب مدرس مشن سکول از نارووال تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے سرمہ عزیزی نے مجھکو بہت فائدہ پہنچایا مہربانی فرماکر ایک اور شیشی ارسال فرماویں۔

جناب بابو عبد الکریم صاحب از لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا تہ دل سے مشکور ہوں کہ لاہور کے ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے میرے دو ماہ کو متواتر بخار کو کچھ فائدہ نہ ہوا مگر آپکی تجویز اور دوائی سے اب مجھکو کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔

جناب چوہدری فتح الدین صاحب از بٹالہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں ولایتی و دیسی دوائیوں میں بہت روپیہ خرچ کیا مگر جسقدر فائدہ مجھے آپکی ایجاد کردہ لالیف سے ہوا ہے کسی دوائی سے نہیں ہوا۔ لہٰذا ایک بکس اور ارسال فرمائیے۔

جناب بابو نذیر احمد صاحب ملازم ریلوے پاور ہاؤس لودہانہ تحریر فرماتے ہیں کہ بدیدن کارڈ ہذا اپنی دوائی مہندری کی ایک شیشی بذریعہ وی پی ارسال فرماویں یہ دوائی پہلے بھی آپ سے شہر سیالکوٹ میں ایک دفعہ منگوائی تھی۔

جناب ڈاکٹر جہانگیر خاں صاحب پنشنر اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسری کی جوہر مصفی خون اور لالیف پلز اپنی لیاقت اور دانائی سے تیار کی ہوئی ہیں میں نے انکو اکثر بیماروں پر استعمال کیا کوئی شک نہیں ہے کہ ہر دو ادویہ مذکورہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں اسلئے میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ضرور خود بھی استعمال کریں اور اپنے بھائیوں کو بھی انکے فائدہ سے مطلع کریں تاکہ وہ بھی بیماریوں سے نجات پائیں۔ المشتہر حکیم محمد ابراہیم

فتویٰ

س نمبر ۱۳۴ زید نے بیوہ عورت سے (جسکے ساتھ پہلے خاوند سے دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی ہے) نکاح کیا۔ پھر زید کی صلب سے اسکو دو لڑکیاں پیدا ہوئیں زید مرگیا اسکو بعد زید کا لڑکا بھی مرگیا اب زید کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگی۔

س نمبر ۱۳۵ صبح کی نماز میں ایک اہلحدیث دعا قنوت پڑھتے ہیں اور چند لوگ نہیں پڑھتے۔ اسکا جواب دلائل شرعیہ سے ہونا چاہئے۔ (محمد زین العابدین)

ج نمبر ۱۳۴ اگر کوئی ایسے اور وارث ہیں اور نہیں تو تقسیم یوں ہوگی کہ زید کے کل مال کے حصے حسب ذیل ہوں گے اور حسب ذیل حصہ ہر ایک کو ملینگے:

مسئلہ ۲۴ تصحیح

بیوی	لڑکا ابن زید	لڑکی
٣/٩	١٤	٧/٢١

میت زید

مسئلہ ٣

ماں بیوہ زید	بہن بنت زید
١/١٤	٢/٢٨

میت ابن زید ١٤

حصص ۴۲

بیوہ زید	بنت زید
٢٣	٤٩

میت زید

ج نمبر ۱۳۵ دعا قنوت کی بابت ترمذی میں فیصلہ ہے وہی اچھا ہے من فعل فقد احسن ومن ترکہ فقد احسن یعنی پڑھنے والا اچھا کرتا ہے نہ پڑھنے والا بھی اچھا کرتا ہے جھگڑا اچھا نہیں۔

س نمبر ۱۳۶ شطرنج کھیلنا بغیر فحش اور قمار کے جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۱۳۶ شطرنج کھیلنا ایک لغو حرکت ہے اور حدیثوں میں منع ہے۔

س نمبر ۱۳۷ کسی جانور کو غیر اللہ نامزد کرکے کسی نے چھوڑ دیا اب اس شخص کو مواخذہ نہیں ہوا چاہتے کوئی اسکو کہاتے یا یونہی چھوٹا پھرے۔ ایسے جانوروں کا کہانا کیسا ہے درصورت ناجائز ہونے کے اگر کل مسلمان اسکو ذبح کرکے نہ کہائیں تو ضرور پھر ہندو اسکو اپنے طور پر مار کر کہا جاینگے تو ایسی حالت میں مسلمانوں سے خدا کے ہاں باز پرس ہوگی یا نہیں۔

س نمبر ۱۳۸ کپڑے پر کسو قسم کی ناپاکی ہو کس قدر لگی ہو تو اسکو پہنکر نماز پڑھ سکتے ہیں موافق کتاب و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

س نمبر ۱۳۹ مسمریزم کیا چیز ہے اور اسکا سیکھنا مذہباً جائز ہے یا نہیں۔ (محمد عبد الغنی عفی عنہ شیرپور کیمپ داناپور)

ج نمبر ۱۳۷ جانور مذکور حرام ہے جیسا کہ سابقہ نمبروں میں اسکی مفصل بحث ہوچکی ہے۔ اسلئے اسکا کہانا کسی طرح جائز نہیں۔ ہندو اول تو کہا نہیں اگر کہا بھی لیں تو انکی مرضی۔ وہ اگر خنزیر کو کہا لیتے ہیں تو ہم ہی کہا لیں گے مسلمان اسکو نہ کہائے اسمیں مسلمانوں کو کوئی گناہ نہیں بلکہ ثواب ہی ہے۔

ج نمبر ۱۳۸ بحکم وثیابک فطہر سب کپڑا پاک ہونا چاہئے کسی قدر ناپاکی ہو بھی نماز درست نہوگی۔

ج نمبر ۱۳۹ اسکا جواب اہلحدیث مورخہ   میں ہوچکا ہے۔

س نمبر ۱۴۰ ایک شخص نے مغرب کی نماز تین رکعتوں میں سے جو آخر رکعت ہے اس رکعت کو پالیا۔ اور جو قاعدہ کے اول دو رکعتیں رہ جاتی ہیں وہ اس سے چھوٹ گئیں۔ کیا وہ شخص اور ایک پڑھکر قاعدہ کرے یا دو رکعت پوری پڑھکر قاعدہ کرے جو دو رکعتیں اس سے چھوٹ گئیں انہیں جہر پڑھے یا نہ پڑھے جواب قرآن و حدیث سے تحریر ہو۔ بینوا توجروا۔

س نمبر ۱۴۱ شہر میں مسجد ہوتے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا کیسا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے

س نمبر ۱۴۲ جو شخص مسجد ہوتے ہوئے گھر میں نماز پڑھے ایسے شخص سے ملاپ وغیرہ رکہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۴۳ ایک شخص شراب پیتا ہے زنا کرتا ہے چوری اور دغابازی کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبح درست ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۴۴ جمعہ اور عیدین ایک روز آجائے تو کیا جمعہ کو چھوڑ دینا چاہیئے یا پڑھنا چند لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ نہ پڑھا جاوے چند لوگ کہتے ہیں کہ جمعہ اور عیدین دونوں ہی پڑھا جاوے کیونکہ

ahmadimuslim.de

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اور صحیح بخاری میں جمعہ کے فرض ہونے کے واسطے ایک باب ہی باندھ دیا ہے (باب فرض الجمعۃ) ان آیتوں سے جمعہ فرض ہوا ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۴۰ مسئلہ ہذا میں اختلاف ہے دونوں طرف قول ہیں ایک حدیث میں آیا ہے اقض ما سبقک (جو رکعت تیری فوت ہو چکی ہو اسکو پورا کر) اس حدیث سے بعض علما دلیل لاتے ہیں کہ مسبوق جب کھڑا ہو تو پہلی رکعتوں کو پہلی کی طرح پڑھے جہر والی میں جہر سے پڑھے سر والی میں سر سے پڑھے مگر دوسرے علما کہتے ہیں اس سے نماز کی ترتیب میں نقصان آتا ہے اسلئے وہ بترتیب امام والی رکعت کو پہلی سمجھتے ہیں۔ سلو باقی رکعتوں کو پہلی رکعتوں کی طرح ادا کرتے ہیں۔ خاکسار راقم کا بھی یہی عمل ہے مگر پہلا بھی غلط نہیں جانتا۔ گو پچھلے کو راجح سمجھتا ہوں۔

ج نمبر ۱۴۱ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایک نابینا آپکی خدمت میں آیا کہ حضرت مسجد کو راستہ میں پانی کا نالہ بہتا ہے مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ آپ نے فرمایا جب تو اذان سنتا ہو تو مسجد میں آیا کر۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی جگہ کسی کو امام بنا کر لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو لوگ جماعت میں نہیں آتے انکے گھروں کو جلا دوں مگر چھوٹے چھوٹے نابالغ بچوں پر رحم آتا ہے۔ غرض جماعت کے تخلف کرنے پر بڑی سختی فرمائی۔

ج نمبر ۱۴۲ ایسے شخص سے ملاپ رکھنے سے تو منع نہیں مگر سمجھانا ضروری ہے کافر نہیں گنہگار ہے۔

ج نمبر ۱۴۳ اسکا ذبیحہ درست ہے جبکہ یہود و نصاریٰ کا درست ہے تو انکا کیوں نہیں۔

ج نمبر ۱۴۴ جمعہ پڑھ لینا چاہئے یہ مسئلہ اہلحدیث کے سابق نمبروں میں آچکا ہے۔

جواب غلط۔ اہلحدیث نمبر ۱۴ مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ سوال نمبر ۱۰۱ پر آپ ارقام فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں تحقیق درست ناظرین میں سے کوئی صاحب جواب دیگا تو درج کیا جائیگا گذارش خدمت ہوں کہ اس وقت تک اس عاجز نے اس مسئلہ میں دو فتوے علمائے کبار سے حاصل کئے ہیں انکی نقل روانہ خدمت ہے:۔

سوال۔ ایک شخص لوگوں کو قرض روپیہ دیتا ہے بدلے میں زمین رہن رکھتا ہے اس زمین مرہونہ سے بالعوض مالگذاری نفع پیداوار اٹھا سکتا ہے یا نہ۔

جواب فتویٰ مدرسہ احمدیہ آرہ۔ زمین مرہونہ سے صرف بقدر مالگذاری نفع اٹھا سکتے ہیں اور بس۔ (کتبہ محمد عبد اللہ مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ)۔

یہی سوال ذرا تفصیل کے ساتھ حضرت جناب مولانا شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ کیا گیا تھا جس کے جواب میں آپ ارقام فرماتے ہیں کہ شے مرہونہ سے بقدر خرچ لینا درست ہے اور اس سے بیش لینا حرام ہے۔

پس معلوم ہوا کہ کل ثمرات زمین مرہونہ کا لینا مرتہن کو حرام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ مہر سید محمد نذیر حسین۔ سید عبد السلام۔ سید محمد ابو الحسن۔ محمد سلیم خاں۔ الجواب صحیح۔ (عبد الحکیم صادقپوری عفی اللہ عنہ)

اہلحدیث: ابھی دلیل کی حاجت ہے۔

س نمبر ۱۴۵۔ ایک شخص محمد صدیق خاں مر گیا وارث اسکی زوجہ اور دو لڑکے عبد الحفیظ خاں۔ نذیر خاں اور تین لڑکیاں رہیں۔ بعد اس کے مرحوم کی بیوی نے قضا کی پھر یکے بعد دیگرے دو لڑکے عبد الحفیظ خاں۔ نذیر خاں۔ دو لڑکیاں زینب اور مریم نے قضا کی اب ایک لڑکا محمد تعظیم مریم کا بیٹا مرحوم کا نواسہ اور ایک بیٹی ظہیرن زندہ ہے تو انمیں تقسیم کس طرح ہوگی۔

ج نمبر ۱۴۵۔ تقسیم یوں ہوگی۔

میت محمد صدیق خاں — مسئلہ ۱۴
بیوہ ۱ — بیٹا عبد الحفیظ خاں $\frac{2}{14}$ — بیٹا نذیر خاں [illegible] — بیٹی مریم [illegible] — بیٹی زینب $\frac{1}{105}$ — بیٹی ظہیرن $\frac{1}{105}$

میت زوجہ
بیٹا عبد الحفیظ خاں ۲ — بیٹا نذیر خاں $\frac{2}{14}$ — بیٹی مریم $\frac{1}{15}$ — بیٹی ظہیرن $\frac{1}{15}$ — بیٹی زینب $\frac{1}{15}$

میت عبد الحفیظ
بھائی نذیر خاں $\frac{2}{336}$ — بہن مریم $\frac{16}{48}$ — بہن زینب $\frac{1}{210}$ — بہن ظہیرن $\frac{1}{48}$

نذیر خاں ۱۱۲
بہن مریم $\frac{1}{112}$ — بہن زینب $\frac{1}{112}$ — بہن ظہیرن $\frac{1}{112}$

زینب ۲۸۰
بہن مریم $\frac{1}{140}$ — بہن ظہیرن $\frac{1}{140}$

مریم ۳۳۰
بیٹا — بہن ظہیرن محروم

کل جائداد کے حصص مفصل ذیل ہونگے ۸۴۰
ابن مریم ۴۲۰ — ظہیرن ۴۲۰

دونوں خالہ بھانجا کل جائداد کو نصف نصف کرلیں۔

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

سیالکوٹ میں ایک انجمن موسومہ انجمن اشاعت اسلام قایم ہوئی ہے جسکے اسسٹنٹ سکرٹری مولوی فیروز الدین صاحب ہیں۔ دیکھئے کیا کام کرینگے۔

قبول اسلام بسنت سنگھ ساکن موضع چاٹی ونڈ ضلع امرتسر امرتسر مسجد جامع شیخ خیر الدین مرحوم مسلمان ہوا۔ نام عبد القادر رکھا گیا اسکا باپ پہلے سے مسلمان ہے جسکا نام نور محمد ہے۔

حجاز ریلوے چند روز تک یعنو بحکم سلطانی محرم ۱۳۲۳ھ کو تبوک تک (جسکا ذکر حدیثوں میں جنگ تبوک کے نام سے آتا ہے) پہونچ جائیگی۔ اور امید کیجاتی ہے کہ ایک سال تک مدینہ منورہ تک پہونچیگی چونکہ ابھی تک مدینہ منورہ سے بہت پرے ہے اس لئے حاجی لوگ ریل کے وجود ہی سے انکاری آتے ہیں۔ مگر انہیں معلوم نہیں کہ قریبا دو ہزار میل لمبی لائن کا بننا پھر ایسے سخت ملک میں کارے دارد۔

پنڈت رام نرائن کانپوری نے پیشگوئی کی ہے کہ ۲۵ مارچ سے روسی جاپانیوں پر فتح حاصل کرنے لگینگے یہانتک کہ بھگا دیا اور پورٹ آرتھر پر پھر قبضہ کر لینگے۔ دیکھیں پنڈت کی پیشگوئی بھی کادیانی کرشن کی طرح گوز شتر ہوتی ہے یا کچھ رنگ دکھاتی ہے)۔

افسوس کہ مولوی جمال الدین ساکن سیدوالہ ضلع منٹگمری جو قادیانی کاہن کے مخلص مریدوں میں سے تھا۔ طاعون سے (بقول کاہن مذکور) کتوں کی موت مرا۔ (نامہ نگار) (کرشن مہتیو! کیا کہتے ہو)

اخبار وطن لاہور صلاح دیتا ہے کہ سجادہ نشینان صوفیا کرام کا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی مع دیگر ہم خیالوں کے ملک میں دورہ کرکے مقتضیات زمانہ سے آگاہ کریں۔

(سہل تجویز یہ ہے کہ آجکل دو رسالے صوفیاء کے نکلتے ہیں ایک الاحسان کرنال) دوسرا اخبار الصوفیاء لاہور انہیں سے یہ خدمت کیوں نہ لی جائے۔ ایک ایک نمبر دونوں صاحب اس مضمون کے وقف کر دیں تو کیا سہل کام ہے۔

موضع کبرنالہ ضلع گیا میں بقرہ عید کے موقع پر اہل ہنود نے کچھ ہنگامہ کرنا چاہا تھا جسپر حکام نے ہندوؤں کو حکم دیا کہ کھڑے ہو کر گاؤ کشی کرا دیں (نامہ نگار) ناواقف راز مسلمان خوش ہونگے مگر واقف حال کے لئے یہ خبر خوش آیند نہیں ہے۔

استاد الشعراء داغ دہلوی حیدر آباد دکن میں بعارضہ فالج فوت ہو گئے دنیا روزے چند۔ عاقبت باخداوند۔

۲۵ فروری یوم شنبہ کو بنارس میں آریوں نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کی سخت توہین کی جس پر فساد کا اندیشہ تھا۔ (اتفاق اے چرخ گردوں تف)

ہندو بیواؤں کی دوسری شادی مہاراجہ صاحب نابھہ اس بات کی بہت کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ہندو بیواؤں کی دوبارہ شادی کرنے کا رسم علی العموم جاری ہو جاوے تو بہت مناسب ہے۔ (سوامی دیانند جی سے تو راجہ صاحب ہی اچھے جنکو بیکس بیواؤں پر رحم آیا۔ سوامی جی تو اسکو پاپ ہی سمجھتے رہے ستیارتھ صفحہ ۱۴۲)۔

روسی کوہ قاف کے شہروں کو باکو، باطوم اور پوٹی میں اور روسی پولینڈ کے شہر وارسا میں بڑی بغاوت ہو رہی ہے روسی فوج اور پولیس سے رعایا کی لڑائی ہو کر روس کے علاقہ میں سخت کشت و خون ہو رہا ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ اور وارسا کے درمیان ملازمان ریلوے کی ہڑتال کی وجہ سے ریل کا آنا جانا رک گیا۔ وارسا سے کہ جہاں سخت بغاوت ہو رہی ہے۔ اب کسی طرف بھی ریلوے ٹرینیں آ جا نہیں سکتیں۔ وارسا کی لوکل پولیس کے سپاہی بھی ہڑتال کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ گیس کے کارخانوں پر روسی فوج نے قبضہ کر لیا ہے

سلطان المعظم نے لورپول کی مسجد کیلئے دو بیش قیمت قالین ارسال فرمائے۔

جاپانی لومڑی سے بہت ڈرتے اور اُسے چڑیل تصور کرتے ہیں۔ انگریزی حکومت سے چاہا گیا ہے کہ وہ مشن کا ان کے مقاصد اور نامہ و پیام کو مفصل بیان کرے اور روس و جاپان میں صلح کرانے کی کوشش کرے۔

کرشن قادیانی کی طرف سے ایک اشتہار لمبا چوڑا شایع ہوا ہے جسمیں کرشن مہاراج کے نبی ہونے پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ پہلا عنوان لکھا گیا ہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام کا قرآن سے ثبوت۔ (اسکی نسبت ہم آیندہ کچھ لکھینگے)

ahmadimuslim.de

دی ہیبت ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین! آج بیشک آپکو ایسے بہت سے سٹیل ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتے ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ اور یہ ہے کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے آج جو یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہماری کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہمسے ہی عموماً مال منگوایا کرتے ہیں۔ اسلئے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت ہمنے قیمت میں نسبتاً بہت ہی تخفیف کر دی ہے یعنی جو کام خود دستکار ہیں لیتے بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ قیمت کر دی ہے۔ اور علاوہ ازاں فروشی لسبار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارا مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	قد ٹرنک بحساب فی انچ	فی ٹرنک	بحساب تین آنہ فی انچ					کیش بکس
پیمائش ٹرنک	۳۶ انچ	۳۳ انچ	۳۰ انچ	۲۷ انچ	۲۴ انچ	۲۱ انچ	۱۸ انچ	۱۲ فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲ آنہ فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	کیش بکس سٹیل [illegible]

نوٹ: ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو۔

المشتہر عبد العزیز اقدر کہار ٹرنک ساز کوچہ ... سیالکوٹ شہر

صاحبان ایک نظر ادہر بھی

جناب ڈاکٹر خیر الدین صاحب ہیڈ میڈیکل آفیسر ... رقمطراز ہیں کہ آپکی دوائی جوہر مصفی خون کا ایک ۲ سالہ مریض وجع مفاصل پر استعمال کیا جو کہ بستر سے بغیر امداد دیگرے اٹھ نہیں سکتا تھا۔ دو یوم میں بالکل تندرست ہو گیا فقط کمزوری باقی ہے۔ لائف پلز کو ایک ... مریض جریان پر آزمایا ... یوم استعمال سے خاطر خواہ نتیجہ نکلا ... میں ان ادویات سے ... فائدہ اٹھا سکتی ہے ... مجھکو شک نہیں ... کہ ان ادویات کو اپنے مریضوں پر آزمائیں ... فائدہ پہنچا ہے۔ جناب ... غلام حیدر صاحب ... تحریر فرماتے ہیں کہ ... لائف پلز کی استعمال سے بہت فائدہ ہوا ... قطرہ قطرہ آنا بالکل رک گیا ہے اور ... پانی آنا تھا اب نہیں آتا۔ جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی لائف پلز کے استعمال سے اب میری ... بالکل نہیں گھبراتی ... کرتا ہوں ایک بکس اور ارسال فرما دیں فقط۔ جناب مولوی محمد جمیل صاحب مدرس مشن سکول ... تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی ... سے مجھکو بہت فائدہ پہنچا ... ایک ... ارسال فرما دیں۔ جناب بابو عبد الکریم صاحب از لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا تہ دل سے مشکور ہیں کہ لاہور کے ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج سے میرے دو ماہ کا متواتر بخار ... کچھ فائدہ نہ ہوا مگر آپکی تجویز اور دوائی سے اب مجھکو کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔ جناب چوہدری فخر الدین صاحب از بٹالہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں ولایتی و دیسی دوائیوں میں بہت روپیہ خرچ کیا مگر ... فائدہ ... آپکی ایجاد کردہ لائف سے ہوا ہے کسی دوائی سے نہیں ہوا۔ لہذا ایک بکس اور ارسال فرماویں۔ جناب بابو ... صاحب ... تحریر فرماتے ہیں کہ بذریعہ ... ارسال فرما دیں یہ دوائی پہلے ہی آپ سے شہر سیالکوٹ میں ایکدفعہ منگوائی تھی۔ جناب ڈاکٹر ... خان صاحب ... اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ حکیم محمد ابراہیم چشتی امرتسری نے جو جوہر مصفی خون اور لائف پلز اپنی لیاقت اور دانائی سے تیار کی ہوئی ہیں میں نے انکو اکثر بیماروں پر استعمال کیا کوئی شک نہیں ہے کہ ہر دو ادویہ مذکورہ نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں اسلئے میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ضرور خرید کر خود بھی استعمال کریں اور اپنے بھائیوں کو بھی انکے فائدہ سے مطلع کریں تاکہ وہ بھی بیماریوں سے نجات پائیں۔ المشتہر حکیم محمد ابراہیم

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

للّٰہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر - ۶ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عشہ
والیان ریاست سے	ستشہ
رؤسا و جاگیرداروں سے	عصہ
عام خریداروں سے	عہ/
چھہ ماہ کیلئے	عیہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک واپس ہوگی

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اُجرت اشتہارات کا فیصلہ مالک سے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ نگہداشت ضروری ہے

تفسیر القرآن مفت

کا اشتہار جو دیا تھا جناب عبد اللہ لال سوداگر افریقی کی طرف سے ساٹھ نسخے تقسیم ہوئے ہیں مگر درخواستیں کئی گنا زیادہ آئیں اسلئے جنکی پہلے آئی ہیں انکو بھیجے گئے ہیں۔ باقی درخواستیں محفوظ۔ شاید مرد سے از غیب بروں آید وکارے بکند۔ منیجر

فیصلہ آرہ

جو اربعین نمبر ۲ و نمبر ۳ اور کلام المبین میں قومی مجمع کہے اس کی بابت جو اصحاب بیتاب ہو رہے ہیں۔ چند سے صبر کریں زیر طبع ہے عنقریب ختم ہو جائیگا۔ جن اصحاب نے قیمت ۱؎ کے ٹکٹ نہیں بھیجے وہ جلد بھیجدیں تاکہ چھپتے ہی ان کے نام بھیجا جائے منیجر

اطلاع

دفتر سے ہر اخبار بھیجا جاتا ہے اگر کسی صاحب کو نہ پہنچے تو فوراً اطلاع دیا کریں

منیجر

مسئلہ وحدۃ الوجود

بعض سید زادہ ابی دہلوی دوستوں نے بحوالت و مرات وحدۃ الوجود کے متعلق لکھنے کی فرمائشیں کی ہیں۔ لیکن خاکسار چونکہ اپنے کو اس دریائے ناپیداکنار کی پیرائی کا اہل نہیں جانتا تھا۔ کیونکہ یہ مسئلہ کسی لفظی دلیل اور خولی بیان پر مبنی نہیں۔ بلکہ یہ ایک مشاہدہ یا نور باطنی پر بنا رکھتا ہے۔ لہذا خاموش ہی رہا۔ مگر جیسی ادھر سے خاموشی رہی اُدھر سے تقاضا پر تقاضا شروع ہوا۔

اس میں شک نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق فریقین کی غلط فہمیاں ہیں۔ مگر انصاف یہ ہے کہ فریق مخالف کی غلط فہمی کی بنا فریق موافق کی غلطی پر مبنی ہے۔ کیونکہ (حسب قول حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ) فریق موافق کے بعض افراد نے اس مسئلہ کی آڑ میں وہ وہ ادعا کئے ہیں جو نہ صرف عبودیت کی شان کے خلاف ہیں۔ بلکہ خود امامان مسئلہ وحدۃ الوجود کے منشا کے بھی مخالف۔ حضرت ممدوح مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ بعض ملحد جو عبادت سے جی چراتے ہیں۔ اس مسئلہ کی آڑ میں خدائی کے مدعی بنجاتے ہیں۔ حالانکہ اس مسئلہ کا یہ منشا ہرگز نہیں۔ اس لئے جب فریق مخالف نے فریق موافق کی یہ ایسی ناشائستہ حرکات دیکھیں تو انہوں نے اس مسئلہ کے اعتقاد کو کفر قرار دیا۔ جو واقعی بہت ٹھیک تھا۔ بلکہ اگر اس مسئلہ کے بانی یا امام ہی فریق موافق کے ادعا پر مطلع ہوتے تو وہ خود بھی اس اعتقاد کو کفر قرار دیتے۔ چنانچہ مولوی رومی رحمۃ اللہ اسی مضمون کی طرف اشارہ فرماتے ہیں ؎

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

خدا کے تعالیٰ و تقدس کی نسبت صوفیاء وجودیہ کا جو خیال ہے وہ مولوی رومی کے ایک ہی شعر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

اس شعر میں مولوی معنوی نے جس اجمال سے کام لیا ہے۔ اسی کی تفصیل کرنے کو یہ مضمون تحریر ہوا ہے۔ گو یہ مشکل پیش آتی ہے۔ کہ میں اور وحدۃ الوجود؟ ؎

یوسف کہ بدہ درشتہ آن پیر زن کجاست
مقصد نظارہ بود بہانہ ساخت

اس لئے میں اس مضمون میں صرف مسئلہ وحدۃ الوجود کی تصویر بتلانا چاہتا ہوں۔ مگر نہ اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں۔ حاشا وکلا کہ میں اس لائق ہوں۔ بلکہ انہیں صوفیاء کرام کے اقوال میں۔ جن میں سے بعض اس مسئلہ کے معتقد ہیں۔ اور بعض اگر معتقد نہیں تو مسلّم امام اور راہبر بلکہ عالم راسخ ہیں۔

مسئلہ مذکور کی تقریر مع تصویر کے کئی ایک بزرگان قوم نے کی ہے۔ حضرت مجدد صاحب الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز نے مکتوبات جلد ۲ مکتوب نمبر ۱ میں۔ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے اپنے ایک عربی خط ملحقہ کلمات طیبات میں۔ حضرت قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات ملحقہ رسالہ مکلمات طیبات میں۔

ان تینوں حضرات کی تقریروں میں سے قاضی صاحب ممدوح کی تقریر ذرا آسان ہے۔ اسلئے انہیں کے الفاظ تبرکاً یہاں نقل کئے جاتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

ممکن ما مقصود عقلاً است ممکن فی نفسہ لیس دالہ من ذاتہ الیس پس ممکن را نسبت با عدمت او کہ فی نفسہ اور الیس و وجود ثابت باشد و جانب الوجود دارد متحقق نباشد موجود نبود تا موجود نباشد ہیچ چیز برابر محمول نتواند کرد زیر آنکہ حمل ایجابی وجود موضوع شرط است و درحالیکہ عدم سلب شئے از نفس او صحیح ست و زید را زید نتوان گفت پس ممکن را عدمت او از ذات او اقرب است قال اللہ تعالیٰ نحن اقرب الیہ من حبل الورید پیشتر کلام در آنست کہ ممکن چنانچہ در وجود محتاج ست بواجب در بقا ہم محتاج بواجب ست پس بعضے متکلمان در میان ممکن و واجب نسبت کردہ وکلام نہیدہ گفتہ اند کہ در بقا محتاج نیست۔ در دریں قول بخلاف جمہور استغنا عالم از صانع لازم می آید۔ و لفی تشنی والا بعدم

ahmadimuslim.de

لزوم احتیاج است. حیث قال عزوجل یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید پس ہذا قائلان این قول برای بعضی ازین قباحت بتجدد امثال قائل شدہ تا دوام احتیاج ثابت شود و در واقع برای اثبات دوام احتیاج احتیاج اینہمہ تکلفات نیست نسبتی کہ ممکن را با واجب ست نسبت کوزہ و کلال را بان چہ مشابہت مادہ کوزہ کہ اربعہ عناصر ست مثل کلال بلکہ بیشتر از کلال مخلوق الٰہی ست جل سلطانہ و صورت کوزہ کہ عرض است و صنع نیز مخلوق حق اللہ سبحانہ مگر آنکہ حرکات دست کلال بنا بر جری عادت الٰہی عز برہانہ از مُعِدّات آن صورت آمدہ باز این حرکات کہ بنا بر عادت اللہ تعالیٰ از مُعِدّات واقع شدہ نیز مخلوق حق اللہ جل و علا و بسبب توہم قدرت و ارادت کہ در کلال مخلوق گشتہ کلال را کاسب این حرکات میگویند نہ خالق آن پس نسبت میان ممکن و واجب مانند نسبت کوزہ و کلال خیال کردن محض غلط فہم و تصور عقل ست ما للتراب و رب الارباب ـ بلکہ میان ممکن و واجب نسبتی ست معلوم الانیۃ مجہول الکیفیۃ کہ مثل ندارد پس تشبیہ و تمثیل او وجہ گفتہ شود و لیس کمثلہ شیٔ لا فی الذات و لا فی الصفات و لا فی النسب و لا فی الاعتبارات و لا فی شیٔ من الاشیاء ؎

چگویم باتو از مرغی نشانہ
کہ با عنقا بود ہم آشیانہ
ز عنقا ہست نامی پیش مردم
ز مرغ من بود آن نام ہم گم

و حق آنست کہ ممکن در بقا ہم محتاج ست بعلت موجدہ خود کہ بقا عبارت از وجود در زمان ثانی و چون ممکن وجود را در زمان اول مقتضی نیست در زمان ثانی چگونہ مقتضی باشد ـ کہ اقتضائے حقیقت باختلاف ازمنہ مختلف نشود ـ و زمانہ بعدیت موہوم اگر مقدار حرکت فلکی میبود نیز حقیقت امکانی را مقتضی وجود نمیتوانست کرد ـ حال آنکہ این مذہب باطل است کہ فلک حادث زمانی ست قال اللہ تعالیٰ فقضٰہن سبع سمٰوٰت فی یومین ـ و کسانیکہ فلک را متحرک نمیدانند ـ بلکہ کسانیکہ فلک را ہم نمیدانند آنہا ہم زمانہ خیال کردہ اند از صبح تا شام تفاوت می نمایند غرضکہ ممکن در زمان ثانی ہم وجود را تقاضا نمیکند چہ اگر تقاضائے وجود کند ممکن نباشد ـ واجب شود و قلب ماہیت لازم آید ـ و آنچہ میگویند الشیٔ ما لم یجب لم یوجد و آنکہ میگویند الممکن محفوف بوجوبین سابق و لاحق مراد اینجا وجوب بالغیر ست یعنی واجب است باقتضائے علت خود نہ باقتضائے نفس خود کہ آن محالست پس ثابت شد کہ ممکن در وجود و بقا محتاج ست ـ بصانع تعالیٰ شانہ تا وقتیکہ بر ممکن از واجب افاضہ وجود باشد ـ ممکن موجود بود ـ و مصدر آثار باشد ـ و چون فیضان منقطع شود ہیچ اثرے از ممکن بر صفحہ روزگار نیافتہ شود ـ پس حال ممکن مثل حال زمینی ست کہ بمقابلہ آفتاب روشن شدہ تا وقتیکہ مقابلہ باقیست و ستارہ باقی است و چون غباری یا ابرے بمیان آید و مقابلہ نماند از نور و روشنی ہیچ اثر نماند ؎

او چو جان ست و جہان چون کالبد
کالبد از وے پذیرد آلبد

پس باینمعنی ممکن را ظل واجب میگویند چنانچہ آفتاب را اگر بر روے زمین ست ظل آفتاب میگویند نہ باین معنی کہ ممکن را با واجب مماثلت و مشابہت ست چنانچہ ظل را با اصل کہ اینجاست ہیچ مامعنی و مشابہتی نیست بلکہ باینمعنی کہ چنانچہ ظل را ہیچ تحققی و تاصلی نیست وجود او ہمان وجود اصل ست ہمچنان ممکن را وجودے متاصل نیست وجود او ہمان اصل ست پس بہمینمعنی کہ ماہیت ممکن فی نفسہا تحقق ندارد و وجود او بمعنی مصدری کہ بروے از مبدء فیاض فائض گشتہ امریست انتزاعی چیزے بوے منضم نشدہ ما بہ الموجودیۃ و منشاء انتزاع این وجود ہمان نسبت ست کہ ممکن را با واجب بہم رسیدہ ـ آنہم امریست بین المنتسبین پس وجود ممکن بمعنی ما بہ الموجودیۃ نیست مگر ذات واجب تعالیٰ و تقدس یا صفتی از صفات او ـ سوال وجود ممکن بدیہی است کسیکہ بصانع اعتقاد ندارد او ہم از ممکن وجود مصدری انتزاع کردہ حکم بموجودیت او میکند پس اگر ذات واجب تعالیٰ شانہ منشاء این انتزاع باشد باید کہ منکر صانع انتزاع وجود نکند و حکم بموجودیت ممکن ننماید ـ جواب ـ این ملازمہ ممنوعست یعنی ہر کہ از منشاء انتزاع خبر

ahmadimuslim.de

نداشتہ باشد او انتزاع نکند وحکم بموجودیت عکس نماید بنی بینی کہ اگر شخصی ماہ را در آب یا در آئینہ می بیند گو نظر بماہ آسمان نکردہ است۔ وازان خبر ندارد والبتہ حکم میکند بوجود ماہ در آب یا در آئینہ ہمچنان ہر کہ عکس را می بیند ہر چند از فرط غباوت وجہل از وجود متاصل خبر ندارد حکم میکند بوجود در عکس غایۃ ما فی الباب ہمان عکس را وجود متاصل میداند چنانچہ طوطی در آئینہ صورت خود را دیدہ آنرا وجود در وہم خود متاصل فہمیدہ باوے در سخن می آید پس عکس را جزو در خزینہ وہم تحقق وثبوتی نیست و وجود این کثرت وہمی مایہ الموجودیۃ واحد حقیقی ست کہ ازین کثرت در آن وحدت حقیقی خللے نیامدہ و گردے بدامان تنزہ او نرسیدہ چنانچہ زید کہ در آئینہ خانہ در و صور ہائے متعدد پدیدار شود۔ ہمان فرید یک زید ست چنانچہ بود وہو الآن کما کان واعیان العالم ما شمت رائحۃ الوجود ؎

لا آدم فی الکون ولا ابلیس
لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ وانت المعنی
یا من ہو للقلوب مقناطیس

وچون منشاء این وہم و وجود این کثرت ذات واجب تعالیٰ شانہ یا صفتے از صفات اوست نہ فرض فارضان ونہ اعتبار معتبران این وہم وہم متیقن است کہ بنفی معتبران منتفی نشود ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار یعنی ما خلقتہ باطلا لا یترتب علیہ الاحکام والآثار بل خلقتہ دلیلا علی صانعہ سبیلا الی معرفتہ فانہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ سبحانک عن کل ما لا یلیق بشانک فقنا عذاب النار المترتب علی عدم العرفان والایمان محمد وما چون نسبت بین الممکن والواجب چنین متحقق شدہ بار بار ہمان ذات تعالت وتقدست پس صوفیاء وجودیہ در غلبات سکر این کثرت وہمی را عین واجب گفتند وعدم ذاتی او در نظر نیاوردند وقائل ہمہ اوست شدند و گفتند ؎

ہمسایہ و ہمنشین و ہمرہ ہمہ اوست
در دلق گدا و در اطلس شہ ہمہ اوست

لیکن مرتبہ تنزیہ را علیحدہ ثابت میکنند ومیگویند ؎

در انجمن فرق و نہانخانہ جمع
باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

نہانخانہ جمع عبارت از مرتبہ تنزیہ ست واگر کسی مرتبہ تنزیہ را نفی کردہ وجود را مانند کلی طبعی منحصر درین کثرت دارند ملحد باشد۔ وصوفیہ شہودیہ کہ صحو وافاقت بہم رسانیدہ اند بشہود وحدت حقیقی در کثرت وہمی حکم کردہ ہمہ از وست میگویند۔ وچون تعمق نظر کردہ شود ہمہ نیستند موجود اوست ظاہر میشود۔ وقولہ تعالیٰ کل شیء ہالک الا وجہہ قولہ علیہ السلام ان اصدق القول قول لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل دلیل ست برین مدعا چرا کہ ہالک وباطل بمعنی آنکہ کان ہالکا او سیکون باطلا گفتن مجاز ست وتکلف ومعنی حقیقی متبادر آن ست کہ ہالک وباطل فی الحال بل علی الدوام۔ انتہیٰ کلمات طیبات

اس تقریر کی توضیح ایک اردو کتاب سے لکھتا ہوں جو خاص اسی مسئلہ میں حیدرآباد دکن میں کچھ کل تصنیف ہوئی ہے جس کا نام ہے "حجۃ اللہ الودود علی منکر وحدۃ الوجود"

مصنف ممدوح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۲۳ پر لکھتے ہیں:۔

"یہی سر وحدۃ الوجود ہے یعنی جیسا کہ قبل از ظہور کے ایک ہی وجود سے تمام اشیاء کے حقائق ثابت فی العلم تھے خارج میں بھی تمام اشیاء اسی ایک وجود سے موجود وظاہر ہو گئے ہیں بان اللہ ہو الحق وان ما یدعون من دونہ ہو الباطل یعنی اللہ ہی جو عین ذات واجب الوجود ہے۔ ثابت وموجود ہے۔ اور ما سوائے اللہ جو دہ اشیاء ہیں وہی باطل معدوم الحقیقت ہیں۔ پس من دون اللہ کی بطلان حقیقت کے مقابلہ میں وجود حق کا ثبوت دلالت کرتا ہے۔ وجود واحد ہی حقیقت صور باطلہ جمیع اشیاء ہے۔ اب رہا یہ شبہ کہ اس ثبوت وحدت الوجود سے حق وخلق میں وحدۃ حقیقی وعینیت لغوی لازم آتی ہے باطل ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ قبل از خلق کے جو صور تیں اشیاء کی علم حق میں ثابت تھیں بعد از خلق کے بھی بحالہ ثابت رہینگی۔ تاکہ ذات حق میں خلو وجہل لازم نہ آوے اور ان صور علمیہ کو اصطلاح قوم میں حقائق اشیاء یا اعیان ثابتہ کہتے

ahmadimuslim.de

ہیں۔ حقائق الاشیاء ثابتہ کا یہی مطلب ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ صور علمیہ باہدیگر مختلف الاوصاف ومغائرۃ الحقائق ومتمیز بالذات ہیں۔ اور باوجود اس باہمی مغائرت کے یہ تمام ذوات اشیا کے ذات الٰہی کے ساتھ بھی کلی ضدیت ومغائرت حقیقی رکھتے ہیں کیونکہ ذات حق کی بالذات موجود اور حیات وعلم وارادہ وقدرت وسماعت وبصارت وکلام وغیرہ جملہ صفات وجودی سے موصوف ہے۔ بخلاف اسکے ذوات اشیاء کے فی نفسہ شان عدمیت کی رکھتے ہیں کیونکہ وہ بالغیر ثبوت علمی یا وجود ذہنی رکھتے ہیں اور پھر ان کی ذوات عدمیہ میں نہ صفت حیات ہے اور نہ ارادت وقدرت وغیرہ بلکہ یہ ذوات عدمیہ جملہ صفات عدمی سے متصف ہیں۔ لہذا ذات حق وذات خلق میں قبل از خلق کے ہی جو عبارت ہے ازل سے مغائرت حقیقی متحقق تھی۔ اور اب بھی بعد از خلق کے وہی مغائرت ذاتی مسلم وبرقرار ہے لہذا اولاً وابداً کسی وقت وکسی حالت میں بھی ذات حق کے ساتھ ذوات اشیاء کا اتحاد لازم نہیں آسکتا بلکہ بلحاظ مغائرت تامہ کے ذات حق وذات خلق کی دونوں ذاتوں میں کسی طرح مشابہ مشابہت کا بھی پایا نہیں جاتا۔ کیونکہ مشابہت ومماثلت بھی منافی مغائرت اصلی وحقیقی ہے۔ لہذا حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ لیس کمثلہ شئی۔ پس اس صورت میں ممکن نہیں کہ ذات حق کی شئے ہوجاوے۔ یا ذات شئے کی حق بنجاوے لان قلب الحقایق محالٌ صفحہ ۴۲-۱۴۲

ان سب تقریروں کا مطلب صرف یہ ہے کہ وجود بمعنی مابہ الموجودیۃ ایک ہی ہے۔ کیونکہ وجود جملہ خیر وبرکات کا چشمہ ہے۔ اور عدم تمام شرات کا منبع پھر کیا شک ہے کہ ایسا وجود یعنے مابہ الموجودیۃ ایک ہی ہے چنانچہ قرآن شریف میں خداوند تعالےٰ کا نام القیوم بھی انہیں معنوں سے ہے کہ وہ اپنی ذات میں قائم اور دوسروں کو قائم رکھنے والا۔

اصل بات یہ ہے کہ فریق موافق کے آج کل اکثر افراد اور فریق مخالف کے عموماً کل افراد اس مسئلہ میں یہ غلطی کھاتے ہیں کہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الموجود میں فرق نہیں کرتے اور وحدۃ الوجود کی تائید یا تردید کرتے ہوئے وحدۃ الموجود کہہ جاتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں مضمونوں میں آسمان وزمین سے بھی زیادہ بُعد ہے۔ وحدۃ الوجود کے معنی تو یہ ہیں کہ تمام کائنات جس کے سبب سے وجود پذیر ہیں وہ ایک ہی ذات ستودہ صفات ہے تعالیٰ شانہ وجل مجدہ جسکا نام القیوم ہے۔ یہ تمام حوادث اپنی ذات میں معدوم ہیں چنانچہ لم یکن شیئاً مذکوراً اور یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ اسی معنی کی طرف اشارہ ہے۔ اور وحدۃ الموجود کے یہ معنی ہیں کہ تمام موجودات (حوادث اور محدث) خالق اور مخلوق سب ایک ہی ہیں۔ حالانکہ یہ کسی وجودی کا مذہب نہیں۔ بلکہ شیخ اکبر ابن العربی قدس سرہ العزیز (جو بقول حضرت مجدد صاحب الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ کے بانی مبانی ہیں) فتوحات مکیہ میں دعوے الوہیت کرنے والوں کو ابدی جہنمی قرار دیتے ہیں[1] جس کی مثال میں حضرت ممدوح فرعون کو پیش کرتے ہیں

افسوس کہ فریقین کے عوام سے تو ایسی غلطی قابل تعجب نہ تھی مگر آج کل کے مدعیان الہام بلکہ مدعیان مسیحیت ومہدویت بلکہ مدعیان سے

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

بلکہ مدعیان انبیت آسمانی یعنی مرزا جی کرشن قادیانی جیسے بالقابہ اسی غلطی میں غلطان وپیچان ہیں۔ آپ بھی عوام کے خیالات کے مطابق اس مسئلہ کو وحدت الموجود ہی کی شکل میں سمجھتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو۔ تو اول ان سے خدا کی تعریف پوچھنی چاہئے۔ کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں وہ مقرر کرکے پھر ان سے کہنا چاہئے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو۔ ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی حتی کہ اس کی چیخ نکل گئی۔ تو میں نے کہا کہ خدا کو بھی درد ہوا کرتا ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے۔ یہ ایک محمد قوم ہے بقوے طہارت پابند نے احکام ہیں نکل

[1] فتوحات مکیہ باب ۶۲-جلد ۱

نہیں (اخبار البدر قادیان مورخہ ۶ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

کرشن جی کی اس تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اس مسئلہ کی اتنی بھی خبر نہیں جتنی کسی ہندو کو بڑے گوشت کے بھاؤ کی اس سے بڑھکر افسوس اس مسئلہ کے حامیوں سے ہے جو ایسے سمجھدار مسیح اور مہدی کے اقوال اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں چنانچہ مصنف رسالہ "حجۃ اللہ الودود" نے صفحہ ۱۹۹ پر کرشن قادیانی کو بڑے لمبے چوڑے القابوں سے ذکر کرکے تائید میں ان کا قول نقل کیا ہے۔ جس حالت میں کہ کرشن جی وجود کے مسئلہ کو یہ سمجھتے ہیں جس کا اوپر بیان ہوا ہے۔ اور صوفیاء وجودیہ کو ملحد قرار دیتے ہیں۔ تو ان کے اقوال سے تائید لینا بھی تو استاد صائب کے قول کا مصداق ہے سہ

صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را
تعریف ناشناس و سکوت قدرشناس

اس امر میں خاکسار اپنی کمعلمی کا اقرار پہلے ہی کر آیا ہے جو کچھ نقل بھی کیا ہے وہ بزرگان ملت کے اقوال ہی سے کیا ہے اسلئے ناظرین اہل حدیث علمائے کرام اور صوفیا عظام سے عموماً اور ایڈیٹران رسالہ الاحسان اور انوار الصوفیا سے خصوصاً امید ہے کہ مسئلہ ہذا کے متعلق بذریعہ اہلحدیث یا بذریعہ اپنے اپنے رسالوں کے اہل اسلام کو مستفیض فرما دینگے۔

عُرس حضرت گنج بخش صاحب مرحوم

میرا وطن خاص امرتسر ہے اور چند یوم کے واسطے آج کل لاہور میں مقیم ہوں۔ چونکہ کل حضرت علی گنج بخش ہجویری مرحوم کا عرس تھا۔ بہت لوگ بیرونجات اور شہر سے اس طرف زیارت اور دعائے مغفرت کے لئے جوق درجوق جارہے تھے۔ بندہ بھی شام کے وقت رفتہ رفتہ وہاں پہونچا۔ قرب وجوار میں ایک میلا سا معلوم ہوتا تھا۔ خوب رنگ راگ ہورہے تھے۔ اور روضہ شریف کے گرداگرد جب دیکھا تو قریباً سب لوگوں سے زیادہ خاص کر امرتسر کے کشمیری لوگوں کو ڈیرا ڈالے پایا۔ اور اگر میرا اندازہ صحیح ہے تو غالباً ان سے بھی بڑھکر کثرت تعداد میں ان کی مستورات کو دیکھا۔ اور دیکھا بھی اس حالت میں کہ اپنی اپنی حیثیت کے موافق فاخرانہ لباس وزینت لگا کر بے خوف وخطر اور بغیر اپنے چہروں کو غیر مردوں سے چھپائے ہوئے۔ غیر مرد بھی بلا کسی قسم کی روک ٹوک کے بیچ میں گشت کر رہے تھے۔ اور اپنی نظروں کو بدکرداری میں استعمال کرکے جہنم کا ایندھن بنا رہے تھے۔ عورتیں بھی ان کی طرف دیکھنے سے کوئی مضائقہ نہیں خیال کرتی تھیں۔

چونکہ میں بھی کشمیری ہوں۔ میں اپنی قوم کو اس بُری حالت میں دیکھ کر جل بھن کر کباب ہوگیا۔ اور میرا جسم لرزنے لگا۔ اور میں سخت تأسف سے یہ کلمہ زبان پر لایا کہ

"ہائے میری قوم! تجھے جہالت نے اس بے غیرتی کے درجے تک پہونچایا۔ وہ پاکدامن اور عفت مآب مستورات جنہیں امرتسر میں بوجہ اپنی شرافت اور نجابت کے گھر کی چار دیواری سے باہر نکلنے سے بھی شرم وحیا مانع ہوتی تھی وہ آج کھلے منہ غیر مردوں کی طرف چشم براہ دیکھتی ہیں اور وہ ان کو بدنظروں سے دیکھ کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔ اور روضہ کے اندر باہر اس قدر بھیڑ ہے کہ کمزور مردوں کو اندر جانا میسر نہیں ہوتا۔ تل رکھنے کو جگہ نہیں۔ کندھے سے کندھا چھلتا ہے مگر مستورات ہیں کہ بس مردوں کے ساتھ ہی اندر باہر ایسی تکلیف جھیلکر آتی جاتی ہیں اور نکلتے ہوئے چوکھٹوں اور آستانوں کو چومتی اور روضہ پر پھول چڑھاتی اور سر کو خم کرتی ہیں۔

افسوس یہ اس قوم کا حال ہے۔ جو اسلامی جھنڈے کے نیچے کھڑا ہونے کی دعویدار اور جناب رسالت مآب افضل الانبیا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کہلانے کی مدعی ہے۔ کاش! انہیں اپنے پاک مذہب سے ذرا بھی واقفیت ہوتی اور قرآنی تعلیم کو اس قدر نظر انداز نہ کرتے پردہ کے متعلق کلام مجید میں بہت وضاحت سے حسب ذیل بیان ہے۔

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن

ahmadimuslim.de

ولا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن او آبآءهن او آبآء بعولتهن او ابنآءهن او ابنآء بعولتهن او اخوانهن او بنی اخوانهن او بنی اخواتهن او نسآءهن او ما ملکت ایمانهن او التابعین غیر اولی الاربة من الرجال او الطفل الذین لم یظهروا علی عورات النسآء ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن وتوبوا الی الله جمیعا ایها المؤمنون لعلکم تفلحون (پ ۱۸ - ع ۱۰)

جس کا مطلب اور ترجمہ حسب ذیل ہے ۔ یعنی

"اے پیغمبر! مسلمانون سے کہو کہ اپنی نظرین نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کریں ۔ اس میں اُن کی زیادہ صفائی ہے ۔ لوگ جو کچھہ بھی کیا کرتے ہیں اللہ کو سب خبر ہے ۔ اور اے پیغمبر! مسلمان عورتون سے کہو کہ وہ (بھی) اپنی نظرین نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کریں ۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں ۔ مگر جو اُس میں سے چار و ناچار کھلا رہتا ہے (تو اُس کا ظاہر ہو جانا مضائقہ کی بات نہیں) اور اپنے سینون پر دوپٹون کی بکل مارے رہیں ۔ اور اپنی زینت کسی پر ظاہر ہونے دیں مگر اپنے شوہرون پر یا اپنے باپ پر یا اپنے خاوند کے باپ پر یا اپنے بیٹون پر یا اپنے شوہر کے بیٹون پر یا اپنے بھائیون پر یا اپنے بھتیجون پر یا اپنے بھانجون پر یا اپنی عورتون پر یا اپنی ملکیت لونڈی وغیرہ پر یا گھر کے ایسے خدمتگارون پر جو مرد تو ہیں مگر عورتون سے کچھ غرض نہیں رکھتے یا لڑکون پر جو عورتون کے پردے کی بات سے آگاہ نہیں اور مسلمان عورتیں چلتے وقت اپنے پاؤن ایسے زور سے نہ رکھیں کہ غیر لوگون کو اُن کے اندرونی زیور کی خبر ہو ۔ اور مسلمانو! تم اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح و نجات حاصل کرو"۔

کاش! مسلمانون کو اپنے مذہب سے ذرا بھی آگاہی ہوتی اور وہ آج اُس بداعتقادی کے گڑھے میں نہ پڑے ہوتے جس کے نیست و نابود کرنے کے لیے ہزارہا جلیل القدر انبیا و رسل مبعوث ہوئے ۔ بلکہ یہ اُس کی بیخ کنی میں حد سے زیادہ کوشش کرتے ۔ وہ بد رسم کیا ہے؟ اولیاء اللہ سے مرادین لینا ہونے اور قضائے حاجات کا اعتقاد اور قبرون سے استمداد ۔ حالانکہ آنحضرت خاتم الرسل فداہ ابی و اُمی نے خود اپنی نسبت فرمایا لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسے ابن مریم ۔ جس کا مطلب خواجہ حالی نے بہت عمدہ ادا کیا ہے ۔ کہ

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا ‏ ‏ کہ سمجھے وہ عیسےٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا ‏ ‏ مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہیں وان جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہون میں بھی اک اسکا بندہ
بنانا نہ تربت کو میری صنم تم ‏ ‏ نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم ‏ ‏ کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہون اس کا اور ایلچی بھی

مگر غضب تو یہ ہے کہ جو معاملہ افضل الرسل کے ساتھہ کرنا ممنوع تھا ۔ وہ آج اُن بزرگون اور اولیاؤن کے ساتھہ کیا جاتا ہے ۔ جو اُن کی اُمت کے افراد ہیں اور جن کی ولایت بھی کسی قطعی دلیل سے ثابت نہیں ۔

اے ملعون ابلیس! تو کبھی تو مسلمانون کا پیچھا چھوڑتا! شاید تیرا ستیاناس ہو! تو ہی ان کو اس گڑھے میں ڈال رہا ہے ۔ کسی اہل دل نے کیا درد بھرے لہجے میں کہا ہے

ہے شیطان دشمن اولاد آدم ‏ ‏ سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
ہمیشہ در پئے مکر و دغا ہے ‏ ‏ جہان بھٹکے یہ اُس کا مدعا ہے
کوئی کب داؤن سے اسکی بچا ہے ‏ ‏ جہان کو درہم و برہم کیا ہے
کسی کو بت پرستی سے سکھایا
کسی کو ہے وہ قبرون پر جھکاتا
سجھائی کافرون کو بت کی تکریم ‏ ‏ کرائی پتھرون سے اُن کی تعظیم
مسلمانون کو دیکھا اس نے پر بیم ‏ ‏ انہیں ظالم نے دی قبرون کی تعلیم
غرض اللہ سے دونون کو روکا
بھلا کر راہ جا خندق میں جھونکا

جاہل مسلمانون کا کہانتک رونا روؤن ۔ انہی حضرت گنج بخش

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات دیکھکر جب لوگ آپ کو داتا - داتا کہنے لگ گئے - تو آپ اس بات سے برافروختہ ہوئے اور اپنی ایک تصنیف میں فرمایا کہ مو علی است خلق داتا داتا میگوید و تو داتا نئی اگر مگر لوگ پھر بھی داتا کہنے سے باز نہ آئے - افسوس!

میری یہ دونو باتیں (بے روگی اور شرک پر ملامت) مسلمانوں اور خاصکر میری اپنی قوم کے کشمیری بھائیوں کو بہت بڑی معلوم ہونگی اور ضرور ہونی ہی چاہئیں - کیونکہ قاعدہ ہے - کہ الحق مُرٌّ سچی بات کڑوی لگتی ہے - مگر میری بڑے ادب سے گذارش ہے کہ وہ اس میرے بیان کو کشمیری زبان کا فقرہ "دھون دورن کاروان پکن" (کتے بھونکا کرتے ہیں قافلے چلا کرتے ہیں) کہکر ہی نظر انداز نہ کریں گے - بلکہ حضرت علی مرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے اس سونے سے لکھنے کے لائق فرمان کو بھی ذرا دل میں جگہ دینگے کہ انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال

(از ضمیمہ اخبار رعد زادہ)

اڈیٹر - راقم مضمون نے اصل مسئلہ عرس پر بحث نہیں کی جو ان سب خرابیوں کی جڑ ہے - جس کی بابت حضور نبوی نے فرمایا ہے - لا تجعلوا قبری عیداً (میری قبر کو عید کی طرح میلہ گاہ نہ بنانا) چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پیغمبری وصیت پر ایسا عمل کیا کہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ خلافت راشدہ بلکہ اس سے بعد بھی کسی زمانہ میں رسالت مآب کی قبر منور پر عرس ہوا ہو - یہی وجہ ہے کہ تمام فقہا اور محدثین اس کی حرمت کے قائل ہیں -

شریفوں کیلئے جائے شرم

خدا کے نزدیک جو شریف ہیں - ان کا تو مختصر بیان صرف دو حرف ہے - جو خود خدا تعالے نے فرمایا ہے - ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی شرافت کی بنیاد تقوی ہے - اور حدیث شریف میں ہے - اشراف امتی حملۃ القرآن - یعنی میری امت کے شریف وہی ہیں جو قرآن شریف کے احکام کے متحمل ہوتے ہیں یہ معیار تو خدا کے نزدیک ہے مگر آج کل شرافت اور رذالت پیشوں کی وجہ سے سمجھی گئی ہے - سو ایسے کوتہ اندیش شریف جو اپنی شرافت کے گھمنڈ میں ڈوبے جاتے ہیں اشتہار مندرجہ ذیل غور سے پڑھیں اور اپنی مصنوعی شرافت کو حقیقی شرافت بنانے کی کوشش کریں -

اشتہار واجب الاظہار

اقوام ماشکیان نے باہم اپنی برادری میں یہ اتفاق کیا ہے کہ نماز پنجگانہ جو خدائے تعالے کا فرض ہر ایک اہل اسلام پر ہے - حتی الامکان اُن کو دل و جان سے وقت پر ادا کریں - اس پر بعض بعض لوگ استقامت کرتے ہیں اور بعض بعض دار مدار و بہانہ ناپاکی پارچات اظہار کرتے ہیں - اب اس عبادت خدائے تعالی کو پورے طور پر ادا کرنے کے واسطے صاحبان اہل اسلام کی امداد ضروری ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے اپنے بہشتی ماشکی کو تنبیہ کرے کہ جب تک وہ نماز پنجگانہ دل و جان سے ادا نہ کریگا - تب تک ہم اس سے پانی نہیں بھروائیں گے - امید قوی ہے کہ یہ لوگ اس تنبیہ سے نماز پر قائم ہو کر استقامت کرینگے - پس جو صاحبان اہل اسلام اس کار صواب میں کوشش کرینگے - اللہ تبارک و تعالی سے مفت کا ثواب بے حساب حاصل کرینگے -

المشتہران
چوہدری عیدا و امام الدین و نانک و الٰہی بخش و نواب الدین مہتمم امرتسر

اڈیٹر - خدا استقامت اور برکت بخشے

جملہ علماء اہل سنت کی خدمت میں ایک سوال

از مولوی عبد الرحمن بکاوی

اس علاقہ ریاست برامپور میں موحدین متبع سنت سید المرسلین

ahmadimuslim.de

بعد رکوع کے ہاتھ اٹھائے رہتے ہیں نیچے کو نہیں گراتے لہذا احقر بھی اسی طرح کرتا ہے۔ اور علمائے اہلحدیث سے بذریعہ خطوط و بذریعہ اخبار اہلحدیث و شحنہ ہند سوال کئے مگر کوئی جواب شافی نہیں دیتا۔ نہیں معلوم کہ کیوں کتمان حق پر عمل کر لیا ہے؟ کیا اظہار حق کرنا اور دلیل نہ دینا چھوڑنے کی اور سائل کا جواب نہ دینا۔ کیوں اسباب کو پسند کیا ہے۔ میرے ایک دوست جناب مولوی عبدالغفار صاحب باتفاق کار ضروری دہلی حال میں تشریف لیگئے۔ مولانا .... محدث سلمہ سے اس امر میں پوچھا۔ فرمایا کہ میں جب کبھی بلرام پور کی طرف آؤنگا۔ اس وقت جواب دیا جاویگا۔ سبحان اللہ یہ ہمارے علما جو رہبر ہیں انکا جواب ہے۔ اور دیگر مولوی .... صاحب ڈومکم ضلع بستی تشریف موضع سنجول لائے۔ بعد قیل و قال بہت سے دلیل تحریری عطا فرمائی جو ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے۔ ارسال ثابت ہے مگر دلیل اسقدر ہے جیسا کہ اول علی عنہ در رکوع جاتے وقت ہے کتبہ .... بقلم خود (۱) الہ مولینا .... صاحب کا یہ حال ہے کہ سب علما کے نزدیک ہر دلعزیز ہیں۔ باشندگان علاقہ ہذا کے ان کے مطیع ہیں۔ لگا ہے چمن گا ہے چنان۔ اب جس قدر علما اہلحدیث ہندوستان میں ہیں ان کو قسم دیکر اسی خالق اکبر کی لکھتا ہوں کہ دو ہفتہ کے اندر اندر بذریعہ اخبار اہلحدیث و شحنہ ہند جواب صحیح حدیث سے مرحمت فرماویں۔

اڈیٹر۔ میرے ناقص علم میں تو کوئی حدیث یاد نہیں۔ مگر یقین ہے کہ ہوگی۔ علمائے کرام توجہ فرماویں۔

فضول خرچی سے بچو

بہت تباہ کئے گھر فضول خرچی نے
خزانے ہوگئے خالی سلئے جو گنجینے ؛

علہ مورد جسطرح کا لفظ ان کی قلم کا ہے نقل کر دیا ہے۔ نامہ نگار

اسی نے اہل ریاست سے مال و زر چھینے
اسی کی نوک سے غربال ہیں بہت سینے ؛
خراب و خستہ ہوا جس کا ہاتھ خالی ہے
جو زر نہیں ہے تو رخصت فراغ حالی ہے
جدھر فضول میں اشتغال ادھر ہے مصرف فضول
بڑا جہاں غم افلاس دل وہاں ہے ملول
ہو بار صرف سے خالی خزانہ معقول ؛
ہو مد خرچ سے کیونکر رقم کسی کو وصول ؛
جو خالی حوض کو کردو اُلیچ اُلیچ کے تمام
کہانتک آب فراہم شدہ سے نکلے کام
بہت وسیع میں صیغے فضول خرچی کے ؛
نہ گھر لٹ گئے جب تک مزے رہیں وہ چکھے ؛
بڑے جو شوق ہیں دشمن یہی بنیں جی کے
یہی تو کیسہ زر پھاڑ ڈالیں سی سی کے ؛
دکھائیں عادت بیجا نے شوخیاں بیہات
اڑی ہیں دامن دولت و ہمیان بیہات
چراغ دن کو جلانا فضول ہی ہے کام ؛
امیر کو جو دیا ہے زر تو کیا ہے نفع عوام
لٹا دو مال کو بےوجہ گر تو کیا ہو نام ؛
نہ سمجھو تم زر حاصل شدہ کو مال حرام
جو قدر زر نہیں کرتے امیر کیا ہونگے
عدو نے شاہ جو ہیں وہ وزیر کیا ہونگے
شراب نوشی و عیاشی و بدافعالی
انہی بلاؤں سے انسان کا ہاتھ ہوا خالی
نہ ہو نا ئل یہ جب سے مرتبہ عالی ؛
مٹا کے گھر نہ ہوا کوئی محو خوشحالی ؛
لٹا کے زر بحر و فخر ابن دنیا میں
مزا کہاں ہے سخاوت کا صرف بیجا میں
(از سول ملٹری)

ahmadimuslim.de

مسافر کا بیجا جوش و خروش

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

معزز دوستو یہ پوشیدہ نہ ہے کہ اسوقت میں اخبار مسافر بہرائچ کے دوسرے نمبر کا وہ مضمون جو شری رام پنڈت بہرجدت ایڈیٹر اخبار ہذا نے خاص میرے مضمون آریہ سماج کی تہذیب مندرجہ اہلحدیث نمبر ۲۰ کی تردید میں مغضوب الغضب ہو کر شائع کیا ہے دیکھ رہا ہوں ایڈیٹر صاحب نے جو کچھ سخت الفاظ اور صلواتیں سنائی ہیں مجھ کو کچھ شکایت نہیں اور نہ اہل اسلام کو شیوہ ہے شیوہ بھی کیونکر ہو قرآن مجید کی تعلیم بھی نہیں ہے اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھلایا ہے واسطے ناظرین معاف فرماویں میں ویسی روش نہیں اختیار کرونگا بلکہ

اگر نادان بوحشت سخت گوید
خردمندش بنرمی دل بجوید

پہلے میں اپنے ناظرین کو یہ بتلاتا ہوں کہ میں نے اہلحدیث نمبر ۲۰ میں سات فقرات مندرجہ ذیل آریہ مسافر سے بنا بر اظہار تہذیب آریہ سماج کے شائع کئے تھے جو یہ ہیں
ا۔ بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی جیسے میں نے لکھا تھا کہ اہل اسلام لنگوٹی نہیں باندھتے مگر اہل لنگوٹی کو لنگوٹی سو بھی ۔ باکرانی اور عادت ہوگی ۔ ۲۔ یہ کہ دم چھلا ساتھ لگا لانے اسپر میں نے تحریر کیا تھا جیسے آریہ سماج کے ہمراہ بھجن منڈلی اور یہ کہ خبط محمدی کا علاج اسپر معاذ اللہ اور فقرہ ۔ ۳۔ قرآن میں تمام لغویات و خرافات ہیں ہر نعوذ باللہ تحریر کیا تھا۔ رہا یہ تھا کہ گوز شتر وغیرہ بلکہ مسلمانوں کو نصیحت دینا ہے یا حیوانوں کا فاعلہ رہ مسلمانوں کو خبث باطن کا نتیجہ ۔ ان فقرات پر کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں خود تہذیب کو بتلا رہے ہیں مگر ہمارے دوست کے خیال میں یہ سب مہذب فقرے ہیں ۔ جو سراسر خوش فہمی ہے ۔ آپ نمبر ا پر فرماتے ہیں کہ آپکو اہلہند کا اصطلاحی فقرہ کیوں برا معلوم ہوا ایڈیٹر مسافر کے خیال میں اصطلاحی فقرہ مہذب ہے بہم ہوا کرتے ہیں ۔ ابھی کیا ہے کل کو گالی گلوچ بھی اصطلاح میں داخل ہونیکی وجہ سے مہذب ہو جاویگی بہت اچھا صاحب آپ ہی انصاف فرماویں اگر کوئی سوامی دیانند کو یوں لکھے کہ سوامی جی مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم مغفور سے چوہے کیطرح چھپتے پھرتے تھے تو آپ کو کسقدر برا معلوم ہوگا پھر لنگوٹی یا سیال کا نام لینا کیسی بیہودگی کا کام ہوا آگے یہ دوسری بات ہے بے محل جہاں لنگوٹی کا کیا ذکر تھا ۔ جہاں آپکے پالی بھائی نے تحریر کیا ہے ذرا غور کرو کہا کہ خلاف تہذیب ہوا اکھدیا کہ باکرانی اور عادت ہوگی تو کیا قباحت کی لنگوٹی کا ذکر جو کیا تو بھی ہوا جاتا ہے پھر آپ جانتے ہیں کہ بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی بھائی نے کس کی نسبت تحریر کیا ہے ۔ سنئے یہ فقرہ آپکے بھائی آریہ نے جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ترک اسلام کی نسبت تحریر کیا ہے جنہوں نے آریہ سماج کو ہندوستان سے اکھیڑ ڈالا ہے جسکی

مقابلہ پر آریہ سماج کی دال ہمیشہ کچی رہتی ہے ۔ پس اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ کیسے ریفارمر یا سردار کی شان میں ایسا فقرہ لکھنا کسقدر زبون ہے حضور آیت کریمہ اتی ششتم آپ نے فضول انکساری ظرف زمان کو ظرف مکان سمجھ لیا صاحب معاف فرماویں آیت کریمہ کو لنگوٹی سے کیا نسبت دال صاحب بوقت تحریر فقرہ بالا یہ منتر زیر نظر تھا ۔
الیشور فرماتا ہے کہ او مخاطب میں تیری زبان کو پاک کرتا ہوں تیری سانس کو پاک کرتا ہوں تیری آنکھوں کو پاک کرتا ہوں تیری توندی کو پاک کرتا ہوں تیرے پیشاب کی جگہ کو پاک کرتا ہوں تیری پاخانہ کی جگہ کو پاک کرتا ہوں کیا یجر وید ادھیائے ۶ منتر ۱۴ ۔ اب کچھ صاحب نے خیال کیا کہ جب الیشور پاک کرتا ہے تو کیا تعجب کہ آریہ بھی پاک کرتا ہو بس غصہ آپکا فضول ہے ۔ بواطت کا ذکر بعض غصہ کا ثبوت دینے کو واسطے آپ نے اہلحدیث یا اسلام تو اسکا قطعی دشمن ہے شارع علیہ السلام نے اسکی سزا سنگساری مقرر کی ہے دیکھو صحاح ستہ ۔ مسلمانوں نہیں بلکہ تعدد ازدواج کو جائز رکھنے والوں کو اس سے کیا مطلب ایسا کام تو اکثر مجرد کیا کرتے ہیں ۔ فقرہ دوم میں جو میں نے آریہ سماج کی دم بھجن منڈلی کو لکھا تھا تو آپ نے بہت برا مانا اور بڑی جرأت سے لکھ دیا کہ بھجن منڈلی مہذب شخصوں کا مجموعہ ہوتی ہے صاحب یہ سب درست ہے کہ بھجن منڈلی میں مہذب لوگ شامل ہوتے ہیں مگر کیا برا فعل بھی مہذبوں کی شمولیت سے اچھا ہوجاتا ہے یہ تو آپ نے خوب ہی اصول بتلایا ہے لالہ صاحب ذرا اپنے دھرم سے فرماویں کہ کرنا ہیں ورنہ ہم کہیں گے کہ یہاں ستیارتھ ہے ۔ نمبر ۳ دوم پر آپکا اجتہاد بھی ایکو کیا ہی رہ گیا ثابت کر رہا ہے آپ نے معاذ اللہ اور نعوذ باللہ سے الخاموشی نیم رضا کا نتیجہ اخذ کیا کیوں نہ ہو شاباش یہاں آپکا اجتہاد ویسا ہی فضول ہے جیسا کہ ماسٹر آتما رام صاحب امرتسری کا الہام اوم کا بگاڑ ثابت کرنے میں رائگان گیا ۔ رہی وید کی تہذیب وہ بھی وید کا ترجمہ اور نیوگ سے عیاں ہے کہ اولاد نہ ہونے پر اپنی عورت کو غیر کی آغوش میں دو دیکھو منتر کہ اے عورت تو دوسرے خاوند سے اولاد حاصل کر لے ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست نمبر ۴ پر آپ نے تحریر کیا کہ ایسے فقرات اکثر محاورات زباندانی سے متعلق فرمایا کہ ایسے بہت اچھا اگر کوئی شخص کہے کہ دنت ... گوز شتر تو غلط آپ بہت خوش ہونگے مگر میں ایسا نہیں سمجھ سکتا کہ ایک گروہ کو بلا وجہ کی نسبت ایسا لکھے جو غیر مہذب الفاظ سے قلم کو نکالو ایسے الفاظ کا استعمال آریہ سماج کو مبارک ہو ۔ نمبر ۵ پر آپ فقرہ میں کہ اگر آپ تو ان کا واقعہ ہو تو بدنامی ہی ہے تو آپ شکر کیجئے شاباش کیوں نہ ہو یہاں بھی آپ نے خلاف شان کلام کو ملحوظ رکھا ہے ۔ نمبر ۶ ہم بانگ سے ناراض نہیں ہیں اور نہ کسی ادبیات کو خلاف تہذیب کہا تھا اسلئے کہ ایک مدعی کو تو فقط جو تشبیہ دینا کیسا ہے آپ کو میں انصاف کو پوچھتا ہوں کہ دوسری بات کہ مہذبانہ کلمات سے پر شور و غل ہندسے بچا ہے اسکو اگر کوئی یوں تشبیہ دے کہ یہ شور و غل ایسا ہے جیسا کہ کسی گاؤں میں خنزیر کی آنیسے ہوا ہو تو آپ کیا کہینگے

انتخاب الاخبار

درخواست قبول ۱۲ اپریل کے پرچہ میں دو درخواستیں لکھی گئی تھیں۔ ان میں سے نمبر ۲ کی درخواست مولوی ابو محمد عبد القادر صاحب چکرچھ پوری ڈنگال نے قبول کرکے قیمت بھیجدی ہے چنانچہ ان کی طرف سے پرچہ اہلحدیث ایک سال تک بنام عبید اللہ امیر الدین بمقام عدالت گڑھ ضلع سیالکوٹ جاری کیا گیا۔

اول نمبر کے لئے بھی کوئی صاحب توجہ فرمائیں۔

امرتسر میں سکھوں اور ہندوؤں کا نزاع بڑھتا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سکھوں نے اپنے دربار سے ہندو برہمنوں کو نکالدیا کہ یہاں بت پرستی کی جگہ نہیں۔ فریقین کے جلسے ہو رہے ہیں

امرتسر والا ہندو کے کرتن میں چھپی کہ کرشن قادیانی بخوف زلزلہ آئندہ مکانوں سے نکال کر میدانوں میں خیمہ زن ہوئے ہیں (خدا احمقوں کا بھلا کرے)

جس انگریز نے پیشگوئی کی تھی کہ ۱۱ مئی کو سخت زلزلہ آئیگا اس کی تردید خود اس کے ایک لائق جوتشی اور انگریزوں نے کردی ہے

امرتسر کے سکھوں نے اتفاق کیا ہے کہ سب نمازیں پڑھینگے

مگر معماروں کو زلزلے کا کوئی اثر نہیں حالانکہ معماروں پر اس زلزلہ سے دو احسان ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ زلزلہ ایسے وقت نہ آیا کہ معمار بلند عمارتوں پر کام کرتے ہوتے ورنہ ضرور گر کر مرجاتے دوسرا احسان یہ کہ زلزلہ کی وجہ سے کام کی کثرت ہو کر ان کی مزدوری قریباً دگنی ہو گئی۔ مگر انسان بڑا ناشکرا ہے۔

لاہور میں ایک اور یورپین بچہ طاعون سے تلف ہوا۔ (مسیح قادیانی کا مخالف ہوگا)

آجکل۔ امیر صاحب کابل کی طبیعت مرض نقرس سے ناساز ہے۔ ظاہرا امیر صاحب کا یہ مرض معمولی معلوم ہوتا ہے (خدا عافیت بخشے)

جنگ موجودہ کی خاص باتیں۔ زمانہ موجودہ میں کوئی بھی مسلسل لڑائی ۳ دن سے زیادہ برابر جاری نہیں رہی تھی لیکن موجودہ جنگ میں لیاؤ یانگ کی لڑائی ۸ دن اور شاہو کی لڑائی ۵ دن اور موکڈن کی لڑائی ۱۴ دن تک مسلسل طور سے جاری رہی اسلئے یہ یقین اور خیال کرنا کہ زمانہ موجودہ میں نو ایجاد ہتھیاروں کی مدد اور عظیم فوجوں کے میدان جنگ میں لانے سے لڑائی بجلدی ختم ہو جاتی ہے۔ بیکار اور فضول ثابت ہوا۔

لیاؤ یانگ کی لڑائی میں روس اور جاپان دونوں جنگجو سلطنتوں کی فوجوں کی تعداد ۴ لاکھ ساٹھ ہزار اور جنگ شاہو میں طرفین کی فوج کی تعداد ۶ لاکھ ۸۰ ہزار اور جنگ موکڈن میں ۸ لاکھ ۵۰ ہزار تعداد تھی۔ مارشل اویاما کے صدر مقام سے ٹوکیو میں اطراف وجوانب سے ۱۰۰ تار اور ٹیلیفونوں کے دفتروں کا تعلق تھا۔

بالجالی نے فرانس سے ایک لائق انجنیر بلایا ہے تاکہ دجلہ وفرات کی طغیانی سے جو نقصان ہر سال ہوتا رہتا ہے اسکا انسداد کرے۔ چنانچہ انجنیروں کی ایک جماعت بھی اسکے شریک تھی۔ اور بطور [illegible]

۳ مئی کے شملہ تار خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ شملہ میں زلزلہ کی حرکت پچھلے ہفتہ تک برابر محسوس ہوتی تھی۔ کبھی کبھی ریل کی سی گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر صاحب کلو کا بیان ہے کہ بیرونی علاقہ سراج میں زلزلہ سے جو نقصان شدید ہوا ہے اس کی رپورٹ مکمل ہو گئی۔ خلاصہ یہ کہ ۸۵ آدمی مرے ہیں۔ ۱۱۲ زخمی ہوئے ۲۰۰۰ مویشی ہلاک ہوئے۔ اور ۹۵۰ بھیڑ بکریاں ضائع ہو گئیں اور ۲ ہزار گھر مسمار ہو گئے۔ اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ۲۴۴ گھر تباہ ہوئے۔ اندرونی علاقہ سراج کی رپورٹ ہنوز غیر مکمل۔ یہاں مضافات سے بدرجہا زیادہ نقصان ہوا۔

پالمپور میں اب بھی روزمرہ زمین میں شگاف ہوتے ہیں۔ کئی میل کے فاصلہ پر ایک برفانی پہاڑی نظر آتی ہے جس میں اکثر دھواں اٹھتا رہتا ہے۔ شاید یہ بھی آتش فشاں ہے۔ ماہران طبقات الارض اسکے دریافت کرنے کو گئے ہوئے ہیں۔

ahmadimuslim.de

دی پیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آجکل لاڑی کے کشتوں کا ایسا انداز و ہند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہم نے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیرونجات کے بہت سے کارخانے والے ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہم سے ہی نمونہ مال منگا کر باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جو ہمارا ساطہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف کسی بات کا اظہار ہو

غیر معمولی رعایت۔ ہم نے قیمت میں بہت تخفیف کردی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کردی ہے۔ یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور "ارزان فروشی لبیار فروشی" پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ [illegible]	فی انچ [illegible]	بحساب تین آنہ فی انچ					کیس بکس
پیمائش ٹرنک	۳۶ انچ	۳۳ انچ	۳۰ انچ	۲۷ انچ	۲۴ انچ	۲۱ انچ	۱۸ انچ	۱۲ فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تالہ چینی ۶ فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ٹرنک [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	کیس بکس سٹیل ۸ فی انچ

نوٹ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت بنام [illegible] ہو

المشتہر

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرس بازار کریم پورہ
شہر سیالکوٹ

طبِ سلیمانی یا ضامن صحت

اگر آپکو اپنی صحت کی ضرورت ہے تو ہمارے کارخانہ کی تیار شدہ ادویہ کا استعمال رکھیں جنکی ترکیب میں کسی مذہب و ملت کے خلاف کوئی چیز نہیں ملائی جاتی شافی مطلق کی عنایت سے ہمارے کارخانہ کی خاص دوائیں اپنے اثر کرشموں سے پبلک کو اپنا گرویدہ بنا رہی ہیں اگر آپ تندرست ہیں تو حفظ ماتقدم کے طور پر لائف پلز کی ایک گولی یا کارخانہ کے طبِ سلیمانی یعنی چورن ہاضمہ کی ایک چٹکی کا روزانہ استعمال رکھیں جس سے صحت قائم رہکر جگر میں خون صالح پیدا ہوتا ہے اور جسم کا وزن اور حجم ترقی کرتا جاتا ہے دل و دماغ اور بصارت میں طاقت۔ آلات تنفس۔ آلات بول و براز صاف ہوکر ہضم میں قوت اور دل میں فرحت رہتی ہے۔ اور اگر کوئی خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہو تو کارخانہ ہذا کی مناسب ادویہ سے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

طبِ سلیمانی۔ یعنی چورن ہاضمہ معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اس کی قوت کا محافظ رہتا ہے حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہوکر خون جدید پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہوکر چستی اور مردانگی پیدا ہوتی ہے جس سے انسان صحیح المزاج والقوی رہ سکتا ہے طب سلیمانی قبض کو رفع کرتا ہے اسلئے اس کے استعمال سے خون کی تمام خرابیاں دور ہوجاتی ہیں۔

ہمارا ایجاد کردہ نمک سلیمانی۔ گردہ اور مثانہ کی پوری محافظت کرکے معدہ اور جگر کے تمام فضلات فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے اسی سبب سے بار بار پیشاب آنے کو روکتا ہے اور گنٹھیا کو بھی مفید ہے ہمارا مجوزہ طبِ سلیمانی۔ امراض معدہ مثل کمی اشتہا۔ درد شکم۔ قراقر۔ ترش یا جلی ہوئی ڈکاریں۔ اسہال پیچش بدہضمی [illegible] متلی۔ یا کثرت ریح۔ قبض دائمی یا عارضی اور قولنج وغیرہ میں تیر بہدف کا کام دیتا ہے یہ طب سلیمانی بواسیر خونی و بادی یا ریحی مستورات کے ایام معمولہ کی خرابیوں اور امراض چشم [illegible] تیزی بصارت اور قوت باہ کیواسطے بھی مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ قیمت ایک بوتل جس میں سات شیشیاں ہونگی پانچ روپے صرف

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی مالک شفاخانہ چشتیہ و امرتسر [illegible]

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

جلد ۲

امرتسر ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... ہے

روسا و جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... عا/

چھ ماہ کے لئے ... عہ

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت بیرنگ ڈاک ارسال ہوگا۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت مالک سے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھدینا ضروری ہے۔

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر

شکر ہے کہ اکثر اخباروں کے عرض معروض کرنے سے صاحب موصوف نے شہر کی صفائی پر توجہ فرمائی ہے سڑکوں کی مرمت بھی شروع ہوگئی ہے مگر افسوس ہے کہ خاطر خواہ کام نہیں۔ صفائی کے لئے جیسا کوئی علیحدہ اور خاص نگرانی کے لئے نمبر (جیسا کہ اہلحدیث کے سابقہ نمبروں میں لکھا گیا ہے) جسکی بابت شہر ہر قسم کی شکایت بذریعہ کارڈ یا دستی چٹھی کے کریں وہ فوراً تعمیل کرے۔ تب کہیں انتظام درپا ہو سکتا۔ یہ محض معمولی پوش ہے۔ سڑکوں کی مرمت بھی برائے نام ہو رہی ہے صاحب بہادر خود ملاحظہ فرماویں تو معلوم ہو سکتا ہے کہ دونوں کناروں سے درمیان اونچا چاہیئے مگر امرتسر کے کاریگر اسکے برخلاف میں ذرا بھی کام شروع ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو سکتا ہے کہ ایسی سڑک کتنے دنوں تک کام دے سکتی ہے

ahmadiyyamuslim.de

انجمن حمایت اسلام لاہور میں اختلاف

لا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم

پاک پروردگار کا کلام اپنی صداقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ آیت زیب عنوان میں جو دعوے اور حکم کیا ہے اُسکی تعمیل کے فوائد اور عدم تعمیل کے نقصانات بھی ساتھ ہی فرما دیئے ہیں۔ یعنی ارشاد ہے کہ نزاع نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری عزت برباد ہو جائے گی۔ اس کلام ہدایت نظام کے صدق میں کیا کلام ہے۔ کوئی سلطنت کوئی ملک کوئی خاندان ایسا نہیں مل سکتا جو نزاع کے نتیجے میں اگر بے عزت نہ ہوا ہو۔ خدا نہ کرے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں جو اختلاف بیلیج پیدا ہوا اُس پر بھی آیت کریمہ اپنا جلوہ دکھاوے۔ گو نیت کی تصدیق بجا ہے۔ مگر خدا محض اپنے فضل سے اس اثر کو ملتوی بلکہ مسدود فرما دے۔ لیکن مسلمانوں کے اعمال و افعال اس امر کے مقتضی نہیں۔ تعجب ہے جو لوگ علمائے اسلام پر زبان لعن و طعن اسلیے دراز کیا کرتے ہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کر کے مسلمانوں کا شیرازہ پراگندہ کرتے ہیں۔ اُن کو ایک جا جمع نہیں ہونے دیتے۔ اُن کو متفرق گروہ گروہ کر کے ترقی سے روک رکھا ہے۔ ایک دوسرے کا دشمن بنا رکھا ہے۔ یہ کر دیا وہ کر دیا۔ یہانتک کہ بقول اڈیٹر کرزن گزٹ جبتک علمائے اسلام دنیا کے طبقے پر زندہ ہیں مسلمان کبھی ترقی نہیں کرینگے۔ غرض علمائے اسلام سے تعلیم یافتہ پارٹی صرف اسلیے کشیدہ خاطر ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرتے ہیں۔ جو ہمارے خیال میں ایک حد تک صحیح ہے کہ بعض علما میں یہ عیب بیشک ہے۔ لیکن اب یہ کیا سننے میں آتا ہے کہ وہی تعلیم یافتہ پارٹی اسلامیہ کالج اور انجمن حمایت اسلام پر سپٹول ہو رہی ہے کہ الامان و الحفیظ۔ انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسے پر بقول معزز ہمعصر وطن لٹھ چل جانے کا خطرہ تھا کیا علمائے کرام کی دل آزاری کی رجعت تو نہیں پڑی۔ سچ ہے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

پیسہ اخبار لاہور وکیل امرتسر جیسے حامیان قوم ایسے کچھ بگڑے ہیں کہ گویا اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ جو پرچہ دیکھو اسمیں انجمن کی مخالفت انجمن کی برائی ہے۔ ہمیں چونکہ یہ غرض نہیں کہ ہم اس پارٹی فیلنگ (مخالفت) سے کوئی حصہ لیں۔ اور سچ یہ ہے کہ جبتک فریق مخالف کی کسی تقریر اور تحریر سے ہمیں کوئی وجہ معقول مخالفت کی معلوم ہی نہیں ہوئی۔ اسلیے ہم نہیں کہہ سکتے کہ حق بجانب کون پارٹی ہے۔ ہاں البتہ بحکم تعلیم قرآنی ہم اتنا جانتے ہیں کہ جتنا فساد کرنیوالوں کو گناہ ہوتا ہے اتنا ہی اُسمیں خاموش رہنے والوں کو بھی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما (دو مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر باہم جھگڑیں تو انہیں مصالحت کرا دیا کرو) اسلیے ہمیں اتنے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی معذرة الى ربكم ولعلهم يتقون۔ ہمیں اس امر میں بیشک حیرانی ہے کہ کیا کسی تجویز کے پیش کرنے یا پاس کرنے کے عمل کرنے کے متعلق انجمن کے کوئی قواعد بھی ہیں یا نہیں۔ پھر جس تجویز کے متعلق اتنا اختلاف ہو رہا ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کی ذاتیات تک حملہ آور ہو رہا ہے۔ اُس تجویز کو جو انجمن میں باقاعدہ پیش کر کے پاس یا فیل کرا کر نزاع کو ختم کیوں نہیں کیا جاتا۔ اگر پاس ہو جائے تو مخالف فریق برا نہ منائے اگر فیل ہو جائے تو موافق پارٹی رنجیدہ نہ ہو بلکہ حسب قواعد انجمن کاربند رہے۔ یاد رکھو اگر اسی طرح چندے الگ الگ ہوتے رہے پارٹیاں بنتی رہیں تو قانون قدرت کسی کا لحاظ نہ کریگا۔ خطرہ ہے کہ آیت کریمہ مندرجہ عنوان اپنا جلوہ دکھا دیگی جسکا نقشہ بہت بُرا ہے۔ پھر اُس وقت کوئی اصلاح کارگر نہ ہوگی۔ کوئی تجویز نہ سوجھی جائیگی۔

اس بیان سے ہماری غرض یہی ہے کہ انجمن کی بہبودی بنی رہے ورنہ ہم ہی باور نہیں کر سکتے کہ انجمن کوئی معصوموں اور بے گناہوں کی جماعت ہے۔ انجمن کے کالج یا مدرسہ میں کوئی تعلیمی نقص نہیں ہے جہانتک ہمیں اپنے فن سے واقفی ہے عربی مدرسہ تو انجمن کا بہت کچھ قابل اصلاح ہے یہانتک کہ انجمن کے خود اپنے دعاوی کے خلاف ہے۔ انجمن کو یاد ہوگا۔ جو انہوں نے اول مدرس کی تلاش کے لئے پیسہ اخبار وغیرہ میں اشتہار دیا تھا۔ کیا پھر انجمن نے اُس اشتہار کی کسی شرط کو بھی ملحوظ رکھا تھا جو باعث شرم ہے مگر ساتھ ہی اسکے ہم جانتے ہیں کہ بندوں کے کام خطاؤں اور غلطیوں اور خود غرضیوں سے خالی نہیں ہوتے لیکن اُن غلطیوں کی وجہ سے بنے بنائے کام کی تخریب کے درپے ہونا انصاف نہیں۔

ahmadimuslim.de

پیسہ اخبار کے لائق اڈیٹر کو یاد ہوگا کہ جن سر سید احمد خاں کا انتقال ہوا تھا تو علی گڈھ کالج کے متعلق پیسہ اخبار میں کئی ایک مضامین آتے تھے یہاں تک کہ ایک مضمون بغرض اندراج آتا تو اسی وقت اُسکے متعلق تار آتا کہ ابھی اسے درج مت کرنا چنانچہ آپ نے میرے سامنے جبکہ میں اپنے کسی اشتہار کے تصفیہ کے لئے بہمراہی منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام آپ کے دفتر میں گیا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔ ان کے دماغوں میں فتور ہوگیا ہے۔ تو مہربان من اُن الفاظ اور اُس رائے کو جو آپ اُس وقت متعلقان علیگڈہ کالج کی نسبت قایم کرتے تھے یاد کر کے بیرونی دنیاوی رائے کو اپنے حق میں قیاس کر لیجئے۔ کیا رونے کا مقام نہیں ہے کہ آج ان اخبار آپ لوگوں کو سمجھائیں۔

اللہ اکبر ہم وہ مسلمان ہیں جن کی تعلیم اور دعاؤں کے یہ بھی دعا تھی کہ اللھم لا تشمت بی عدوی۔ بہت کچھ ہنسی ہو چکی ہے بہت کچھ صفحے اڑ چکے ہیں۔ اب تو لعن کرو کہیں عام مسلمانوں کو الٹا سبق سکھاتے ہو کہ وہ بھی ہماری طرف دیکھ دیکھ کر بات بات میں الجھا کریں۔ یاد رکھو ہمیں اس بات کا رنج تو اتنا نہیں کہ ایک اسلامی انجمن کے ممبران اور ہوا خواہان میں یہ اختلاف ہے بلکہ خطرہ ہے تو یہ ہے کہ قانون قدرت کسی کا لحاظ نہیں کریگا۔ چند سے ایسا ہی رہیگا تو (خدا نکرے) آیت کریمہ اپنا صدق دکھا دیگی اور ضرور دکھا دیگی۔

اخیر میں ہم اپنے معزز لوکل معاصر وکیل سے بابت اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ معاف رکھئے اصلاح جب ہی ہو سکتی ہے کہ نیت کا خیال پیدا ہو لیکن جب یہ کمبخت آیا تو بس پھر خیر نہیں۔ آپنے اپنا حق ادا کر دیا۔ اب آپ ذرا خاموش رہیں دیکھیں کارکنان انجمن کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ مگر اتنا بھی یاد رہے کہ کام بنانا ذرا مشکل ہے بگاڑنا مشکل نہیں۔ بیچارہ جولاہا محنت شاقہ سے اپنی گرگہہ پر تانا تنتا ہے جس کو مرغا ایک ہی چونچ سے ایکدم خراب کر دیتا ہے۔

اس سے بڑھکر افسوس ہے کہ قوم میں کوئی صاحب اثر نہیں جو بیچ بچاؤ کر کے اس طوفان بے تمیزی کا خاتمہ کرا دے۔ اب تو اس آگ کے شعلے دور دور تک پہنچنے لگے ہیں۔ پیسہ اخبار ہفتہ وار میں لگتے ہاتھ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کو بھی لتاڑا گیا ہے جسکا

نہیں بحث۔ رنج ہے۔ اور نہیں ہو۔ رنج تو اسلئے ہے کہ ایک بزرگ پیر اسلام تحریری کو جس سے بہت سی قومی خدمات ہوئی ہیں ایسے ناشائستہ الفاظ سے یاد کیا گیا۔ جو قطع نظر ذاتی اعزاز کے صرف طول عمری کے لحاظ سے ہی نازیبا ہے۔ حدیث شریف میں ہے من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منّا (جو بڑے کی عزت نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نکرے وہ ہم میں سے نہیں)۔ رنج اس لیئے نہیں کہ اختلاف کے آثار ایسے ہوا ہی کرتے ہیں۔ خدا کرے یہ اختلاف جلد مٹ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس اختلاف کا نتیجہ بھی مدرسہ دیوبند کی طرح ہو۔ اخیر میں ہم بہ حسب دستور سرپرستان قوم کو توجہ دلا کر بمنت گذارش کرتے ہیں کہ دور دور بیٹھے تماشہ دیکھنا خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج جناب راجہ جہانداد خان صاحب وغیرہ وغیرہ بزرگان قوم ہماری گذارش کے خاص مخاطب ہیں۔ لیتوجہہم الیس منکم رجل رشید۔

انجمن اتحاد پبلک لوپیہ

بزرگ اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکی مہربانیوں سے قوی امید ہے کہ میرے ان چند سطر بے ربط جملوں کو اپنے گرانبہا اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور فرمائینگے۔

اسمیں کسی کو کلام نہیں کہ جتنے عالم اور کائنات عالم ہیں سب حادثہ اور بتدریج نشو و نما پاتے ہیں۔ بڑے بڑے شجاع و بہادر جو میدان کارزار میں اپنے مخالفوں کو نیچا دکھا رہے ہیں۔ وہی اس کے قبل ایک ایسا وقت بھی دیکھ چکے ہیں جو گھٹنوں پر ٹیک کر چلنا دشوار جانتے تھے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کے لیکچرار اور پرلے سرے کے مقرر جو مجالس مقدس میں بے رعب گفتگو کرتے ہوئے کہاں سے کہاں نہیں پہنچتے ہیں انکا بھی ایک ایسا زمانہ گذرا ہے جو مختلف بے اختیاری سے کہاں کہاں گرتے تھے۔ جب اللہ پاک رب العزت کو لوگوں کی نیت مخلص کے باعث نوازنا منظور ہوا تو انہیں یہ منصب بخشا جسکا شکر واجب ہے۔

میں نہایت ادب سے معزز اڈیٹر سے اُس ریمارک (یہ تو ابھی محض

(ف)

کمیہ کرکے دکھایا ہے) کے بابت جو اہلحدیث مورخہ ۱۲ صفر میں کیا گیا ہے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ بہار کے مسلمان کو مسلمانان پنجاب کے ست تو میں نہیں کہ نہیں اپنے مولا کا خوف ہو علوم دینیہ کے شائق ہوں۔ یہاں کی خلقت بیہوں ہے کم نہیں۔ امرا کے لڑکے عموماً انگریزی میں بہرتی ہوتے ہی ہیں۔ اُن کی دیکھا دیکھی متوسط الحال لوگوں نے بھی تقلید کرنی شروع کر دی۔ باقی رہے جو محض مفلس و قلاش ہیں وہی تو عربی تعلیم کی نمک مرچ کو آمادہ ہیں۔ مگر کیا فقر اُن کی آبادی کافی ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ امراء اور رؤسا کی توجہ ضرور ہے لیکن اُنکا تو مذاق ہی کچھ اور ہے۔ خاص شہر عظیم آباد کی آبادی تقریباً چھ لاکھ ہے اور اس میں صرف ایک مدرسہ (مدرسہ اصلاح المسلمین) جسکا خرچ قریب قریب آٹھ یا نو سو روپیہ سالانہ کے ہوگا انجام کو نہیں پہنچتا ہے اور یوں محکمہ جوڈیشیل کے ممبر بنکر وکیل و مختار کی مٹھیاں گرم کرانے کے بڑے شائق۔

مسلمانو! غیرت چاہیئے۔

اس لنگڑے لولے مدرسہ کے طلبہ کی کوشش سے اس انجمن کی بنا قائم کی گئی ہے۔ مگر خدا کی ذات جامع صفات سے (اگر نیت خالص ہے تو) بہت کچھ اُمید ہے۔ الحمد للہ کہ اہل مطابع میں سے پہلا نمبر معاون جو داخل رجسٹر ہوا ہے جناب مولینا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل امرتسری) کا ہے۔ جنہوں نے اپنے مطبع کی کُتب موجودہ میں سے ایک ایک نسخہ ہر کتاب کا نصف قیمت پر مرحمت فرمایا ہے۔ ممبران انجمن بڑے شکر گذار ہیں۔ اور جن بزرگوں نے آئندہ کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی۔ و جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواروی۔ مگر ارسال کتاب میں توقف کی وجہ شاید ناشناسائی ہو تو جناب مولوی عبد الرحیم صاحب (صاحب تذکرہ صادقہ) محلہ میر شکار ٹولہ ڈاک خانہ گلزار باغ بانکی پور کی معرفت مرحمت فرمائیں۔ اور بعض اُن حضرات سے خاص طور پر مخاطب ہوتا ہوں جنکے پاس انجمن کی طرف سے جوابی کارڈ ارسال کئے جاتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اگر معاونت نہ منظور ہو تو جواب سے تو سرفراز فرمایا کریں۔

(راقم برکت اللہ مہتمم انجمن اتحادیہ ڈاکخانہ مہندرو بانکی پور)

اڈیٹر۔ تو آخر اب اُٹھو گے بھی یا یوں ہی مضمون نویسی ہی کرو گے۔ اگر ابھی جگے ڈگمگاں کو جاؤ گے۔ کوئی سمت بھی مقرر ہے۔ ہماری کوئی سنے تو اس قسم انجمن مسلمان بنائیں جسکے ممبر دو دو تین تین ملکر ہر محلہ کی مسجد میں مغرب کے وقت پہنچکر مسلمانوں کو خستہ حالی پر مطلع کیا کریں۔ پہر ترقی ہونے پر گاؤں در گاؤں پہریں صرف آئندہ دینی اور دنیاوی خطرات سے آگاہ کریں۔ نہ اپنا جھگڑا چھیڑیں یا نہ کسی کا جھگڑا مول لیں۔

کاہن کادیانی بیشک رسول ہے

(از مولوی اللہ دتا ستھیل ضلع سیالکوٹ)

کون کہتا ہے کہ کاہن کادیانی رسول اور نبی نہیں ہے۔ اور اُسکا منکر مستوجب سزا نہیں ہے۔ بیشک کادیانی کرشن جی مہاراج ہیں اور رسول ہیں۔ اور اسمیں ہی مجھے برابر شک نہیں کہ کادیانی مہاراج ہی کل عذابوں کا سبب ہیں دنیا میں کادیانی کی موجودگی میں کونسا ایسا عذاب نہ آیا ہوگا جسکا باعث کاہن کادیانی جی نے اپنی تکذیب کا سبب نہیں بتایا ہوگا۔ ابجو زلزلہ آیا ہے آپ اپنے اشتہاروں میں لکھتے ہیں کہ یہ عذاب زلزلہ کا اسلئے آیا ہے کہ میری شناخت ہو جائے۔ (اشتہار ۸ اپریل)

سچ ہے اسپر تو میں دل سے صاد کرتا ہوں۔ اور آپ کی تصدیق میں جناب (فداہ ابی و اُمی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث نقل کرتا ہوں۔ جو یہ ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ دعواھما واحدۃ و حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ و حتی یقبض العلم و تکثر الزلازل و یتقارب الزمان و تظھر الفتن و یکثر الھرج آخر تک یعنی ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ آپس میں لڑینگے دو بڑے گروہ دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ اور یہاں تک کہ قریب تیس کے بڑے جھوٹے دجال ظاہر ہونگے۔ ہر ایک گمان کرے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور یہاں تک کہ قبض ہوگا علم اور بہت ہونگے زلزلے اور قریب ہو جائیگا زمانہ۔ اور فتنے فساد ظاہر ہونگے۔ آخر حدیث تک۔ بخاری چھاپہ مصری جلد ۴ صفحہ ۱۵۶ سطر ۳۰ لغایت ۳۳۔

اس حدیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ مرزا جی ہی کے سبب

ahmadimuslim.de

زلزلہ آیا اور آتا رہیگا۔ کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ کی پیشگوئی میں لفظ زلازل جو جمع کا صیغہ اور قبل اسکے اکثر کا لفظ موجود ہے کہ بہت سے زلزلے آئینگے کیوں ظہور نہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا جی رسول ہیں کون رسول ہیں۔ وہی تیسوں دجالوں میں سے ایک دجال یا تیس کذاب رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ پھر کیا وجہ جو زلزلہ نہ آتے۔ جو لوگ مرزا جی کے اشتہارات اور زلزلہ آنے میں شک کرتے ہیں اور مخالفت ظاہر کرتے ہیں سخت عیب ظاہر کرتے ہیں جبکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح موجود ہے کہ جب کوئی دجال نبوت کا دعوے کریگا تو زلزلے آئینگے پھر چون و چرا کی کیا وجہ ہیں تو مرزا جی یا کرشن قادیانی مہاراج جی کے اشتہارات سے متفق ہوں۔ اور مخالفوں سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوں۔ ہاں البتہ اتنی بات ضروری ظاہر کردینے کے قابل ہے کہ مرزا جی نے ۹ر اپریل کے اشتہار ۱۹۰۵ء ان میں سخت غلطی کھائی ہے وہ یہ ہے کہ مجھے علم نہیں کہ زلزلے سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت؟ بہت خوب کرشن جی آپ کو علم نہیں یا ہر ایک عربی دان کو اگر آپ کو علم نہیں تو میں بتا دیتا ہوں زلزلہ کے معنے بھونچال یا زمین کے لرزنے کے ہیں۔ مگر مجھے یہی پتہ نہیں لگتا کہ جناب نے آفت کا لفظ کسطرح سے لکھدیا۔ جناب کرشن جی مہاراج آفت کے لئے تو کرب کا لفظ ہونا چاہیے۔ جو الہام میں درج نہیں لہذا یا تو آپکی غلطی ہے یا آپکا۔ ملہم کا بہو لگیا ہوگا چاہیئے کہ آخر لگا کر کرب لکھدیتا تھا۔ تاکہ آپ کو اسو قتیہ ندامت نہ اٹھانی پڑتی۔ پھر آپ لکھتے ہیں مجھے علم نہیں دیا گیا کہ یہ حادثہ کب ہوگا۔ (جبتک جناب کا وجود موجود ہے) پھر آپ لکھتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ چند دنوں یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اُسکو چند مہینوں تک یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائیگا۔ شاباش شاباش مرزا جی تیرے کیا کہنے آپ کے سوا کون ایسے پختہ پتے بتا دے۔ مرزا جی اگر یہ پیشگوئی بھی اپنے معنوں پر پوری نہو بڑا ئے خدا پھر ایسے خدا کو تو نمستے کہکر خلاصی ہی کرانی بہتر ہے۔ اور بہت سے زلزلوں حادثوں کے منتظر رہیں اور میں بھی منتظر ہوں۔

الہامات مرزا مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں پر مفصل بحث اور تردید کیگئی ہے۔ قیمت ۵ر (منیجر)

زلزلہ اور اسکا اثر جسم انسان پر

(از جناب ڈاکٹر اجناس صاحب منشی امرتسر)

۴ر تاریخ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کے زلزلے سے جو نقصان جان و مال کا کانگڑہ گلو پالم پور اور اسکے گرد و نواح میں ہوا ہے برسوں تک نہیں بھولیگا اور جسکی یاد سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا ایسا دن دوبارہ نہ دکھلاوے۔ ایسے سخت زلزلے کا اثر دماغ پر ہوتا ہے ([illegible])

۱ (Nervous depression) جو اس روز تھوڑی دیر بعد تجربہ میں آیا۔ بہت اشخاص نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ ہماری کانپتی ہیں۔ اور ہوتی پنڈلی میں اٹکاوٹ معلوم ہوتی ہے (Paralytic stroke) اُن کو سمجھایا گیا کہ یہ زلزلہ کا اثر دماغ پر ہونے سے ہوا ہے خود بخود اچھا ہو جائیگا فکر کی بات نہیں۔

۲ چہار یوم بعد اس حادثہ کے مجھکو ایک بیمار نے اپنے گھر بلایا اور بیان کیا کہ مجھکو تاریخ زلزلہ سے بخار آتا ہے۔ ہرچند علاج دیسی انگریزی کیا ہے فائدہ نہیں ہوا ہے۔ اور نیز چار روز سے نیند نہیں آئی۔

حالت مریض بوقت ملاحظہ۔ حرارت تھرمامیٹر بغل میں ۱۰۱۔ آنکھیں چڑھی ہوئی۔ سر درد نیم پاگل کی سی شکل۔

میں نے اس مریض کو صحابی بخار تشخیص کرکے تسکین بخش دوائی دی۔ ([illegible]) اور مریض دو روز میں اچھا ہوگیا۔

۳۔ ایک بیمار مولوی۔ بعد زلزلہ سوداننگ مکچر سے اچھا ہوگیا۔

۴۔ سلسل البول بعد زلزلہ یہی سوداننگ دوائی سے اچھا ہوگیا۔

۵۔ پیارے ایڈیٹر صاحب آپ کے اخبار کے ناظرین سے ملتجی ہوں (خاصکر حکیم صاحبان اور ڈاکٹر صاحبان) کہ اگر اُن کے تجربہ میں زلزلہ کے بعد ایسے بیمار (جنکے دماغ پر زلزلہ کا اثر ہوا ہو) آئے ہوں تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرمائیں۔

اڈیٹر صاحب بھونچال کے پیدا ہونے کی متعلق مختلف روایتیں اخبار وغیرہ اور زبانزد خلق ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ زمین گئو کے سینگ پر ٹھہری ہوئی ہے۔ کوئی کہتا ہے شیش ناگ یعنی سانپ پر کوئی کچھ۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے آگ ہے جب اسکی شدت سے حرارت بڑھ جاتی

ahmadimuslim.de

ہے تو زمین پھٹ جاتی ہے۔ زلزلہ ہوتا ہے۔ آپ مہربانی کرکے یا آپ کوئی ناظرین میں سے ازروئے قرآن شریف تحریر فرماویں کہ کیا وجہ ہے۔ کیا کچھ انسانوں کے اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔ یا کیا؟

پان کے فوائد

(از حکیم سید شریف حسین صاحب باڑتی۔ حبیبی بہار منسلہ۔ حال مقیم کہریاداں)

اس کو تنبول و تانبول و تملول کہتے ہیں۔ یہ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ مفتح و مفرح و مشتہی و مقوی دل و دماغ و جگر و معدہ و منہی و مدر فضلات و مفتت حصاۃ و مقوی حافظہ و فہم اور حصول نشاط کے لئے مفید ہے۔ اور اسکا چبانا جیسا کہ رائج مختلف حصص ہندوستان میں ہے رطوبت دہن کے لئے مفید ہے۔ و تقویت لثہ و دندان کے لئے بالخاصہ اثر رکھتا ہے۔ ضماداً التیام جراحات کو نافع ہے۔ و مصفی صوت و نافع ضیق و باہ ہے۔

ڈاکٹر صاحب جیسا جیسو چیپچہ لفظوں میں اسکے امتناع کی تحریک کرنا چاہتے ہیں کہیں پان کہانے سے دانت کی رنگت میں فرق بتاتے ہیں کہیں بد ہضمی کا باعث ٹھہراتے ہیں نہ کہیں دانت کے گرنے میں تصص بدلیل بیان کرتے ہیں۔ بہلا جسکے اتنے فوائد ہوں جیسے میں بالا میں درج کرچکا۔ اُس کے امتناع کی تحریک بلا دلیل عبث نہیں ہے؟

علاوہ بریں اسکے ہمراہ کتہ چونہ سپیاری ملا کر گلوریاں بنائی جاتی ہیں کتہ جسکو کاث کہتے ہیں دوسرے درجہ میں بارد و یابس ہے۔ فوائد اسکو سنئے۔ رادع۔ قابض۔ مجفف۔ حابس اسہال۔ مقوی دندان و لثہ و ممور۔ دافع قلاع۔ و کرم شکم و جریان منی و سنج و زحیر و تپ و برص و قروح امعاء۔

سپیاری جسکی عربی فوفل اور فارسی پوپل ہے دوسرے درجہ بارد یابس ہے۔ فوائد بغور سنئے۔ رادع۔ قابض۔ مانع صعود ابخرہ بدماغ۔ نافع امراض دہان۔ و دندان۔ و آورام غلیظ وورد و ہپلو و تقویت دل و معدہ و حبس اسہال و اوجاع حارہ۔

چونا جسے فارسی میں آہک کہتے ہیں وہ تیسرے درجہ میں حار یابس

یہ نزف الدم کا قاطع ہے۔ رعاف کے لئے نفوخاً اکسیر ہے تقویت اعضا اسکے لئے بے نظیر ہے۔ بدہضمی کے ادفاع کا جزو اعظم ہی چونا ہے کیسے ہی بدہضمی کیوں نہ ہو صرف چونے کو کوئی خاک میں لپیٹ کر فرو ملفوف کر جائے تو فوراً شکایت رفع ہوجائے۔

پان میں تین اشیاء مرکب کرکے گلوریاں بنتی ہیں اور اسے ہندوستانی بلکہ اور روگ ہی کہاتے ہیں۔ پان اگر بذاتہ گرم و خشک ہے تو دو اشیائے مرکبہ اسکی بارد و یابس ہیں ایسی ہی ترکیب شدہ اشیاء معتدل کہے جاتے ہیں۔ اور یہ مضر کسی مزاج والے کو نہیں ہوسکتا ہے۔ طرہ پر طرہ یہ ہے ڈاکٹر صاحب جوش میں آکر لکھتے ہیں۔ "کتہ چونے کسی کام میں نہیں آتے"۔ یہ اور ہی سہی۔ ضماداً اسکا التیام جراحات کو مفید۔ اور ورم کے لئے اکسیر۔

اخبار اہلحدیث کے متعلق ایک مشورہ

(از مولوی ابو محمد عبد القادر صاحب چکر دہر پوری)

اما بعد۔ واضح ہو کہ آپکا اخبار گوہر بار اہلحدیث دلدیدہ اللہ تعالیٰ کی صفت و خوبی نام ہی سے ظاہر و باہر ہے بہت ہی عمدہ اور مفید اخبار ہے۔ لہذا عاجز دعا گو ہے کہ رب العالمین اسکو قبول فرماکر عام مسلمانوں کو اسکی طرف راغب کرے۔ ہر شہر قصبہ و قریہ میں گھر گھر جاری و ساری ہو ہر جگہ ہر ایک خاص و عام اسکو وقعت کی نظروں سے دیکھنے لگیں اور بہت ہی اشاعت و ترقی ہوتی جاوے۔ مگر ساتھ ہی اسکے کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ اور کل کوششوں کا لب لباب عاجز کے خیال ناقص میں عام طور سے مشہور کرنا معلوم ہوتا ہے۔ یعنی خوب کوشش سے اچھی طرح شہرت دی جاوے۔ عموماً ہر جگہ ہر شخص کو اسکی اطلاع دی جاوے خصوصاً جماعت اہلحدیث کے کل سربرآوردہ امراء اور رؤساء و مولوی صاحبان و سرداران وغیرہم کو چھپا ہوا اشتہار ارسال کرکے نئے خریدار پیدا کرنے کے واسطے توجہ دلائی جاوے۔ تاکہ وہ حضرات اپنے اپنے دوست آشنا اور تابعداروں اسکا شوق دلاویں اور اسکی خوبی اور ضرورت سمجھا کر ہر شخص دو چار نئے خریدار بنا دیں۔ اور سعادت ضرور ہیں۔

ahmadimuslim.de

ثواب عظیم حاصل کریں۔

یہ تجربہ شدہ ہے کہ کوئی شے جو جبتک اچھی طرح مشہور و معروف نہ ہولے ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ امر مدنظر رکھکر شہرت عام کرنے کے تین ذریعے انسب معلوم ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر (۱) بڑے بڑے نامی گرامی زیادہ چھپنے والے اخباروں میں اہلحدیث کا اشتہار قیمت دیکے برابر کچھ دنوں تک شایع کرانا مثلاً شحنۂ ہند۔ وطن۔ پیسہ اخبار۔ وکیل۔ انوار الاسلام۔ کرزن گزٹ۔ تحفۂ دکن وغیرہ۔

نمبر (۲) بڑے سائز کا پوسٹ کارڈ جس میں اہلحدیث کا اشتہار بھی ہو جیسا کہ عاجز بطور نمونہ کے ایک عدد روانہ خدمت کرتا ہے چھپاکر کفایت سے فروخت کرانا۔ یعنے صرف ۴؍ فی سینکڑہ۔ اُمید قوی ہے کہ بہت فروخت ہو۔ اور مفت میں اشتہار جاری ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ہر شہر میں اُسکی فروختگی کے لئے ایجنٹ مقرر کئے جاوینگے۔ (آپ کے علاقہ میں آپکو کیا گیا۔ ایڈیٹر)

نمبر (۳) یہ کہ اہلحدیث کا اشتہار دس پندرہ ہزار چھپوا کر ہر جگہ ہر شخص کو تقسیم کرانا۔ اور اپنے ہر اخبار کے خریدار کے شامل دو تین ہفتہ عدد روانہ کرکے نیا خریدار پیدا کرنے کی تاکید کی کوشش کرنے کی طرف توجہ دلانا وغیرہ جیسا کہ آپ قبل میں اشتہار دے چکے ہیں۔ بار دیگر ویسا ہی مگر واضح طور پر اشتہار دینا وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ غالباً ایسا کرنے میں جیسا کہ مندرجہ بالا عرض کیا گیا ہے۔ آپ کو کوئی عذر نہ ہوگا بلکہ آنجناب خود ایسا کرنا چاہتے ہونگے۔

الا کم تحویل تنگی خرچ یا کم آمدنی وغیرہ مانع ہونگی۔

لہذا اسکی دو صورت ہیں۔ اول یہ کہ آپ اہلحدیث کی تحویل میں اور روپیہ لگا دیں اچھی طرح دل کھول کے حسب ضرورت صرف کریں۔ تحویل بڑھا دیں ترقی ہونے کی صورت جیسی ہو کرتے جاویں۔ قبل میں دو ایک سال بجائے فائدہ کے نقصان ہونے سے بھی آخر کو فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ جب آپنے مثلاً ۵۰۰ روپیہ صرف کرکے اشاعت وغیرہ کیا اور اُسکے ذریعہ سے کم از کم ہزار دو ہزار خریدار بڑھ گئے تو نقصان ہوا یا کہ فائدہ یقیناً فائدہ ہوگا۔

دوئم یہ کہ اگر آپ اس قدر خرچ کرکے اشاعت کرنے سے مجبور ہیں اور ایسا کرنے میں فائدہ ہے تو اس حالت میں اہلحدیث کے واسطے امدادی فنڈ کے عنوان سے اہلحدیث میں اشتہار جاری کریں۔

حضرات ناظرین اہلحدیث سے امید قوی ہے کہ وے حضرات ضرور اسقدر امداد کرنے سے کوتاہی نہ کرینگے۔ جسقدر کہ آپ کو اسکی اشاعت کے لئے کافی ہوگا۔ ہر ایک ایسا شخص جسکو اسکا خیال ہے۔ ایک ایک روپیہ آٹھ آنہ چار آنہ ارسال کرکے ایک عظیم الشان ثواب کے کام کو انجام دینے میں تکلیف نہ سمجھینگے۔ بلکہ بشوق بجا لائینگے۔ اور اسنے میں آپ کا کام ہی نکل آویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مثل مشہور ہے۔ سات پانچ کی لاٹھی ایک کا بوجھ۔

دیگر یہ کہ جماعت اہلحدیث میں مثل اور گروہوں کے بفضلہ تعالیٰ بڑے بڑے لوگ موجود ہیں۔ اس ذریعہ سے اگر خدا کی مہربانی ہو تو دو چار کیا دس بیس بلکہ سو سو روپیہ ایک ایک شخص دے سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ غالباً دینگے۔ چنانچہ ایسے ذرایع سے بخوبی مذہب حقہ اہلحدیث کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ ہو کہ خریدوں کو جنکو بالکل وسعت نہیں ہے اور اُن کے اخبار دیکھنے سے مخالف اسلام کو شکستیں اور قوم کی بہبودی حاصل ہونے کی اُمید ہو اُن کے نام اخبار مفت جاری کرسکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُس حصے بیش قیمتیں یا حسب مناسب جتنے ہوں اُن والیان ریاست و رؤسا کو جو اسکی خریدنے کی فکر اور فرمایش نہیں کرتے اُن کے پاس بھی اہلحدیث روانہ کیا جائے یا یوں کہئے کہ مذہب حقہ کی دعوت دیا جائے تو بجا ہے جیسا کہ امیر المومنین اعلیحضرت سلطان المعظم و شریف مکہ معظمہ و بعض اکابر رؤسائے عرب۔ اور اعلیحضرت امیر کابل و اُن کے وزراء و اعلیحضرت نظام والی حیدرآباد دکن اور اُن کے بعض جاگیرداران۔ و جناب بیگم صاحبہ بھوپال اور اُن کے بعض ملازمین حکام۔ و جناب نواب صاحب والی ریاست ٹونک و جناب نواب والی ریاست رامپور و بعض اکابر پنجاب مثل سورتی و دہلی والے بڑے بڑے نامی گرامی

کلکتہ و بمبئی اور رنگون وغیرہ وغیرہ۔ فقط والسلام۔

اڈیٹر سب سے آسان تجویز یہی ہے کہ قدردانان اہلحدیث اپنا پرچہ سمجھکر ہمیشہ اسکی اشاعت میں لگے رہیں۔ کسی حد پر محدود نہوں۔ اور اس کام کو ایک دینی کام موجب ثواب جانیں۔

مناجات عاجز

اے خدا دل کو رہیگی بیقراری کب تلک
اور آنکھوں سے ہماری اشکباری کب تلک

یا الٰہ العالمین دنیا تم اپنے رہیں
ظلم سے طاعون کے ایسی آہ و زاری کب تلک

کر رہا ہے چند برسوں سے یہیں برباد آہ
ہوگی یارب اس بلا سے رستگاری کب تلک

ہو رہے ہیں یتیم چھوٹے چھوٹے بچے اولاد والے
ان یتیموں کی کریگا اب کون یاری کب تلک

گرتی جاتی ہیں گود ماں خالی وہ اولاد عزیز
باپ کی جان اور ماں کی دل لاری کب تلک

کمسنی میں سینکڑوں بیوہ ہوگئیں و لاوارث شیر خوار
دربدر ماری پھریں قسمت کی ماری کب تلک

بچوں اور بیووں کا نوحہ سنتے ہیں شام و سحر
رات دن روتی رہیں آنکھیں ہماری کب تلک

دن یتیموں کے بیاں شب کو سنا لیں ہر یقین
نیند آتی ہی نہیں اختر شماری کب تلک

مال و زر برباد ہو اور جان ہی بچتی نہیں
بے تحاشا یہ کی کریں بیمار داری کب تلک

ایک کو دفنا کے پھرتے ہی ہوا فوراً خیال
آئی سکتے آتی ہے اب کسکی باری کب تلک

اک گھڑی میں گھر کا گھر ہے ہوگیا گو ہو پچاس
یہ ضرب المثل ناپائداری کب تلک

سینکڑوں لاوارثی نعشیں پڑی ہیں گور تشنہ
گاڑی ہی جاتی ہیں نعش کی خواری کب تلک

حال بیت دیکھتے اور سنتے ہی گھبرا گیا
یاد کرتے رہیں مردہ شماری کب تلک

جنگل و میدان یا زیر شجر جا کر رہیں
اچھے اچھے چھوڑکر محل و اٹاری کب تلک

گھر کو خالی چھوڑ کر جاؤں کو لیکر چل بسے
نذر ہو چوروں کے سب دولت ہماری کب تلک

رات کو شبنم ہر دشمن زہر ہے اور دن کو دھوپ
ماہی بے آب ہی بیقراری کب تلک

گھر میں اپنے سو طرح کی نعمتیں کھاتے تھے جو
ریگ و صحرا میں کریں فاقہ گذاری کب تلک

نازنیاں شرفا کی شکلیں جن کو دیکھا نہ تھا
زیر سایہ برگ درختوں کے فاقہ داری کب تلک

سے منہ چھپا کے گھر والوں کو آیا سراب
زندہ درگوروں سی ہو حالت ہماری کب تلک

جبکہ نافرمانیاں حد سے زیادہ ہو گئیں
پھر بھی یہ گرتا بلا تو بردباری کب تلک

زرجو کی پوری گت ستر اعمال بد کا یہ خدا
لغو عصیاں کی رہے امیدواری کب تلک

شان قہاری تری جی بھر کے ہمنے دیکھ لی
باپ پال سو بھی جو تیرا لطف ہو تیر سوا

بحر بے پایاں و گرداب مصیبت میں تباہ
اے رب کون و مکاں خلقت تری کرتی ہے

ضایع ہوتے جاتے ہیں بندے ترے اے کبریا
پاچکے جب کیا تتا اب تو پھر رحم کر

ہم تو اپنے جرم کے اقرار کرتے ہیں و لے
عذر خواہی کر رہے ہیں ہر طرح سے شرم

ہوتی ہو مصنوع سے صانع کی صنعت آشکار
ایسی عبرت ہو ہمیں پھر خدا کو دیکھکر

گر چہ کچھ بھی ہے تو ہیروں کی شجرہ اکتو
باپ دادوں کے چلن سے تا ابد کر نکیر

بادہ غفلت کی پائی خوب ہی ہمنے سزا
کبر میں فرعون اور نمرود کے استغفار ہر

ساری عمریں فسق و عصیاں میں گذاریں ہم
واسطہ دیتے ہیں ہم تجھکو رسول پاک کا

پھر ازواج شفیع المذنبین دل کا چین
پھر خلفائے پیمبر سالکان راہ حق

پھر صحابہ و آل و شہید کربلا
از طفیل حضرت خیر النساء بنت رسول

رحم کی تیرے ہو ہم انتظاری کب تلک
دیکھینگے ہم شفقت پروردگاری کب تلک

ہو رسول اللہ کی امت پیاری کب تلک
اس بلا کبخت سے گریہ وزاری کب تلک

جوش میں آئیگی بھجر دگاری کب تلک
ہے ترا قہر و غضب کی پائداری کب تلک

تیری رحمت کی کریں ہم انتظاری کب تلک
غرق بحر انفعال و شرمساری کب تلک

جب نہیں مصنوع تو لطف صنع باری کب تلک
ور دیں رکھتے ہیں ہم آیات باری کب تلک

دیکھتے ہیں شوق سے مسلم بخاری کب تلک
دیکھیں ہم میں آتی ہے پرہیزگاری کب تلک

چھوٹتی ہے اب بھی ہم سے تشنہ کاری کب تلک
دیکھتی دنیا ہے ہم میں خاکساری کب تلک

ہو کریں کہا کر ہی آئے دینداری کب تلک
دیکھیے آتی ہے تو مطلب براری کب تلک

اس بلا سے جانستاں تیرہ روزگاری کب تلک
خلق پر ہوتی ہے رحم و لطف باری کب تلک

ہوتی ہے میری دعا مقبول باری کب تلک
بند ہوگی خلق کی یہ آہ و زاری کب تلک

گر دعا مقبول ہو پھر بندگان صالحین
ہم طرح رو رہے عابد بیماری کب تلک

درخواستیں

نمبر ۲ ایک صاحب اہل علم رائے پور سے اخبار مفت طلب کرتے ہیں۔

نمبر ۳ ایک شخص موضع دودھ ضلع گورداسپور سے اخبار کی بابت درخواست کرتے ہیں۔ نمبر ۵ میر مصطفی علی صاحب از ناگپور لکھتے ہیں میرا ایک دوست تفسیر ثنائی اردو کا شائق ہے مگر نادار ہے چھ روپیہ قیمت میں سے ایک روپیہ میں دونگا۔ اصحاب کرم توجہ فرماویں۔

اور نیو ی تیادوی سوکھی
قیمت (عہ)
الہامات مرزا
قیمت ۲؎
مغالطات مرزا
قیمت ۲؎
رتیبیہ

ایک نیچری قرآنی کے لباس میں

ہم نظر باز و نسے تو چھپ نسکا جان جہاں + تو جہاں جاکے چھپا ہمنے وہیں دیکھ لیا

امرتسر کے ایک لوکل اخبار میں اندنوں ایک نیچری نے عجیب طرز اختیار کر رکہا ہے - اُسنے اہلحدیث کے ایک سادہ دل دوست کے کندہے پر بندوق رکہکر تمام دنیا کے مسلمانوں پر چلانی چاہی تہی - مگر صد شکر ہے کہ دوست مذکور نے دفتر اہلحدیث میں آکر ۱۵ - ۲۰ آدمیوں کے سامنے ہماری بیان مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۵ مئی کی تصدیق کی - اور صاف کہا کہ جو مضمون میرے نام پر لکہا گیا ہے وہ میرا لکہا ہوا نہیں - اور یہ کہ میںنے فریق ثانی کو کہدیا تہا کہ مولوی صاحب کا جواب معقول ہے - اسلئے ہمیں دوست مذکور کی راستبازی پر خوشی ہے - اب کے پہر نیچری مذکور نے وہی مسئلہ اٹھایا ہے - یعنے تمام دُنیا کے مسلمانوں کے خلاف کسی خاص وجہ سے اُسکا دعوٰے ہے کہ دادا کی نرینہ اولاد کے ہوتے ہوئے بہی پوتا وارث ہونا چاہئیے - اور اس دعوے پر آیت یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ کو پیش کرتا ہے - چنانچہ بعد ذکر آیت کے لکہتا ہے

نمبر (۱) "اب اسکی دو صورتیں ہوسکتی ہیں اوّلاً - یا تو بیٹوں اور بیٹیوں "اور پوتوں اور پوتیوں وغیرہم یعنے سب اولاد کو یکجا کرکے اُن "میں سے ہر مرد کو ہر عورت سے دو چند حصہ دیا جائے -

نمبر (۲) "ثانیاً - دیا ہر بیٹے بیٹی کو پہلی اولاد ہونے کے باعث اپنی اپنی اولاد "پرورش میں روک قرار دیکے اوّلاً اُن بیٹے بیٹیوں کو ہی ورثہ "دیا جاوے - اور اگر کسی پوتی پوتے کا باپ مرگیا ہو یعنے "روک جاتی رہی ہو - تو اُسوقت پوتے پوتی کو بہی بالضرور حصّہ "ملے - اگلی ہی دو صورتیں ممکن ہیں - پہلی یہ کہ پوتے پوتیوں کو "اپنے اعمام کے ساتھ محض اولاد کے مفہوم کے مطابق "حصہ دیا جائے -

نمبر (۳) "اور دوسری صورت یہ ہے کہ مردہ بیٹے کی اولاد کو جو کہ "دوسری اولاد ہے اور جن سے وارث ہونے کی روک "جاتی رہی ہے پہلے ولد کا قائم مقام قرار دیکے - دیگر پہلی "اولاد کے ساتھ یعنے اُن کے چچوں کے ساتھ ایک ہی حصہ دیا جاوے "حاصل کلام جبتک اولاد کے لفظ میں پوتے پوتیاں داخل ہیں خواہ "کوئی ہی صورت تقسیم کی کیوں نہ سمجھی جائے - پوتے پوتیوں کا "حصہ کلام اللہ شریف سے بالضرور ثابت ہے"

یہ ہے اصل مدعا اُن کے سارے مضمون کا - جسپر ہمنے بغرض آسانی نمبر لگا دیئے ہیں - کل تین صورتیں ہوئیں - اب سُنئے آپکی یہ تینوں صورتیں غلط ہیں - شاید اسی لئے آپ نے کوئی صورت خاص اختیار نہیں کی -

پہلی صورت کی بنا تو یہ ہے کہ پوتے کو مستقل وارث سمجہا جائے - حالانکہ تیسری صورت میں آپ اُسکو قائم مقام سمجہتے ہیں اور اسی مضمون میں کئی ایک جگہ پوتے کو بیٹے کا قائم مقام لکہتے ہیں - اسلئے اب اسکو اصل مستقل وارث قرار دینا خبط نہیں تو کیا ہے - اور سنئے اگر پوتے مستقل وارث ہوں - حالانکہ باپ کو ہوتے ہی وارث نہیں - تو بتلاؤ ایک شخص کے دو بیٹے ہیں ایک بیٹے کے آگے چار بیٹے ہیں - تو کیا اب یہ چار پوتے اور انکا باپ شخص مذکور کی جایداد سے پانچ حصے لینگے اور دوسرا بیٹا ایک حصہ لیگا - کیا آپ کا انصاف اور ایمان یہی حکم کرتا ہے - کیا آیت کا یہی مطلب ہے؟

دوسری صورت بہی آپکو مضر ہے مگر آپ خوش قسمتی سے سمجہتے نہیں باپ کو بیٹے کے لئے جو آپ اس صورت میں روک مانتے ہیں تو کیوں؟ صرف اسلئے کہ پوتوں کو حصہ اُسکے ذریعے سے ہوکر پہونچتا ہے - بس یہی ہم کہتے ہیں کہ پوتوں کو چونکہ اپنے باپ کے ذریعہ سے حصہ ہونچنا تہا جو اصل مورث اعلیٰ (دادا) کی زندگی میں مرگیا - اسلئے اسکی مثال وہی ہوئی کہ راجباہہ میں نہر کے ذریعہ سے پانی دریا کا پہونچتا تہا مگر پانی پہنچنے سے پہلے نہر کا تعلق دریا سے ٹوٹ گیا - تو راجباہہ میں پانی کہاں سے آئیگا -

پہر دیکھئے - آپ کا علمی سرمایہ کہ آپ اس صورت کی دو صورتیں لکہتے ہیں - حالانکہ جس کو آپنے پہلی قسم اس مقسم کی بنا یا ہے - اس سے مقسم کی ماہیت کا ثبوت نہیں ہوتا ہے - کیونکہ مقسم میں روک کا مفہوم داخل ہے اور تقسیم کی صورت اولیٰ میں محض اولاد کا ذکر ہے جس میں روک کا مفہوم نہیں - اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ آنکہوں نور نہیں اور نام نین سُکہہ - پڑہے نہ لکہے نام محمد فاضل - پہلے تو

ہیں تمام دنیا کے علماء کو ڈانٹتے ہیں مگر تقسیم کے مفہوم کی خبر نہیں۔ تیسری صورت بھی غلط بلکہ آپ کو مضر کیونکہ پوتوں کو ولد کا قائم مقام کہنا صحیح آنکی محرومی کی دلیل ہے جسکا مفصل بیان دو رسالہ کے اہلحدیث میں ہم کر آئے ہیں۔ اور آپکی صورت اول میں بھی کچھ لکھا گیا ہے۔

پیارے دوست سنو! اہل معقول کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ علت بعید کا اثر معلول تک نہیں پہنچتا۔ بلکہ اسکا اثر اپنے معلول پر ہوتا ہے۔ پھر معلول اول اپنا اثر اپنے معلول پر پہونچاتا ہے۔ اسی عقلی اصول کے مطابق شریعت میں ترکہ کی تقسیم ہے کہ دادا کی جائداد سے پوتا اُسی صورت میں حصہ لیگا جب دادا کا اصلی بیٹا

نہ ہو۔ یہ بالاختصار آپکی تحریر کا جواب ہے۔

انکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم

کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

باقی علماء کرام اور خاکسار کی نسبت جو آپنے بدزبانی سے کام لیا ہے اُس کا ہمیں کوئی رنج نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں ؎

چو تحبت نماند جفا جوئے را

بہ پیکار گردن کشد روئے را

فتوے

س نمبر ۲۰۶۔ ہر سال تاریخ و یوم مقررہ پر اولیاء اللہ کے مقابر اور اکابر کے مزارات پر بزم طرب ترتیب دینا میلہ لگانا۔ اور روشنی وشیرینی وغیرہ کا اہتمام کرنا (جسکا نام عرف عام میں عرس مشہور ہے) جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں ہے تو اسمیں کیا قباحت اور دین کا کونسا نقصان ہے۔

س نمبر ۲۰۷۔ اولیاء اللہ کے مقابر اور مزارات کی زیارات کے لئے دور دراز کا سفر کرکے جانا جیسے خواجہ معین الدین اجمیری کی مزار کی زیارت کے لئے جاتے ہیں) درست ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۲۰۸۔ عورتوں کا قبروں اور مزاروں کی زیارت کے لئے جانا۔ درست ہے یا نہیں۔ اگر درست نہیں ہے تو کونسی دلیل سے۔؟

س نمبر ۲۰۹۔ ہم اکثر دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے نام کے مصنوعی اور فرضی مزار بناکر ان مزاروں کی زیارت کیلئے لوگ جاتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ پس فرضی مزار بنانا اور اُن کی زیارت کو جانا گناہ ہے یا نہیں۔ اور اگر گناہ ہے تو کس قسم کا گناہ ہے۔

س نمبر ۲۱۰۔ اہل اسلام کو کتابی اور غیر کتابی کافروں یعنے یہود ونصاریٰ ہنود و مجوس سے میل ملاپ رکھنا انسے مصافحہ کرنا اور اُن کے گھر کھانا کہانا اُنکی دعوتیں وضیافتیں قبول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔؟

س نمبر ۲۱۱۔ نکاح میں مہر زیادہ باندھنا چاہیئے یا کم۔ اور مہر کی مقدار اور حد کہاں تک ہے۔ اور جناب رسالتمآب صلعم کی بنات طاہرات کے مہر کسقدر باندھے گئے تھے۔ (السائل عبدالرؤف از ناسم بہار)

ج نمبر ۲۰۶۔ عرس وغیرہ کرنے کا شرع شریف میں کوئی ثبوت نہیں بلکہ بدعت کی ایک وجہ ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے لا تجعلوا قبری عیداً لا تجعلوا قبری وثناً۔ ان عرسوں ہی کی بدولت اہل اسلام میں قبر پرستی کی وبا پھیلی ہے۔ خدا مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

ج نمبر ۲۰۷۔ ناجائز ہے مسجد الحرام مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مکان کے اعزاز سے سفر کرکے جانا جائز نہیں۔ لا تشد الرحال الا الی ثلاث مساجد۔

ج نمبر ۲۰۸۔ عورتوں کو قبروں کی زیارت سے حدیث میں منع آیا ہے کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا (یعنے میں تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم کیا کرو) اس حدیث میں بعض علماء عورتوں کو بھی اس اجازت میں شامل سمجھتے ہیں تاہم عورتوں کا نہ جانا ہی بہتر ہے۔

ج نمبر ۲۰۹۔ فرضی اور مصنوعی مزار بنانے والوں پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔ پھر زیارت کیسی۔

ج نمبر ۲۱۰۔ اگر انکی دعوتیں کہانیں کوئی مذہبی نقصان نہو یعنے عوام میں اُنکی مذہب کی خوبی کا اثر نہ پہنچتا ہو تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

ج نمبر ۲۱۱۔ مہر کی بابت شریعت نے ترغیب دی ہے کہ جس نکاح میں مہر کم ہوگا وہ موجب برکت ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مہر کی زیادتی کوئی عزت ہوتی تو آنحضرت کی بنات طاہرات کا مہر سب سے زیادہ ہوتا حالانکہ حضرت فاطمہ

انتخاب الاخبار

۱۱ مئی سے ۱۴ مئی تک زلزلہ کی پیشگوئی کی تاریخیں تھیں جو بخیریت گزر گئیں۔ ۱۴ و ۱۵ مئی کو امرتسر لاہور میں نہیں معلوم یہ خبر کیونکر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ کہ قادیانی کرشن جی اس دنیا سے سدھار گئے (زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو)

ہندوستان میں پچھلی دو صدیوں میں جو زلزلے آئے وہ سب سوا کوہ ہمالیہ سے ہی اُٹھتے رہے۔ ۱۸۱۹ء کے زلزلہ علاقہ کچھ کے سوا کوہ ہمالیہ سے ہی اُٹھتے رہے۔ ۱۸۳۷ء کے زلزلے نے جو آسام سے آیا بنگال میں تین لاکھ جانیں ضایع کیں۔ اس وقت بھی شاید کسی مسیح یا مہدی پر ایمان نہ لایا گیا ہوگا۔ ۱۷۶۲ء اور ۱۸۲۹ء میں بنگال و برما کو زلزلہ سے سخت نقصان پہونچا۔ ۱۸۳۲ء کے زلزلہ میں نیپال و بنگال کو بہت صدمہ پہنچا۔ ۱۸۶۹ء کے زلزلہ میں جو کچار سے اُٹھا آسام و مشرقی بنگال تہ و بالا ہوئے۔ ۱۸۹۷ء کے زلزلہ آسام نے مونگیر تک صوبہ بنگال کو بھی ویران کر دیا تھا اور نینی تال تک محسوس ہوا۔ یہ تو کوہ ہمالیہ کے شمال مشرقی حصے کے چند بڑے بڑے زلزلوں کا سن ہیں۔ سمال مغربی حصہ کے بڑے زلزلے حسب ذیل ہیں۔ ۱۷۲۰ء اور ۱۸۰۳ء کے زلزلے دلی تک بشدت محسوس ہوئے قطب صاحب کی لاٹھ کی بالائی منزل ۱۸۰۳ء کے زلزلہ ہی میں گری تھی۔ لاہور میں ۱۸۲۷ء میں سخت زلزلہ آیا۔ کشمیر میں ۱۸۲۸ء اور ۱۸۸۵ء میں شدید زلزلے آئے۔ آخری سال کے مئی و اگست کے درمیان کشمیر میں متواتر زلزلہ آتا رہا۔ جسکے دوران میں ۳۵ سو جانیں ضائع ہوئیں ۱۸۴۲ء میں جس زلزلہ نے افغانی قصبہ جلال آباد کے قلعہ کو منہدم کر دیا۔ وہ مسوری تک محسوس ہوا تھا۔ مبصروں کا بیان ہے کہ سلسلہ کوہستان ہمالیہ کی اکثر چوٹیاں ابھی پوری بلندی تک نہیں پہونچیں۔ ان کے نیچے ابھی آتش فشانی مادہ موجود ہے جو گاہ گاہ ابھر او نچا کرتا رہتا ہے۔ ایک مبصر کا بیان ہے کہ شملہ کا ٹون ہال جس بلندی پر ہے وہ اسی طرح اُبھری تھی اور ایک دن پھر اپنی اصلی سطح پر بیٹھ جاویگی جاپان میں ۱۸۸۵ء سے ۱۸۹۲ء تک ۸۳۳۱ زلزلے یعنے بالاوسط فی یوم ...

ایک ہزار آئے۔ (وطن)

کانگڑہ کے ایک استادہ مکان کے ملبہ سے ۲۵ دن کے بعد ایک چکور جو پنجرہ میں بند تھی۔ زندہ نکلی۔ (یہی ربیت اُسی کی صفت ہے)

برھمو اخبار دہرم پرچارک لکھتا ہے۔ کہ اگنی ہوتری صاحب آج سے چند سال پہلے زلزلہ کو حکمت ربانی بتلاتے تھے اور خدا کو رحیم و کریم سمجھتے تھے مگر اب اس زلزلہ کے موقعہ پر وہ اُن لوگوں پر جو خدا کو رحیم بتاتے ہیں سخت خفا ہو رہے ہیں۔ (کیسی عقل کے مالک ہیں۔)

حصار میں جاٹ کانفرنس نے منعقد ہوکر یہ رزولیوشن پاس کیا۔ کہ پنجاب کے تمام جاٹوں کو چاہیئے کہ عدالت میں جانے کی جگہ وہ اپنے تنازعات پنچایتوں کو قایم کرکے ان کے ذریعہ سے فیصلہ کرایا کریں۔ (مسلمانو اتم تو سوچو)

کراچی کے بندرگاہ کے قریب ساحل سمندر پر سینکڑوں مردہ مچھلیاں پڑی ہوئی پائی گئیں۔

شاہ ایران اغلباً ماہ آئندہ میں سیر و سیاحت کے لئے فرانس میں وارد ہونگے (دورکا سرہی کیا ہے۔)

سائبیریا میں جھیل بیکال کے گرداگرد کی ریلوے لائن برف کے تودہ کے گرپڑنے سے ٹوٹ گئی ٹرینوں کی آمدورفت بند ہے۔

ایک معزز فرانسیسی موسومہ ایم لوگبین کو سعدا کے لڑکے اور ایک انگریز کے جاپانیوں نے جاسوسی کے الزام میں ٹوکیو میں گرفتار کر لیا۔

چار آنے والے تار کی شرح میں ترمیم۔ یکم جولائی آیندہ سے ڈیفرڈ قسم کی تاریں چار آنے محصول ادا کرنے پر دس لفظ تار میں بھیجے جاسکینگے دس الفاظ سے زیادہ الفاظ ہونے کی حالت میں ہر زائد لفظ کا ایک آنہ محصول لگیگا۔ لیکن اب اس تار میں پتہ کے الفاظ کا بھی محصول لگا کریگا۔ جو اب تک نہیں لگا کرتا تھا اب تک پتہ کے چھ لفظ بھیجے مفت بھیجے جاتے تھے۔ لیکن پہر تار کے مضمون میں چار آنے کا محصول ادا کرنے پر صرف دہی لفظ بھیجے سکتے تھے۔ بات تو وہی رہی لیکن اب مضمون کا زیادہ بھیجا سکا کرینگے بشرطیکہ پتہ کے الفاظ کم ہوں۔

خدیو مصر نے حال میں ایک حکم جاری کیا ہو کہ مصر کی مختلط عدالتوں میں انگریزی عدالت کی زبان بھی جاوے (دھنا کی نشان جسکی لاٹھی اسکی بھینس)

ahmadimuslim.de

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک ! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن ہونے کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے رنگ و روغن کھل جاتے ہیں افسوس ہے کہ جنگل لاڑی کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے۔ کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بہیوپاریوں کے بہت سے کارخانہ دار ہیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال منگاکر باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو نقصان ہوتا ہے اسی وقت کو دور کرنے میں قیمت میں رعایت کردی ہے۔ اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ صرف پکی بات کا وعدہ ہے۔

غیر معمولی رعایت ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کردی ہے بجائے ۳ ر فی انچ بکس کے ۲ ر فی انچ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں۔ اور "ارزاں فروشی بسیار فروشی" پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے اُمید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	[illegible]	[illegible]	بحساب قیمت آٹھ فی انچ					کیش بکس
نمبر ٹرنک	۳۶	۳۴	۳۰	۲۶	۲۴	۲۲	۲۱	۱۲ رفی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مالہ جیبی ۲-۱
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیش بکس سٹیل [illegible]

نوٹ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خطوط تابت [illegible]

المشتھر محمد عبدالعزیز و عبداللہ [illegible] کوٹ ٹرنک مرچنٹ بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

ملح سلیمانی یا ضامن صحت

اگر آپ کو اپنی صحت کی ضرورت ہے تو ہمارے کارخانہ کی تیار شدہ ادویہ کا استعمال رکھیں جنکی ترکیب میں کسی مذہب و ملت کی کے خلاف کوئی چیز ملائی نہیں جاتی شافی مطلق کی عنایت سے ہمارے کارخانہ کی خاص خاص دوائیں اپنے پُراثر کرشموں سے پبلک کو اپنا گرویدہ بنا رہی ہیں۔ اگر آپ بالکل تندرست ہیں تو حفظ ماتقدم کے طور پر کانف پلز کی ایک گولی یا کارخانہ کا ملح سلیمانی یعنے جوارش ہاضمہ کی ٹکی کا روزانہ استعمال رکھیں۔ جس سے صحت قایم ہوکر جگر میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کا حجم اور وزن ترقی پکڑتا رہتا ہے دل و دماغ اور بیداری میں طاقت۔ آلات تنفس۔ آلات بول و براز صاف ہوکر ہضم میں قوت اور دل میں فرحت رہتی ہے۔ اور خدانخواستہ اگر کوئی کسی مرض میں مبتلا ہو تو کارخانہ ہذا کی مناسب ادویہ سے رفع کرنے کی کوشش کریں مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے۔

ملح سلیمانی یعنے جوارش ہاضمہ معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اسکی قوت کا محافظ رہتا ہے۔ حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہوکر خون جدید پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہوکر چستی اور مردانگی پیدا ہوتی ہے جس سے انسان صحیح المزاج والقوی رہ سکتا ہے۔ ملح سلیمانی قبض کو رفع کرتا ہے اسلئے اسکے استعمال سے خون کی تمام خرابیاں دور ہوجاتی ہیں ہمارا **ایجاد کردہ نمک سلیمانی** گردہ اور مثانہ کی پوری محافظت کرکے معدہ اور جگر کے تمام فضلات فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے اسی وجہ سے بار بار پیشاب آنے کو روکتا ہے اور گنٹھیا کو بھی مفید ہے ہمارا **مجوزہ ملح سلیمانی** امراض معدی مثل کمی اشتہا درد شکم نفخ۔ قراقر۔ ترش یا جلی ہوئی ڈکاریں۔ اسہال ہیضہ بدہضمی ہیضہ تخمہ بتلی ہے۔ قلت یا کثرت ریاح قبض دائمی یا عارضی۔ اور قولنج وغیرہ میں تیر بہدف کا کام دیتا ہے۔ یہ ملح سلیمانی بواسیر خونی و بادی یا ریحی۔ مستورات کے ایام ماہواری کی خرابیوں اور امراض چشم خاصکر تیزی بصارت اور قوت باہ کے واسطے بھی مفید ہے قیمت فی شیشی عہ قیمت ایک ڈبہ جسمیں سات شیشیاں ہونگی للعہ روپے۔ المشتھر حکیم محمد ابراہیم چشتی مالک شفاخانہ چشتیہ امرتسر میدان کنال ہال امرتسر کوکب نسیت چشتیہ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

اہلحدیث

SOHDRA 25 JU 05

امرتسر ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۲۳ ماہ جون سنہ ۱۹۰۵ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روساء و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible] ۱۲
چھ ماہ کے لئے	[illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس ہوگی۔

نامہ نگاروں کی مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ مالک سے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھدینا ضروری ہے۔

قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ کرشن جی موصوف نے ۱۰ اپریل کے الحکم میں اپنے اڈیٹروں اور مریدوں کو اہلحدیث وغیرہ مخالفین کے جواب دینے سے روک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ ان سب کو تفویض الی اللہ کرو اللہ تعالیٰ کی یہ وحی بتاتی ہے کہ وہ آپ فیصلہ کرنے والا ہے خدا تعالیٰ کے اس فعل میں اپنا دخل بھی معصیت ہے۔ وہ خود احکم الحاکمین ہے۔ تمہارے قلم میں اتنا زور نہیں ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کے فعل میں ہوگا۔"

اس پر قدیمی فرمانبردار اڈیٹر الحکم نے اپنا ریمارک لکھا تھا کہ خدا کے مامور اور مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ

ہیں کبھی مخالف کی جواب میں پیسہ قلم اٹھاؤں پس اہلحدیث ہویا کوئی اور اخبار جو اس سلسلہ عالیہ پر اعتراض کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مہدی اور مسیح کی توہین کرتا بے باکی اور شوخی کے ساتھ گالیاں دیتا ہے جس امر کا میابی سمجھتا ہے وہ جتنی گالیاں دینی چاہتا ہے دیتا رہے۔ میں اسکو مخاطب نہیں کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ کے فیصلہ پر نظر رکھونگا۔ آج سے یہ سلسلہ الحکم میں بند کیا جاتا ہے اور خدائی فیصلہ کا انتظار فانتظروا انی معکم من المنتظرین (الحکم ۱۰ اپریل صفحہ ۱۲ کالم ۳)

لیکن افسوس کہ ایڈیٹر صاحب نے اس عہد و اقرار کو نہ نباہا۔ تھوڑے ہی دنوں بعد ۱۴ مئی کے الحکم کے صفحہ ۶ پر پیسہ اخبار کو جوابات دیئے۔ جسکے سرے پر ایک شعر بھی لکھا کہ

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

اس شعر کے بعد ایک بڑا لمبا مضمون پیسہ اخبار کے جواب میں لکھا ہے۔ پھر اسی پرچہ ۱۴ مئی کے صفحہ ۱۰ پر اخبار وطن لاہور کے ایک مضمون کا جواب ہے جسکی سرخی یہ ہے "وطن کے ایڈیٹر تو خاموشی ہی بہتر تھی" پھر ۲۲ مئی کے صفحہ ۱۱ پر پیسہ اخبار اور پرکاش کو جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ غرض اسی طرح کئی ایک مخالفوں کو جوابات دیئے میں مضامین لکھے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ

کیا اب آسمانی فیصلہ کا انتظار نہیں رہا یا فیصلہ ہو گیا۔ تو کیا آپ کے خلاف منشا رہا ہے جو اپنے قلم سے کام لینے لگ گئے۔ نہیں بلکہ اصل یہ ہے کرشن جی بھی اپنے قول و اقرار کے اتنے پکے نہیں آپنے کئی ایک دفعہ توبہ کی مگر وہ توبہ ایک رندکی توبہ سے زیادہ دیر پا ثابت نہوئی۔ جو کہتا ہے ؎

شب کو مے خوب سی پی صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہی حال جناب کرشن جی کا ہے۔ چنانچہ ۱۰ اپریل کے الحکم میں آپ نے خاموشی کا سلسلہ دیا تو ۱۰ اپریل کو ایک اشتہار الندا چھاپا جسمیں پیسہ اخبار وغیرہ کے نام سے لیکر جواب دیئے پھر ۲۳ مئی کو اشتہار چھاپا۔ وہ تو سارے کا سارا ہی پیسہ اخبار کے ایک مضمون کا جواب ہے۔ یعنی پیسہ اخبار نے لکھا تھا کہ جبکہ مرزا صاحب نے گورنمنٹ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت خوفناک پیشگوئی کا اظہار نہ کرونگا۔ تو اب زلزلہ کی پیشگوئی کیوں کی۔ گورنمنٹ کو اسپر توجہ دلائی تھی اسپر حضرت مسیح اور مہاراج کرشن جی کو لالے پڑ گئے تو ۲۳ مئی کو گورنمنٹ کے حضور میں ایک معذرت لکھی جسمیں پیسہ اخبار کو جواب دینے کی کوشش کی۔

یہ وجہ ہے کہ الحکم کے ایڈیٹر کو بھی حوصلہ ہوا کہ وہ مخالفوں کو جواب دینے لگا۔ کیونکہ اسنے دیکھا کہ خود بدولت مہاراج ہی اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے مسیح مہدی کرشن اور کیا نہیں کیا ہی خدا کے فیصلہ سے پہلے قلم اٹھا چکے ہیں۔ پھر ہمارا تو منصب ہی یہی ہے کہ ؎

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

لیکن کیا اہلحدیث کا حق نہیں کہ کرشن جی مہاراج سے درخواست کرے کہ ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہمنے آپکا کیا گناہ کیا کہ ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے۔ اور اہلحدیث کو فیصلہ الٰہی کا انتظار بتاتے ہو یہ کیا حق تلفی ہے کیا اہلحدیث کا کوئی قصور ہے۔ ہاں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ اہلحدیث معقول باتیں نہیں لکھا کرتا۔ بلکہ چونکہ آپکے گھر کا بھیدی ہے اسلئے ہر ایک بات پتہ کی کہتا ہے جس کا جواب مشکل ہے۔ اچھا اور نہیں تو براہ مہربانی اتنا تو بتا دو کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسمٰعیل علیگڈہی مرحوم نے کس جگہ لکھا ہے کہ ہم دونوں (مرزا اور مولویوں) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائیگا۔ جیسا کہ کرشن جی مہاراج کا دعوے ہے جسکا ذکر اہلحدیث کے کئی ایک سابقہ نمبروں میں مفصل ہو چکا ہے۔ اگر مہاراج خود بتلا دیں تو مبلغ پانسو اور اگر ان کا کوئی چیلہ بتلائے تو دو سو روپیہ انعام لیں۔

اگر نہ بتلایا تو پبلک جان جائیگی کہ ؎

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانہ کی طرح رنگ بدلنے والے

ahmadimuslim.de

چھلے مجھے پیچھے

دنیا کے جتنے کام ہیں بغیر سہولت کے بغیر مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہیں۔ اسلئے جن جن حضرات کے نمبر چٹ درج ذیل ہیں وہ مطلع رہیں کہ آئندہ ہفتہ انکے نام نامی پر اخبار سالانہ قیمت کا وی پی پہنچیگا۔ اگر خدانخواستہ انکو کوئی عذر ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بخشیں۔ ایسا نہ کریں کہ وی پی واپس کردیں۔ اپنا اپنا نمبر چٹ ملاحظہ فرمائیں اور خط پر بھی نمبر ضرور لکھیں۔

۳	۱۹۰	۲۹۶	۳۲۳	۴۱۱
۳۶	۱۱۶	۲۹۹	۳۳۰	۴۱۲
۱۰۵	۱۲۳	۳۰۱	۳۳۳	۴۲۶
۱۰۷	۲۲۶	۳۱۰	۳۳۴	۴۲۸
۱۱۴	۲۲۹	۳۱۱	۳۳۶	۴۲۹
۱۲۶	۲۴۲	۳۱۵	۳۳۷	۴۳۰
۱۳۹	۲۴۹	۳۱۶	۳۴۰	۴۳۹
۱۵۴	۲۵۰	۳۱۹	۳۵۱	۴۴۰
۱۶۵	۲۵۳	۳۲۰	۳۵۴	۴۴۷
۱۸۹	۲۶۲	۳۲۱	۳۸۳	۴۵۰
۱۹۱	۲۷۹	۳۲۲	۴۱۰	۴۹۳
۵۱۳	۵۱۴	۵۱۷		

ہمعصر سناتن دہرم گزٹ لاہور

دوستانہ شکایت کرتا ہے کہ اہلحدیث مرزا صاحب قادیانی کو کرشن جی نہ لکھا کرے کیونکہ کرشن جی ہمارے (ہندوں کے) ایک بڑے واجب التعظیم اوتار ہوئے ہیں۔ گویا ہمعصر موصوف کے نزدیک مرزا جی کو کرشن کہنے سے اصل کرشن کی ہتک ہوتی ہے۔ مگر ہمعصر موصوف کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث مرزا جی کو کرشن لکھتا ہے تو اسلئے کہ خود مرزا جی نے اپنے لئے یہ لقب تجویز کیا ہے۔ دوسرے ہوگا کرشن کے ساتھ قادیانی کا لفظ بھی ہوتا ہے۔ جسکے صاف معنے ہیں۔ کہ اصل کرشن ہی نہیں بلکہ ایک مصنوعی کرشن مراد ہے

کرشن کے ساتھ قادیانی کا لفظ موجودہ کرشن کے جعلی ہونے کو ظاہر ہے لہذا اس سے ہندو پبلک کی کوئی دلشکنی نہیں۔ اسلئے کہ جس طرح ہم مرزا جی کو قادیانی کرشن لکھتے ہیں۔ اسی طرح قادیانی مسیح اور قادیانی مہدی بھی تو لکھا کرتے ہیں پھر کیا ان لفظوں سے مسلمانوں یا عیسائیوں کی دلشکنی ہے۔ ہرگز نہیں۔

غرض قادیانی کا لفظ اصلی معنوں سے پھیرنے کے لئے کافی ہے امید ہے کہ معزز ہمعصر ہمارے اس عذر کو قبول کریگا۔

ہائے اسلام

(از منشی عبد الغفور صاحب سابق اوورسیر لوہاکیمپ انبالہ)

یہ ایک ایسا پر حسرت جملہ ہے جسکی صدائیں عرصہ دراز سے نالہ درد انگیز بنکر کانوں میں گونج رہی ہیں اسلامی دنیا کے ہر ہر گوشہ میں ہائے اسلام ہائے اسلام کی آوازوں نے وہ اودہم مچا رکھا ہے جسکی شرح کا یارا انسانی قدرت سے بالکل باہر ہے۔ کون فرد بشر ہے جسکے لب اس سے آشنا نہیں۔ جدہر دیکھئے یہی کا رونا ہے۔ جہاں سنیئے یہی پکار ہے۔ مگر بیچارہ اسلام ہے کہ باوجود اتنے دردمندان اولوا العزم کی غیر معمولی چیخوں کے بھی اپنے آپ کو بجائے ترقی کے روز بروز رو بانحطاط دیکھ کر نہایت ہی مایوسانہ نگاہوں سے ٹکٹکی باندہے ہر ایک کا منہ تک رہا ہے۔

یہاں پر قدرۃً سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جسکے لئے اس قدر ناقابل برداشت فریاد اور انسانی گریہ وزاری ہو اسکی ترقی کی کوششوں سے انکو غافل کہنا تو ناممکن محض ہوگا۔ پھر ایسی دلہلا دینے والی فریاد و فغاں اور اس عظیم الشان قومی جماعت کی بھاری تگ و دو پر بھی روز افزوں تنزل ہی کی جانب اسلام کے کھسکتے چلے جانے اور عروج کی طرف قدم نہ بڑہانے کا سبب ؟۔ اسکے جواب میں کل مسلمانوں سے عموماً اور ان کے سربرآوردوں سے خصوصاً دست بستہ بہت ہی ادب کے ساتھ گستاخیوں کی معافی مانگ کر میں اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔

میری قوم کی تقسیم اول دو قسموں کیطرف ہے ایک تو اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کی مصداق جنکا عدم اور وجود دونوں برابر ہے یہ بجز اسکے اور کچھ نہیں جانتے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلئے کہ باپ دادا مسلمان کہے جاتے تھے وبس۔ نہ اسکی خبر ہے کہ اسلام کسکو کہتے ہیں نہ یہ معلوم کہ مسلمان کون ہے اُس کو کرنا چاہئیے۔

دوسری قسم وہ جو سب کچھ جانتی اور اسلام کے ہر نیک و بد کو سمجھتی ہے لیکن افسوس کہ یہی دو قسموں پر اس طرح منقسم ہو گئی ہے کہ ایک کو دوسرے سے کوئی نسبت نہیں۔ اول صاحب ثروت فارغ البال دوم پراگندہ روزی پریشان احوال۔

اول الذکر خواب غفلت کے نشے میں سرشار رہنے کے باعث از خود رفتہ و بیکار رہے اور دن رات کے ناچ گانوں سیر تماشوں میں منہمک ہونے سے ساقط الاعتبار۔ نہ تو دل میں درد ہے نہ دردوں میں کراہ۔ نہ اسلام کی بربادی کا غم ہے نہ ترقی کی خوشی۔ جنکا خاکا بعینہٖ احوال دیگر سربرآوردگان قوم ذکر آئندہ موقع موقع سے مختصراً ذکر کئے جائینگے) مولانا قیس الروی نے اپنے مسدس میں یوں لکھا ہے۔

نصیبوں سے اللہ نے دی جو دولت ۔ تو ایسا چڑھا نشہ خواب غفلت
کہ کہو بیٹھے سب پاس دین و شریعت ۔ حیا کو حیا اُن سے غیرت کو غیرت
نہ جنت کی خواہش نہ دوزخ کا ڈر ہو
نہ ہے خوف خالق نہ شرم بشر ہے
نہ علم و عمل سے سروکار اُن کو ۔ نہ مرغوب نیکوں کی گفتار اُن کو
نہ کچھ صحبت بد سے انکار اُن کو ۔ نہ ہے سفلہ پن سے ذرا عار اُن کو
خدا کی خدائی میں آزاد ہیں وہ
کسی رنگ میں ہوں غرض شاد ہیں وہ
نہ بچوں کو تعلیم اچھی دلائیں ۔ نہ اخلاق پاکیزہ اُنکو سکھائیں
تماشوں میں سب اپنی دولت لٹائیں ۔ جو سمجھائے کوئی تو احمق بنائیں
پھر ایسوں سے اُمید کیا خیر کی ہو
طبیعت میں جب اس بلا کی بدی ہو

اب رہگئی صرف قسم دویم اسی کو رونے والی کہئیے یا پیٹنے والی ہاتھ پاؤں پٹکنے والی سمجھئے یا سر دھننے والی۔ جو کچھ ہے وہ یہی ہے مگر اس میں سے بھی بیشتر اشخاص کا شور و شیون نقالوں کی نقلوں سے زیادہ وزن نہیں رکھتے۔ جسطرح اخبارات آبادیوں کے بعض سیاحوں کا قاعدہ ہے کہ دلچسپ آرٹیکل یا انوکھی خبر دیکھکر ہر جلسہ ہر محفل میں اپنی اظہار واقفیت کے لئے اُسی کو واجب الاعلان جانتے ہیں۔ اُسی طرح یہ بھی کسی اخبار یا رسالہ کسی وعظ یا لکچر میں ہائے اسلام کا جملہ دیکھ سنکر خون لگا کر شہیدوں میں ملنے کے طور پر اُسی کی دہوم مچا اُٹھتے ہیں لیکن محض زبانی ہی زبانی۔ جو ہرگز ہرگز مفید مطلب نہیں۔ ہاں بیشک تھوڑے لوگ ایسے سچے ہمدرد اسلام بھی ہیں اور ضرور ہیں کہ جنکے پہلوؤں میں دل ہیں تو دلوں میں درد۔ دردوں میں کراہ تو کراہوں میں اثر۔ اسلامی تباہی پر آنکھیں دلوں ہی سے اُٹھتی ہیں۔ اور دلوں ہی میں جا کر بیٹھتی ہیں۔ اگرچہ ترقی اسلام کے مختلف ذرایع اختیار کرنے کی وجہ سے یہ بھی دو گروہوں پر منقسم سمجھے جاتے ہیں کوئی نئی روشنی پر گرویدہ کوئی دین متین کا حامی تاہم میرے خیال میں ظاہری دعووں کے اعتبار سے بلحاظ مقصود دونوں گروہ ایک ہی ہیں۔ ایک کو دوسرے سے علیحدہ سمجھنا اور اُن کی ہمدردیوں کا شکرگزار نہ ہونا انصاف کا خون کرنا ہے۔ مگر رونا ہے تو اسکا رونا ہے کہ تقدیر کی خوبیوں کو کیا کرے دونوں کی چالوں میں کچھ ایسا بل پڑا ہے کہ جو رفتار ہے وہ دیوانہ وار جو روش ہے وہ دور از کار۔ اُن کی ہر مراد جسکو باعث ترقی اسلام ہونا تھا اپنا اُلٹا اثر دکھا کر بجائے نیکنامی اُنہیں کے دینی و مذہبی دامن پہ بدنامی کا دھبہ لگاتی ہے ؎

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

پہلے گروہ کا یہ خیال کہ مذہب کے لئے دولت اور دولت کے واسطے اُنکے رسالوں کی تحریر ضروری ہے کسی طرح قابل نفرین نہیں۔ بلکہ ایک نہایت ہی قابل تحسین دور اندیشی کا ثبوت ہے لیکن اس جگہ اسبات کا پوچھنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ صرف قوم قوم پکارنا ہائے اسلام ہائے اسلام کہہ کہہ کر علوم جدیدہ کی طرف مائل ہونا اور حکومت کی کرسیوں پر بیٹھنا یاد رہا ہے شعار اسلامی سے بالکل اجنبی بنکر فرائض مذہبیہ کو خیرباد ہی کیوں نہ کہا جائے فقط دنیاوی اعزاز کا حاصل کرنا ہی اسلام یا مسلمانوں کی ترقی ہے ؟ یا نہیں

ahmadimuslim.de

اغیار کے دلوں پر اسلام کی خوبیوں - پروردگار عالم کے واحد معبود حقیقی. سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی مرسل - اور اُنکے احکام اور آپکی سُنّتوں کے واجب العمل ہونیکا کوئی اثر ہو سکتا ہے -؟ آہ ؎

کدھر ہیں محبت کا دم بھرنیوالے　　ہی خواہی قوم پر مرنے والے
وہ فکر و غم خیر و شر کرنے والے　　تنزل سے اسلام کے ڈرنے والا

یہ دعویٰ غضب کا پہر اُسپر یہ آفت
مذاہبی اوائیں نہ اچھی شباہت

پہروں چڑھے خوابگاہوں سے آنا　　صنمخانے کمروں کو سج کر بنانا
شعائر شریعت سے نفرت جتانا　　نمازوں سے روزوں سے جی کو چرانا

ترقی مسلمانوں کی کیا یہی ہے؟
یہی دین اُنکا ہے؟ دنیا یہی ہے؟

یہ سنتے ہی غالباً ہر شخص بول اُٹھیگا کہ نہیں ہرگز نہیں - بلکہ یہ امور تو اسلامی ترقی کی راہ میں زبردست روک پیدا کرنے والے روڑے کنکر سمجھے جائینگے - اور یہی فہم کو صحیح ہونا چاہئے ہی - کیونکہ اسلام کی ترقی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اُسکے محاسن کے ظاہر ہونے اور اسلام کا رونا فرائض سے غفلت کے باعث اُسکی خوبیوں کے ہویدا نہ ہونے پر حسرت و افسوس کا نام ہے - تو جن مراسم دینیہ کو ہمارے اسلاف نے اپنا لہو پانی کرکے سینچا تھا اور جن کے صدقے میں اُمت مرحومہ نے دارین کی سعادتیں حاصل کی ہوں آج اُنہیں کو ہم ناشدنی دعویدار حمایت اسلام ہو کر امر لایعنی سمجھیں اور نصوص شرعیہ موجود ہوتے اُن کو پس پشت ڈال کر خدا اور رسول کے حکموں کی نافرمانی اور اپنے بزرگوں کی مساعی جمیلہ کا خون کریں تو اُس کو تہوڑی سے تہوڑی عقل کا آدمی بہی کسی طرح ترقی اسلام کا ذریعہ باور نہ کریگا - ہاں چونکہ فطرۃً ہمیشہ انسان بڑوں کی ریس اختیار کیا کرتا ہے اور اگر درحقیقت مذہب کو دولت کی ضرورت ہے تو زیادہ تر اسی واسطے ہے ہی - اسلئے اگر یہ گروہ شاہی زبان میں علوم و فنون کی تعلیم و تعلم اور دنیاوی عزتوں کے ساتھ ساتھ دینی کاموں کی بجاآوری میں بہی کوشاں رہتا اور نیک نمونہ بنکر دوسروں کو بہی اپنی ہی چالیں چلاتا تو اسلام اسپر جتنا فخر کرتا سزاوار تھا - اور اس سے اسلامی ترقی کی جسقدر اُمیدیں کی جاتیں روا تہیں - اور اُسوقت اسکی چیخیں بہی نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتیں مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ باوجود ان بڑی بڑی لنترانیوں کے اسکی اسلامی حالت سخت عبرتناک نظر آتی ہے - آہ ؎

بتائیں تو کس کی شکایت روا ہے　　مری بات حق یا نہ حق اُنکو گلا ہے
اسی پر اب اس امر کا فیصلا ہے　　وہ خود کہدیں جو کچھ بہلا یا بُرا ہو

کوئی دوسرا انہیں کا ہے کو بولے
جو سمجھے وہی رازِ سربستہ کھولے

اگر کرکے علم و ہنر میں ترقی　　بگڑنے نہ دیتے وہ کچھ خصلت اپنی
تو سیری زباں آج ہرگز نہ کہلتی　　پسند آتی ہر وضع ہر چال اُن کی

وہی باعث فخر اقوام ہوتے
وہی نازش اہل اسلام ہوتے

مگر ہائے افسوس ہو کر وہ قابل　　بڑے فلسفی ہوشمند اور عاقل
رہے دین سے بے خبر مثل جاہل　　تو اس طرح کی قابلیت سے حاصل؟

نہ کام آئیگی صرف دنیا کی عزت
نہ پیدا ہو جبتک کہ عقبیٰ کی عزت

دوسرے گروہ دعویدار حمایت دین نے (جسکا دستور العمل قرآن و حدیث کے سوا اور کچھ ہونا ہی نہ تہا) چند فرضی القاب سے مختلف جماعتوں میں تقسیم ہو کر بعضیروں نے اسلام میں وہ وہ رنگ آمیزیاں کی ہیں کہ جو دین کبھی اپنی سادگی سے ساری مخلوق کو عاشق و شیدا بنائے ہوئے تہا اب اسی کا اصلی حسن خداداد مصنوعی گلکاریوں میں چھپکر اپنے عالم فریب رنگ ظاہر کرنے سے مجبور ہو رہا ہے -

صوفیہ کرام کو دیکھئے تو جن جن باتوں کی شریعت میں اصل نہیں وہ ان صاحبان طریقت کے نزدیک رکن اعظم اسلام سمجھے جا رہے ہیں -

نہ قرآن میں ذکر جس امر کا ہو　　احادیث میں جو نہ وارد ہوا ہو
صحابہ نے جس کو نہ دیکھا سُنا ہو　　فقیہوں نے باطل جسے کر دیا ہو

اُسے فرض و واجب سے بہی بڑہ کو جانیں
ہزار اُنکو سمجھائیے وہ نہ مانیں

جو باتیں کہ اسلام میں ناروا ہیں　　سراسر خلاف طریق ہُدیٰ ہیں
وہ ہر چند سب کے لئے ناسزا ہیں　　مگر ترک اُن کے یہ برملا ہیں نہ
بزرگوں کو الزام دینے لگا کر

جو جو حج کرتے ہیں جائز بتا کر

علمائے عظام کی طرف نظر اٹھتا ہے تو ممبروں پر صلاح و تقویٰ کے وعظ انجمنوں میں اتحاد و اتفاق کی گفتگو مگر بقول شخصے ؎

واعظاں کیں جلوہ در محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

جب مقتدین میں بیٹھے یا رسالہ بازی پر تلے تو بعض جزوی اختلافات (جنہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ظہور پذیر ہو کر ذرہ بھر بھی ایک کو دوسرے سے الگ نہ ہونے دیا تھا) اُن کی بدولت مسلمانوں کے ہر ہر شخص کو دوسرے بھائیوں کی آنکھوں میں مستوجب فتوائے کفر بنا رہے ہیں۔

مرے پیشوا ادیان زمانہ ہے مشہور آفاق جنکا ترانہ
بظاہر ہے شکل انکی گو عالمانہ مگر سارے عادات ہیں وحشیانہ

کسی کو نہ رہنے دیں مل جل کے باہم
پٹنے نہ پھوٹے دنیا میں اسکا نہیں غم

کہیں ترک تقلید پر ہے لڑائی کہیں جہر آمین میں ہاتھا پائی
کبھی باتوں باتوں میں وہ کلا دھائی کہ ممکن نہیں جس سے ہو صفائی

وہ دین نبی پاک صاف اور اچھوتا
انہیں مولویوں نے ایسا بگاڑا

نہ قرآن پڑھ کر سنائیں کسی کو نہ مطلب کی باتیں بتائیں کسی کو
نہ اچھے خصائل سکھائیں کسی کو نہ بدکاریوں سے بچائیں کسی کو

یہی رہبر دین خیر الوریٰ ہیں
یہی رہبر جادۂ مصطفےٰ ہیں

بجائے اسکے کہ یہ سرغنائے قوم و ملت گنہگاروں کو پرہیزگار بنے ایکا نور کو ایمانداد بنائے نہایت ہی شرم سے دیکھا جاتا ہے کہ روز افزوں انہیں کی جماعت کے لوگوں سے (خفیف سے خفیف اختلاف کے باعث جو نا گزیر ہے) ایک دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج کر رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

پچھلا گروہ کے بعض بعض حضرات اگر تو فی الواقع دل سے کتاب و سنت کے جاں نثار کہیں ہیں بھی تو تعلی و خود بینی نے کچھ اس طرح دشمن بنکر چھپا رکھا کہ جہاں آپس میں لطف و اخلاق کی افزونی ہوتی وہاں دن بدن باخود ہا ہنجار

ہی انقباض پیدا ہوتا دیکھا جا رہا ہے

کسی کو ہوئی کاش توفیق حاصل بنا سنتوں کا نصیبوں سے عامل
تو پیدا ہوا دل میں یہ زعم باطل کہ بس ہوگئے جنتیوں میں داخل

نہ کم سمجھو اپنے کو ہرگز کسی سے
جسے چاہو جو کچھ کہو تم خوشی سے

منہ اپنا یگانوں بیگانوں سے موڑا زمانے کی تقلید بیجا کو چھوڑا
نہ جبتک کہ بیہودہ رسموں کو توڑا کسی سے محبت کا رشتہ نہ جوڑا

مگر نفس سرکش کی طاعت نہ چھوٹی
مسلمان بھائی کی غیبت نہ چھوٹی

اگر غیر کرتے یہ سب بے محابا ذرا بھی محل تعجب نہیں تھا
ہے رونا مجھے کچھ تو اسکا ہو رہا کہ اہل حدیث اور انکا یہ شیوا

انہی کی ادا ایسی بیباک ہوگی
تو اوروں سے اُمید کیا خاک ہوگی

اسکا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ روئے زمین پر کوئی صاحب اخلاص ہے ہی نہیں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہر ہر جماعت اہل اسلام میں کچھ ایسے باخدا لوگ بھی ضرور ہیں (اور ہونا چاہئیں) جو اسلام کی خدمتوں کو پوری پوری طرح پر انجام دے رہے ہیں۔ اور یہی توقع اگر کچھ کی بھی جا سکتی ہے تو انہیں سے۔ لیکن چونکہ وہ قلت تعداد کی وجہ سے انگلیوں پر شمار کئے جانے کے قابل ہیں۔ اسلئے ایسے محل پر انکے ذکر کی ضرورت نہیں۔

کچھ الزام میرا یہ سب پر نہیں ہے جو کہدوں کوئی اس سے باہر نہیں ہے
طبیعت ہر اک کی برابر نہیں ہے ہے اخلاص لیکن یہ اکثر نہیں ہے

انہیں سو میں دو چار اچھے بھی ہونگے
خدا کی محبت میں مرتے بھی ہونگے

مسلمانو! شرم ہے شرم۔ جب تمہاری اور تمہاری قوم کی یہ حالت ہو تو کس منہ سے دعویدار حمایت اسلام ہوتے ہو؟ خدا کے لئے چونکو اپنی حالتوں پر غور کرو۔ قرآن و حدیث کو مضبوط پکڑ کے احکام خداوندی اور فرمان نبوی کے بموجب اپنے عقائد و اعمال کو ٹھیک بناؤ۔ اے حضرات علماء آپ ہی لوگوں کے ہاتھوں میں دین اسلام کی باگ ہے۔ اس وحدہٗ لاشریک کا صدقہ جسکے قبضۂ قدرت میں تمام دلی ارادے کی جانیں ہیں۔ آیۂ کریمہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا پر نظر کرکے اختلافی جھگڑوں سے رشتۂ اخوت کو نہ توڑیئے اور شیطانی کیدوں نفس کی پیرویوں سے بچکر بہت جلد وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کے سچے مخاطب ہو جائیے۔ اور حسب حکم باری تعالیٰ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا مشرکوں کے مٹانے اور مطابق ارشاد پیغمبری اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ بدعتوں کے دور کرنے میں جانیں لڑا دیئے مصنوعی کھونگٹوں کو اسلام کے پرنور چہرہ سے اٹھاکر دشمنوں کو اُسکے عالم فریب حسن کا نظارہ کرائیئے۔ پھر دیکھئے کہ اسلام کیا ترقی پاتا ہے اور آپکی قوم وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ کی کیسی مصداق بنتی ہے۔ اے پروردگار عالم سب مخلوقوں کے خالق اے خداوند کریم دنیا و دین کے مالک! تو اپنے مسلمان بندوں کے حال زار پر رحم فرما۔ انکی لوح دل سے کینہ کپٹ۔ بغض۔ عداوت۔ ریا۔ غرور۔ عیب دور کرکے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اصلی معنی کا نقش بنا دے۔ اپنی اور اپنے حبیب کی محبت اور دین اسلام کی خدمت پر انکو کمربستہ کردے۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ اٰخرہ۔ ہند کو اسلامی اسلام پر دوبارہ کرنے کی آواز جز اللہ (؟)

ماں باپ کی

از خلف عابد صوفی بہار رکن چمپارن (ضلع)

بعد حمد و نعت واجب ہے ثنا ماں باپ کی
خوبی قسمت سے ملتی ہے لقا ماں باپ کی
گر خدا خالق حقیقی ہے مجازی والدین
بعد فرضوں کے اطاعت ہے بجا ماں باپ کی
جب عبادات خدا سے ہرج ہو کچھ بھی انھیں
چھوڑ دو نفلوں کو تم بہر رضا ماں باپ کی
لاکھ ہو بدکار گر ماں باپ کو راضی رکھے
بے شبہ ہے جنتی گر ہو دعا ماں باپ کی
ہے خبر میں اُن کی خاطر کی گئی جنت مباح
جو کہ کرتے ہیں اطاعت بے ریا ماں باپ کی
لاکھ عبادت تم کرو یا اتقا اپنی جتاؤ
ہے یہ سب برباد ہو گر اک خفا ماں باپ کی
صرف یک فرماں بری سے ماں کے غوث اعظم ہوئے
ہوگا وہ کیا جو کرے خدمت سدا ماں باپ کی
یک دعا سے ماں کے صدہا ہو گئے اصحاب حق
ہوگا وہ کیا جو کہ دل سے لے دعا ماں باپ کی
چند ٹکڑے حاجیو لاؤ گے کعبہ کا غلاف
ہے مشقت ہم کو ملتی ہے ردا ماں باپ کی
رحمت حق ان پہ نازل ہوتی رہتی ہے سدا
لے رہے ہیں شوق دل سے جو دعا ماں باپ کی
جتنے ہیں دنیا میں خویش و اقربا و جاں نثار
ہر کسی سے بڑھ کے عزت ہے سوا ماں باپ کی
ہر طرح راضی رکھو ان کو جہاں تک ہو سکے
جان تک دے سکتے ہو گر ہو رضا ماں باپ کی
رنج میں غم میں مصیبت میں غرض ہر حال میں
دوستو کرتے رہو خدمت ادا ماں باپ کی
جس قدر دنیا میں چمکتے ہیں وہ مثل آفتاب
دل سے جو تعظیم کرتے ہیں سدا ماں باپ کی
جس گھڑی جس دم پکاریں حاضر ہو مثل غلام
ناخلف ہو گر سنے دیگر صدا ماں باپ کی
زن و بچوں کے لئے ہر روز پکتا ہے پلاؤ
حیف ہے خشک شبینہ ہو غذا ماں باپ کی
ریشمی کپڑے اسلاؤ تم مہینے میں دو چار
پوششیں یک آنہ گز ہو موٹیا ماں باپ کی
ننگے ہو کے آپ رہ کر پالتے تھے وہ تجھے
خوب سوچی ہے جزا اے پر دغا ماں باپ کی

مسیح کتاب
الہامی کتاب
وید اور قرآن
سماتن تیبیہ
قیمت ۱۰/
حدوث دنیا
قیمت ۴/
حدوث وید
قیمت
ahmadimuslim.de

کرچہ وکرسی ومسہری پر تو خود ہیں جلوہ گر
خاک پر یک بوریا ہوتی ہے جا ماں باپ کی
بیبیوں کے ہاتھ سے ہردم اُنہیں تکلیف ہو
دو طلاق اُنکو اگر ہو التجا ماں باپ کی
بیبیاں سامنے سے جھگڑیں اور تم دیکھا کرو
خاک کردے گی تمہیں اکدن جفا ماں باپ کی
بیبیوں کے شر کا ہرگز کچھ نہیں ہوتا خیال
روز گنتے رہتے ہیں اک اک خطا ماں باپ کی
بیبیوں کے سامنے ماں ایک کنیزک ہو گئی
کیا ہوئی یا رب یہ سب مہر و وفا ماں باپ کی
کیوں نہیں دنیا سے ہوجاتے ہیں یہ سب ناپدید
ہو کہ ہر اولاد ایسی بے حیا ماں باپ کی
کیا اُنکو یاں اُن کے دل میں تہیں اوقت پرورش
خوب ہی برلائی تمنے مدعا ماں باپ کی
وقت میں اپنے دکھاتا ہے جو دل اُن کا کبھی
اپنی اولادوں سے ملتی ہے جزا ماں باپ کی
اب جوانی آگئی کرلو جہاں تک ہو سکے
یاد بچپن کی ہی رکھو کچھ وفا ماں باپ کی
دین و دنیا میں بدلا اسکا پاؤ گے ضرور
رائیگاں ہرگز نجائیگی تپکا ماں باپ کی
جب کسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتیں وہ
شافی مطلق سے چاہو تم شفا ماں باپ کی
جان سے زر سے زن و اولاد سے خدمت کرو
وقت آخر میں نہ لو تم بد دعا ماں باپ کی
بعض تیرہ بخت تو زندہ یک تک جاتے نہیں
تا نہ لگ جائے کہیں تاوقت ہوا ماں باپ کی
رات بھر سینے پہ جنہیں رکھا خورد سالی میں اُنہیں
اب جوانی میں ہی کرلو کچھ سزا ماں باپ کی
بعض ایسے ہیں شقی جو اپنے مطلب کے لئے
چاہتے رہتے ہیں ہر ساعت فنا ماں باپ کی
حق اُنکا جب ادا ہو گر تمہیں نسخہ لبیب
سر کا اپنے مغز و ید و ہو دوا ماں باپ کی
خوش نصیبی ہے تمہیں دولت ملی یہ لازوال
آخرش اکدن تو آئیگی قضا ماں باپ کی
شیر خواری کا زمانہ کچھ تو سوچ لے کور دل
دیکھ لے دنیا میں الفت اور وفا ماں باپ کی
کس خوشی سے رہتے ہیں ہم زیر ظل والدین
ہم نہ بھولینگے کبھی ہرگز رضا ماں باپ کی
اس جلیل بے نوا کو یا خدا توفیق دے
رات دن کرتا رہے خدمت ادا ماں باپ کی

یاد آخرت

(از منشی برکت علی صاحب برکت پنشنر لودھانوی)

اے یار چشم دل سے تو ہستی کا دور دیکھ
رو ہوں ماطلا کا بھروسا تو دہر دیکھ
دنیا ہے ایک لمحہ غنیمت ہیں چند روز
ہاں انہیں رہ کے صنعت پروردگار دیکھ
جو اہل علم و فضل ہیں مخدوم کیوں نہیں
گوشہ نشیں جو سادے ہیں خادم ہیں کیوں نہیں
خود بینی و خود داری و غفلت کی نیند تو
اے قوم تیرے بیٹے ہیں قابل جو رحم کے
ماں باپ اور شفقت پدری کے سوا ہیں
ہر ایک اہل درد کے دینا رہائی سکے
اسلام ہی سکھاتا کہ پو وہیں جو یتیم
کچھ اک نگاہ دیکھ لے ہر قوم کے یتیم
اسلامیہ جو خط ہے مفلس یتامی کا
دار الیتامیٰ ہے یتا تو سوچ کس لئو
عاشق ہو اسکا جان سے با چشم زار دیکھ
خیالات پر تمر کے چمن کی بہار دیکھ
نیکی ہیں اپنے نفس کو مطلب برآر دیکھ
یا دخدا کے واسطے تو روزگار دیکھ
خدام قوم نیکے نہیں انکو عار دیکھ
کیا حال ہوگا قوم کا آنکھیں اوگھار دیکھ
سوتے ہیں ابھی اوٹ میں غفلت شعار دیکھ
ہیں کون بچو تو شول ذرا بار بار دیکھ
ہیں وہ یتیم جو کہ ہیں بیس دلفگار دیکھ
اٹھتا ہو دل میں درد تو بن تا جو پیار دیکھ
خالی بیچ ہو بنائیں تو ہو جا بیار دیکھ
بیٹھے ہیں اُن کی گود میں با افتخار دیکھ
مقصود انجمن ہے یہی خوشگوار دیکھ
سامان پر مدار ہے جو لٹتا اور دیکھ

ahmadimuslim.de

مالک ہو قوم انکی نہیں کوئی غیر ہے
اس کام سے گر ہو سکے ہو عاقبت درست
مال زکوۃ ہی سے مسلمان سب اگر
خدمات دین صدق سے بے فرد چاہیئے
علم حدیث سُنت نبوی کا باغ ہے
دل میں ہو قصد شیرب دہلی کی سیر کا
مضمون اپنا سادہ ہے اسپہ کی غزل
ماہ صفر کا پرچہ اہلحدیث دیکھیہ
کیا ہی پیار نصیحت انکی ہے یہ غزل
بیان اس سے ہوتا ہے پیر ضمیمہ

عزت ہوا نہیں قوم کی استقرار دیکھیہ
ساعی ہیں غیر تو بھی تو اپنا تبار دیکھیہ
دریا دلی سے دیویں ذخیرہ ہے پار دیکھیہ
نیت ہو صاف اور ہو دل بے غبار دیکھیہ
خوشبو گلوں سے ہے بے شک تتار دیکھیہ
اکتا گیا ہوں ہند کا میں کاروبار دیکھیہ
عبد الرؤف ساکن باسم پرار دیکھیہ
یعنی گذشتہ اپریل کا فیل و تار دیکھیہ
مصری دوا میں ڈالا ہے ترشی کی خار دیکھیہ
خیالات مبالغہ کی یہ نظار دیکھیہ

برکت ترے ہو کام میں عرکات خیر سے
عزم الامور خیر ہیں انجام کار دیکھیہ

نظم

(از جناب مولوی سید حسن علی صاحب ناگپوری)

جسکو ہو منظور بزم احمدی
جسکو ہو منظور تعظیم رسول
جسکو راضی کرنا ہو پروردگار
جسکو جنت لینا ہے اللہ سے
جسکا محشر میں پیمبر یار ہو
اسلئے بس چاہیئے اسے مومنو
ہیں خطائیں قول ہیں غیر دیکھیہ یار
ہے کلام اللہ کلام ذو الجلال
بے خطا و پاک ہے قرآن مجید
یا اثر ہو معتبر تو مان لو
بعد اُس کے لاکھوں جھگڑے پڑ گئے
رائیو نے سنت کا گہر ویران کیا
سنت نبوی کو بدعت کردیئے

پہلے وہ ہو جائے پیرو سنتی
وہ کرے سنت کو حضرت کی قبول
وہ کرے سنت کے موافق کاروبار
وہ رکھے الفت رسول اللہ سے
اسکا بیشک پار وہ بیڑا پار ہو
جز پیمبر قول دیگر مت سنو
جنکا جگہ طرح رہا ہے بیشمار
جسمیں لکھی ہیں صفات لازوال
بعد اسکے ہے حدیث با سعید
ناسخ و منسوخ کو پہچان لو
اپنی اپنی رائے پر سب اڑ گئے
بدعتوں کا درجہ عالیشان کیا
شرک و بدعت واجب و سنت کہو

رائے پر چلتے ہیں اکثر بدعتی
ہے محبت سنتوں پر اس قدر
منکروں کے دل کے اندر ای خدا
ہو کر منکر ہیں حدیثوں کے شقی
منکر معراج بینگے جو بشر
حکم خالق سے گئے خیر الانام
شک کریں اس میں وہ بینگے بدعتی
قادیانی ہو یا ہو چکڑالوی
بدعتی سنت سے چڑتے ہیں مدام
سہرا کنگنا شادیوں میں باندہ لیں
پیر مشائخ بن کے تسبیح ہاتھ میں
وعظ ہے گر خواہش دل تو وہاں
تیجہ دسواں تو سبھی جائز کئے
گیارہویں یا کہ ہووے بارہویں
عرس ہووے پیر یا شبیر کا
سب کو کہتے ہیں حلال مثل ریا
ہے وہابی جو منع ان کو کرے
کیونکہ وہ ہیں مصطفےٰ سے بدگماں
ہیں ولی دنیا میں حاضر سبھی
حاضر و ناظر ہیں سارے انبیاء
ابتو ہم کو ہوگیا ہے اعتقاد
اور ہمارے جد امجد بھی تمام
اسلئے ہمنے پسند انکو کیا
سُنیئے یہ تو واعظوں کا حال ہے

سنتوں کیلئے ہیں سب جستی
جسقدر کرتی ہے مادر بر پسر
فارسی چُھبتی ہے سُنت کی صدا
ہیں وہی لاریب منکر دوزخی
اُن کو فاسق جانو تم اے خوش سیر
آسمانوں پر نہیں اسمیں کلام
یا کہ نصرانی یہودی خارجی
اُن کو جانو دشمن دین نبی
خواہش دل کا کیا کرتے ہیں کام
اچھے اچھے عالموں کو بھاند لیں
جاکے بیٹھیں عالموں کے ساتھ
سر ہلا کے بولے کیا ہی ہے بیاں
اور چلے کے لئے فتوے دیئے
سب کو جائز کردیا ہے بالیقین
یا کہ بجا ہو کسی بے پیر کا
کون کرتا ہے منع دیکھوں ذرا
اُنسے تم رہنا عزیزو بس پرے
اُنکا دوزخ ہے ٹھکانا مہرباں
اُنسے تم مانگو مرادیں بس ابھی
اور نفع دیتے ہیں ہمکو با خدا
کیونکہ دیتے ہیں ہماری وہ مراد
بس انہیں رسموں پہ قائم تھے مدام
ترک کرنا اسکا اب مشکل پڑا
کس طرح دنیا میں یہ ہو بحال ہے

ان کے مکر و فن میں مت آنا حسن
کیونکہ یہ سب ناریوں کے ہیں چلن

تفسیر ثنائی اُردو چار جلدیں ۴ ابا لے تیار ہیں قیمت ...ہ محصول ڈاک مبلغ ... لے ، باقی بھی عنقریب ہے

(منیجر)

فتوے

س نمبر ۲۲۶- ائمہ اربعہ یعنے امام اعظم امام شافعی- امام مالک- اور امام احمد رحمہ اللہ علیہم اجمعین- کس کس جگہ پیدا ہوئے اور کس سنہ میں ہوئے اور کس کس جگہ وہ رہے- اور کس کس جگہ مدفون ہوئے- ائمہ اربعہ میں سے کس نے حدیث کی کتاب تصنیف کی ہے اور انکی کتابوں کا کیا نام ہے-

س نمبر ۲۲۹- اور جس امام نے حدیث کی کتاب تصنیف کی ہو تو اُسکی کتاب کو محدثین نے یعنے اہل سنت وجماعت نے صحاح ستہ میں داخل کیا ہے یا نہ اگر کیا ہے تو کس درجہ میں- اگر نہیں کیا تو کیا باعث-

س نمبر ۲۳۰- جس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم یعنے دو تو روایت کریں وہ کس درجہ کی ہوتی ہے اور جو شخص ایسی حدیث پر عمل نکرے وہ شخص کیسا ہے-

س نمبر ۲۳۱- مثنوی مولانائے روم میں مقلد اور محقق کا کچھ ذکر ہے یا نہیں- اگر ہے تو اصل ابیات درج فرماکر مشکور فرمائیں- (بندہ اللہ دتا خریدار)

ج نمبر ۲۲۸- امام ابو حنیفہ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے- اور ۱۵۰ھ میں کوفہ ہی میں انتقال فرمایا- رحمہ اللہ- امام مالک ۹۵ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ ہی میں ۱۷۹ھ میں انتقال ہوا- رحمہ اللہ- امام شافعی مقام غزہ میں ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور مصر میں ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ- امام احمد بن حنبل بغداد میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد ہی میں ۲۴۱ھ میں انتقال ہوا- رحمہ اللہ- ان بزرگوں کے مناقب اور مختلف سفروں کا حال طبقات کی کتابوں میں مفصل ملتا ہے- اُمت اسلامیہ کے چشم وچراغ تھے دین کے ستون تھے اور نائبان انبیاء تھے- رضی اللہ عنہم اجمعین- امام مالک کی موطا امام احمد کی مسند امام شافعی کی اُم ہیں- پہلی دو مطبوعہ ہیں تیسری کی طبع کا علم نہیں- امام ابو حنیفہ صاحب کے نام پر بھی ایک مسند مشہور ہے- مگر تحقیق نہیں ہوا کہ اُنہی کی ہے-

ج نمبر ۲۲۹- موطا امام مالک کو بعض علماء نے صحاح ستہ میں لکھا ہے مگر جمہور کی رائے یہ ہے کہ صحاح ستہ- بخاری- مسلم- ابوداود- ترمذی نسائی- ابن ماجہ ہیں-

ج نمبر ۲۳۰- بخاری مسلم کی حدیث کو متفق علیہ یعنے اجماعی صحیح کہتے ہیں- جو شخص اُسپر عمل نہ کرے وہ گنہگار ہے جو اس سے انکار کرے وہ بدعتی ہے-

ج نمبر ۲۳۱- مجھے یاد نہیں-

س نمبر ۲۳۲- ہم لوگ چند اشخاص نوکری پیشہ ہیں جسے برابر ہمیشہ دیہاتوں پر جانیکا اتفاق ہوتا ہے اور کم از کم دس کوس پندرہ کوس کی منزل کرنی پڑتی ہے غرضکہ ہم لوگوں کا یہی پیشہ ہے- کبھی چار روز کبھی پانچ روز سفر پیدل کرنا پڑتا ہے- تو ایسی صورت میں نماز قصر پڑھنا چاہیئے یا نہیں- اور سفر کی حد سے مطلع فرمایا جاوے کہ حد سفر کہاں تک ہے اور جب قصر دو رکعت فرض پڑھی جائے تو اُس حالت میں نماز سنت پڑھی جائیگی یا نہیں اور جمع بین الصلوتین کس حالت میں پڑھی جاویگی- نماز ظہر وعصر ومغرب وعشاء ایسی حالت میں کہ ابر ہو اور وہ شخص سفر میں ہو یا اپنے مکان پر مقیم ہو اور ایک وقت کی نماز مسجد میں پڑھتے جاویں اور اُسوقت آثار ابر خراب نظر پڑے تو ایسی حالت میں نماز عشاء کی پڑھے تو خلاف مسئلہ ہے یا نہیں- امید وار ہوں کہ اپنے اخبار اہلحدیث میں شایع کردیا جائے-

(راقم منور خاں تحصیل دیوریا ضلع گورکھپور)

ج نمبر ۲۳۲- جس صورت میں ملازم کو سرکار کی طرف سے سفر خرچ ملتا ہے اُس صورت میں قصر بھی جائز ہے اور سفر کے معنے اور تحدید یہی ہے کہ عرفاً عام میں جتنی منزل چلنے والے کو مسافر کہتے ہوں- سرکار کی طرف سے کسی مسافت پر سفر خرچ ملنا اس امر کی دلیل ہے کہ اُس مسافت کو عرف عام وخاص میں سفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن صحیح تر یہ ہے کہ سفر میں قصر کرنا جائز فعل ہے ضروری نہیں پس اگر کوئی شخص سفر میں پوری نماز پڑھے تو بہت بہتر اور موجب مزید ثواب ہے- سفر میں سنتیں نوافل کے حکم میں ہوتی ہیں بلکہ فجر کی سنتیں اور وتر بدستور مؤکدہ ہیں- جمع بین الصلوتین بھی بحث ضرورت سے ہوگا کیونکہ قرآن میں فرمایا گیا ہے إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا یعنے نماز مسلمانوں پر وقت موقعہ مقرر ہے- اگر سفر میں جمع کی ضرورت آن پڑے- تو ظہر عصر اور مغرب عشاء کو ملا سکتا ہے-

چودہویں صدی کا مسیح { مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کا نشیب وفراز ناول کے پیرایہ میں ایسا کہ جیتک تمام کتاب نہ دیکھ چھوڑنے کو جی نہ چاہے- مجلد قیمت ۱۲/

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس ۲۰ جون کو اہلحدیث کا ایک قدردان فوت ہو گیا۔ مرحوم امرتسر کا رہنے والا نام مولوی عبدالغفار تھا جوان صالح مرحوم کو کچھ دنوں سے کفار کے مباحثات میں دلچسپی ہو گئی تھی کئی ایک دفعہ امرتسر میں آریوں سے مباحثہ ہوئے۔ مرحوم کے کارناموں سے اُمید بندھی تھی کہ کسی روز کوئی کام رہا کریگا۔ مگر ؎ اور چہ خیالیم و فلک در خیال ۰ اُمید ہے ناظرین اہلحدیث سے اگر ہو سکے تو جنازہ غائب پڑھینگے۔ اللھم اغفرلہ مرحوم کے پیچھے دو بھائی۔ ماں۔ اور ایک لڑکا نابالغ ہے خدا اُن کو سلامت رکھے۔

لندن میں اطلاع پہنچی ہے کہ روس نے ایک جرمنی قیصر فریڈرک نامی سٹیمر ۱۲ ہزار ٹن کا بقیمت ۲ لاکھ ۵۷ ہزار پونڈ خرید کیا ہے۔

روسی جنرل لنیوچ کی رپورٹ ہے کہ ۱۱ جون کو متعدد مقابلے ہوئے کبھی روسی اور کبھی جاپانی حملہ آور ہوتے تھے۔

گفتگوئے صلح پر خاموشی چھائی ہوئی ہے روس و جاپان کے وکلاء باختیار رضا ہیگ میں ملاقی ہونگے۔ (بعد کی خبر) واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے کہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وکلائے فریقین کے اجتماع کے لئے واشنگٹن منتخب کیا جائیگا۔

پنڈت لیکھرام (جو مباحثہ نگینہ کے اثر سے مسلمان ہو گئے) عرف عبدالحق صاحب کا لیکچر ۱۲ ماہ حال کو مقام ڈیرہ دون مسجد جامع پلٹن بازار بڑے پرزور اور موثر طریقہ سے ہوا۔ وید کے ترجمہ کرنے میں جو غلطیاں لوگوں نے کی ہیں اُنکو بوضاحت بیان کیا۔ مخلوق پرستی کے نقائص اور توحید کی فضیلتیں ایسی عمدگی سے بتائیں کہ ہر مذہب و ملت کے حاضرین پر یکساں اثر تھا۔

بھڑائچ میں قبول اسلام

نمبر	کفری نام	ولدیت	سکونت	عمر	قوم	اسلامی نام	جنکے ہاتھ پر اسلام لائے
۱	بچھو	عبداللہ	بہاولپور	نو سال	مرتد	سکینہ	مولوی [illegible]
۲	رانشری	[illegible]	[illegible]	دو سال	اہیر	دین محمد	ایضاً
۳	سُرجا	نرسو	بھدون	نو سال	اہیر	ایضاً	ایضاً
۴	جھکڑن	•	[illegible] ضلع [illegible]	[illegible] سال	کرمی	عبداللہ	[illegible]

سکندر آباد ضلع بلندشہر میں دو نوجوان برہمن آریہ جو سنسکرت سے واقف اور یوں بھی نہایت بھیلے جوان ہیں برضا و رغبت خود مسلمان ہو گئے ہیں۔ خیال ہے کہ ان کے گھر کے بعض اور بھی آدمی انکا ساتھ دینگے۔

ڈیلوٹ ڈیٹیشن صیغہ کے چند باحمیت مسلمان ملازموں نے ہدایت اسلام نام ایک انجمن قائم کی ہے کہ واعظ ملازم رکھکر عام ناخواندہ اور جاہل مسلمانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے جابجا بھیجے جائیں۔ خدا وند کریم اسے اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ دکھیں پنجاب کی بڑی انجمنوں کی طرح صرف دکھانے کو وعدہ نہ ہو۔)

آگرہ میں بہت سے ڈاکو مع اسلحہ گرفتار کئے گئے ہیں انہیں سے ڈمبر سنگھ و کرن سنگھ مارے گئے سب انسپکٹر کی ٹانگ زخمی ہوئی۔ ڈمبر سنگھ کے ہاتھوں بہت لوگ زخمی ہوئے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان میں اب طاعون کمی پر ہے اور دن بدن کم ہوتا جاتا ہے (کیا مرزا صاحب کی مخالفت کم ہے؟)۔

کابل تھا کہ اُسکے کثیر التعداد شاگرد ہمیشہ میں وعظ کہتے پھرتے ہیں کہ امیر حبیب اللہ خاں والی دولت خداداد افغانستان کی اطاعت واجب ہے

قاہرہ سے خبر ہے کہ پرنس بارج نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اگر دول عظام نے کریٹ کے انتظام میں اور کسی کو اُسکا شریک کرنا چاہا جیسے کہ تجویز ہو رہی ہے تو میں مستعفی ہو جاؤنگا۔ اور کسی کا شریک ہوکر ہرگز کریٹ میں کام نہ کرونگا۔ (اب ہوسہ ہم اور غیر دونوں یکجا ہم نہ ہونگے ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے)۔

کلو میں زلزلے کے جھکولے ہنوز برابر آ رہے ہیں۔ چنانچہ ۴ جھکولے ۲۴۔ اور پانچ ۲۸۔ مئی کو آئے۔

موضع شاہجہانپور ضلع سیتاپور میں ایک عورت اپنے شوہر کے ہمراہ ستی ہو گئی۔ (جہالت کے آثار)

الفریڈ صاحب لاہور جنوبی افریقہ کو عنقریب ایک مشنری بھیجنے والی ہے۔ بہائی پرمانند اس کام کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ (ہم اس بلند پروازی پر آریہ پبلک کو مبارک دیتے ہیں مگر خطرہ یہ ہے کہ کہیں افریقن پبلک کو نیوگ جیسی مفید تعلیم سے وحشت نہ ہو)۔

سونچ پھٹکیا ضلع گیا موضع کہریانواں کے چند مسلمانوں

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ناظرین! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گزیدہ کرلیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُنکے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت سے پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہیں سے رنگ روغن کرتے ہیں اور جیسے ہی ہیں ناقص مال منگا کر بازار میں چلاتے ہیں۔ اسطرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے ہمنے قیمت میں رعایت کردی ہے جنسے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے

غیر معمولی رعایت

ہمنے قیمت میں ہی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنے آجکل عزم ارزاں فروشی "بسیار فروشی" پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ اُمید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

کیش بکس	فی انچ ۸ فی انچ ۴؟ بحساب تین آنہ فی انچ							
۱۲ فی انچ تا ۱۸ انچ؟ فی انچ	۱۸-۲۰ انچ [illegible]	۳۱-۳۲ انچ [illegible]	۳۳-۳۴ انچ [illegible]	۲۹-۳۰ انچ [illegible]	۳۰-۳۱ انچ [illegible]	۳۳-۳۴ انچ [illegible]	۲۹-۳۰ انچ [illegible]	پیمائش ٹرنک قیمت اصل
کیش بکس سٹیل فی انچ	[illegible] ۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قیمت رعایتی فی ٹرنک تین آنہ

نوٹ - ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا - تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو -

المشتہر

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرس
بازار کریم پور شہر سیالکوٹ

ہمارے زندگی بخش دریاے شفا بند سمجھکر مایوس نہ ہو وحکیم صاحب

ہماری مشہور اور زود اثر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اُٹھاؤ۔ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ اُن کو منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں۔ اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی کا استعمال کرنا چاہئے۔ نہیں بلکہ حفظ ماتقدم کے طور کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ اندنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں کہ جہاں موذی طاعون نہ ہو اس لئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی۔ کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے۔ یعنے یہ کہ ہمارے **جوہر مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں۔ اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں۔ **لائف پلز** کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں۔ از سر نو عالم شباب دکھلاتا ہے۔ قیمت فی بکس (۴۸ گولی) عہ

جوہر مصفی خون قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلان عہ ۔

ملہم سلیمانی امراض معدی کے قلع قمع کرتے ہیں اکسیر ہے۔ فی شیشی عہ فی بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے عہ ۔

روغن طلا خلاف قانون قدرت عمدر آمد کرنیسے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑتی بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں۔ تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خود کشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایسے لوگ اگر اطمینان قلبی چاہیں۔ تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف تین روپیہ (عہ) ہے۔

خوشبودار منجن قیمت فی شیشی ۲ ار۔

آتشک کی دوائی قیمت عہ ۔

سوزاک کی دوائی قیمت عہ ۔

بواسیر کی گولیاں قیمت عہ - آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے - ملنے کا پتہ :-

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث میں چھپکر شایع ہوا۔

مناسب جلسیں اختیار کیجاتی ہیں یعنے غیر مذاہب سے جاکر مناظرہ کرنا مبلا کرا عتراضات کا موقع دینا اور تردید کرنا ناواقفوں کو اسلامی اصول و فروع سے واقف کرنا ضعفاء کا اعتقاد پختہ کرنا - شکوک رفع کرنا - گری ہوونکو پھر مسلمان کرنا - جاتے ہوونکو روکنا - غرض دین اسلام کی حفاظت و اشاعت اصلی مقصد ہے - اور نو مسلموں کی پرورش وغیرہ - چنانچہ امسال کئی عیسائی مسلمان کئے جو زیر پرورش و تربیت ہیں علی ہذا گذشتہ سال میں ایک واعظ نصاری کو مشرف باسلام کیا تھا - جو ابتک اسلامی خدمت میں سرگرم ہیں خلاصہ کارروائی کا یہ ہے - ۱۵ - جون سنہ رواں کو نو بجے شب کے اجلاس شروع ہوا - مکان جھنڈیوں - کتبوں - میز کرسیوں برقی لیمپوں سے زرق برق تھا سکرٹری کی تحریک اور مولوی ابو النصر صاحب آہ دہلوی کی تائید پر جناب منشی محمد حسین صاحب رئیس اعظم بمبئی نے کرسی صدارت کو شرف بخشا اور سکرٹری مولوی عبد الرؤف خانصاحب نے سالانہ کارروائی آمد و خرچ کا حساب وغیرہ وغیرہ سنایا - مخلوق کا ہجوم ایکہزار کے قریب تھا - یکایک نوجوان فاضل مشہور لیکچرار مولوی محی الدین صاحب آزاد دہلوی ایڈیٹر لسان الصدق نے اپنی پر جوش اور عالمانہ لکچر سے جلسہ کو آئینہ حیرت اور مرقع عبرت بنا دیا - چار طرف سے آفرین آفرین ہوتی تھی اس جلسہ میں تجویز ہوئی - کہ نو مسلم فنڈ قائم کیا جاوے - اور مشن میں سے گئے واپس لئے جائیں کل معرفتی نمائندہ اور مصر منافع وصول ہوا مشن نے بہت ستایا کہا ہے اسکے بعد منشی نظیر حسین خانصاحب سخا دہلوی محمڈن مشنری و مالک علمی پریس بمبئی کی باری تھی اور منشی صاحب موصوف نے اور حدیث سے قرون اولے میں نو مسلموں کے ساتھ ہمدردی بیان کی - اسوقت خود مقرر اور اہل جلسہ بسبب آبدیدہ تھے اسکے بعد جناب مولوی ابو النصر صاحب آہ دہلوی کی باری تھی مگر وقت کی کمی سے مولانا صاحب نے جناب حافظ عبد الرحمن صاحب سیاح ممالک اسلامیہ کا تحریری لیکچر پڑھنا قبول کیا (جو کسی اشد ضرورت سے تشریف نہ لا سکے تھے) جزاہ اللہ خیر کہ ہمدردی اور یک جہتی کی اعلے مثال قائم کی ورنہ جناب حافظ صاحب ممدوح کا لیکچر پہنچانا - اسکے بعد مسٹر یونس صاحب ارمنی الاصل نے نہایت فصیح فارسی میں اتفاق پر تقریر کی - ان کے بعد جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب ثاقب بدایونی مخاطب بہ پہلوان سخن نے ایک بے نظیر اردو قصیدہ تقریباً سو شعر کا پڑھا آخری مناجات کے اشعار تو ایسے سوزناک اور رقت انگیز تھے کہ الامان مجلس کو ہلا دیا - مولانا حالی مدظلہ کے قصیدہ الخیاشیہ کا مزا آگیا - اسکے بعد جناب مولوی محمد اکرام الدین صاحب نے نظم اور نثر میں ایسا کچھ فرمایا کہ سبکو گرویدہ کر دیا - افسوس کہ انجمن کے دوسرے سکرٹری جناب حاجی سجاد حسین صاحب دہلوی اور جناب مولوی مرزا محمد بیگ صاحب واعظ سید انصار کی تقریریں تنگی وقت سے رہ گئیں اور شب کو ۱۲ بجے کے قریب جناب صدر مجلس کی تقریر پر جلسہ ختم اور اور چندہ شروع ہوا - اسی اثنا میں انجمن حمایت اردو کمیٹی کی طرف سے درخواست پیش ہوئی اور اجازت پر ایک نوجوان ممبر تقریر کو اٹھا - کہ امداد کئی طرح سے ہوتی ہے روپے سے علم سے ہاتھ پاؤں سے روپے کے لئے امرا علم کے لئے فضلا موجود ہیں لیکن ہاتھ پاؤں کی مدد اور ان کے لائق اور نہ کوئی دینے والا نہ ایسا کوئی باقاعدہ صیغہ ہیں ایک ہفتہ سے انجمن کے ہیرو مولوی عبد الرؤف خاں صاحب سکرٹری کو رات دن محنت شاقہ میں گرفتار پاتا ہوں لہذا میری یہ درخواست ہے کہ قومی والنٹیر مقرر کئے جائیں جنکا کام اعلے سے ادنے خدمت تک ہو اور ہم لوگ سب سے پہلے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ انجمن کے رقعے بانٹیں گے کرسیاں جھاڑینگے - جھاڑو دینگے چندہ اگاہا کرینگے اور کبھی انکار نہ کریں - انجمن جس نمونہ کی چاہے ہمکو وردی بنوا دے - ہم اوسکی قیمت ادا کر دینگے ہم میں سے دو ممبر سنسکرت خواں ایف اے اور باقی منشی مولوی انٹرنس - ایف اے بی اے ہیں - علمی اور درمی خدمت میں بھی شریک ہونگے صدر مجلس نے بڑی گرمجوشی سے درخواست قبول کی اور نہایت قدر و منزلت سے شکریہ ادا کیا قوم نے بڑی حیرت سے دیکھا اور غیر مذاہب کے حاضرین پر عجیب اثر پڑا - اور اسلامی اخوت کی بے نظیر مثال قائم ہوئی اسکے بعد حضرت صدارت مآب نے بآواز بلند فرمایا کہ سب صاحب دل کھول کر چندہ دیں کیونکہ جسقدر آپ دینگے اوسیقدر ہم تنہا دینگے - فوراً تین سو روپیہ کے قریب چندہ ہوا اور اسقدر عالیجناب صدر مجلس صاحب نے عنایت فرما دیا - آپ بھی اس سے بہت خوش ہونگے اور آپکی بدولت قوم بھی - اللہ تعالی تمام متعلقان انجمن خصوصاً صدر مجلس صاحب اور جان نثار سکرٹری اور دیگر متوسلین کو جزائے خیر دے آمین بعد میں عرض کیا جاویگا ۔

راقم - (ایک مسلمان از بمبئی)

تغلیب الاسلام - بجواب تہذیب الاسلام و ہر سہ پارہ کو جلد اول و دوم شائع ہو گئی ہیں جن کو نہ پہونچی ہوں طلب فرمالیں - مینیجر

فتوے

سوال نمبر ۲۲۷ - ایک شخص نے اپنی بی بی کو غیر سے ملوث ہوتے ہوئے بچشم خود دیکھ لیا۔ اور عورت بھی اس گناہ کے سرزد ہونے کا اقبال کرتی ہے۔ لیکن توبہ کرنے اور دوبارہ اس فعل کے مرتکب نہ ہونے کا اقرار کرتی اور خاوند سے بھی اس گناہ کی معافی چاہتی ہے تو کیا وہ شخص اس عورت کو اس کی تقصیر سے درگذر کر کے زوجیت میں رکھ سکتا ہے یا بمجرد اس فعل کے سرزد ہونے کے نکاح اس کا ٹوٹ جا کر طلاق واقع ہو جاتی ہو

س نمبر ۲۲۸ - نکاح کے بعد دعوت ولیمہ دولہا کتنے دن تک کر سکتا ہے۔ اگر پہلے دوسرے اور تیسرے دن تک ولیمہ نہ کیا تو بعد اسکے کر سکتا ہے یا نہیں۔ اور ولیمہ کے لئے زفاف شرط ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص تین دن تک ایسے لوگوں کی دعوت پے در پے کرتا رہا ہو پہلے دن کی دعوت ولیمہ میں شریک نہ ہوئے ہوں تو آیا یہ کھانا اس کا ریا کا کھانا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ (راقم خریدار نمبر ... از مدراس)

جواب نمبر ۲۲۷ - محض زنا ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا قرآن مجید میں بھی عورتوں کے زنا کرنے پر سزا دینے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا حضرت! میری عورت ہے کہ لا ترد ید لامس یعنی وہ کسی سے انکار نہیں کرتی۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دے اُس نے کہا حضرت! میری اس سے دیرینہ محبت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا رکھ لے اور اُسے سمجھاتا رہ۔ غرض کسی فریق کے زنا کرنے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

ج نمبر ۲۲۸ - ولیمہ کی بابت ارشاد نبوی ہے۔ کہ طعام الیوم الاول حق والثانی سنۃ۔ والثالث سمعۃ۔ یعنی پہلے روز کی دعوت ولیمہ تو موکد ہے۔ دوسری سنت ہے۔ تیسری ریا ہے۔ اسکے معنی ہیں کہ تیسری دعوت کو ریا کہا گیا ہے۔ اگر کسی امر مانع سے پہلے ہی روز دعوت نہ ہو سکے تو دوسرے تیسرے روز جائز ہے۔ دعوتیں تین چار جائز نہیں۔ ولیمہ کے لئے زفاف شرط نہیں۔

س نمبر ۲۲۹ - دس بجے روز ایک شخص کھانا کھا کر کسی کام کو ربوٹ کی قسم کے جو ٹخنوں سے اوپر تک ہوتے ہیں پہنکر جب کہ وضو نہیں کیا ہوا) روانہ ہو جاتا ہے۔ اور دو بجے پیشین جب موقعہ ہوئی۔ وہاں وضو کر کے اور بوٹ ڈالے ہوئے پاؤں پر مسح کر کے نماز پیشین ادا کر لیتا ہے۔ اس کی نماز ہوئی یا نہ؟ اور بدین خیال کہ وہ ایسے موقعہ پر مسح جائز ... ہے وہ شرعاً گنہگار ہے یا نہ؟ بس ایسے شخص پر جو مذکورۃ الصدر صورت میں پاؤں کا مسح جائز جانتا ہے حکم کفر ہو سکتا ہے یا نہ؟ بس ایسا شخص جو بدین خیال کہ مذکورۃ الصدر نے بغیر وضو کئے ہوئے پاؤں میں بوٹ ڈال لئے اور پھر بوقت نماز اُن پر مسح کرنا کافی تصور کیا۔ اُس کو کافر کہتا ہے۔ کہ ترک فرض اُس نے کیا اگر واقعی اسپر شرعاً حکم کفر عاید نہیں ہو سکتا تو کہنے والا کیا ہوا؟ (ایک خریدار)

ج نمبر ۲۲۹ - شخص مذکور کا وضو نہیں ہوا نہ نماز ہوئی جب تک باقاعدہ وضو کر کے بوٹ نہ پہنے۔ ہاں کافر نہیں ہوا۔ کیونکہ شاید وہ مسئلہ کے لئے پوچھ بے خبری کے وضو ضروری نہ جانتا ہو۔ گنہگار ہے۔ نہ اُس کو کافر کہنے والا کافر ہے۔ کیونکہ وہ بھی ایک شرعی آڑ سے اسپر حکم کفر لگاتا ہے گو واقع میں غلط ہے۔ مگر شرعی آڑ سے کہتا ہے اسلئے معذور ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو منافق کہا تھا حالانکہ وہ مومن تھا۔ مگر چونکہ ایک آڑ شرعی سے کہا تھا ... اسلئے حضرت عمر پر وہ فتویٰ حضور نبوی نے نہ لگایا جو ایک حدیث میں آتا ہے کہ لا یرمی رجل رجلا بالکفر او بالفسوق الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک یعنی جو کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اگر وہ درحقیقت ایسا نہیں تو وہ کلمہ اُس پر لوٹتا ہے۔ اس حدیث سے بہت لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے ... کہ جو کسی کو کسی نے کافر کہا بس اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہوا۔ حالانکہ اس حدیث کا مطلب یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ محض عناوت سے جو کسی شخص کو کافر یا فاسق کہے اگر وہ ایسا نہیں تو خود ہوگا۔ اور اگر کسی شرعی دلیل کی آڑ میں کہے گو وہ دلیل واقع میں کمزور ہی ہو تو کہنے والا کافر نہ ہوگا جیسے بے نماز کو بعض علماء سلف کافر کہتے ہیں اور بعض کافر نہیں کہتے مگر کافر نہیں کہنے والے کہنے والوں کو بھی کافر نہیں جانتے۔ مختصر یہ کہ کفر کا دروازہ بڑا سخت ہے۔ جب تک کسی شخص کے کلام کی تاویل ہو سکے اس کی تاویل کرنی چاہئے۔ اور بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی اسلام ہی میں رکھنا چاہئے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر آریہ سماج کی انجمن مختار ہے پہلے سقوں نے انکار کیا کہ سب تمام
ٹوپی پہنیں۔ پھر روسیہ میں سے ایک دو سقوں نے ٹوپیاں پہنے پر اجماع کیا دونوں ہی کا اب فوراً
اجرت ملنے کے مستحق ہوئے ہیں دیکھیں کیا حشر ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ یہ
لوگ بلند پرواز ہو گئے ہیں سمجھتے ہیں ہوا میں اڑنا چاہتے ہیں اس لئے گرتے
ہیں۔ کام تو اسی قاعدہ کے مطابق آہستہ آہستہ ترقی کرے دیرپا ہوتا ہے۔

قادیان کے آریہ اخبار نے اہلحدیث کی خبر دو ہندوؤں کے مسلمان ہونیکا
غلط قرار دیا لکھا کہ اہلحدیث ہمیشہ آریوں کے برخلاف اسی طرح کی بے سروپا خبریں
لکھا کرتا ہے حالانکہ وہ خبر وہاں سے لی تھی جو اخبار ہندو کے اڈیٹر کی پہنچائی ہوئی ہے

۲۵ جون واشنگٹن میں یقین کیا جاتا ہے کہ روس و جاپان کے
وکلاء مجاز ماہ اگست میں ملاقی ہونے تک باعث وجوہ التوار جنگ نہ ہوگا۔

۲۶ جون روس و جاپان نے پریزیڈنٹ روزولٹ کو مطلع کیا ہے
کہ فریقین کے وکلاء مجاز ماہ اگست کے عشرہ اول کے اندر ریاستہائے متحدہ
(امریکہ) میں ملاقی ہونگے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے آئندہ اجلاس علیگڑھ کے پریزیڈنٹ
نواب بہادر خلیفہ سید محمد حسین ممبر کونسل پٹیالہ ہونگے۔

لاہور میں ایک نوعمر ہندو بیوہ کو انجمن حامی شادی بیوگان نے بیاہ دیا
کئی روز کے بعد والدین کو پتہ لگا بڑی جدوجہد کے بعد انہیں لڑکی سے ملنے
کی اجازت دی گئی مگر لڑکی واپس نہ کی۔ اب ہندو فرقہ کے لاہور میں
اس معاملہ پر موافق و مخالف لکچر ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج بھی مخالف ہونگی

لاہور میں صفائی کی حالت سخت قابل اعتراض ہے

جامع مسجد امرتسر بنا کردہ شیخ خیرالدین کے دو مینار زلزلہ سے
گر گئے ہیں۔ مگر ابھی مسلمانوں کو انکی تعمیر کی طرف توجہ نہیں ہوئی (افسوس)

لاہور میں آجکل دیوانہ کتوں کی کثرت کی شکایت ہے۔ کئی ایک تلف
کئے جا چکے ہیں۔

عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر جہلم کی عدالت سے ۲۰ جون کو
ایک ہندو شخص کو جو چھاؤنی جہلم میں کچھ مزدوری وغیرہ کیا کرتا تھا۔ کسی کی جیب کاٹنے

چرانے کے عوض ۲ سال قید سخت اور ۳۰ ضرب بید کی سزا ملی۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ جون کو پنجاب میں طاعون سے ۱۲۰۹۳ اموات ہوئیں
جبکہ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۱۱۲۲۳ تھیں۔

مکیریاں ضلع ہوشیارپور کا ایک ساہوکار ۹ ہزار کی مالیت کی چوری
کے الزام میں ماخوذ تھا۔ عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے معاف ہو
گیا۔ مال جو اس سے برآمد ہوا تھا۔ اسی کے حوالہ کیا گیا۔

ہگلی کے ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے مسٹر اسٹیشن ماسٹر مگرا پر نالش کی
ہے کہ اس نے اسکو بلا وجہ پولیس کی حراست میں کر دیا۔ مقدمہ زور سے
چل رہا ہے (ریلوے ملازموں کی سینہ زوری)

لاہور اور امرتسر کے درمیان پیدل سفر کرتا ہوا ایک شخص پکڑا گیا جسکے پاس
سے ۵ اسیر افیون اور ایک سیر چرس برآمد ہوئی۔ عدالت میں چالان کیا گیا
(دلیری)

ایک آتشباز نے دو صندوقوں میں آتشبازی بھر کر بذریعہ ریل روانہ
کئے۔ راستہ میں تصادم ہوا۔ ایک قلی مر گیا اور ایک مجروح ہوا۔ آتشباز
کو ۲ سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی (عبرت)

دہلی میں فوجی قواعد کیلئے میدان بنایا جاتا ہے ۹ سو میل مربع کے دو میں
قواعد ہوگی۔

بمبئی میں برقی روشنی کی کلیں پہنچ گئی ہیں۔ آئندہ اگست تک قلعہ میں
برقی روشنی کا انتظام ہو جائیگا۔

ایک بابی لیڈر ہندوستان کو آتے ہیں جنکا نام مرزا محرم ہے ان کیساتھ
مسٹر سپرنگ بھی ہیں مرزا صاحب بابی مذہب کے مقتدر پیشوا ہیں اور مسٹر موصوف
بھی اسی مذہب کے ایک امریکن جنٹلمین ہیں کلکتہ علیگڑھ سے ہوئے لاہور
بھی آئینگے (اسموقعہ پر مرزا قادیانی اور مرزا محرم کا مناظرہ کرانا چاہئے) ؎
خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

جاپان میں مچھلیاں مردہ نہیں زندہ خریدی جاتی ہیں ماہی گیر بڑے بڑے
پانی کے ناندوں میں لئے گلی کوچوں میں بیچتے پھرتے ہیں۔

ٹرکی دو اول درجہ کے جنگی جہاز زرہ پوش اور ۱۲۔ اول درجہ کی جنگی کشتیاں
اور سات تار پیڈو شکن اور بنوانا چاہتی ہے۔ اس لئے یورپ کے
مشہور جہاز ساز کارخانوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔

ahmadimuslim.de

دی ہیکٹر ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی ایسی سٹیل کیس ٹرنک ہر جگہ مل سکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں افسوس کہ آج کل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہم نے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہم سے رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر [illegible] ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی وقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ ہمیں صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت۔ ہم نے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے [illegible] فی انچ ۳ر فی انچ کر دی ہے۔ یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزان فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	نرخ [illegible]	نرخ [illegible]	بحساب تین آنے فی انچ					کیس بکس
پیمائش ٹرنک	۳۶ انچ	۳۰ انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	۱۲ر فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نادر جستی ۸ر فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیس بکس سٹیل ۶ر فی انچ
[illegible] تین تالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	

نوٹ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

عبدالعزیز ثناء اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

در شفا بند سمجھ کر مایوس نہ پھیرو

ہماری مشہور اور پُر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجربہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ اُن کو منگانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں اور یہی خام خیال ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی استعمال کرنی چاہیئے نہیں بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو۔ اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے یعنی یہ کہ ہمارے **جوہر مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں۔ اسی سے خون فاسد کا قلع و قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں۔ لائف پلز کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

جوہر مصفی خون۔ قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلان [illegible]

ملح سلیمانی۔ امراض معدہ کے قلع و قمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی [illegible] بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے [illegible]

روغن طلا۔ خلاف قانون قدرت عملدر آمد کرنے سے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑتی ہے۔ بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ایسے لوگ اگر اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جس کی قیمت صرف تین روپے [illegible] ہے۔

خوشبودار منجن۔ قیمت فی شیشی [illegible]

آتشک کی دوائی۔ قیمت [illegible]

بواسیر کی گولیاں۔ قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔

ملنے کا پتہ

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل۔ مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ ہفتہ وار اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

لیس حدیث مصطفیٰ جان ایمان است

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

جلد ۲ — نمبر ۳۶

امرتسر ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ہے
جاگیرداران و روساء سے	للعہ
عام خریداروں سے	عا/۱۲
چھ ماہ کے لئے	عہ
ممالک غیر سے	ہے

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ مفت بیرنگ ڈاک واپس۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے

ایڈیٹری کی مشکلات

عربی میں ایک فقرہ ضرب المثل ہے کہ من صنف فقد استہدف (جو کوئی تصنیف کرے وہ لوگوں کے اعتراضات کیلئے نشانہ بنایا جاتا ہے) مگر کسی باقاعدہ موقوت الشیوع رسالہ یا اخبار کی اڈیٹری تصنیف سے کہیں بڑھکر نازک اور موجب اعتراض ہے کیونکہ کسی رسالہ میں اگر کوئی بسیط مضمون ہو تو نکلا اور پڑھا اور بس۔ مگر جو ہفتہ وار یا ہر ہفتے یا ہر روز جو اخبار نکلتے ہیں۔ ان میں ایک ہی پرچہ میں کئی کئی مضامین ہونگے وجہ سے کئی ایک سے موافقت یا مخالفت رائے کا اندیشہ ہے خصوصاً اخبار اہلحدیث کی اڈیٹری میں جو مشکلات ہیں وہ سب سے زیادہ ہیں ایک طرف سے آواز آتی ہے کہ آپ مسلمانوں کے کسی فریق کے خلاف نہ لکھا کریں لیں

ahmadimuslim.de

مخالفین اسلام ہی کی سرکوبی کریں دوسری طرف سے زور ڈالا جاتا ہے کہ قادیانی
کرشن کی خوب خبر لیجئے تیسرے ہیں کہ مضامین پر مضامین بھیجتے ہیں اور
سخت زوردار الفاظ میں اُن کے درج کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ چوتھے ہیں
اونکا یہی اعتراض ہے کہ اڈیٹر اپنا مضمون تو لکھتا نہیں اودھر اودھر کی جمع کر دیتا
ہے ایک صاحب ہیں کہ اخلاق اور توحید کی نظمیں بھیجکر چاہتے ہیں کہ ناظرین
اہلحدیث کو مستفیض [illegible] وہ سنتے ہیں کہ اوسپر معترض ہیں کہ ان مضمون
سے کیا فائدہ۔ اگلی جلد کو کوئی مضمون ہی لکھا جاوے تو بہتر ہے چنانچہ کلکتہ کے
رسالہ ضیاء الاسلام میں کسی صاحب نے یہی اعتراض اٹھایا حالانکہ جس رسالہ میں
اعتراض چھپا ہے خود اس میں بھی نظمیں ہوتی ہیں شروع سے اوسکا خاتمہ
دیکھئے نظم ضرور ملیگی ایک صاحب اس امر کے متقاضی ہیں کہ ایک ورق پر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری چھپا کرے ادہر یہ خیال تھا کہ اس مضمون کی
کئی ایک کتابیں مفصل لکھی ہیں ادہر سے خاموشی رہی ادہر سے تقاضا آخر
رنجیدہ خفا ہو گئے کہ آپ ہماری حسب منشا کام نہیں کرتے لہذا ہم اخبار نہیں لینگے
اودہر بعض صاحب ایسے ہیں کہ اپنے مضمون کو درج نہ پائیں تو آپے سے باہر
حالانکہ اخبار کی شرائط میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ کہ اڈیٹر ان شرائط میں
سے کسی ایک کا بھی پابند ہے اس سے اڈیٹر کی مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے
کہ مصنف سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ پس جو شخص ان مشکلات میں ہو۔ کیا
اوسکا حق نہیں کہ اوسکو معمولی باتوں میں معذور تصور کیا جائے اور مشورہ دیگر
فیصلہ کسی کے ہاتھ میں چھوڑا جاوے وسوا العذر عند کرام الناس مقبول

دادا کی وراثت پوتے کو

یہ وہی مسئلہ ہے جسکے متعلق چند دفعہ اہلحدیث میں مضامین نکل چکے ہیں جنکو
کافی سمجھکر آئندہ کیلئے اس فضول بحث کو بند کر دیا گیا تھا مگر امرتسر کا ایک گل اخبار
اپنے تیسرے جنم کے پہلے ہی نمبر میں اہل حدیث کو پھر مخاطب کرتا ہے کہ اس بحث
کو بند نہ کرنا چاہئے بلکہ ایک حد تک پہنچانا چاہئے تاکہ فیصلہ ہو سکے۔ لیکن وہ یہ نہیں
بتلاتا کہ فیصلہ کی صورت کیا ہے۔ یہ کہ راقم مضمون یا اوسکا فرضی سائل
اور مصنوعی اڈیٹر تسلیم کرلے ہم محالات سے ہے یا ملک کے سوا کوئی صورت [illegible]

یہی ہے مسئلہ تو بالکل صاف ہے مگر آپ اپنے دعوی کی تعیین کرتے نہیں
تو دلیل کیا دینگے ہم چند صورتیں لکھکر صرف آپ سے آپ کے دعوی کی تعیین
کرانا چاہتے ہیں۔

(۱) ایک شخص مرگیا اوسکی اولاد میں دو بیٹے ایک بیٹے کے دو بیٹے (یعنی مرحوم
کے پوتے) اور دو لڑکیاں ہیں۔

(۲) ایک شخص مرگیا اوسکا ایک لڑکا ایک پوتا ہے۔

(۳) ایک شخص مرگیا اوسکا ایک لڑکا ایک لڑکی ایک پوتا ایک پوتی ہے۔

(۴) ایک شخص مرگیا اوسکی صلبی اولاد تو کوئی نہیں البتہ پوتا۔ پوتی ہیں صرف
صورت اخیرہ میں ہم قائل ہیں کہ دادا کا حصہ پوتوں کو پہنچیگا۔ باقی کی مثال
جیسے دریا نہر اور راجباہہ سے دی تھی اور کہا تھا کہ جبتک دریا سے پانی نہر میں
نہ آئیگا راجباہہ میں کبھی نہیں آ سکیگا۔ جیسا اسیطرح جبتک دادا کی جائیداد پوتے
کے باپ کی طرف منتقل نہ ہوگی پوتا حقدار نہیں ہو سکتا اسپر آپنے جلدی میں بغیر
سمجھنے مطلب کے اعتراض کر دیا کہ چوتھی صورت میں پھر کیوں پوتے کو وارث کرتے ہو
جبکہ اوسکے باپ کا انتقال بھی دادا سے پہلے ہو چکا ہے حالانکہ اسکا جواب
اوسی توجیہ میں مل سکتا تھا کہ چوتھی صورت میں اسلئے وارث ہوگا کہ پوتے کا چچا جو دادا کا
حقیقی اور صلبی بیٹا ہونے کیوجہ سے پوتے کو مانع ارث ہے اب نہیں رہا۔ بوجہ
نہونے درمیانی وسائل قریبہ کے اب پوتے کو براہ راست دادا سے تعلق ہو گیا
ہے۔ گویا اس صورت میں وہ دادا کے ساتھ راجباہہ کی نسبت نہیں رکھتا
بلکہ خود اوسکے حق میں نہر کا حکم ہے۔

ہمنے تو جہانتک ہو سکا اپنے مذہب اور دلیل کی تفصیل کر دی مگر افسوس کہ
آپنے آجتک اپنے مذہب کی تعیین بھی نہیں کی پس آپ جبتک اپنے مذہب
کی تعیین نہ کریں اور صور مذکورہ میں سے اپنی پسندیدہ صورت کو صاف لفظوں میں
لکھکر دعوی و دلیل کی مطابقت نہ کرینگے۔ جواب مانگنے کا حق نہیں رکھتے۔

قادیان کی سیر

از قاضی ظہور الحسن صاحب ساکن سیوہارہ ضلع بجنور

جو گرمیاں تو گزرانی چہ در قادیان بینی ÷ بیے یکدسہ مرزا صاحب جان بینی

گولیاں ہاضم
نفخ شکم و ریح و نافع ہیں
قیمت ۲ درجن ۱۲ [illegible]
جسمیں ۱۲ درجن [illegible]
گولیاں مقوی دماغ
جو نہایت اعلے اشیاء
کی گئی ہیں دماغ کیلئے
خدا کے فضل سے اور
استعمال سے قوت
اور اعضاء رئیسہ کو بھی
قیمت ۲ درجن ۔ع
مرزا عبدالقادر بیگ
چوک پاپیاں محلہ

ماہ جون ۱۹۰۵ء میں میں قادیان پہنچا یہ ایک چھوٹا سا بے رونق قصبہ ہے یہاں کے باشندے مفلوک الحال زیادہ با علم کم ہیں سب سے پہلے میں نے مرزا صاحب کا مدرسہ اور بورڈنگ دیکھا انتظام آسائش طلباء اور طرز تعلیم قابل تعریف ہے مگر زیادہ وقت معلمین و متعلمین کا بحث مباحثہ اور مرزا کی کرامات و معجزات کے بیان میں گذرتا ہے اسکے بعد مہمان خانہ دیکھا۔ جہاں ایک معقول رقم روزانہ مریدوں کی سے صرف ہوتی ہے متعدد اور نفیس کھانے طیار رہتے ہیں سفید پوشوں کی خاصی مدارات ہوتی ہے غریب کو یہاں بھی اور جگہ سے چار دھکے زیادہ پڑتے ہیں۔ پھر مرزا صاحب کا مسکان دیکھا جو پختہ اور وسیع ہے اب اس میں فیشنیبل کمروں کا اضافہ ہو رہا ہے تھوڑی دور آگے چلکر ایک پرانی مسجد ہے اسی کے صحن میں مرزا صاحب کے والد کا مزار ہے قبر کے قریب منارۃ المسیح (جسکی فضول اور بیکار تعمیر آجکل بند ہے) واقعہ ہے جہانتک مجھکو تحقیق ہوا ہے مرزا صاحب کی جایداد کی آمد فی مصارف مذکورہ کا عشر عشیر بھی برداشت نہیں کرسکتی یہ اخراجات اسی گراں قدر ٹیکس سے پورے ہوتے ہیں جو مریدین ادا کرتے ہیں مرزا صاحب ادائے نماز پنجگانہ کے لئے باہر آتے ہیں اسیوقت نو وارد ونکو ان سے مختصر ملاقات ہو جاتی ہے۔ البتہ نماز مغرب کے بعد کچھ دیر بیٹھتے ہیں تنہائی میں کسی سے نہیں ملتے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب خدا نے ان سے حفاظت کا وعدہ کر لیا ہے۔ تو یہ احتیاط کیوں ہے؟ نماز با جماعت ہوتی ہے خود ایک ہی مصلے پر امام کے برابر کھڑے ہوتے ہیں نماز میں امام اور مقتدیوں کے رونے کی آوازیں آتی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے۔ آجکل قصبہ کے باہر ایک باغ میں مع کثیر تعداد مریدین کے مقیم ہیں۔ ڈیرہ خیمہ شاہانہ ساز و سامان ہیں جنکی کثرت اور شان و شوکت کو دیکھکر یہ گمان ہوتا ہے کہ کسی والئی ملک کا کیمپ ہے مرزا صاحب خوش پوشاک خوش خوراک آدمی ہیں غالباً سیر بھر عطر روزانہ ملا جاتا ہو گا قیمتی ادویات مصفے مفرح مقوی مبہی کی اکثر طیاری ہوتی رہتی ہے۔ الغرض ہر قسم کا سامان عیش و عشرت کافی طور پر مہیا ہے اور مرزا صاحب خوب لذات دنیاوی کے مزے اڑاتے ہیں اور اسقدر ثروت اور دولت کے حاصل ہونے پر باوجود دعوٰے امامت حج بیت اللہ سے محروم ہیں سخت تعجب کا مقام ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک ہوئے ہیں۔ کبھی اس قسم کے ٹھاٹھ نہیں ڈالے بلکہ لذات نفسانی اور اظہار شان و شکوہ سے متنفر رہے اور جناب عیسے م تو بالکل ہی تارک الدنیا تھے۔ مرزا صاحب جو آپکو جناب سرور کائنات م کا متبع صادق امام امت مرحومہ اور مسیح موعود بتاویں۔ ان کے خلاف تعیش آمیز زندگی بسر کریں میرے خیال میں انبیاء اور ائمہ و اولیاء اسلام اور دنیا کے تمام مذاہب کے مقدس لوگوں میں کوئی کبھی عیش پسند نہیں ہوا۔

سیکھے ہیں معشوق کے انداز نرالے تم نے
جیسی طینت تھی وہی رنگ نکالے تم نے

نماز عصر سے قبل میں نے حکیم نور الدین صاحب (جو قادیانی کشتی کے ناخدا ہیں) سے عرض کیا کہ مجھکو مرزا صاحب کی خدمت میں کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اسلئے میں چاہتا ہوں کہ مجھکو اسکا موقع دیا جاوے حکیم صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت صاحب زبانی مباحثہ کو ناپسند کرتے ہیں اور ناراض ہو جاتے ہیں۔ آپ جو کچھ چاہیں۔ بعد نماز مجھ سے دریافت کرسکتے ہیں تھوڑی دیر میں اذان ہوئی اور مرزا صاحب برآمد ہوئے سلام مصافحہ کے بعد مختصر بات چیت کر کے نماز کو کھڑے ہو گئے اور بعد نماز فوراً چلے گئے میں حکیم صاحب کیساتھ ان کے مقام نشست پر چلا آیا۔ اور اسطرح گفتگو شروع ہوئی۔

حکیم صاحب :۔ ہاں صاحب! آپ فرمائیے۔ آپ کیا دریافت کرنا چاہتے ہیں؟

میں :۔ پہلے یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں نہ کوئی پیرزادہ ہوں نہ امیرزادہ نہ عالم نہ کہیں کا حاکم نہ موجودہ علماء یا صوفیا میں سے کسی سے بیعت ہوں الغرض مجھ میں کوئی بات ایسی نہیں جس سے مجھکو مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہونیپر یہ خیال ہو۔ کہ ان سے بیعت کرنے میں میری ہتک یا کوئی حرج ہے اسکے بعد یہ گذارش ہے۔ کہ آپ نے کس عقلی دلیل سے مرزا صاحب کو مامور من اللہ سمجھا۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ جو لوگ مامور من اللہ ہوتے ہیں۔ ان کی ماموریت سے جناب باری عز اسمہ کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خلق اللہ اور مریدین حق کو برکات اور فوائد حاصل ہوں اسلئے معلوم ہونا چاہیئے کہ مرزا صاحب کی ماموریت سے خلق اللہ اور اسلام کو کیا کیا فوائد اور برکات حاصل ہوئی

حکیم صاحب :۔ اول یہ کہ اگر مرزا صاحب مامور من اللہ نہ ہوتے تو اللہ تعالے فوراً ان پر عذاب نازل کرتا اور اتنی دراز مدت تک مہلت نہ دیتا۔ دوم حضرت صاحب کی ان عظیم الشان پیشین گوئیوں کا راست ثابت ہونا

ل بلا از آسمان آمد بہ سید خانہ غریب کجا است (ایڈیٹر) ع کیوں؟ ع محبت نامہ جفا جو ئے را۔ بیکبار گردن کشد رو مرا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

جبکا قوت وعلم انسانی سے بالاتر اور بمثل انبیاء کے ہونا عقل سلیم تسلیم کرتی ہے
سوم حضرت صاحب کے عربی الہامات جنکی خوبی پر مثل قرآن شریف کے دعوی
ہے۔ چنانچہ آجتک کسی نے اس مقابلہ میں کامیابی حاصل نہیں کی آپ بھی
کسی عالم کی کوئی عربی تصنیف یا مضمون ایسا بتلاویں۔ جو حضرت اقدس کے
الہامات کا ہم پلہ ہو۔

چہارم:۔ استقلال کیونکہ کاذب بے انتہا مصائب ومخالفت کی تاب نہیں
لاسکتا۔

پنجم:۔ آپکا صبر واخلاق جو مثل انبیاء کے ہے۔

ششم ضرورت وقت کہ اسلام میں نئے نئے فرقے پیدا ہوگئے جنکی وجہ
سے ترقی اسلام مسدود ہوگئی۔ باہمی اختلافات غیروں کے اعتراضات سے
صداقت پر پردہ پڑگیا تھا۔ سب کو متحد ومتفق کرنے وصراط مستقیم پر لانے کیلئے
ایک امام کی ضرورت تھی۔ سیدھے اور صاف دلائل اور کرامات صادقہ سے
سبکو دین حق کا راستہ دکھلایا گیا مسلمانوں کے دلوں سے بغض اور عناد کو نکالا
گیا خونی مہدی کی آمد کے عقیدہ کو جسکے مسلمان غیروں کی خون آشامی کیلئے منتظر
تھے باطل کیا۔ خلق خدا میں اتفاق پھیلایا۔ دشمنان اسلام جو کمال دلیری
سے اسلام پر حملہ آور ہوتے تھے حضرت صاحب نے انکو ایسے دندان شکن جواب
دئیے کہ سب دم بخود ہوگئے ان سچے دلائل اور کراماتوں کو دیکھکر ششدر اکثر اسلام
کے گرویدہ ہوگئے۔ یہ فوائد ہیں۔ جو دین خدا کو حضرت اقدس کی ماموریت
سے پہنچے اور یہ ایسے سیدھے سادھے دلائل حضرت صاحب کی ماموریت کے
ہیں کہ جنپر غور کرنیسے خوش فہم اور طالب حق کو تردد کا مقام نہیں رہتا۔

میں:۔ جو لوگ اللہ پر افترا کریں۔ انپر عذاب نازل ہونیکی کوئی میعاد
مقرر ہے جو کسی آیت یا حدیث کے حوالہ سے فرماویں۔ اور کوئی ایسی پیشین
گوئی پیش کریں جو ٹھیک وقت پر موافق ظاہری معنی کے پوری ہوئی
ہو۔ اور کونسا نیا فرقہ اسلام میں پیدا ہوا ہے۔

حکیم صاحب:۔ کسی آیت یا حدیث میں خدا پر افترا کرنیوالوں پر عذاب
نازل ہونے کی کوئی میعاد مقرر نہیں ہے۔ لیکن مسیلمہ کذاب وغیرہ کے حالات
سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بہت جلد مبتلائے عذاب ہوجاتے ہیں
لیکھرام کی نسبت پیشگوئی اسکے مرنے سے عرصہ دراز پہلے کی تھی اور اسکے
تفصیلی حالات کئی بار مشتہر ہوچکے ہیں۔ اگر آپکو اس سے آگاہی نہیں ہے
تو فرماویں۔ ابھی اشتہارات وکتابیں منگا کر دکھلایا جاوے اسیطرح صدہا
پیشین گوئیاں ہیں۔ اور ایسا تو بارہا اتفاق ہوا ہے جسکے شاہد یہاں کے کئی
آریہ ہیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔ آج ہمارے نام فلاں مقام سے اتنے
روپیہ کا منی آرڈر آئیگا تھوڑی دیر کے بعد منی آرڈر آگیا۔ اسیطرح زلزلہ
کی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ جو بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ بعض پیشگوئیوں
میں استعارات بھی ہیں۔ اس زمانہ میں ایک تو علیگڈھ والے سید نے نیچری
مذہب ایجاد کیا اور اسلام میں تفرقہ ڈالا۔

میں:۔ آپ کی پہلی دلیل کا جواب یہ ہے جبکہ کسی آیت یا حدیث سے
اللہ پر افترا کرنیوالوں کے لئے کوئی میعاد نزول عذاب کیواسطے مقرر نہیں
تو مرزا صاحب کا ابتک مبتلائے عذاب ہونا ان کے دعوی کی صداقت پر
دلیل نہیں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے آئندہ مبتلا ہو۔ مصرعہ

دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

میرے نزدیک جن لوگوں نے اللہ پر افترا کیا ہے ان میں بعض ایسے
ہوئے ہیں کہ انکا کچھ تھوڑے ہی عرصہ میں خاتمہ کردیا گیا جیسے مسیلمہ کذاب
وغیرہ۔ اور اکثر ایسے ہوئے ہیں کہ انکا معاملہ عاقبت پر رکھا گیا ہے۔ جیسے
محرفین متقدمین توریت وانجیل۔ مصنفین ژند اوستا وغیرہ جنہوں نے
اپنے خیالی مضامین اور من گھڑت مسائل کو جناب باری کی طرف منسوب کرکے
ایسا مروج کیا۔ کہ ان کے معتقدین کی تعداد پیروان دین حق سے زیادہ
ہے اور اب ان کے مقلدین دلائل سے ان انسانی تصانیف کو الہامی ثابت
کرکے افترا پر افترا کررہے ہیں۔ اور تمام آفات سے محفوظ ہیں چونکہ یہ زمانہ
غائت درجہ شر وفتن اور امتحان اہل ایمان کا ہے اس لئے غالباً مرزا صاحب
آخر قسم کے لوگوں میں ہونگے۔ دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ اکثر پیشین
گوئیاں تو ایسی ہیں۔ کہ جنمیں نہ کوئی میعاد ہے اور نہ ہونیوالے معاملہ کا صاف
مذکور ہے جیسے زلزلہ کا ایک دھکا اسمیں نہ کوئی میعاد مقرر ہے جیسا کہ زبانی
اشتہارات سے ثابت ہوتا ہے نہ یہ معلوم ہے کہ درحقیقت زلزلہ ہی ہوگا
یا کسی اور آفت کو زلزلہ سے تعبیر کیا ہے۔ اس قسم کی پیشین گوئیاں تو
ضرور پوری ہوجاتی ہیں۔ کیونکہ تمام آفات اور قیامت تک کا زمانہ اس پیشگوئی
کے تحت میں داخل ہے۔ منجموں کی پیشین گوئیوں میں میعاد اور حادثہ کا نام دونو
باتیں ہوتی ہیں۔ اکثر صحیح ہوتی ہیں۔ بعض غلط۔ اس مقابلہ میں انکا نمبر

جنکی مفصل بحث رسالہ "الہامات مرزا" میں ملتی ہے جسکے جواب کیلئے مبلغ دو ہزار روپیہ انعام ... اہلحدیث امرتسر سے ملتا ہے (ایڈیٹر) ... سب مسلمان ...
[illegible]

مرزا صاحب سے بڑھا ہوا ہو کوئی مرزائی پیشین گوئی ایسی نہیں جو موافق
اپنے ظاہری معنی کے ٹھیک وقت پر پوری ہوئی ہو۔ اور اسکو معمولی نجومین
کی پیشین گوئیوں کے مقابل میں رکھ سکیں جیسے آتھم اور احمد بیگ کی لڑکی
والی پیشین گوئیاں لیکھرام والی پیشینگوئی میں عذاب کا وعدہ ہی نہ کہ موت کا
موت چونکہ لازمی سبب پر وارد ہوتی ہے اور اسکے لئے کوئی سبب ضرور
ہوتا ہے۔ اسلئے موت معہ اپنے سبب کے خواہ مرض ہو۔ یا قتل یا غرق وغیرہ
داخل عذاب نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں وہ اپنی میعاد سے ایک سال
قبل تو ہو ہی آئی جبکہ مرزا صاحب کو تحفہ گولڑویہ میں اقبال ہے اسکی
تاویل یہ کی گئی ہے کہ لیکھرام اپنی بدزبانی میں بڑھ گیا ہو اس لئے ایک
سال قبل مورد عذاب ہوا لیکن جو شخص یہ جانتا ہے کہ خدا صادق الوعد
ہے۔ وہ ایسی لچر تاویل کو کب قبول کر سکتا ہے خصوصاً ایسے نازک موقعہ
پر جبکہ خدا نے اپنی ایک مامور کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک میعاد
مقرر کی ہو۔ اور اسمیں کسی قسم کی تشریح بھی تقدیم و تاخیر کی نسبت نہ ہو۔
پھر اسمیں کمی بیشی واقع ہو۔ قادیانی اسے لیکھرامی استفسار پر مرزائی کرانو
اور پیشین گوئیوں کی تصدیق سے انکار کر چکے ہیں منی آرڈر کی آمد
کی پیشین گوئی ایک معمولی امر ہے۔ عام قاعدہ ہے کہ روپیہ بھیجنے والا دو
چار روز قبل اطلاع دے دیتا ہے زلزلہ کی پیشینگوئی کو مرزا صاحب خود ازالہ
اوہام حصہ اول میں بے حقیقت قرار دے چکے ہیں اور قبل از آمد زلزلہ کوئی
اشتہار ان کی طرف سے بہ تعیین تاریخ صاف الفاظ میں نہیں نکلا
اور اب تو اسی نام سے الہاموں کی ڈاک لگ گئی وہ سادھو جس نے
دہرم سالہ میں ایک روز قبل کہا تھا۔ کہ کل ایسا خوفناک زلزلہ آئیگا۔ اور اب
ایک بڑی آفت کے آنے کی خبر دیتا پھرتا ہے مرزا صاحب سے سبقت
لے گیا۔ جن پیشگوئیوں میں استعارات بتلائے جاتے ہیں وہ ایسے
نرالے ہیں۔ جنکو سنکر احمق بھی ہنستے ہیں۔ جیسے آتھم والی پیشگوئی
میں جب وہ مرگ ہاویہ میں نہ گرا۔ تو اسکے خائف ہونے کو ہاویہ بنایا۔
اور اسکے دل میں تائب ہونیکو (جسکا علیم خدا ہے) لیکن بظاہر
آثار نہیں پائے گئے) موت سے بچنے کا سبب ٹھیرایا۔ تیسری
دلیل کا جواب یہ ہے۔ کہ مرزا کی عربی الہامات میں زیادہ حصہ آیات
قرآنی اور احادیث محبوب سبحانی و مشہور شعراء و علماء کے کلام کا
ہوتا ہے۔ البتہ مرزا صاحب کہیں مقام موخر کر دیتے یا کوئی لفظ بڑھا دیتے ہیں جیسا کہ
لیکھرام والی پیشین گوئی عجل جسد له خوار۔ اور زلزلہ کی پیشین گوئی ایسی
صورت میں انکا عدیم النظیر ہونا مرزا صاحب کی ماموریت کا ثبوت نہیں ہو سکتا
اسپر بھی پیسہ اخبار وغیرہ میں ان کے مقابلہ پر عربی عبارتیں لکھی جاتی ہیں
الہامی قصیدہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بہت سی غلطیاں نکالی ہیں اور
مرزا صاحب سے بجز سکوت کے کچھ نہ بن پڑا۔ متقدمین کی تو تصنیف بہت سی
ایسی کتب عربی میں موجود ہیں کہ جنکے مقابلہ پر مرزا صاحب ایک حرف بھی نہیں
لکھ سکتے علماء زمانہ حال میں سے ہندوستان میں ایک عربی اخبار البیان
نکلتا ہے مولانا رحیم اللہ صاحب بجنوری نے ایک کتاب جسکا نام غالبا تاسیس العلوم
ہے مولوی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر القرآن بکلام الرحمن تصنیف کی ہے
مصر و عرب کا تو ذکر ہی کیا ہے اگر کچھ حوصلہ ہے۔ تو مرزا صاحب مرد میدان
بنیں اور تصانیف مذکورہ جیسے اپنے الہامات کا مقابلہ کریں۔ اور جو غلطیاں انکو
الہامی قصیدہ میں نکالی گئی تھیں۔ انکا تسلی بخش جواب دیں۔ چوتھی دلیل
کا جواب یہ ہے۔ کہ مفصل بیان فرمائیے۔ کہ کونسے ناقابل برداشت مصائب
مرزا صاحب کو پڑے ہوں اور کسکی مخالفت سے کونسا عظیم الشان نقصان پہونچا۔
زیادہ سے زیادہ کسی مولوی نے تکفیر کا فتوی دیدیا ہو۔ لیکن آپ کی حضرت نے بھی
نے اسکا بدلہ نہ چھوڑا ہوگا جبکہ ہم یہ گورنمنٹ انگلشیہ کا پر امن عہد حکومت ہے
جو جسکا جی چاہے کرے اور جبتک چاہے نباہے۔ کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ
ذرہ سید اور پنڈت دیانند کے استقلال پر نظر کیجیو اور انسے بھی ایک
لائیے۔ پانچویں دلیل کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کو صابر و حلیم کہنا
نہ ہونا مرزا کی کافر کا مصداق ہے۔ باوجودیکہ خدا نے ان سے نصرت و حفاظت
کا وعدہ کیا ہے۔ اسپر بھی اگر کوئی ان پر ایک دعوی کر دے تو وہ دس کرتے
ہیں۔ جناب رسالتمآب کی پیروی نہیں کرتے۔ کہ جو آپ پر ظلم کرتا تھا ان سے
نیکی سے پیش آتے تھے جنہوں نے کھانے میں زہر دیا یا گلے پر چھری چلائی
جو تارک الوطنی اور طرح طرح کے مصائب کا باعث ہوئے۔ انکو امن دیا حفاظت
کی۔ اخلاق کی یہ کیفیت۔ اگر کسی نے ایک سخت کلمہ کہا یا لکھا ہے۔ تو اسکو
ہزار گالیاں سنائیں۔ مولوی صاحب بٹالوی وغیرہ کے مقابلے کی تحریرات شاہد
ہیں۔ بلکہ جنہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔ ان کی نسبت خواہ مخواہ بعض تصانیف
میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جیسے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سلمہ اللہ

* جسکی مثال احمد بیگ کی لڑکی والا الہام ہے سنعیدھا سیرتھا الاولی (رسالہ انجام آتھم) یعنے ہم اوسکو کنواری کرکے تیرے پاس لائینگے جبکی مرزا صاحب کی

ahmadimuslim.de

کی دل آزاری کیلئے امام مہدی اہل اسلام کو خونی مہدی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا اگر کوئی متلاشی حق کوئی شبہ پیش کرے تو ناراض ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ بیشتر فرما چکے ہیں۔ گویا زود رنج بھی ہیں۔ احمد بیگ کی لڑکی کے معاملہ میں فضل احمد کی بیوی کو کیسے ناجائز دباؤ دیئے۔ انکی وہ شرمناک تحریریں مولوی ثناء اللہ صاحب نے رسالہ الہامات مرزا میں چھاپی ہیں۔ اور مرزا صاحب کی طرف سے ان کی تغلیط نہیں کیگئی۔ اگر وہ تحریریں فرضی ہوتیں تو مرزا صاحب ایسے نہ تھے جو مولوی صاحب پر بغیر دعوی کئے یا جواب دیئے رہجاتے۔ یہ تمام معاملات آپ کے حضرت صاحب کی سخت مزاجی۔ خود غرضی۔ نفس پروری کو بڑی صفائی سے ثابت کرتے ہیں صبر و اخلاق میں کبھی سر سید کا نمبر بڑھا ہوا ہے کسی اخبار کا کوئی نمبر انکے ہجو سے خالی نہیں ہوتا تھا اور نہایت فحش گالیاں اسکو لکھی اور دیجاتی تھیں۔ اگر وہ آپ کے حضرت صاحب کی طرح دعوی کرتا۔ تو سو دو سو آدمی ضرور سزایاب ہو جاتے تکفیر کے فتووں کا شمار تو مشکل ہے۔ بہتوں کو اسکی تکفیر کی بدولت رنج نصیب ہو گیا اور اسی وجہ سے بعض نے کرشن قادیانی سے اوسکا مقابلہ کیا۔ اسپر اسنے نہ کسی پر دعوی کیا نہ کسیکو گالی دی نہ کافر کہا۔ چھٹی دلیل کا جواب یہ ہے۔ اسوقت اسلام میں جسقدر فرقہ موجود ہیں۔ سب کے سب صدیوں سے تھے سوا امام رازی امام غزالی۔ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے عہد میں نیچری فرقہ کا ہونا ثابت ہے غالباً مولوی شبلی صاحب نے تذکرہ ہارون رشید میں بھی اس قسم کے عقائد کے لوگوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ آجکل ترقی اسلام بھی بغیر کسی مہدی کے بفضلہ تعالی روز بروز روزافزون ہے۔ انگلستان وغیرہ میں بہت سے لوگ مشرف باسلام ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی ہندوستان میں جیسی ملک کو کوئی حصہ نہیں۔ اور اتحاد و اتفاق بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اور ان میں سے کسی بات میں انکے حضرت صاحب کے مشن کو دخل نہیں حالات مذکورہ سے ثابت ہے۔ کہ اسوقت کسی امام کی ضرورت نہیں البتہ زمانہ شناس علماء کی جو بفضل خدا اب پوری ہوتے جاتے ہیں مرزا صاحب کی ماموریت تو صرف پنجاب ہی کے لئے مخصوص معلوم ہوتی ہے ورنہ اول درجہ پر جو سرچشمہ ہر دین متین کا مرزائی لکھا ہوتا۔ اور عرب میں نہ خود گئے۔ نہ کسی دوسرے معتمد حواری کی سرکردگی میں مشن روانہ کیا مقصد اصلی کو چھوڑ دیا جسکے سایہ سب کچھ حاصل ہو جاتا۔ اور مسیح کی فرضی قبر تلاش کرنیکو مشن دوڑا دیا۔ صرف اشتہار بازی سے حق تبلیغ ادا نہیں ہو سکتا بتلائیے! کتنے عرب اور ایرانی روسی۔ جاپانی مرید ہوئے۔ پنجاب میں ہی دس بارہ ہزار آدمی مرزائی ہوئے ہونگے اور اشتہاروں میں کبھی پچاس ہزار کبھی ایک لاکھ تعداد ظاہر کرنے سے نہ رعب بڑھ سکتا ہے نہ صداقت ثابت ہوتی ہے مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مولوی فضل الرحمن خواجہ اللہ بخش حاجی وارث علی صاحبان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں سے ہر ایک صاحب کے مریدین کی تعداد لاکھوں ہے اور مولانا احمد حسن امروہوی و مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مدظلہم العالی کے مریدین اور معتقدین کا شمار مشکل ہے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ہر شہر و قصبہ کی آبادی میں سے کچھتر فیصدی مسلمان ان حضرات کے معتقد ہیں اور ایسے ہی حضرات لوگوں کو صراط مستقیم پر لانے اور متحد کرنے میں ساعی و مصروف ہیں چونکہ یہ کام اونہوں نے محض خلوص سے اختیار کر رکھا ہے اس لئے ان کی سعی ایک حد تک کامیاب ہے مرزا صاحب نے بجائے اتحاد و اتفاق کے اپنے جدید فرقہ کی بنیاد قایم کر کے مسلمانوں میں نفاق ڈالدیا اور بجائے راست پر راہنمائی کرنیکے لغو پیشین گوئیاں اور تاویلات رکیکہ کر کے بہتوں کو انبیاء سے بدظن اور اسلام سے مشکوک کر دیا۔ مصرعہ

حیف در دین نبی رخنہ گری پیدا شد

یہ آپکا فرمانا غیر صحیح ہے کہ مسلمانوں کو غیر مذاہب والوں سے بغض و عناد تھا۔ اگر تھا بھی تو فرمائیے! آپکے حضرت نے اسکا کیا انسداد کیا۔ عوام پر اسکا کیا اثر ہے اور کیا ہو سکتا ہے اگر اپنی جماعت کی نسبت ارشاد ہے تو یہ مٹھی بھر آدمی کس شمار قطار میں ہیں غیروں کا تو ذکر ہی کیا ہے مرزائیوں کو تو مسلمانوں سے عناد ہے مرزائی اور مرزائیوں کی تالیفات شاہد ہیں لیکن لیکھرام آتھم وغیرہ کی نسبت پیشگوئیاں کر کے ہندوؤں اور عیسائیوں سے عمر بھر جھگڑا بندھوا دیا۔ ہمیں ایسے مہدی کا انتظار ہے جو مسلمانوں کی نہایت درجہ کی ذلت و قلت کیحالت میں مامور ہوگا۔ ظالموں۔ مذہب میں رخنہ اندازوں سے یہ لفظ حق طلبی بدلہ لیگا اور ظلم و فساد کو دور کریگا۔ اوسکو خونی مہدی کہنا بیجا ہے خونی وہ ہوتا ہے جو بغیر گناہ کسیکو قتل کرے یا کسی کی موت کا باعث بنے۔ جیسے کرشن قادیانی لیکھرام آتھم مولوی رسل بابا مرحوم اور مولوی اسمعیل علیگڈہی مرحوم اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور خدا جانے کون کون جیسا کہ تحفہ گولڑویہ میں مذکور ہیں (بقول خود بلا تہم)

کارخانہ
یہ کارخانہ
بڑی نیکنامی
بڑی فہرست
روانہ ہوگی
ناگر
یہ تیل خاص
نیا ایجاد ہوا
پہونچنے روکتا
سر درد وغیرہ کو
فی شیشی
مینجر کارخانہ
تسنیم قنوج

اونکی وجہ سے مرے مصرع

زندوں کو مارنے کو مسیح زماں بنو

ذرا کسی نے مخالفت کی اور مرزا جی نے کوسنے کو ہاتھ اوٹھایا جب جناب رسالتمآب رونق افروز عالم ہوئے۔ تو ملک پر برکات کا نزول ہوا قحط دور ہوا عرب فارسیوں کی غلامی سے آزاد و مرفہ الحال ہوئے۔ مرزا صاحب کی تشریف آوری ہے ایسے قحط پڑے کہ الحفیظ ؎

نہ بر کوہ سبزہ نہ در باغ شخ
ملخ بوستان خورد و مردم ملخ

طاعون ایسا پھیلا کہ الامان۔ خدا کے دارالامان میں بہت سے گھر بے چراغ اور بہت بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ طاعون سے دارالامان اور مرزائی جماعت دونو محفوظ نہ رہے لیکن اس عاصی کا وطن بفضلہ تعالیٰ ابتک محفوظ ہے زلزلہ ایسا آیا کہ جو نمونہ تھا ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم ہے ؎

جگہ جو امن کی ڈہونڈہی تو راہ بھی نہ ملی
وہ قہر تہا کہ خدا کی پناہ بھی نہ ملی

اور جسقدر دیہات قصبات شہر اضلاع قادیاں کے قریب تھے انہی کو سب سے زیادہ ان آفات سے حصہ ملا ہے۔ الغرض جو آفت آئی ہے وہ مرزا صاحب ہی کی بدولت۔ جیسا کہ ان کے اشتہارات و تالیفات سے ثابت ہوتا ہے مصرعہ

آگئے آگے ترے قامت کے قیامت آئی

سو جناب من ایسے امام کو دور ہی سے سلام ہے اور جو کچھ جرمانہ تجویز کریں ہم دینے کو طیار ہیں بشرطیکہ دنیا سے جلد تشریف لیجاویں تاکہ خلق خدا آفات سے نجات پاوے مصرع

ایسے آنے سے تو بہتر تہا نہ آنا تیرا

مخالفین کے رد میں جو مرزا صاحب نے کثیر التعداد کتابیں تالیف کی ہیں کسی ایک کتاب میں بتلا دیجئے کہ آپکے مجدد صاحب نے کون کون سے مسائل کے لئے قابل اطمینان جواب دئیے ہیں۔ جو متقدمین یا متاخرین میں سے کسی کو نہیں سوجہے۔ اور انکی تصانیف میں مجملاً یا مفصلاً مذکور نہیں اور کونسا مخالف دم بخود ہوا۔ ہنود کو یہ حوصلہ کہ رد اسلام میں متعدد اخبار جاری اور بہت سی کتابیں تالیف کریں مرزا صاحب ہی کی وجہ سے ہوا ہی مصرع

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

کرشن قادیانی نے بزرگان ہنود و نصاریٰ کو ایک سخت کلمہ لکھکر جناب رسالتمآب اور دیگر بزرگان دین کی شان میں لاکہوں گستاخانہ کلمات لکھائے ہیں اول تو انکی ہر تالیف میں اگر ایک ورق کسی کے رد یا جواب میں ہے تو تین ورق اپنی کرامات کے تذکروں سے بہری ہوئی ہیں۔ یہ بھی ایک اشتہار کا ذریعہ انکا ہے جیسے آجکل اکثر سوداگر جنتریاں وغیرہ بنا کر اسمیں اپنی تجارتی مال کا اشتہار درج کرتے ہیں جب ایسے کہ ہم نے براہین احمدیہ کا جواب لکہا۔ آپ کے گرو تو خاموش ہو رہے آپ نے اس کا جواب الجلب دیا۔ پہر اس نے متعدد رسائل لکہہ ڈالے آخر آپ بھی ہہنک کر بیٹھ گئے۔ مجبوراً علماء کرام نے توجہ کی اور ایک ایک کے بخیے اڑا دیئے مرزا کی کراماتوں کو دیکہکر کون کون سے پادری یا پنڈت یا سو پچاس غیر مذاہب والے ایمان لائے ہیں بلکہ ان کے ساتہہ ہی مخالفین نے انبیاء کے بھی ٹھٹھے اڑائے ہیں۔ ان کے سوا نوبت مسلمان کئے اور کرتے ہیں ہان کرشن قادیانی کے دعوے اور کراماتوں کا اتنا اثر ضرور ہوا ہے کہ بہت سے مسلمان معجزات وغیرہ کے منکر ہو گئے کئی مسلمان آریہ عیسائی بنگئے عبد الغفور بی اے محمد عمر وغیرہ جو اپنے آریہ ہونیکی وجہ یہی بیان کرتے ہیں۔ خوب یاد آیا۔ کوئٹہ بلوچستان میں ایک عیسائی الفضل مسیح یا فضل مسیح مجہکو ملا تہا۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میں پہلے مسلمان تہا۔ پہر مرزائی ہو گیا۔ جب قادیان عرصہ تک رہا اور مرزا صاحب کے حالات دیکھے تو مجہکو خیال ہوا۔ کہ آپ کے نبی آخر زمان نے بھی ایسے ہی ڈہنگ ڈالے ہونگے۔ میرے نزدیک تو مرزا صاحب کو آپ سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ (مگر یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ بغیر آپ کے انکا کام نہیں چل سکتا) کیونکہ جب میں آپ کے پاس آکر بیٹھا تہا۔ تو آپ اپنے ہم مشربوں سے فرما رہے تہے۔ (کہ جب میری عمر ۲۰ برس کی تہی۔ تو میں فلان صوفی صاحب کا مرید ہوا۔ پانچ سات سال بعد ان سے عقیدت نہ رہی تو ایک دوسرے فقیر صاحب سے بیعت کی۔ کچہ عرصہ بعد انکی حالت اچھی نہ معلوم ہوئی تو ایک مولوی صاحب کا مرید ہوا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد ان کی بیعت شکست کرکے حضرت صاحب کے قدموں پر آ پڑا) ؎

الشہر کی تکرار رہی کیا تہا آجی کیا ہوتا شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

اس تلون مزاجی سے بعید نہیں۔ کہ اگر لندن جانا ہو۔ تو جناب عیسائی بھی ہوجاویں۔ المختصر کوئی ایک عقل سلیم مرزا صاحب کو مسیح موعود و مہدی معہود تو الگ بطرف مقدس عالم یا خیرخواہ اسلام بھی نہیں کرسکتا۔ کرشن کا خطاب البتہ میرے خیال میں مرزا صاحب کیلئے موزوں ہے۔

حکیم صاحب :- آپ نے فرمایا تھا کہ مجھکو کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اسلئے میں نے کچھ مختصر رسائل پیش کئے تھے۔ اب آپکی تقریر سے معلوم ہوا کہ آپ مباحثہ کرنیکیلئے آئے ہیں اور بسبب ضعف پیری میرے درست کا وقت ہے اسلئے مجبور ہوں فقط

جاہل ہیں منکر نہ آئے راہ پہ سمجھے ہیں کبھی
جہل سے جو جہل اپنے تا مسلماں ہی رہا

اگر پھر کبھی تشریف لاویں۔ تو مناسب ہے۔
میں لیجئے اسلام ہمارا زندہ صحبت باقی۔

عتاب نامہ

مرقومہ جناب مولوی عبداللطیف صاحب از سیالکوٹ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ ۱۲ مئی کے پرچہ میں سائل کے ایک سوال کو آنجناب درج کیا ہے وہ یہ ہے کہ بعد رکوع جو رفع یدین کرتے ہیں اوسکو بعد تھوڑی دیر کے چھوڑ دینے کی حدیث لاوے سائل خود بھی ہاتھ نہیں چھوڑتا۔ اوسی طرح سجدہ میں چلا جاتا ہے آپ نے اوسکا جواب کچھ نہیں دیا بلکہ یوں لکھدیا کہ علماء دین توجہ فرماویں قصہ معاف اول تو ایسے سوال لاطائل کا درج اخبار کرنا نہ چاہئے۔ کیونکہ مخالفین دریدہ دہن کا سمجھ لوگوں میں طعن و مذاق کا موقع ہوجاتا ہے۔ اگر سوال درج کیا تھا۔ تو جواب بھی اسکے ساتھ درج کیا جاتا علماء دین کو متوجہ کرنیکی کیا ضرورت۔ آپ خود ہر طرح سے جواب دے سکتے تھے اگر سائل نے ان احادیث کا مضمون نہیں سنا تھا تو آپ نے سنا دیا ہوتا کہ نماز میں ہر رکن کے بعد اسقدر ٹھیرو کہ اعضاء جسم اپنی اپنی جگہ آرام سے آجائیں پھر دوسرے رکن کا قصد کرو جب رکوع کے بعد رفع یدین کی تو ہاتھ میں دو شروع گویا تھے پہونچے۔ اور قومہ میں قیام کیا۔ تو اب ہر اعضاء کو اپنی جگہ آنا چاہئے ہم معلوم نہیں کہ سائل کے ہاتھ تھکیا ارشم کا درد کشش مار گئے ہیں یا ان شریف

جیسے آپ فرماتے ہیں کہ سائل ہاتھ نہیں چھوڑتا اور دونوں ہاتھ کندھوں پر چپکائے ہوئے سجدے میں چلا جاتا ہے چاہے گھٹنے ہوٹین یا پنڈیاں ہوا کیا اچھی سمجھ ہے اور یہ جبتہ قیاس لفقہ فی الدین کیا اسکو کہتے ہیں۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قومہ میں اسقدر قیام فرماتے تھے کہ بعض اصحاب کو گمان گزرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاید کچھ سہو ہوا۔ لیکن آپ دیر میں سجدے میں جاتے تھے اور قومہ میں دعائیں بھی پڑھتے تھے۔ تو اتنی دیر تک ہاتھوں کو مونڈھوں تک اوٹھائے رکھنا تکلیف کا باعث ہوگا نہ آرام کا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعد رفع یدین کے ہاتھ اپنی جگہ پر آنا چاہئیں۔ اگر مناسب ہو۔ تو یہ مضمون درج اخبار کر دیجئے میں آپ کا خادم ہوں اور دلی خیرخواہ۔ میری غرض محض اللہ کے واسطے ہے۔ میرے سوالوں کے جواب بذریعہ خط بیرنگ یا بذریعہ اخبار تحریر فرمائیے اخبار میں ایسی عبارت ہو کہ جس سے لوگوں میں وحشت پیدا نہ ہو۔ سوال نمبر ۱ کے جواب میں اپنے پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ گانا بجانا شادی وغیرہ میں جائز ہے۔ حدیث عائشہ رض سے اعلان نکاح میں صرف دف کا بجانا ثابت ہوتا ہے۔ سو آپکو ایسا ہی لکھنا چاہئے تھا۔ کہ دف بجانا اعلان نکاح میں جائز ہے کچھ فرض و سنت نہیں اور وہ گیت کہ جو فحش و واہیات نہ ہو۔ جیسا کہ ہندوستان میں ہوتا ہے اور عامر بن سعد رض کی حدیث تحریر فرمائی۔ اور شادی میں گانا جائز کر دیا حضرت من غور تو فرمائیے کہ حضرت عامر رض بھی ایک صحابی تھے اونکو بھی اوس پر تعجب ہوا۔ حالانکہ وہ لڑکیوں کا گانا حمد و نعت اور بہادریاں شہداء بدر وغیرہ کی گاتی ہونگی۔ نہ کہ ہندوستان کا سا گانا کہ جو فحش و واہیات سے خالی نہیں ہوتا۔ آپکے شائع کرنے سے اسی گانیکا علانیہ شروع ہوگیا۔ اور خوش مزاج لوگوں کے حوصلے نکلنے لگے سوال نمبر ۲ کے جواب میں جو آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ڈھولک اور نقارہ اور تاشہ بجانے کی ممانعت میں کوئی حدیث نہیں آئی سبحان اللہ انقلاب اور قوال اسمیں مزامیر سے وغیرہ جو تو صرف ڈھولک ہی پر گاتے بجاتے ہیں۔ اونپر کیا الزام رہا۔ کیونکہ ڈھولک کی ممانعت میں تو کوئی حدیث آئی ہی نہیں۔ اب کیا تھا چھٹی ہوئی اور دو دو جو لوگ بخوف طعن و تشنیع حرام کو باجے گاجے سے پرہیز کرتے تھے اب دھما چوکڑی کھلے خزانے بیٹھکر شادیانے

ahmadimuslim.de

بیس گانے بجانے لگے جب اونکو ڈہولک بجانیسے منع کیا جاتا ہے تب وہ آپ کی
تحریر پیش کردیتے ہیں۔ حضرت سلمن اگر آپ یون تحریر فرماتے کہ ڈہولک اور نقارہ
اور تاشہ بجانا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ اتنا ہی کافی تہا نہیں معلوم کہ آپکا
خیال اوسوقت کہاں تہا؟ افسوس صد افسوس سوال نمبر ۵ مین آپنے ایک پرچہ مین
تحریر فرمایا ہے مسمریزم کا علم سیکہنا اور اوسپر عمل کرنا میرے نزدیک کچہ قباحت
نہیں اور جسکو سیکہنا منظور ہو وہ تحریر کرین۔ سائل تحصیل علم مسمریزم کو
اگر یہ جواب دیا جاتا کہ اہل اسلام کے نزدیک مسمریزم کی کچہ اصل نہیں۔ قرآن و حدیث
اور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین سے اسکا پتہ نہین لگتا جو چیز ایسی بے اصل ہو
اوسکے بدعت ہونیمین کیا شک ہے جناب مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ عاملان
مسمریزم مانند جادو اور ٹونکے کی سی کارروائیان کیا کرتے ہین اکثر چہوٹے بچون کو
کسی رنگ سے بیہوش کرکے غیب کی باتین پوچہا کرتے ہین جو بیہوش لڑکا
غیب کی باتین بتلاتا جاتا ہے۔ اور عاملان مسمریزم آمنا وصدقنا کہتے جاتے
ہیں۔ معلم مسمریزم مفتی انبا پرشاد صوفی ایڈیٹر جامع العلوم مراد آباد نے ایک کتاب
مسمی زندہ کرامات لکہی ہے وہ ہماری نظر سے گزری لاحول ولا قوۃ ایسی واہیات
وخرافات شعبدہ بازیون کو دین محمدی سے کیا علاقہ۔ یہ وہ انبا پرشاد صوفی ہیں کہ
جنکو پانچ چہہ سال کی قید ہوئی تہی۔ لیکن مسمریزم نے قید خانہ مین کچہ بہی امداد نکی
اور زندہ کرامات نے کچہ بہی اثر نہ دکہایا نعوذ باللہ منہا حضرت من تصور
صحیح و باطل کا ثواب وعذاب تا قیامت مفتی کے نامۂ اعمال مین درج ہوتا رہیگا۔
سوال نمبر ۹ آپنے ایک پرچہ اہلحدیث مین لکہا ہے کہ فونوگراف مین اگر اچہی چیز لیجتی
ہون۔ تو سننے کا مضائقہ نہیں اور علماء سلف وخلف ہر قسم کا باجا سننے کو حرام
فرماتے ہین۔ اوسکے لہو ولعب اور لغو ہونیمین شک نہیں اگر درست ہے
تو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ اور آثار صحابہ سے باجے سے راگ سننا
ثابت کردیجئے۔ خدا خدا کرکے گانا بجانا شادیون مین اور سوائے اسکے علماء
سلف وخلف کی کوشش سے موقوف ہوا تہا۔ آپکی تحریر سے تہوڑا تہوڑا جاری
ہو چلا۔ اور آپسمین جنگ وجدل شروع ہونے لگی اللہ رحم کرے مولانا شاہ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے اپنے کسی رسالہ مین لکہا ہے باین الفاظ کہ محدث
خشک کے قول پر مطمئن نہ ہو بیٹہے مخدوم من جبکہ اہلحدیث ائمہ مجتہدین کے قول
مخالف حدیث کو نہیں مانتے۔ تو ایک عالم خلف کے قول کو بے سند کیونکر تسلیم
کرسکتے ہین۔ یا تو ان سائل کا جواب بدلیل کامل تحریر فرمائیے ورنہ رجوع کرلیجئے۔

اور ہم سب کو اپنا خادم تصور کیجئے ہملوگ آپکے ہم مسلک وہم ملت ہین نہ مخالف
ہمین تو صرف آگاہ کرنا منظور ہے وہ بہی محض اللہ واسطے ۲ جون کے پرچہ اہلحدیث مین
لکہا ہے کہ بعد رکوع ہاتہ چہوڑنے چاہئیں اس سرخی کے نیچے چار سطر کے بعد لکہا
ہے۔ کہ جو اشخاص بعد رفعیدین کے پہلے ہاتہ نہیں چہوڑتے بلکہ باندہ رکہتے
ہین غلطی پر ہیں۔ سائل کے سوال کا یہ جواب ہی نہیں سائل کہتا ہے کہ بعد رکوع جو
رفعیدین کرتے رفع کے بعد چہوڑنیکی حدیث لاؤ۔ سائل ہاتہ نہیں چہوڑتا بلکہ ویسے
ہی سجدے مین چلا جاتا ہے ابن عمر رض سے جو حدیث متفق علیہ مولوی عبداللہ
صاحب نے لکہی ہے اوس سے یہ ثابت کیا ہے کہ بعد رکوع رفعیدین کرکے ہاتہ
باندہتے ہین یا سجدے مین جاتے ہین بلکہ سائل کے جواب مین مشکوۃ باب
صفۃ الصلوۃ فصل اول کی پہلی حدیث جو ابوہریرہ رض سے منقول ہے اوسکے
فقرے کافی ہوسکتے ہین ہر رکن کے بعد اطمینان سے ٹہیرو اور اطمینان جبہی ہوگا
کہ ہر اعضاء اپنی جگہ آجائیگا ورنہ اطمینان نہ ہوگا اسکو سوچ سمجہکر تحریر فرمائیے باقی
آئندہ۔ اکثر خطوط احقر کے آپنے جواب نہیں دیئے یہانتک کہ ایک رجسٹری شدہ
پاکٹ جواب طلب بہیجا اوسکا بہی جواب ندارد۔ بہلا اور کچہ نہیں اتنا تو لکہا
ہوتا۔ کہ یہ رسالہ تیرا چہپنے کے لائق ہے یا نہیں۔ تو اسکے جواب کی کیا امید
ہے لیکن ضرور خیال فرمائیے کہ اگر آپ اس خط کا میرے جواب نہ دینگے تو
ہم لوگ بروز قیامت خدا کے روبرو آپ پر استغاثہ کرینگے۔

اللہ تعالی جلشانہ نے آپکو علم ورشد ہدایت سے شرف عطا فرمایا ہے
اللہ رب العزت آپکا اور ہمارا سب کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین

اسی ۲ جون کے پرچہ مین مباحثہ علیگڈہ کی کیفیت دیکہی الحمد للہ

ساری خدائی یکطرف — فضل الٰہی یکطرف

اللہ تعالی جسکی حفاظت کرے اوسکے کون نقصان پہنچا سکتا ہے!

(ایڈیٹر) ۱؎ جس سوال کا جواب نہ معلوم ہو اوسکا جواب یہی ہے
کہ ما انا من المتکلفین واللہ اعلم کہکر دوسرے عالم کی طرف سپرد کرے
بس یہی طریقہ سلف کا ہے جسکو آپ بہی خوب جانتے ہین۔ ۲؎ شادیون مین گانا بجانا
جائز ہے اور فرض واجب سنت نہیں۔ مین تو ان دونون عبارتون کا مطلب ایک
ہی جانتا ہون نہیں معلوم آپ نے کیا فرق سمجہا ہے۔ ہندوستان مین اگر فحش گانا
ہی ممنوع ہے مگر اس سے غیر فحش گانے کی ممانعت کیونکر ہوگئی ۳؎ ڈہولک وغیرہ کا
ذکر شادیون مین ہے نہ کہ عام طور پر۔ آپ نے غور سے نہیں دیکہا ہان آپکا

یہ کہنا کہ یوں لکھتے ہیں کہ ڈہولک اور نقارہ وغیرہ شرع میں ثابت نہیں۔ اتنا ہی کافی تہا۔ مولانا یہ جواب سوال سے مطابق نہیں سوال اگر امور عبادیہ سے ہو یعنی ایسے کسی کام سے جسکو کرنے والا ثواب جانتا ہے۔ تو اسکے جواب میں یہ کہنا ضروری ہے کہ یہ کام قرآن و حدیث سے ثابت نہیں یعنے شریعت نے اسپر ثواب کا وعدہ نہیں دیا۔ پس اسکو ثواب کی نیت سے کرنا بدعت ہے لیکن اگر سوال کسی ایسے کام سے ہو جسکا کرنا موجب ثواب نہیں بلکہ سائل کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اس کام کے کرنے پر مواخذہ تو نہیں تو اسکا جواب یہی ہے کہ اس کام کی ممانعت نہیں آئی۔ مختصر موجب ثواب کے لئے ثبوت من الشرع ضروری ہے اور عدم مواخذہ کے لئے عدم ذکر کافی ہے حدیث ذرونی ما ترکتکم کے یہی معنے ہیں۔ اس سوال میں آپ بھی اصول مذکورہ بھول گئے ہیں مولانا کون کہتا ہے کہ رسم زیر سکہنا سنت ہے جسکا ثبوت آپ قرآن و حدیث یا سلف سے چاہتے ہیں سائل اگر پوچھتا ہے تو صرف یہ ہے کہ رسم زیر بھی مثل ٹیلیگرام۔ ٹیلیفون ریکارڈ وغیرہ فنون کے ایک علم ہے جو لوگوں کے قدرتی استعمال سے ترقی پاتا ہے یہ اسکا بہی دعوی نہیں کہ ہم غیب دان ہیں ۔ اس سوال میں بھی آپ اصول مذکورہ بھول گئے۔ نوٹ گراف سننا جو کوئی کار ثواب جانے اس سے پوچھئے کہ اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے دیجئے۔ لیکن جو ایسا نہ جانے بلکہ صرف مباح کا قائل ہو۔ وہ بھی اس لحاظ سے کہ شریعت میں اسکی بابت کوئی ممانعت نہیں آئی۔ تو اس سے کیا پوچھو گے بس اسکا جواب یہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذرونی ما ترکتکم (جبتک میں تمہیں چھوڑ دوں تم مجھے چھوڑ دو یعنے جبتک میں تمہیں کوئی حکم نہ دوں تم بھی مجھے تعرض اور کرید نہ کیا کرو۔ افسوس عموماً آجکل علمائے کرام اس اصول کو بھول جاتے ہیں۔ کہ امور مباحث کو مشتبہ جانکر وقت میں پڑ جاتے ہیں۔ میں آپ کی راست بیانی کا شکر گذار ہوں۔ جزاک اللہ یہی طریقہ سلف کا تہا۔ میں آپکے خطوط کے جوابات ہمیشہ دیا کرتا ہوں۔ خصوصاً رجسٹری خط کا جواب تو فوراً دیا تہا۔ شاید ملا نہ ہوگا افسوس ؎

نامہ بر رقیب ہے یہ خبر نہ تہی
دنیا کے کاروبار ہیں سب اعتبار پر

تقلیب الاسلام جلد دوم تیار ہے قیمت ۱۰ر مینیجر

غزل

در ترغیب توحید و سنت از منشی عبد الرؤف موحد ساکن ناسم

دن رات یاں پہ عامل توحید رہ ضرور
تیرے قصور علم ہیں جنت میں ہے قصور

خالی زبان سے دعوے توحید ہے عبث
اعمال سے بھی وحدت مولیٰ کا ہو ظہور

کفار بھی خدا کو تو واحد ہی کہتے ہیں
کرتے ہیں شرک ساتھ وہ نہ ان کو ہے شعور

معبود انبیا غیرہ کو گردانتے ہیں وہ
نار سقر ہے انکو لئے ہیں فی النشور

مومن کہاں کے قبر سے جو لئے حاجت طلب
یہ شرک ہے یہ شرک نہ بخشے کبھی غفور

سنت پہ رہ مدام دل و جان سے نثار
بس ترک تو نکال ہے یہ بدعت کا سب غرور

یاں سنت نبی کا مقرر ہے جو کوئی
ہے وہ ذلیل چہرہ پہ اوسکے نہیں ہے نور

جو مولوی زبان کی خاطر کرے وہ نقل
ہے گرم اوسکے واسطے دوزخ کا وہ تنور

حج کو بجا لائے اور عشا کا جو دم بھرے
دیگ سقر میں ہوگا غنیمی دم۔ وہ پر غرور

اہل قبور وسیلہ بدعت و شرک ہے نفس
جائز کہے جو واعظ میں اسکو تو ہے فتور

یہ قبر کا غلاف و چراغان و روشنی
ہے بدعت عظیم رہ اس سے سدا نفور

خیر القرون میں نہ تہا اسکا پتہ کہیں
شر القرون میں ہو گیا انکا سو نکا ظہور

ہے یہ دعا موحد عاجز کی اے خدا
ہے بخشش سب گناہ۔ تو رحیم ہے اور غفور

وصیت نامہ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مرحوم ساکن چہپرہ

ڈر تو تم اللہ سے ہر کام میں
پڑ تو مت شیطان کے تم دام میں

دیکھیو محتاج کو تم پہہ ضرور
بات کرنے میں نہ کیجو تم غرور

بیٹو میری عقل سے تم رکھیو کام
سب سے بولو نرم اور شیریں کلام

غصہ جب آوے تو اسکو ٹالیو
کام گہر کا دیکھیو اور بہالیو

کار دنیا میں ہو قانون کے لحاظ
حکم حاکم کا ہے ہر دم حفاظ

کاروبار آئین کے سب ساتہ ہو
غصے سے آئین میں مت بات ہو

عکس آئین کام میں گر جاؤ گے
حکم حاکم سے بہت پچہتاؤ گے

بیٹو تم آئین رکھیو اپنے پاس
غیر کی اس بات میں ہو وے ناس

انتخاب الاخبار

وہ بھاگ گیا :۔ موضع تیجہ ضلع گورداسپور میں ایک جامع مسجد بنی تھی۔ بانی مسجد نے جناب مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب کو جمعہ پڑھانے کے لئے دعوت دی۔ صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار اور کئی ایک اور دوست بھی گئے اوس نواح میں ایک مرزائی نیم مولوی نے بھی کچھ شورش مچا رکھی تھی چنانچہ بانی مسجد نے مولوی مذکور کو بھی بلایا۔ کہ آکر تحقیق کرلیں۔ جسکا جواب آیا۔ کہ اگر مباحثہ کرنا ہے۔ تو فلاں روز مورچہ بندی کرو۔ تو ہم آئینگے۔ کیوں نہ ہو۔ نہ نو من تیل ہو۔ نہ رادھا ناچے۔ (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

مولوی نور احمد مرزائی ساکن موضع نودی متصل ضلع گورداسپور کا لڑکا لاہور سے مرگیا۔ (افسوس کہ مسیح مہدی اور کرشن جی کی بیعت نے کچھ فائدہ نہ دیا خسر الدنیا والآخرۃ)

سنگرور ہے کہ نہ بہتر میں بھی الے ۱۲ ۔ انچ خوب بارش ہوئی۔

امرتسر میں آجکل بیوپاری پبلک ایکشن کا بڑا شور ہے۔ ہم اس کے متعلق آئندہ ایک لیڈر آرٹیکل لکھینگے۔ انشاء اللہ

روسی اور جاپانی مراسلات مظہر ہیں کہ گذشتہ ہفتہ بہ ہفتہ برابر جنگ رہی جس میں فریقین کو نقصانات عظیم اٹھانے پڑے۔

ایک روسی وزیر نے پیرس کے سیڈیشن سے بیان کیا کہ تاوقتیکہ موجودہ جنگ کا فیصلہ نہ ہو چکیگا شرائط صلح کا طے ہونا دشوار ہے اگر اس جنگ میں شکست ہوگئی تو روس ہرگز اس بات کو نہ مانیگا کہ ولاڈیواسٹک اور سگھالین جاپانیوں کو دیدیے جائیں اور روس بحر الکاہل میں اپنا بیڑہ نہ رکھے یہ ممکن ہے کہ منچوریا پورٹ آرتھر اور تاوان جنگ کا معاملہ طے ہو جاوے۔

کہا جاتا ہے کہ امریکہ جرمنی اور فرانس کا منشا ہے کہ جاپان شرائط صلح کو زم کرے۔ مگر انگریزوں کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے۔ اسلئے کہ جاپان کو دبا کر اسکو جائز حقوق سے محروم کرنا صریح ناانصافی ہے۔

سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ حبشہ میں جس مسجد کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے اسکے لئے نہایت نفیس ترکی سجادہ بھیجے جائیں۔

لکھنؤ میں ۳۔ جولائی کی شب کو تقریباً ۱؍۱ انچ بارش ہوئی۔ لیکن ہنوز باقاعدہ طور سے برسات شروع نہیں ہوئی۔

پونا میں ستماہ حال کی شام سے بارش شروع ہوئی۔ اور ۳ کی دوپہر کو خوب زور سے برسا۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کی نسبت مختلف انداز سے کئے گئے ہیں مگر کسی سے ٹھیک اندازہ نہیں ہو سکا۔ کیونکہ فقط چین اور سوڈان میں اسقدر مسلمان ہیں کہ انکی تعداد کا اندازہ کرنا نہایت دشوار ہے۔ پھر بھی ایک تخمینی اندازہ جو عربی جرائد نے مختلف مردم شماریوں سے مرتب کیا ہے۔ یہ ہے یورپ میں ۲۰۴۳۴۹۳۰۷ ۔ ایشیا میں ۹۹۷۲۳۴۳۳۱۳۳ ۔ افریقہ و جزیرہ جات ہند میں ۱۰۱۰۳۱۰۰۰ ۔ اوقیانوس میں ۳۵۰۷۳۰۰۰ ۔ میزان کل ۲۸۳۲۲۵۴۳۰ (خدائی فوج کو خدا ہی جانتا ہے۔ لا یعلم جنود ربک الا ھو)

منصوری پر ۳۔ جولائی کو ہنوز زور کی بارش ہوئی۔ شملہ میں بھی دو تین روز سے بارش ہو رہی ہے۔

بابی مذہب کا لیڈر حکیم سید میرزا محمود ایرانی لاہور میں آیا ہے انارکلی بازار میں ایک بلیک پر فروکش ہے اور ہر اہل مذہب کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ اسکے پاس آکر مذہبی تحقیقات کریں (کیا قادیانی سے بھی ملاقات ہوگی)

قسطنطنیہ میں ۱۰۔ ۱۱ جون کو مسلسل اس زور کا بھونچال آیا کہ کئی مکانات بیٹھ گئے جن میں ایک شخص بازار مکان کے نیچے دبکر ہلاک ہو گیا اور بہت سے اور شخص زخمی ہوئے۔ محل چراغان کو بہت صدمہ پہنچا۔ اور اکثر مساجد کے منارے ہل گئے ہیں مسجد ایا صوفیا کا بھی ایک منار رفتہ رفتہ خستہ حالت میں ہے اسکی چوٹی کی برجی گر گئی ہے۔ بندرگاہ میں جو جہاز لنگر انداز تھے انہیں بھی بہت نقصان پہنچا۔ مصیبت زدگان کی امداد کیلئے حسب الحکم سلطان المعظم ایک کمیٹی ہوئی ہے۔ محل چراغان قصر سلطان عبد العزیز شہید نے لندن کے کرسٹل پیلیس (محل بلوریں) کے نمونہ پر کئی کروڑ روپیہ کے خرچ سے تعمیر کرایا تھا۔

قسطنطنیہ میں یونانی و یورپین ادویہ مفرد و مرکب کی قیمتیں بھی سرکاری طور پر مقرر کیگئی ہیں۔

ترکی ڈاکٹر رفعت حسام الدین پاشا پروفیسر مدرسہ طبیہ استنبول نے چیچک کی نئی چیپ (ٹیکا) ایجاد کی ہے جس حالت مرض میں اسکا ٹیکہ کرنے سے بیماری فوراً دفع ہو جاتی ہے۔ اس ٹیکا کی کامیابی پر خود سلطان المعظم نے بھی موجد کو مبارکباد کہلا بھیجی۔

[illegible]

دی بلیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ ملسکتی ہین - جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہ ہوں کو گرویدہ کرلیتی ہین مگر جب استعمال مین آتی ہین - تو چند روز مین انکو جوہر کھلجاتے ہین افسوس کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائدار بھی اور قیام نہین ہے - اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہمنے عرصے سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہماری کام مین یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے - کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا - کیون! ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہین اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمین سے رنگ و روغن کرلتے ہین اور ہم سے عمدہ مال منگا کر باہر بھجواتے ہین اسی طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنیکے لئے قیمت مین رعائت کردی ہے - اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہین - کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے -

غیر معمولی رعائت: ہمنے قیمت مین کبھی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچ ۲ فی انچ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہین اور ارزان فروشی لیبارنفروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعائت کے ہمارے مال مین یہ خوبی ہے کہ نہائت مضبوط ہو - امید ہے کہ معزز ناظرین ہماری محنت کی داد دین گے -

	بحساب تین آنے فی انچ					فی انچ ۱۲	فی انچ ۲	
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پیمائش ٹرنک
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قیمت اصل
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قیمت رعایتی
کیس بکس سٹیل ۱ فی انچ	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ٹرنک تین تالہ

کیس بکس
۱۲ فی انچ
تالہ جستی ۲ فی انچ

نوٹ:- ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا - تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

در شفا بند سمجھکر مایوس نہ پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور زود تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائیدہ اٹھاؤ - کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائین مسلمہ ہین تو آپ انکو منگانے مین پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہین - اور یہی خام خیال ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی استعمال کرنی چاہئے نہین بلکہ حفظ ماتقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کرین چونکہ ان دنون ہندوستان اور پنجاب مین کوئی جگہ ایسی نہین جہان موذی طاعون نہو - اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہین کرتی - کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جاتا - لہٰذا یہ کہ ہماری **جوہر مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں - اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہوکر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کیلئے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھین - لائف پلز کا ایک کورس جس مین تین بکس ہوتے ہین از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے - قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

جوہر مصفی خون قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں عہ

تلخ سلیمانی - امراض معدی کے قلع وقمع کرنے مین اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فیپوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے عہ

روغن طلا - خلاف قانون قدرت عملدرآمد کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام مین سخت فتور برپا ہوکر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں - تو زندگی وبال جان ہوکر دیوانگی پیدا ہوتی ہے اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ایسے لوگ اگر اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہون جسکی قیمت صرف عہ ہے

خوشبودار منجن - قیمت فی شیشی ۱۲

آتشک کی دوائی - قیمت عا

بواسیر کی گولیان - قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے

ملنے کا پتہ

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا

یہہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لہ الحمد

اہلحدیث

جلد ۲ — نمبر ۴۸

امرتسر ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ اگست سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۱۰
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھہ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے - نمونہ مفت - بیرنگ ڈاک واپس +
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی +
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

نماز جمعہ کی چھٹی

اور

اسلامی اخبارات

اہلحدیث مورخہ ۲ جولائی میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ جمعہ کی نماز کیلئے ایک گھنٹہ چھٹی ہونی چاہئے جسکی نظیر گورنمنٹ پنجاب کے صیغہ تعلیم میں موجود ہے کہ مسٹر بل ڈائرکٹر صیغہ تعلیم کی فیاضی سے تمام سرکاری سکولوں میں آرڈر ہو چکا ہے کہ نماز جمعہ کے لئے وقت دیا جایا کرے۔ اسطرح گورنمنٹ کے تمام محکموں میں اجازت ہو۔ تو گورنمنٹ کی عنایات اور رعایا نوازی سے کچھ بھی بعید نہیں۔ سو یہ تحریک چونکہ ایک قومی تائیدکا

محتاج ہے اسلئے اہلحدیث پرچہ مذکورہ میں اسلامی اخبارات کو عموماً خصوصاً تائید کے لئے توجہ دلائی تھی ۔ جہاں تک معلوم ہوا بعض ہمعصروں (مخزن و وکیل امرتسر ۔ صحیفہ بجنور) نے بڑے زوردار الفاظ میں اس تجویز کی تائید کی ہے البتہ باقی اسلامی پرچوں کی ہمدردی کا ہنوز ظہور نہیں ہوا ۔ پس امید ہے کہ پنجابی اسلامی اخبارات خصوصاً اور تمام ہندوستانی پرچے عموماً اس تجویز کی تائید فرماوینگے ۔ نہ صرف تائید بلکہ اسکو تکمیل تک پہنچانے کے لئے جو ذرائع اون کی سمجھ میں ہونگے اون کا بھی اظہار کر کے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

غار اصحاب کہف کی نسبت جدید حالات

منجملہ ان باتوں کے جو رب العباد نے نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرمائی ہیں ۔ اور جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے قصہ اصحاب کہف بھی ہے جو پارہ ۱۵ سورہ کہف میں مذکور ہے اصحاب کہف کون تھے ؟ اور انکا قصہ کسطرح ہے ؟ اور ان کا زمانہ کونسا تھا سو جیسا کہ مفسرین لکھتے ہیں یہ دقیانوس بادشاہ کے زمانہ کا یہ قصہ ہے دقیانوس ایک کافر اور ظالم بادشاہ تھا ۔ اسکا دین بت پرستی تھا وہ اور اسکے زمانہ کے سب لوگ عبادت اصنام کیا کرتے تھے ۔ ان میں چند اشخاص کو جو دار الخلافت دقیانوس کے باشندے اور امرا کے بیٹے تھے خدا نے ہدایت کی اور ان کے دلوں میں ڈالا گیا ۔ کہ معبود حقیقی انکا خدائے پاک خالق زمین و زمان ہے نہ وہ بیجان و بے زبان بت وہ یوں پکار اٹھے ۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا (ہمارا پروردگار زمین و آسمان کا رب ہے ہم اسکے بغیر کسی کو معبود نہیں کہینگے) جب ان کے دلوں میں نور توحید شعلہ زن ہوا ۔ اور تجلی ذات واحد نے ان کے سینوں کو منور کیا ۔ تو وہ اپنی قوم کی نازک حالت دیکھ کر ان کو ملامت کرنے لگے ۔

اور کہنے لگے هٰٓؤُلَاۤءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۭ (یہ ہماری عجیب قوم ہے ۔ جو سوائے پروردگار حقیقی کے اور معبود بنا بیٹھے ہیں ۔ کیوں نہیں انپر کوئی روشن دلیل لاتے ۔ یہ کتنی ظلم کی بات ہے کہ خدا پر جھوٹا افترا باندھ لیا جاوے) انکا یہ کہنا تھا کہ قوم میں مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی ۔ اور سب کے سب انکو ایذا دینے کے درپے ہوگئے چونکہ وہ بھی امرا قوم میں سے تھے ۔ قوم کی مخالفت کی انہوں نے پرواہ نہ کی اور کلمہ حق کہنے سے باز نہ آئے ۔ رفتہ رفتہ یہ معاملہ بادشاہ وقت دقیانوس تک پہنچایا گیا ۔ اس نے بلا کسی قسم کی تحقیقات کے حکم نافذ کیا ۔ کہ وہ واجب القتل ہیں ۔ جہاں ملیں ان کو جان سے مار دیا جاوے ۔ جب ان کو اس امر کی اطلاع پہنچی تو وہ شہر سے بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے ۔ جہاں وہ اب تک سوئے ہوئے ہیں اس غار کے متعلق شہر جہلم کے باشندے مسمی میاں جواہر قوم زرگر نے اپنا چشمدید واقعہ بیان کیا ہے ۔ کہ یہ غار موضع خواجہ الطون سے نصف میل پر واقعہ ہے ۔ غار کے اندر نصف میل جانے پر شمالاً جنوباً دو راستے ملتے ہیں ۔ شمالی راستہ پر سو قدم کے فاصلے سے سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر چڑھنے پر لکڑیکا جنگلا نظر آتا ہے اور اس جنگلہ کے اندر کتا بیٹھا ہوا دکھائی دیتا ہے اسکا جسم صحیح سالم آنکھیں کھلی ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کاٹ کھائے گا کتے کا رنگ مجبورا (سرخ و سیاہ) ہے ۔ کتے کے پرے کچھ آدمی سوئے ہوئے معلوم دیتے ہیں ۔ جن پر چادر پڑی ہوئی ہے اور انکی جسمانی ساخت میں کسیطرح کا فتور نہیں پایا جاتا ۔ ہر ایک عضو صاف صاف ظاہر ہوتا ہے ہر طرح تحقیق کیا گیا ہے ۔ اس میں کسی قسم کا دھوکا یا فریب نہیں ہے خواجہ الطون کے قریب تھوڑے فاصلے پر شہر دقیانوس کے آثار ابتک پائے جاتے ہیں ۔ یہ ملک ترکستان اور علاقہ چار مرمی کہلاتا ہے اور روم و روس کی سرحد میں واقع ہے ۔

(سول ملٹری نیوز)

ahmadimuslim.de

ہردوا گنج میں آریوں کا مسلمانوں سے مباحثہ

(از علی گڑھ)

یہاں سوامی درشنانند جی سناتن دھرمیوں سے گفتگو کرنیکو تشریف لائے تھے۔ لیکن ۳۰ جولائی ۱۹۰۵ء کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک کا وقت تمام آریوں سے گفتگو کرنیکا بھی مقرر کر دیا۔ چونکہ یہ قصبہ علیگڈھ سے چار کوس پر واقع ہے اسوجہ سے علیگڈھ کے آریہ صاحبوں نے مابین جناب ڈاکٹر اشرف خانصاحب اور سوامی درشنانند جی کے گفتگو کرنیکی تحریک کی چنانچہ ڈاکٹر صاحب شہر کے چند باہمیت مسلمانوں کی خواہش سے ہردوا گنج میں تشریف لیگئے ۸ بجنے میں دس منٹ باقی تھے کہ حسب الارشاد پنڈت مراری لال صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج اول ایک بھجن گایا گیا اور آٹھ بجے ختم کر دیا گیا بعد اسکے ڈاکٹر صاحب نے کھڑے ہو کر اعتراض کیا۔ کہ سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش کے سمولاس آٹھ میں لکھتے ہیں کہ سورج میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔ اور یہ ہی وید ان کی ہدایت کیواسطے کافی ہے۔ اور تیسرے سمولاس میں سندھیا اور اگنی ہوتر کے دو وقت بتلائے ہیں اور کہا ہے کہ دن اور رات کے ملاپ میں یعنی طلوع اور غروب کیوقت پرمیشر کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہئیے بلکہ اس کام کے نہ کرنیوالا کو شودر بتلایا ہے اور دو وقتوں کے علاوہ تیسرے وقت کی نفی بھی کیگئی ہے۔ تو اب سوال یہ ہے۔ کہ سندھیا اور اگنی ہوتر کے وہ وقت سورج میں جسکو رگ وید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۹۲ پر بذات خود روشن بتایا گیا ہے۔ کس طرح قایم ہو سکتی ہیں۔ اس بذات خود روشن سورج کے لئے کسی سیاہ کرہ کی جو سورج کی روشنی کو دبا کر تاریک کرے ضرورت ہے۔ کیونکہ سورج تو بذات خود روشن ہے اور دوسری کروں کو روشن کرنیوالا۔ اسمیں رات اور دن کا ملاپ کہاں جب اس عقدہ لاینحل کو سمجھائیے اور سورج میں سندھیا اور اگنی ہوتر کے اوقات بتائیے اول تو سوامی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر پر تعجب کیا اور کہا کہ یہ ستیارتھ پرکاش میں کہاں ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے نہایت فراخ دلی سے سوامی جی کے ہاتھ میں اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش دیکر اور پڑھکر سنایا۔ اور اعتراض کو خوب ذہن نشین کرایا۔ ادھر سوامی جی نے اپنے چیلوں سے جو دائیں بائیں کتابوں کے انبار لگائے بیٹھے تھے ان مقامات کو نکلوایا اور کچھ دیر غور کرنے کے بعد جواب دیا کہ سورج کے آباد انسان جب سو گئے اسیکا نام رات اور جب جاگ گئے اسکا نام دن رکھ لیا ہوگا۔ اور انہیں دو اوقات میں سندھیا اور اگنی ہوتر بھی ہوتا ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے جوابدیا کہ یہاں کبھی صدہا اشخاص دن میں سو جاتے ہیں تو کیا وہ رات کہلائے گی ہرگز نہیں عقل سلیم ایسا کبھی تسلیم نہیں کریگی۔ دوسرے جب ویدہی سے سمجھکر سوامی دیانند جی جو آپکے اعتقاد کے بموجب ایک رشی بلکہ مہرشی تھے اور جو کچھ انہوں نے کہا سو وہ سب ویدہی کے موافق کہا۔ غروب اور طلوع آفتاب کا وقت سندھیا اور اگنی ہوتر کے لئے مقرر کیا ہے اگر سو جانے اور جاگ پڑنے ہی نام رات اور دن ہوتا۔ تو وہ مہارشی ہو کر وید کے خلاف کہیں ایسا تحریر نہ فرماتے وہ بھی سو جانے اور جاگ جانیکا نام رات اور دن مقرر کرتے اسکے بعد سوامی درشنانند جی نے فرمایا کہ سورج میں رہنے والے لئے اشیاء سورج اور مانتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہاں کیلئے کبھی کوئی اور سورج ہو۔ گو سورج دوسرے کروں کو روشنی پہنچاتا ہو لیکن جسطرح اپنی آنکھ آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح سورج کو دوسرے سورج کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ سورج کو دوسرے سورج کی جب ضرورت ہو۔ جبکہ وہ خود سورج نہ ہو۔ دوسرے دیانند جی رگوید بھاشیہ بھومکا میں لکھتے ہیں کہ وہ بذات خود روشن ہے اور سب کروں کو روشنی پہنچانیوالا۔ اور آپ کی آنکھ کی مثال بھی ٹھیک نہیں ہے۔ آنکھ بذات خود روشن نہیں بلکہ محتاج بالغیر ہے اگر بذات خود روشن ہوتی۔ تو کسی دوسری روشنی کی محتاج نہ ہوتی۔ آپ کو تو کوئی ایسی دلیل پیش کرنی چاہئیے۔ کہ سورج کے مقابلہ میں کوئی تاریک کرہ ہو۔ جو سورج کی روشنی پر غالب آکر اسکو تاریک کرے تاکہ وہ حصہ رات اور اسکی ذاتی روشنی دن کہلائے۔ اگر دوسرا سورج سورج کے مقابل پایا جاوے۔ تو سوائے اسکے یہی نتیجہ ہو سکتا ہے کہ وہ کبھی روشن اور وہ کبھی روشن۔ غرضیکہ یکساں دن رہا وہ غروب اور طلوع کا وقت

جو دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں لکھ چکے ہیں۔ کسیطرح قایم نہیں ہو سکتا۔ آخر کار اسکے جواب میں درشنانند جی نے فرمایا۔ کہ اول تو یہ وقت سندھیا اور اگنی ہوتر کا جو طلوع اور غروب کا ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے یہ مسئلہ سوسائٹی کا مقرر کیا ہوا ہے وید کا نہیں ہے۔ اگر وید کا ہے تو وید کا آپ حوالہ دیجئے دوسری یہ ہے کہ جہاں چھ مہینے کی رات اور چھ مہینے کا دن ہوتا ہے جسطرح وہاں پابندی اوقات کا انتظام ہوتا ہے اسیطرح سورج میں کر لیا ہوگا۔ کچھ دشواری نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ کہ میں مانتا ہوں۔ کہ اس کرہ زمین پر جہاں چھ ماہ رات (مڈنائیٹ) اور چھ ماہ کا دن ہوتا ہے لیکن اسجگہ سے جہاں بارہ گھنٹہ کی رات اور بارہ گھنٹہ کا دن ہو بوجہ آمد و رفت دونوں جگہ کے اس طلوع اور غروب آفتاب کے وقت کا اندازہ اُس جگہ لگا سکتے ہیں یا کم ازکم دن اور رات کا تفاوت تو وہاں موجود ہے جیسا کہ آپ نے کہا کہ چھ مہینے کی رات اور چھ مہینے کا دن۔ لیکن سورج جو ایک پر آتش کرہ ہے اور کسی دوسرے کرہ میں وہاں کے لوگوں کی آمد و رفت کبھی ثابت نہیں جو وہاں کے مطابق اندازہ کر کے سندھیا اور اگنی ہوتر کے دو وقت جس میں اندازاً بارہ بارہ گھنٹہ کا فاصلہ ہے مقرر کریں دوسرے اوقات مقرر کردہ سوسائٹی کا یہ جواب یہ ہے (حاضرین جلسہ کو ڈاکٹر صاحب نے مخاطب کر کے کہا) کہ صاحبو! آج درشنانند جی میرے مقابلہ میں اعتراض کا جواب نہ دیتے ہوئے اپنی اوقات عبادت کو سوسائٹی کا مسئلہ بتاتے ہیں حالانکہ کسی ودوان نے مہرشی سوامی دیانند جی سے نہیں دریافت کیا کہ ان عبادت کے وقتوں کا حوالہ وید سے دیجئے تب ہم مانیں گے ان کا قول تو آپ نے بلا چون و چرا تسلیم کر لیا اور ابتک اسپر برابر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ افسوس کہ عبادت کا وقت اور سوسائٹی مقرر کرے۔ علاوہ ازیں تمام دھرم اور سادھرم کے بیان کا ماخذ تو وید مانا جاتا ہے۔ لیکن اوقات عبادت بیان کرنے سے قاصر سمجھا جاوے۔ یہ خوبی بھی وید ہی کی ہے سوامی جی کو چاہئے۔ کہ یا تو ان باتوں کا معقول جواب دیں ورنہ تسلیم کریں۔ کہ میں جواب نہیں دے سکتا۔ بعد اسکے سوامی جی نے نہایت لاچاری سے جواب دیا۔ کہ میں تو جواب دے چکا۔ آپ مانیں یا نہ مانیں یہ فرما کر کرسی پر بیٹھ گئے۔ بعد ختم جلسہ ڈاکٹر صاحب نے درشنانند جی سے آنجہ جا کر ملاقات کی اور دریافت کیا۔ کہ آپ علیگڈھ بھی تشریف لاوینگے جواب دیا کہ میں علیگڈھ نہیں آؤنگا۔ اسکے بعد جناب ڈاکٹر صاحب فوراً علیگڈھ واپس تشریف لے آئے۔ شام کو معلوم ہوا۔ کہ درشنانند جی علیگڈھ لائل لائبریری میں آج ۸ بجے پر لیکچر دینگے۔ اول تو ایک تعجب ہوا۔ کہ سوامی جی نے تو علیگڈھ آنے سے انکار کیا تھا یہ معاملہ کیا ہے؟ آخر کار اسبات کی تصدیق ہو گئی کہ سہارنپور سے سوامی جی تشریف لائے آج ضرور ضرور لائل لائبریری میں لیکچر دینگے۔ ڈاکٹر صاحب بھی سوامی جی سے دوبارہ گفتگو کرنے کے اشتیاق میں وقت مقررہ پر بہمراہی جناب مولوی عبدالتواب صاحب ونیز دیگر مسلمانان علیگڈھ جلسہ میں تشریف لے گئے۔ بعد ختم لیکچر کے مولوی صاحب موصوف نے حسب تحریک جناب ڈاکٹر صاحب لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ صاحبو! ہم قرآن کی کچھ عظمت بیان کرنا چاہتے ہیں۔ سوامی جی نے جو کچھ فرمایا ہم لوگوں نے سنا لیکن وید کی کوئی خوبی نہیں بیان فرمائی اب میں قرآن کی خوبیاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپکو قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں شک ہو۔ تو اعتراض کریں ادھر سے جواب لیں یہ کہنا ہی تھا کہ بابو پنالعل صاحب وکیل نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ہم اسوقت گفتگو کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہمنے یہ جلسہ اس غرض سے کیا ہے بلکہ ہمارے ایک مشہور و معروف سوامی درشنانند جی یہاں تشریف لائے ہیں اسلئے ہمنے انکا کچھ بیان سننا چاہا۔ اب ہم لوگ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہتے یہ کہکر لوگوں کو اشارہ کر دیا کہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور چلدیے

تھا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

(راقم سید جواد علی رضوی اہلحدیث از علیگڈھ)

امرتسر کا مباحثہ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث! السلام علیکم۔
میں واقعی حال مباحثہ کا (جو درمیان حکیم غلام رسول صدیقی امرتسری و ماسٹر ثناء اللہ صاحب کے ۲۰ جولائی بروز شنبہ بات کو قریباً

ahmadimuslim.de

وہ بھیجے ہوا تہا ٹہیک ٹہیک لکہتا ہوں امید ہے کہ آپ اپنے اخبار اہلحدیث
میں درج فرماکر بندہ کو ممنون احسان کرینگے۔

حکیم صاحب ہتے بعد تمہید یہ مقولہ پنڈت دیانندجی کا پڑہکر سنا دیا
کہ جس طرح گولر میں کیڑے پیدا ہوکر اسی میں رہتے اور فنا ہوجاتے
ہیں اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے حکیم صاحب نے
بطرز استفسار یہ بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ وید منتر کے معنی ہیں
یا اوسکی تاویل و تفسیر بیان کیگئی ہے بہرحال میں اسکو کلام دیانندجی
سرستی کا سمجہتا ہوں مگر میرے نزدیک اس مثال پر بہت سے اعتراض
وارد ہوتے ہیں۔ اول یہ کلام بصورت دعوی بلا دلیل واقع ہوئی ہے
جو قابل تسلیم نہیں۔ امر دوئم یہ تمثیل ہے پس تمثیل کا مرتبہ منطق میں
برہان کے برابر نہیں ہوسکتا۔ امر سوم مادی شے جو محسوس بحواس
ظاہرہ ہو۔ اوسکی تمثیل غیر مادی و غیر محسوس کیساتھ دینا مفید یقین
نہیں۔ امر چہارم۔ اگر جہان پرمیشور کے جوف میں ہی مانا جاوے۔ تو
انکا باہمی علاقہ ظرف مظروف یا حال و محل یا لازم و ملزوم کا ہوگا۔ امر پنجم
جب خدا محیط جہان ہے۔ تو اوسکی شکل کروی یا مستطیل یا مثلث
یا مربع وغیرہ عقلاً ہی ہی کس قسم کی متصور ہوگی۔ اگر وید اسکے جواب
سے معرا ہے۔ تو میں بھی اسکا مطالبہ نہیں کرتا۔ ہاں اگر اسباب میں
ماسٹر صاحب معقولانہ کچہہ بیان فرماوینگے۔ تو میں خوشی سے سنونگا
مگر ہم ماسٹر صاحب کی واقعی تعریف کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے مان
لیا۔ کہ گولر والی مثال وید منتر میں نہیں بلکہ یہ کلام دیانند سرستی کا ہے
اور یہ بھی اونہوں نے مان لیا کہ ہم نہیں بتا سکتے کہ باوجود خدا محیط
ہونے کے کس شکل پر ہے۔ اور یہ بھی اونہوں نے فرما دیا کہ گولر والی
عبارت معقولی طرز کے خلاف ہے۔ اور یہ بھی کہ تمثیل بیشک برہان
کے مقابل بیقدر ہے اور محسوس کی مثال بھی غیر محسوس کیساتھ دینا
درست نہیں۔ حکیم صاحب نے اسپر یہ کہا کہ لازم اپنے ملزوم کا عبد
نہیں ہوتا۔

اس سے آگے کا مضمون اہلحدیث مورخہ ۴۔ اگست میں آپکا نامہ نگار
لکہوا چکا ہے ناظرین ہفتہ گذشتہ کا پرچہ ملاحظہ فرماویں۔

راقم علی محمد حکیم امرتسر

مسئلہ ضاد و ظاء

ماخوذ از فتاوی مولانا عبدالحی صاحب مرحوم

مرقومہ عبدالقدیر صاحب از پٹنہ

ناظرین باتمکین پر واضح رہے کہ میں رسالہ تعلیم الاسلام کا مطالعہ کرتا تہا۔ کہ یکایک میری نگاہ ولا الضالین پر پڑی جسکو دیکہکر بہت گھبرایا کہ اس رسالہ کے اڈیٹر نے یہ لمبا چوڑا اشتہار دیا تہا کہ سوائے مسائل متفقہ فرقہ ہائے اسلام کے اس رسالہ میں فروعی مسائل کا اندراج نہو گا۔ مگر اڈیٹر رسالہ نے ایفائے وعدہ نہ کیا اور اپنے قول اول سے منحرف ہوگیا مگر میری دانست میں اڈیٹر رسالہ ہذا شطرنج کی چال چلا تہا کہ جب رسالہ مذکور کو شہرت حاصل ہو جائیگی اوسوقت اپنا پیر پہیلاؤنگا۔ آخر اوسکی پوشیدہ کارروائیوں کا پورے طور سے بہنڈا پہوٹ گیا۔ مگر مسلمانوں کی نا اتفاقی پر افسوس کرتا ہوں اور دیکہتا ہوں کہ کشتی عین سمندر کے منجدہار میں پہنسی ہوئی ہے اور مسلمانوں کی وہ نازک حالت ہو رہی ہے شاید ہی مشکل سے کوئی تدبیر ان کی آپس میں ملاپ کی ہوسکتی ہے مگر کوئی لیڈر ان کے درمیان کس طرح مصالحت کرا سکتا ہے۔ اسواسطے کہ بعض مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں سیرت میں عزازیل کے بھی استاد ہیں مصالحت کب ہونے دینگے۔ اگر ہم مسلمانوں میں مصالحت ہو جاوے گی۔ تو ان بیکار مولویوں کو دانہ بھی نصیب نہ ہوگا۔ اور رجوع ان کو کتوں کی موت مارڈالیگی مگر یہ مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں بسیرت شیطان ہیں اونکی سرکوبی کے واسطے بعض فرقہ اہل اسلام جنہیں سچائی کی روح موجود ہو اللہ تعالے نے پیدا کر دیا ہے۔ تاکہ مخلوق خداوندی ان کی وجہ سے مجسم شیطانوں کے بہکانے سے گمراہ نہ ہوجائے۔ وہ فرقے ہر وقت ان گمراہ کرنے والے فرقوں کو سمجہاتے رہتے ہیں۔ مگر واہ رے عزازیل نے تو ان گمراہوں کو ایسی پکی صلاح دیدی ہے شاید ہی مشکل سے راہ راست پر آوینگے۔ اور یہ گمراہ جاہل مولوی اپنے ہمراہ تمام عوام الناس کو گمراہی کے گڑہے میں گرانیکی فکر کر رہے ہیں۔ مگر میری دانست میں یہ مولوی مجسم شیطان قابل اس سزا کے تہے۔ کہ ان کو توپوں پر دم کرا دیا جاتا۔ تاکہ پہر کبہی دوسرے مولانا صاحبان کو اس قسم کے فعل بد کرنیکی جرات

میاں ایسے سخت الفاظ لکہنا اخلاق نبویہ کے خلاف ہیں آئندہ پرہیز کریں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

دہوتی مگر مجھکو ایسا کرنے سے قانون سرکار مانع ہے ورنہ میں ان شیطان صفتوں کے ساتھ ایسا برتاؤ ضرور ہی کرتا۔ پس اس تحریر سے اِن بدخلق لوگوں کو آگاہی ہو وے وہ آپس میں فروعی مسائل نہ چھیڑیں ورنہ اُن کے ایسا کرنے سے اسلام ہی دنیا سے رحلت کر جاویگا۔ تو ان مولویوں کو گدائی کرنی پڑیگی دیگر قوموں کے سامنے اونکو ہاتھ پھیلانا پڑیگا۔ اری مولویو! مزدوری کرو۔ اور کمینچپا ڈہو۔ اور مخلوق خداوندی کو راہ راست پر لانیکی کوشش کرو ورنہ اول جو گروہ جہنم میں بھیجا جاویگا۔ تمہیں لوگ ہونگے۔ مگر میں حافظ جی صاحب سے جو اس تحریر کے ایجنٹ ہیں التجا کرتا ہوں کہ اس تحریر کو وہ اپنے اوپر محمول نہ کریں بلکہ یہ روئے سخن تمام مکار مولویوں کی طرف ہے اے ناظرین میں اسقدر لکھ چکا ہوں کہ اپنے اصل مطلب کی طرف واپس آتا ہوں جسکا لکھنا میری دانست میں فرض ہے قبل اسکے کہ میں اپنی تحریر کا افتتاح کروں میرے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوئے جسکا اظہار کرنا میں ضروری خیال کرتا ہوں جب میں نے اس مسئلہ کے ضبط تحریر میں لانے کیلئے قلم اٹھایا اسوقت میں نے سوچا کہ جسکی تم خود مذمت کرتے ہو۔ اور خود بھی اوسی مسئلہ پر لکھنے کے لئے قلم اوٹھاتے ہو۔ پس اسوقت میں نے اس مضمون کے لکھنے سے اعراض کیا۔ مگر میری پراگندہ خیالات منتشر ہوگئے اوسوقت میرے خیالات دوسری طرف دوڑے اور سوچتے سوچتے میں نے یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ اس مسئلہ میں کسی لائق مولوی کو حکم گردانا چاہئے۔ جسکی تحریر فیصلہ کن ہو گی۔ لہذا میں مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس مسئلہ کا حکم گردانتا۔ لہذا انکا استفتاء نقل کیا جاتا ہے۔ استفتاء اوں جلد دوم صفحہ ۲۷۳۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ضاد مشابہ ظاد کے ہے یا نہیں اگر ہے تو ضاد کی جگہ ظاد پڑھنے سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں اور اس زمانہ میں اکثر لوگ ذ اور ز کے پڑھتے ہیں سو اسکی کوئی دلیل کتب معتبرہ سے ہے یا نہیں بر تقدیر نہونے کے ضاد کو مشابہ ذ اور ز کے پڑھنے سے نماز فاسد ہوگی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ہو الموافق بالصواب۔ ماہرین شریعت غرّہ پر پوشیدہ نہ رہے کہ ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاد معجمہ کے جملہ کتب تفسیر و فقہ و صرف و تجوید سے ثابت ہوتا ہے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحت آیت کریمہ وما ھو علی الغیب بضنین کی تفسیر فتح العزیز میں ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظاد معجمہ کے لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں ہے فثبت بما ذکرنا ان المشابھۃ بین الظاء والضاد شدیدۃ وان التمیز عسیر واذا ثبت ھذا فنقول لو کان ھذا الفرق معتبرا لوقع السوال عنہ فی زمان رسول اللہ صلعم او فی ازمنۃ الصحابۃ عند دخول العجم فی الاسلام فلما لم ینقل وقوع السوال عن ھذہ المسئلۃ البتۃ علمنا ان التمیز بین ھذین الحرفین لیس فی محل التکلیف اھ اور بیضاوی شریف کے حاشیہ پر ہے والباعث علی ھذا الاشارۃ ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان الاول لا یعلمون الفرق بینھما اھ رضی شرح شافیہ میں ہے وبعض الحروف اذا وقفت علیھا خرج معھا مثل النفخۃ و لم ینضغط ضغط الاول وھی الظاء والذال والضاد والزاء اور جہد المقل میں مرقوم ہے الضاد والظاء والذال المعجمات الکل متشاکلۃ فی الجھر والرخاوۃ ومتشابھۃ فی السمع والضافی ولیشبہ صوتھا (ای صوت الضاد معجمہ) صوت الظاء المعجمۃ بالضرورۃ اھ اور حاشیہ شرح شاطبی میں مذکور ہے ان ھذا الثلث (ای الضاد والظاء والذال) متشابھۃ فی السمع والضاد لا تفرق من الظاء الا باختلاف المخرج وزیادۃ الاستطالۃ فی الضاد ولولاھما لکانت احدھما عین الاخری اور محمد بن محمد الجزری تمہید فی علم التجوید میں فرماتے ہیں واعلم ان ھذا الحرف لیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثلہ والناس یتفاوتون فی النطق بہ فمنھم من یجعلہ ظاء لانہ یشارک الظاء فی صفاتھا کلھا و یزید علیھا بالاستطالۃ فلولا الاستطالۃ واختلاف المخرجین لکانت ظاء وھم اکثر الشامیین وبعض اھل الشرق اھ اور رسالہ تضعیف امام ابو محمد مکی مصنفہ ۴۳۰ھ میں مذکور ہے کہ ضاد سننے میں ظاء کے مانند ہے اور شیخ جمال حنفی مکی کے فتوی میں ہے کہ ضاد کو ظا پڑھنا لغت اکثر اہل عرب کا اور حاشیہ جہد المقل میں مسطور ہے فمنھم من یجعلھا ظاء ھذا لیس بعجب لثبوت التشابہ وعسر التفریق بینھما ولذا اخر التبدیل لانہ یشارک الظاء فی صفاتھا کلھا ویزید علیھا بالاستطالۃ اور کیمیائے سعادت میں ہے فرق میان ضاد و ظاد اگرچہ اندر واجب حاصل یہ ہے کہ تمام کتب فقہ و تفسیر سے ثابت ہوتا ہے کہ ضاد مشابہ ظاد ہے اور کسیقدر ذال اور زاء کے بھی ہے لیکن ظاد کیساتھ بہت

کارخانہ
یہ کارخانہ قدیم سے
بڑی نیکنامی سے
فہرست طلب کر
ہوگی۔
ناگر تیل
یہ تیل خاص ہاتھ
نیا ایجاد ہوا ہے
سے روکتا ہے نزلہ
وغیرہ کو مفید ہے
المشتہر حکیم
افسر النسیم قند

ahmadimuslim.de

متشابہ ہیں کیونکہ ضاد اور ظاء میں صرف ایک صفت کا فرق ہے یعنے ضاد مستطیل ہے اور ظا رقصیر اگر استطاعت ضاد میں نہ ہوتی تو عین ظا ر ہوتا جیسا کہ عبارت تمہید وغیرہ سے معلوم ہوا بخلاف دال کے کہ ضاد اور دال میں سات صفتوں کا فرق ہے من رخوہ ہے و شدیدہ ضد ساکنہ ہے وقلقلہ من مطبقہ ہے و منفتحہ من مستعلیہ ہے و مستفلیہ من مفخمہ ہے و رقیقہ من مستطیلہ ہے و قصیرہ من منفوخہ اور ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظا ر کے اتنی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے ولولا غرابتہ المقام لاتیت بہا وہ یہ ہیں رعایتہ جہد المقل تنبیہ عجیبہ شرح جزریہ دوسری شرح ملا علی قاری کی نشر منہاج طیبتہ النشر تمہید رسالہ مولانا عبدالرحیم شعلہ فیض شاطبی تفسیر کبیر اتقان (اور وہی اتقان ہے جو کہ حافظ جی صاحب کے نزدیک بہت معتبر کتاب ہے) کشاف بیضاوی حاشیہ بیضاوی عزیزی حسینی (یہ تفسیر میرے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہے مگر حافظ جی صاحب اس تفسیر کے معتبر ہونیکے قائل ہیں) فتاوی قاضیخان عالمگیری کبیری برہان تجنیس خلاصتہ الفتاوی درمختار طحطاوی شامی خزانتہ المفتیین خزانۃ الاکمل حلیہ فتاوی نقشبندیہ بزازیہ غیاثیہ تاتارخانیہ خانیہ خزانتہ الروایات رسائل الارکان تہذیب ذخیرہ فتح القدیر خیریہ جامع الروایات مفتاح الصلوات محاسن العمل البیان الجزیل احیاء العلوم کیمیائے سعادت زاد الآخرت رسالہ تیہ رحیمی جاربردی فصول اکبری مناقب برہنہ رسالہ نجم الدین مختار الفتاوی سمرقندی منیہ مجموعہ سلطانی بغیتہ المراد میزان حروف الہجا وجیز کردری اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ضاد مشابہ ظا ر کے ہے تو قاعدہ کلیہ جملہ کتب تفسیر و فقہ کا یہ ہے کہ جن دو حرفوں میں فرق بآسانی ممکن ہے انکے بدلجانے سے نماز فاسد ہوتی ہے اور اگر فرق ان دو حرفوں میں مشکل ہے تو اکثر کا مذہب یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوتی اور یہی مذہب متاخرین کا ہے اور یہ مذہب بہت معتدل اور پسندیدہ ہے اور مذہب متقدمین کا یہ ہے کہ ضاد کو ظا ر پڑھنے سے کبھی نماز فاسد ہوجاتی ہے پس لفظ و الضالین کی جگہ دالین پڑھنے سے سب کے نزدیک نماز فاسد ہوتی ہے (حافظ جی صاحب کی تحریر کا ماحصل یہ ہے کہ دالین پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ مگر میرے نزدیک حافظ جی صاحب کا قول مردود ہے اور نہ کسی متقدمین و متاخرین کے موافق ہے) اور ظا ر پڑھنے سے اکثر کے نزدیک نہیں فاسد ہوتی ہے اور اسی پر فتوی ہے پہلے چند عبارت فقہ اوپر ثبوت فساد نماز کے پڑھنے دالین سے لکھا جاویگا رد المختار میں ہے و ان کان الخطاء بابدال حرف بحرف فان امکن الفصل بینہما بلا کلفتہ کالصاد مع الطاء بان قرء الطالحات مکان الصالحات فاتفقوا علی انہ مفسد و ان لم یمکن الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السین فاکثرھم علی عدم الفساد لعموم البلوی آہ ھکذا فی فتاوی قاضیخان و فتح القدیر و نہر الفائق اور عالمگیری میں ہے و ان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرء الطالحات مکان الصالحات تفسد صلوتہ عند الکل و ان کان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء مع التاء اختلف المشائخ قال اکثرھم لا تفسد صلوتہ آہ اور شامیہ میں مرقوم ہے الاصل فیما اذا ذکر حرفاً مکان حرف و غیر المعنی ان امکن الفصل بینہما بلا مشقۃ تفسد و ان لم یمکن الا بمشقۃ کالظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المہملتین والطاء مع التاء قال اکثرھم لا تفسد آہ اب عبارت اوپر فساد پڑھنے دالین کے لکھی جاتی ہے قاضیخاں میں مذکور ہے ولو قرء الظالین بالظاء او بالذال لا تفسد صلوتہ ولو قرء الدالین تفسد آہ اور خلاصتہ الفتاوی میں مذکور ہے ولو قرء الظالین بالظاء او بالذال او بالزاء لا تفسد حاصل تقریر مذکورہ بالا کا یہ ہے۔ ضاد کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظا ر کے بلانزاع ثابت ہے اور جس شخص سے مخرج ضاد نہ کا نہ ادا ہو وہ ظا ر پڑھے۔ اور اس سے نماز اکثر کے نزدیک فاسد نہیں ہوتی وھذا ھو الحق والصواب اور ضاد کو مشابہ دال کے پڑھنے پر کوئی دلیل صرف و تجوید و فقہ و تفسیر سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ یہ سب علوم اوسکی غلطی ہونے پر دال ہیں۔ اور ایک حرف دوسرے حرف سے بدلنا اسے ہو۔ تا کہ وہ اسکے مشابہ ہو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ضاد اور دال سے سات صفتوں میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ اوپر گذرا۔

جب یہ مسئلہ سب کتابوں سے ثابت ہوا۔ تو مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ بہت جلد اسکے عامل ہوجاویں۔ نہ یہ کہ آپس میں جنگ و جدال و زد و کوب جو بالاتفاق حرام ہیں کریں واللہ اعلم بالصواب۔

لمحروتیل
بفضل خدا
جاری ہے بڑی
بنے پر مفت روانہ
ں
ے کارخانہ سے
الوں کو سفید ہونے
آنکھوں سرمہ
قیمت فی شیشی
امہ خانہ فرحت
ج

فی الواقع بمذہب مختار جمہور ضاد کی جگہ پر اگر ظا پڑھیگا یا ذال تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ فتاوی بزازیہ میں ہے وقال غیر المغضوب بالظاء والذال او بالذال والظاء فبل لا تفسد لعموم البلوی فان العوام لا یعرفون مخارج الحروف وکثیر من المشائخ افتوا به انتہی اور خزانۃ المفتین میں خلاصۃ الفتاوی سے منقول ہے ان ذکر حرفا مکان حرف غیر المعنی فان امکن الفصل کالظاء مکان الصاد تفسد صلوته وان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقة کالظاء مع الضاد والطاء مع التاء والصاد مع السین الاکثر علی انه لا تفسد انتہی واللہ اعلم۔

حررہ الراجی عفو ربه القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبه الجلی والخفی

عبارت رسالہ تعلیم الاسلام جسکی تردید مجھکو منظور تھی وہ یہ تھی کہ والضالین کے ضاد کو بہت احتیاط سے اوسکے مخرج سے ادا کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ ضالین نہ ادا ہو ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی ان اللہ امر ہم بترتیل القرآن وهو ما افل علیه من رعایة الحروف من المخارج کما صرح به فی الحسینی عن الزاهدی وهو فرض بالصلوة تفسد بدونه۔ (تفسیر احمدی)

حاصل یہ ہے۔ کہ حروف کو انکے مخرج سے ادا کرنیکا حکم کیا ہے اللہ تعالی نے اور وہ فرض ہے۔ پس نماز بغیر اسکے فاسد ہے انتہا اقول) حافظ جی نے اس عبارت کے سمجھنے میں غلطی کی۔ اسواسطے کہ لفظ دراصل یہ تھا کہ لم تغیر الصاد من الظاء جسکو حافظ جی صاحب نے کاتب کی غلطی بجا طور عبارت مان جو کہ خلاف جمہور کے ہے کیونکہ میں نے فتاوی نوشتہ عبد الحی صاحب سے صاف ثابت کر دیا ہے جو کہ ضاد و ظا دمیں فرق نہیں کرتے ہیں ان کے فاسد ہو جاتی مثلاً کسی نے صالحات کی جگہ طالحات پڑھا۔ تو بیشک اوسکی نماز فاسد ہو جائیگی۔ ہاں اگر ضالین کو دالین پڑھیں وہ ٹھیک کافر ہیں۔ دوسرے جو حافظ جی صاحب نے آگے بڑھ کر اپنی تحریر کی تصدیق کے لئے فتاوی مولانا عبد الحی صاحب جلد ثالث کا حوالہ دیا ہے میں اس عبارت کو بھی نقل کر دیتا ہوں۔ تاکہ عوام الناس کے دلوں سے یہ غلطی دور ہو جاوے عبارت فتاوی مولانا صاحب موصوف یہ ہے:۔

سوال:۔ کسے کہ حرفے از قرآن شریف بحرف دیگر بدل نماید یا کم کند یا زائد سازد کافر است یا نہ؟

جواب:۔ کافر است فی الشفا للقاضی عیاض قد اجمع المسلمون علی نقص من القرآن حرفا قاصدا لذالک او بدل بحرف آخر مکان او زاد فیه حرفا آخر مما لم یشتمل علیه المصحف الذی وقع الاجماع علیه واجمع علی انه لیس من القرآن عامدا لکل هذا انه کافر انتہی

اس عبارت سے حافظ جی صاحب کا مفروضہ دعوی باطل ہو گیا۔ اور پھر دوبارہ چوں وچرا کرنے کی گنجائش حافظ جی کے لئے نہیں۔

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

وکیل نمبر ۳ جلد ۱ کے پرچہ میں ندوۃ العلماء کے ایک رکن رکین کے صاحبزادہ کا مضمون چھپا ہے جسمیں آیت کریمہ مذکورہ بالا کے متعلق بحث کی گئی ہے ہمکو اس سے بحث نہیں کہ فی نفسہ یہ تحریر کیسی ہے صرف صاحبزادہ موصوف کو اونہیں کی چند باتوں کی طرف ہمکو توجہ دلانا مقصود ہے۔ لہذا عبارات ذیل ملاحظہ ہوں۔

(۱) آپ فرماتے ہیں:۔ اس زمانہ میں جبکہ قوم کے لیڈر قوم کی بہبودی اور مسلمانوں میں باہمی اتفاق و اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اسکی کوشش میں ہیں اسطرح کی چھیڑ چھاڑ جس سے مسلمانوں کے فرقوں میں ایک جوش و برہمی پیدا ہو۔ تعجب ہے کیونکر روا رکھی جاتی ہے۔ اسکے بعد ہمارے مہربان فرماتے ہیں:۔ کہ وہابی گو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر یہ فرقہ حدیث کو نہیں مانتا۔ کیا یہ جملہ جوش اور برہمی پیدا کرنے والا نہیں حدیث نبوی فرقہ اہل حدیث کا دین وایمان نہیں بلکہ جان اور اسپر یہ جملہ! قوم کے لیڈر کے ایک صاحبزادہ صاحب کے قلم سے نہایت بعید ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اب یا ایها الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کے کیا معنے ہونگے ؎

لا تنه عن خلق وتاتی مثله
عار علیک اذا فعلت عظیم

وہابی کا لفظ جو محض دل دکھانے کو استعمال کیا گیا جس کی مخالفت گورنمنٹ سے ہو چکی ہے کیسی بیباکی ہے؟ ہم نہیں سمجھتے کہ آیہ لاتنابزوا بالالقاب صرف صحابہؓ کے لئے تھی یا تمام امت محمدیہ کے لئے۔

ہم صاحبزادہ صاحب نے لیس للانسان الا ماسعی میں لام تملیک کا لیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں "بلکہ آیت سے غیر کی سعی کا اپنی ملک ہونے کی نفی ہے" اور ارشاد ہوتا ہے کہ انسان اپنی سعی کا مالک ہوتا ہے۔ نہ غیر کی سعی کا اور اگر اس نے اپنی سعی ہدیہ یا ہبہ کر دی تو اس کا نفع پہنچنے کی نفی کہاں ہے؟ خلاصہ یہ کہ لیس للانسان الا ماسعی میں ملک کی نفی اور استثنا ہے نہ نفع کا۔

جناب کس اسلامی تفسیر میں آیہ مذکورہ بالا میں لام تملیک یا ملک کی نفی اور استثنا لکھا ہے۔ تفسیر بیضاوی اور اس کے حواشی قونوی۔ شیخ زادہ۔ شہاب خفاجی اور تفسیر کشاف۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر خازن۔ تفسیر نیشاپوری۔ تفسیر محی الدین بن عربی تفسیر روح البیان۔ تفسیر ابو السعود۔ تفسیر در منثور۔ تفسیر ابن جریر طبری۔ مدارک۔ فتح البیان۔ ابن کثیر۔ حاشیہ جمل۔ فتح الرحمن وغیرہ وغیرہ ہمارے سامنے موجود ہیں لہٰذا جناب کا یہ فرمانا کہ اس سے غیر کے نفع پہنچانے کی نفی کہاں سے نکلتی ہے ایک عجیب بات ہے ہم جناب کا یہ فرمانا کہ یہ تخصیص کہاں سے نکال لی آیت سے تو کوئی تخصیص نہیں نکلتی عجب تر ہے کیونکہ یہ تو ایسا ہی ہوا۔ جیسے کسی نے کہا کہ "ما جاءنی الا زید" میں خصوصیت کہاں سے نکال لی۔ جناب اور نہیں تو مختصر المفتاح کی بحث قصر کی ملاحظہ فرما لیتے۔ قصر کی چار صورتوں میں سے یہ دوسری صورت ہے۔ جو نفی اور استثنا سے ہوا کرتی ہے۔ افسوس جناب نے غور سے کام نہیں لیا۔

جناب نے خیال نہیں فرمایا دیکھئے سورہ بقر میں ارشاد ہوا "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت" دونوں آیتیں ایک دوسرے کی مؤید ہیں یہاں قصر کی چوتھی صورت پائی جاتی ہے۔ جو بتقدیم معمول ہوا کرتی ہے شاید یہاں بھی جناب فرما دیں کہ خصوصیت کہاں سے نکالی۔

ہاں اگر فرما دیں کہ یہ آیتیں اگلی امتوں یا کفار کے لئے خاص ہیں تو میرے پاس کیا بلکہ تمام اسلامی دنیا میں بجز خاموشی اس کا جواب نہیں۔ کیونکہ اصول حنفی "العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب" و "شرائع من قبلنا شرائع لنا ما لم یرد علیہ الانکار" بے معنی ہو جائیگا۔

یہ لطیفہ بھی جناب کے فہم کا ایک لطیفہ ہے۔ آیت کریمہ سے تو اسی قدر مفہوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کو وہی ملیگا۔ جو اس نے کمایا نہ کچھ اور۔ جناب نے یہ کہاں سے نکال لیا کہ ہر سعی اس کی ضرور ملیگی۔ پس بطور قیاس و نتیجہ یہ فرمانا کہ روزہ و نماز و قران خوانی کو غیر کے لئے ہبہ کرنا یہ بھی سعی ہوئی اور ہر سعی ضرور ملے گی۔ پس یہ بھی ملے گی۔ کیا بہتیرے عمل انسان کے بوجہ علی غیر منہاج الشریعۃ ہونے کے لغو نہیں ہو جاتے۔ اگرچہ فاعل مومن ہی کیوں نہ ہو۔ مثل مشہور ہے حلوائی کی دوکان بابا جان کا فاتحہ۔

(۵) اب رہا آپ کا یہ فرمانا "اگر آیت کے یہی معنی ہیں تب تو بڑی مشکل ہے اور قران کی بہتیری آیتیں اس ایک آیت کے مخالف و معارض پڑینگی" جناب آیت مذکورہ کے تو وہی معنی ہیں جو فرقہ اہل حدیث کے ایک مقتدا شخص نے بیان کیا۔ اور یہی معنی تمام مفسرین لکھتے ہیں کہ انسان کو وہی ملیگا جو اس نے سعی کی۔ اور جو اشکال جناب نے بیان کیا ہے وہ اشکال نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ جن جن طریقوں سے قران پاک یا صحیح حدیثوں سے مردوں کو نفع پہنچانے کا ثبوت ہے۔ وہ اس آیہ کریمہ سے خاص کر لیا جائے گا۔ سفارش۔ دعا۔ استغفار وغیرہ وغیرہ۔ غرض جو جو طریقے حدیث صحیح یا کلام اللہ کی آیت میں وارد ہوئے ہیں۔ سب اس آیہ کریمہ سے خاص ہیں لیکن اس سے قران خوانی کا ہبہ نماز کا ہبہ۔ عرس کے قل کا ہبہ و فاتحہ وغیرہ کا ہبہ۔ کس طرح ثابت ہوا۔ ہبہ میں تملیک اور قبضہ شرط ہے۔ جناب ادائے وصیت و دعا و استغفار۔ و سفارش والے دین ہو تعلیم ید حسنہ۔ و مومن کی خاطر داری اور شے ہے اور ہبہ اور شے ہے ہدایہ کا کتاب الہبہ ملاحظہ ہو جن آیتوں کو آپ نے وکیل عدد ۲ جلد ۱۱ میں پیش کیا ہے ان سے ایصال ثواب کیونکر ثابت ہوا۔ یہی ایصال ثواب تو محل تحریر ہے

(الراقم عبد السلام اعظمی)

بقیہ مکالمہ عقل

جا کے اسپین میں کوئی دیکھے ؛ اُن کے باقی نشاں ہیں ابھی آثار
قہر ڈھایا زمانے نے کیسا ؛ سُست کیوں اُن کی ہو گئی رفتار
جس قدر کہ تباہ ہیں یہ لوگ ؛ کوئی دنیا میں ہے نہیں زنہار
جن کی سنگیں عمارتیں تھیں کل ؛ آج ہے اُن کی جھونپڑی مسمار
اب نہ وہ گل رہے نہ وہ بلبل ؛ کیسا جنگل یہ ہو گیا گلزار
بوم بیٹھا جگہ پہ بلبل کے ؛ گل کے بدلے اُگے ہیں خار

ahmadimuslim.de

کہاگئی آہ ان کو کس کی نظر
ان پہ کیوں ایسی آگئی شامت
مارے پھرتے گلی گلی ہیں ہیں
جو زمانے میں فخر عالم تھے
جب یہ کیا کہا ہے ہیں آج وہی
کل جو مشکلکشا تھے غیروں کے
کل زمانے میں دھاک تھی جنکی
ساتھ چھوڑا زمانے نے کیسا
بولتا آج وہاں ہے الو
شکل جاتی نہیں ہے پہچانی
دشمن جان بھائی کا بھائی
آج کوڑی کفن کو پاس نہیں
روز ہوتی ہے اُن کی حالت غیر
جیلخانہ میں کوئی گر دیکھے
ایک ہوتے کو ہو یہ غیر کرلے
کیسی حالت بدل گئی اُن کی
کچھ سمجھ میں میری نہیں آتا

ہوگیا ہا ہائے اُن کو کیا آزار
کس لئے اُن پہ ایسی ہے ادبار
دیکھی جاتی نہیں یہ حالت زار
آج نظروں میں سب کی ہیں بیکار
کل جو تھے اپنی قوم کے سردار
آج خود دست دپا سے ہیں لاچار
آج خود ہوگئے ذلیل و خوار
ہوگئی سرد گرمئے بازار
کل جہاں بلبلوں کی تھی چہکار
اس قدر اُن پہ چھاگیا ادبار
کل جو تھے یار آج ہیں اغیار
کل تلک جو تھے افخر التجار
آج گر چھت گری تو کل دیوار
تو کساں ہوگئے پانچ میں چار
دس میں نو ورنہ ہیں وہی نادار
کیسی کایا پلٹ گئی یکبار
کیوں ہوئی اُن کی ایسی حالت زار

اب نہ وہ دن رہے نہ وہ راتیں
ہوگئیں خواب و خیال سب باتیں

تب کہا عقل نے کہ اے غلمان
وجہ یہ ہے کہ جب تلک یہ لوگ
پنج وقتی نماز پڑھتے تھے
خوب چپکے ہوئے تھے سنت کو
چھوڑتے تھے کسی نہ حالت میں
جس طرح تہا نبی نے فرمایا
نام کے واسطے نہ تھے مومن
ہوں کسی حال میں مگر یہ لوگ
خاص اللہ کے لئے سب کام
جو تہا غیروں کے واسطے مشکل

کس لئے ہو رہے ہو تم حیران
رہبر انکا ہے حدیث و قرآن
اور رکھتے تھے روزہ رمضان
اور مذہب پہ لیتے تھے قربان
ہو لیتے تھے نہ مذہبی فرمان
ویسے ہی کام کرتے تھے ہر آن
بلکہ پکا یقین اور ایمان
چھوڑتے تھے نہ مذہبی ارکان
خواہش دل کی خوش ہی رحمان
تہا وہی ان کے واسطے آسان

مذہبی ان میں رہتی تھی اخوت
جھوٹی باتوں سے سخت نفرت تھی
شرک سے دور دور رہتے تھے
حق کے کہنے سے یہ نہ رکتے تھے
تب تلک قوم یہ رہی اچھی
اپنے مذہب کو جب سے چھوڑ دیا
اب بھی مذہب کو گر نہ پکڑینگے
نام مٹ جائے گا زمانے سے
اب ترقی کا نام ہے عنقا
نام کو آپ اپنے دیتے ہیں
ان کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ
اپنے ہی حال پر نظر کرلو
کیسے باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
دیکھکر کے کلام کو تیرے
سب سمجھتے ہیں متقی تجھ کو
دم جھلا تیرے نام کے بھرتے
دل میں اپنے تو سوچ کیا ہے تو
زہد و تقوے سے تجھکو کیا نسبت
پنج وقتی نماز بھی تجھ سے نہ
نام کے واسطے مسلمان ہو
سب سے گالی گلوچ کرتا ہے
کون سی ہے برائی دنیا میں
غیر کا اس میں کیا بگڑتا ہے

تہا برابر گدا ہو یا سلطان
اور سچائی پر جان سے قربان
ہر گھڑی نام حق تہا ورد زبان
کچھ نہ پروا تھی اس میں جائے جان
جیسا فرمایا تم نے اے عثمان
ہوگئے تب سے بے سر و سامان
تو رہیں گے اسی طرح حیران
چند دن کے یہ اور ہیں مہمان
ہے تنزل اب ہر گھڑی ہر آن
کام دیکھو تو ثانی شیطان
فعل اور قول نہیں یکسان
دیکھ اپنے کو ہی تو اے عثمان
ہے تو شیریں سخن فصیح بیان
سُن کے اشعار تیرے اے نادان
پارسا جانتے ہیں سب انسان
مولوی کا لگاتے ہیں قربان
اپنے فعلوں پہ کر نظر نادان
مولوی اور تو! خدا کی شان
ہائے ہوتی نہیں ادا نادان
فی الحقیقت ہے پیرو شیطان
کرتا رہتا ہے ہر کسی پر لعن
جس سے کہ تو بچا ہے اے عثمان
اپنا ہی کر رہا ہے خود نقصان

ہائے افسوس صد ہزار افسوس
تیری حالت پہ لاکھ بار افسوس (باقی آئندہ)

معذرت

مضامین کی کثرت بیحد تنگ ہے کہ کئی کئی مضمون بیکار
بعض مضامین درج ہو نہیں سکتے اسی لئے
اس دفعہ فتوے بھی درج نہیں ہوسکے نامہ نگار اور مستفتی معاف
فرماویں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

کرشن قادیانی نے اپنے مقرب خاص حکیم فضل الدین بھیروی کو نکالدیا۔ کیوں؟ ایڈیٹر الحکم بتلاویگا۔

دینا نگر ضلع گورداسپور میں آریوں کے سالانہ جلسہ پر مسلمانوں کے درخواست دینے سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا کہ آریہ شہر میں پھرتے وقت مسلمانوں کے محلوں میں نہ جائیں۔ دو تین گھنٹے مسلمانوں سے نجات کے مسئلہ پر مباحثہ بھی ہوا۔ الحمد للہ اسلام کا اچھا اثر ثابت ہوا

بعض آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ اہلحدیث نے پنڈت لبشند اس کے مسلمان ہونے کی خبر غلط لکھی ہے حالانکہ پنڈت موصوف کے ہم۔ دستی لکھے ہوئے کارڈ ہمیں آچکے ہیں۔ کہ میں مباحثہ نگینہ میں شریک تھا۔ اب مسلمان ہوں اور لکچر دیتا ہوں

امرتسر بلکہ کل پنجاب میں امساک باران کیوجہ سے سخت گرمی ہے (خدا رحم کرے)

قبول اسلام انجمن ضیاء الاسلام کی تحریک سے جو لوگ آج تک مشرف باسلام ہوئے اُن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

	نام مسیحی	اسلامی نام	تعلق	کیفیت
(۱)	عبدالمالک	عبدالمالک	کشنگ سی ایم ایس	بخوشی انجمن سے اجازت لیکر مدراس چلا گیا
(۲)	شان چرن	عبدالرحمن	الائنس مشن	ناگپور ریلوے میں ملازم ہے
(۳)	چارلس	ولی محمد	امریکن	بوجہ خرابی اطوار و عادات انجمن سے خارج کیا گیا
(۴)	مسٹر فولر	عبداللطیف	اسٹریلیا	احمد آباد میں پینٹر کا کام کرتا ہے
(۵)	پال	ابراہیم	بیتھسودا مشن	انجمن میں زردوزی سیکھتا ہے
(۶)	الیگزنڈر	عبدالرحمن	...	......
(۷)	گوپال	عبدالرحیم	ہندو	......
(۸)	جان	عبداللہ	بیتھسودا مشن	رنگسازی سیکھتا ہے
(۹)	پی ایڈورڈ	عبدالشکور	ساکن گوہ	انجمن میں پینٹر کا کام سیکھتا ہے

(۱) ایک ہندو مسلمان ہوا ہے جس نے اپنے نام کے اظہار کی ممانعت کی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جب اپنے بیٹے کو مسلمان کرنے میں کامیاب ہونگا فی الفور ظاہر ہو جاؤنگا۔ سکرٹری انجمن

کالکا میں اہل اسلام چندہ کر کے ایک مسجد بنوانے لگے لیکن میونسپلٹی نے اجازت نہیں دی۔ (کیوں؟)

منصوری میں چند گھوسیوں پر خالص دودھ نہ بیچنے کے جرم میں جرمانہ ہونے پر گھوسیوں نے ہڑتال کر دی (کمال کیا)

نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مرحومہ نے تاج المساجد بھوپال کے لئے جو طبوری مصلا بنوایا تھا اسے بیگم صاحبہ حال فروخت کرنا چاہتی ہیں (کیوں؟ نام نیک رفتگان ضائع مکن)

سیلون میں ۶ سو کے قریب ٹمپرنس سوسٹیاں قائم ہیں۔ جن کے ممبروں کی تعداد ایک لاکھ اسی ہزار ہے

کریٹ میں ترکوں کے خلاف پھر جوش بغاوت برپا ہوا ہے افواج سلطانی کے ساتھ پھر کئی موقعوں پر خونریز مقابلے ہوئے (یورپ کی مہربانی)

سلطان المعظم نے ایک بھاری فوج جدیدہ سے صنعا کی طرف سرکشوں اور مفسدوں کی سرکوبی کے لئے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے (فی الحرکتہ برکتہ)

کراچی میں پانچ فقیروں کو عام سڑک پر بھیک مانگنے کے جرم میں عدالت سے دو دو روپیہ جرمانہ یا چھ چھ یوم قید کی سزا ملی۔ (کیوں تمام ہندوستان کے لئے یہ قانون جاری نہیں کیا جاتا)

کراچی میں بہار کا دلفریب موسم ہے۔ رات کو کپڑا اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (خدا کی شان امرتسر لاہور ترس رہا ہے)

امریکہ میں ایک موسیٰ پیغمبر کے پیرو ۴ سو پچاس فٹ لمبی ۵ فٹ چوڑی اور ۵۴ فٹ اونچی کشتی نوح تیار کر رہے ہیں۔ اُن کے پیغمبر نے پیشینگوئی کی ہے کہ ۱۹۱۵ء میں ایک ایسا طوفان آئیگا جیسا نوحؑ کے وقت آیا تھا (ہمارے قادیانی پیغمبر سے تو یہ اچھے ہے وقت تو بتلا دیا۔ یہ تو نہیں کہ زلزلہ آئیگا۔ کب؟ میں نہیں جانتا)

کریٹ کے باغیوں نے حمالک غیر کے قونصلوں کی ہدایت پر ہتھیار ڈالنے سے قطعی انکار کر دیا۔ لہذا جزیرہ مذکور میں فوجی قانون جاری کیا گیا۔ (آنچہ دانا کند کند نادان۔ لیک بعد از حصول رسوائی)

لاہور میں اس ہفتہ میں چار کس مشرف باسلام ہوئے جنمیں پادری عماد الدین کا ایک بیٹا بھی ہے۔ کیمپ انبالہ میں ایک شخص معہ اپنی بیوی کے مسلمان ہوا۔ پشاور میں ایک برہمن مسلمان ہوا۔

دی بلجیئٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

سفر برین ملک! آج منڈی تک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے آپکا ہوش گم کر دیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھلجاتے ہیں۔ افسوس کہ آج کل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہم نے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کرتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر بیچتے ہیں اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت۔ نرخ قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۴ر فی انچ کے ۳ر فی انچ کر دی ہے یہ سلوک ہم خود دستکار ہیں اور اکثر ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی ٹرنک بالترتیب بحساب ۳ر فی انچ							کیس بکس
پیمائش ٹرنک	۱۶ انچ	۲۴ انچ	۲۶ انچ	۲۸ انچ	۳۰ انچ	۳۲ انچ	۳۴ انچ	۱۲ر فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تالہ جستی ۷ر فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	السین بکس سیلی ۲ر فی انچ

نوٹ۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملے گا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکر بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

در شفا بند مجھکر مایوس نہ پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھائیے کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ ان کے منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں اور یہ عام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو تو دوائی استعمال کرنی چاہئے نہیں بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر بھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے یعنی یہ کہ ہمارے **جوہر مصفی خون** کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع و قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں لائف پلز کا ایک کورس جس میں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

جوہر مصفی خون - قیمت فی شیشی خورد عہ - شیشی کلاں ۱ر

ملہم سلیمانی - امراض معدی کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی صرف دو ر بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے ۵ر

روغن طلا - خلاف قانون قدرت عمل درآمد کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خود کشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جس کی قیمت صرف تین روپے ہے۔

خوشبودار منجن - قیمت فی شیشی ۱ر

آتشک کی دوائی - قیمت عہ

بواسیر کی گولیاں - قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ ملنے کا پتہ:-

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سمنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل مطبع اہلحدیث میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہر ایک ہفتہ جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

جلد ۲ ایل نمبر (۳۵)

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

لنا الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ
چھ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے نمونہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئیے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئیے۔

موت العالم موت العالم

ایک عالم کا فوت ہونا گویا ایک جہان کا فوت ہونا ہے خصوصاً ایسے عالم کا جسکا رسوخ اور اقتدار قوم کے دلوں پر کامل طور سے ہو۔ اوسکا فوت ہونا تو بالکل اس حدیث کا مصداق ہے جس میں ارشاد ہے کہ خداوند تعالیٰ علم کو دلوں سے نہیں چھینیگا بلکہ علماء کے مرنے سے علم چھینا جائیگا۔ کہ علماء راسخین مر جائیں گے۔ تو لوگ جہلا کو اپنا پیشوا بنائینگے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے مسلمانوں کی بدقسمتی پر کیا کہے۔ کہ استاد فاضل محمد عبدہ مفتی دیار مصریہ کے انتقال کی خبر ہنوز کانوں میں گونج ہی رہی تھی کہ ہندوستان

میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر پہنچی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کس پایہ کے عالم تھے اظہار کی حاجت نہیں۔ حنفیوں میں مرحوم ہی کی کوشش سے حدیث کی اشاعت ہوئی ہے بدعات و رسوم قبیحہ کی بیخکنی آپ ہی کے طفیل ہوئی سال بھر میں دورہ حدیث کا ختم کرانا کوئی تھوڑی بات نہ تھی حضرت میاں صاحب دہلوی قدس سرہ اور حضرت ممدوح ہی کی توجہ سے گھر گھر حدیث کا چرچا ہوا ہے۔ مدرسہ دیوبند اور سہارنپور کے علاوہ کئی ایک مدارس آپ کی زیر نگرانی تھیں مدت سے آنکھوں سے معذور تھے ہر چند خدام آنکھیں بنوانے کی بابت عرض کیا کرتے تھے۔ مگر آپ یہی عذر کرتے کہ نمازوں میں خلل آئیگا۔ کیونکہ کچھ مدت کے لئے ڈاکٹر بالکل بے حس و حرکت رہنے کا حکم دیا کرتے ہیں۔ آخر کار زہریلے سانپ کے ڈسنے سے آپ نے ۷۸ سال کی عمر میں دنیائے فانی کو چھوڑ کر جاودانی رستہ لیا اور خدام کو قلق میں چھوڑ کر خدا کے سپرد کیا رحمہ اللہ۔

غیر سنت کو ایک طبعی ناگزیر امر ہے جس سے کسی کو چارہ نہیں لیکن فکر ہے تو دو امر کا ہے ایک تو یہ کہ مدرسہ دیوبند کا کیا حشر ہو گا۔ گو یقین ہے کہ خدا نیک دل بزرگوں کی بنیاد مدرسہ قائم رکھا کرتا ہے مگر خو کسی وجیہ کی وجاہت کو بھی اس میں ظاہری طور سے دخل ہوتا ہے خدا کرے مدرسہ کو کوئی صدمہ نہ پہنچے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دیکھیں کرشن قادیانی اپنے الہامی تھیلے سے کون کون الہام نکالتا ہے۔ ایک الہام تو اسکا مشہور ہے جو ایسے ہی اثر وقت کے لئے تجویز ہے تَبْرُجُ الْمَثَانُ وَوَدٌّ إِلَى الْقُبُوْرِ (لینے بڑے بڑے سپرد جائیں گے) دیکھیں اسکے سوا اور بھی کوئی ہے یا یہی ہے۔

تو رہنجاں بارز دو خواہند ستبلاں بازمال نعمت و جاہ

مولانا مرحوم کے دو صاحبزادہ تھے۔ چھوٹا تو عین شباب میں کئی سال ہوئے فوت ہو گیا تھا۔ بڑے صاحبزادہ مولوی حکیم مسعود احمد صاحب میں حرطبابت کیا کرتے ہیں۔ بہر حال آپکی قائم مقامی کا مسئلہ مشکل ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مجدد دہلوی کو اور سوجھی

مسلمانوں کی خوش قسمتی سے آجکل مجددوں کا دڑبا لوٹ رہا ہے اور لقیہ کا علاقہ تو بہت ہی خیز تہا۔ ہندوستان بھی مجدد خیز ہو قادیانی مجدد ہی کیا کم تھے کہ دہلی میں ایک نئے مجدد (مرزا حیرت) پیدا ہو گئے چشم بد دور انکو ہمیشہ سے یہی خبط ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی تراشی جائے۔ کہ لوگوں میں خوب شہرت ہو اور بقول شخصے ؏

بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

خوب کام ہے۔ سالہائے گذشتہ کی تجدیدات کو جانے دیجئے آجکل ایک نئی آنکو سوجھی ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہادت پائے نہیں بلکہ قسطنطنیہ کی طرف تن تنہا چلے گئے تھے تاحال تو آپ نے صرف دعوی ہی دعوی ظاہر کیا ہے۔ اسپر دلیل کوئی نہیں لکھی۔ ہم چشم براہ ہیں۔ کہ مجدد صاحب اس دعوی کا کیا ثبوت دینگے۔ اور کب دینگے؟ یا اپنے سے سابق مجدد قادیانی کی طرح اپنے دعوی کی دلیل محض اپنا الہام بتلا دینگے؟ ہمارے دوست جو انکا شہرہ کا ہمسے جواب چاہتے ہیں۔ وہ ذرہ ٹھنڈے دل سے حسب قاعدہ علم مناظرہ مجدد صاحب سے دلائل تو سن لیں۔ ہاں مجدد صاحب! ہَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

درخواست نکاح

ایک صاحب نکاح کی درخواست کرتے ہیں۔ عورت میں صفات مذکورہ ذیل ہوں عمر ۲۰۔ تا ۲۵ سال۔ صاحب صورت اور سیرت کم از کم استعداد خواندہ ہو۔ کہ قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ سکے۔ مزید خط و کتابت میاں قادر بخش صاحب انچارج برف خانہ گوٹریالہ ضلع جہلم سے ہونی چاہئے۔

ایک سچا خواب: ہمارے دوست مولوی نور محمد صاحب امرتسری نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی رشید احمد صاحب جناب مولوی غلام علی صاحب امرتسری جناب مولوی حافظ عبد العظیم صاحب مدراسی اور حضرت عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہم ایک جگہ بااعزاز تشریف فرما ہیں۔ کیا عجب: الرؤيا الصالحة جزء من النبوة

ایک نو آریہ کا مسلمان ہونا

(از حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

۲۸ - جون کو آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے سالانہ جلسہ پر ایک جوان لڑکے منشی عبد الرحیم کو جو پچھلے دنوں مطبع اہلحدیث میں کتابت کرتا تھا۔ کو آریہ (ستیہ دھاری) بنایا گیا تھا۔ جسکی کیفیت مع حواشی کے آرین اخباروں میں خوب پھیلائی گئی - خدا کی شان ایک ہی مہینہ گذرا تھا - کہ منشی صاحب مذکور اتفاقاً مولوی ابوالوفا ثناء اللہ سے مل گئے - بس پھر کیا تھا - وہی ہوا جو منشی موصوف کے الفاظ میں آ گئے آتا ہے - جادو یہ کہ ۲ بجے بعد دوپہر ۳ بجے جلسہ کی منادی بھی کرائی گئی بعد نماز عصر انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ کیا گیا - سب سے پہلے سکرٹری نے ایک مختصر سی تقریر میں اسلام کی خوبیاں اور آریہ سماج کے غلط خیالات کا ذکر کیا - ازاں بعد ڈاکٹر غلام رسول صاحب نے ایک مطلب خیز مختصر سی تقریر فرمائی - آپ نے بڑی بلند آواز سے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو آریوں کے جوابات دینے کے لئے وقف کرتا ہوں - مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا - کہ میں ان کے موقف کی رجسٹری تصدیق کرتا ہوں - اس کے بعد جناب مولوی صاحب موصوف نے تقریر فرمائی - فرمایا - کہ اسلام میں نو واردوں کا داخلہ کوئی نئی بات نہیں جسکے لئے کسی جلسہ کی ضرورت ہو - پھر جلسہ کیوں کیا گیا؟ صرف اسلئے کہ ہمارے دوست آریہ سماجی ایک معمولی بات کو بتنگڑ بنا کر دکھاتے ہیں - یہی منشی عبد الرحیم کا واقع آرین اخباروں نے اسکو کہاں تک مشہور کر دیا - کہ گویا

زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

اسلئے ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ جلسہ کر کے اونہیں دکھایا جاوے - کہ جس سونے کی چڑیا پر آپ لوگوں کو ناز رہتا - وہ ہماری طرف اڑ آئی ہے - اسی ضمن میں آریوں کی تعلیم کے متعلق کچھ مختصر سی تقریر فرمائی بعد ازاں منشی عبد الرحیم نے بزبان خود تقریر کی - جو ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی درج ذیل ہے - وھو ھذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسول محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین :-

صاحبان! آج کا دن میرے لئے نہایت مبارک ہے - کہ میں از سر نو اسلام سے مشرف ہوتا ہوں - میں بتاریخ ۲۸ - جون ۱۹۰۵ء اسی شہر امرتسر میں آرین ڈبیٹنگ کلب کے سالانہ جلسے پر آریہ بنا تھا - جسکی وجہ کئی ماہ کی بد صحبت کا اثر تھا - میں نے جو مضمون اسوقت بیان کیا تھا - وہ بالکل مختصر سا تھا - مگر اسکو میرے آریوں نے طول طویل کر دیا - خیر الحمد للہ کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب سے جو میری ملاقات ہوئی - تو میری قسمت کا ستارہ چمکا - مولوی صاحب موصوف نے صرف اتنا سوال مجھ سے کیا - کہ آریہ دہرم میں کیا فضیلت دیکھی - سوال کیا تھا؟ میری آنکھیں اس نے کھول دیں - ہر چند میں نے جواب دینے کی کوشش کی - مگر مولانا صاحب کے سوال نے میرے دل کو ایسا مضبوط پکڑا کہ نکلنے نہ دیا - آخر سوچ سمجھ کر میں نے تناسخ کو پیش کیا - مگر مولوی صاحب نے مجھ کو تناسخ کی ماہیت اور آریہ دہرم کا اعتقاد جو آریوں کی کتابوں سے دکھایا - اس سے معلوم ہوا کہ واقعی میں نے تناسخ کو نہیں سمجھا تھا - جونہی مولوی صاحب نے تناسخ کی اصل ماہیت مجھے سمجھائی تو اپنی غلطی مجھے ساتھ ہی سمجھ میں آ گئی - چونکہ اس سے زیادہ میں کوئی فضیلت نہ جانتا تھا - اب میں نے خوشی اپنی چوٹی منڈوا لی اور جنیو توڑ دیا - جو یہ ہے - اور میں ان کے ساتھ آریہ دہرم کو رخصت کرتا ہوں :-

اسکے علاوہ آریوں کے مخفی حالات جو منشی صاحب نے زبانی بیان کئے - الامان والحفیظ تو بہ ہی بھلی - منشی صاحب نے نام بنام بتلایا کہ فلاں زنانہ آریہ سکول کی فلاں مدرسہ فلاں فلاں کام کرتے ہوئے پکڑی گئی - فلاں شخص کو فلاں سے ملاپ تھا - جو سب کو معلوم تھا - یہ بھی کہا - کہ میں ان کے ایک نکاح میں بھی شریک ہوا تھا لڑکی کو نہایت زینت دار بنا کر مجلس میں لائے - دولہا نے دلہن کا ہاتھ پکڑا اور آگ کے ارد گرد پھیرے لگائے - چاند ستارے اونکو دکھائے گئے - نہیں معلوم یہ آگ کے ارد گرد پھرنا کس مطلب کے لئے ہوتا ہے اگر آگ کی پرستش نہیں تو اور کیا ہے؟ اسکے بعد اپنی چوٹی کے بال اور جنیو دکھا کر آریہ دہرم کو سلام کیا -

ahmadimuslim.de

ایک نومسلم کی سرگذشت اور تازہ مژدہ

میرا نام شرن لیسر گوپال داس قوم برہمن گوت سارسوت ساکن محلہ ویراگی کوچہ فیروز پور پنجاب کا ہوں۔ میں ہندو مذہب کا سیوک گورنمنٹ کا طالبعلم تھا۔ کلاس میں ہندو آریہ مسلمان عیسائی سکھ وغیرہ قسم قسم کے لڑکے ہونے کے سبب باہمی چھیڑ چھاڑ رہتی۔ معہ آریہ سماج کا ہفتہ وار جلسہ ہوتا۔ بندہ بھی اس میں شریک ہوتا اور جہاں کہیں شہر میں کتھا ہوتی وہاں بھی جا کر سنتا اور عیسائیوں سے بھی بات چیت۔ سچے مذہب کی تلاش کا شوق غالب ہوا۔ آخر مجھ کو خاتمہ کا سبب جانتا ہوں۔ پادریوں کی کتاب دین حق کی تحقیق اور میزان الدین وغیرہ مطالعہ کی۔ اپنے ہندو مذہب اور آریہ سماج کی کتابیں دیکھیں۔ کسیکو ٹھیک نہ پایا۔ ہندو دھرم کی محبت آریہ مت کی عزت دل سے جاتی رہی۔ عیسائیوں کی تثلیث اور کفارہ کو دل نے قبول نہ کی۔ مسلمانوں کے وعظ سننے میں آئے اردو ترجمہ دیکھا۔ دل کو تسکین اور طبیعت کو سیری ہوتی اب مسلمانوں کی صحبت اور مجلس کے سوا جی کہیں نہیں لگتا اور اسی طرح اور تحقیق جاری ہوگئی۔ یہ حال میرے بھائی ہر بنس لال جی کو معلوم ہوا کہ اسکے خیالات ہندو دھرم سے پھر گئے ہیں اس نے مجھے خوب مارا۔ اور آریہ ہو جانے کی توجہ دلائی۔ میں نے اسکی اسبات کو منظور نہ کیا اور بھاگ نکلا۔ اور قادیان ضلع گورداسپور پہنچا۔ پنڈت سوم راج آریہ منتری نے سمجھانا شروع کیا۔ ان کی تقریریں نہایت دلفریب لفظوں میں اگرچہ پورا پورا افسوس تھی۔ مگر میرے دل پر اسکا اثر کچھ نہ پڑا۔ اور انکی چکنی چپڑی باتوں پر میری سیری نہ ہوئی۔ انکا جادو بیکار ہوگیا اور بالکل یقین ہوگیا کہ سماج میں آزادی اور نیوگ اور تثلیث کے سوا کوئی چیز نہیں اور جاہل اور کاہل اسمیں شریک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ انکو مذہبی تعصب اور دلی عناد نے اندھا کر رکھا ہے۔ اسلئے وہ سچائی کو نہیں دیکھ سکتے ورنہ سچائی ان سے دور نہیں جب ان کا منتر خالی گیا۔ اور میرا رجحان اسلام کی طرف پورا پورا پایا۔ تو سوم راج نے میرے بھائی مذکور کو چٹھی لکھی کہ اپنے بھائی کو آکر لیجاؤ۔ کیونکہ اسکے خیالات اسلام کی طرف ہوگئے۔ اور ہندو دھرم سے پھر گئے ہیں۔ مبادا کہ مسلمان ہو جائے اس خبر وحشتناک کے سنتے ہی وہ دوڑا آیا۔ اور مجھکو مکان پر واپس لیگیا اور جسقدر ہو سکا اس نے مجھے مارا۔ اور ادھ مرا کر ڈالا۔ اور وہ جوں جوں مجھے مارتا میرا دل اللہ ہی اللہ پکارتا۔ اور کلمہ پڑھتا اور کہتا تھا کہ اگر اب ان ظالموں سے نجات پاؤں تو فوراً مسلمان ہو جاؤں۔ ایک منٹ کی دیر نہ لگاؤں اور بظاہر توبہ تلا کرکے پیچھا چھوڑا لیا جب میں نے اس مار سے نجات پائی اور پورے دو مہینہ کا وقفہ دیکر چل نکلا اور منشی بہاری لال جی چچازاد بھائی کے پاس ڈیلائی گھر کانپور میں آکر فروکش ہوا اور بدستور سابق خفیہ طور پر مذہبی چھان بین کرتا رہا۔ نہ معلوم کیسے حالات سے میرا چچازاد بھائی کیسے آگاہ ہوگیا اس نے میرے بھائی جلاد کو خبر کردی۔ وہ فوراً آیا۔ اور مکان میں بند کرکے مجھے خوب مارا۔ اور ریل میں ڈالکر واپس لے گیا۔ میری اماں میری ماتا میری بلائیں لیتیں اور میں اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہونیکے سبب رنجور رہتا اور دیوانہ سا نظر آتا۔ امسال جو خدا تعالیٰ نے مہربانی کی میری ماتا۔ اور میرے اس سنگدل بھائی کو اجودھیا کے جھولنی ساون کے میلہ کا شوق ہوا۔ اور وہ مجھکو بھی میلے میں ساتھ لائے اور خوب بیفکری سے جا بجا گھومتے اور راجودھیا کے ٹھاکردواروں کی پوجا کرنے لگے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا اور ان کی ناشائستہ حرکتوں پر ہنستا کہ کیسے نادان ہیں کہ جو بیجان مورتیوں پر فدا اور قربان ہیں عقلمند اس خدا کو پوجتے ہیں جو سبکا خالق۔ رازق اور محافظ اور نگہبان ہے۔ اور یہ نادان انکو پوجتے ہیں کہ جو انسان کے بنائے ہوئے ہیں اور انسان ہی ان کے نگہبان ہیں۔ آخر بت پرستی سے جی سخت گھبرایا اور ایکدن ماتا جی سے علی الصبح دو پیسے لیکر پوریاں خریدنے کا بہانہ کیا اور سیدھا دریا کے سر پر پہنچا۔ اسوقت کشتی پار جانے کو تیار تھی پس میں بھی ایک پیسہ دیکر اسمیں سوار ہولیا۔ اور ایک آن میں پار ہوگیا نواب گنج پہنچا وہاں سٹیشن پر بہادر گنج علاقہ نیپال گنج کے ایک شیخ صاحب مل گئے میں نے ان سے کل حقیقت حال عرض کی انہوں نے مجھکو تشفی دی اور اپنے ہمراہ لے لیا جب منکا پور پہنچے تو فرمایا کہ تم گونڈہ جاؤ۔ وہاں انجمن اسلامیہ میں تعلیم پاؤ۔ اگر وہاں موقع ہوا۔ تو مجھے اطلاع دینا۔ میں اپنے پاس بلا لونگا۔ القصہ میں گونڈہ آیا۔ بابو اسرائیل بنگالی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے شیخ محمد اسمعیل گھڑی ساز کی دوکان پر بھیجا۔ انہوں نے دن

کا
یہ کارخ
جاری
ہے ۶
یہ تبل
ہے ا
سفید ہو
نزلہ آ
مفید ہو
قیمت فی
المشتہ

ahmadiyyamuslim.de

کچھ روز مجھے اپنے پاس رکھا پھر حافظ محمد یوسف صاحب کے مشورہ سے مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی کے پاس ہردوئی بھیجدیا۔ مولوی صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی اور تمام حقیقت حال سنکر انہوں نے مجھے اُسی دن شام کے وقت مسجد جامع میں کل مذاہب باطلہ سے توبہ کرائی دین اسلام میں داخل کیا اور میرا نام شیخ عبد اللہ رکھا اور میری جان دنیا میں غیر کی پرستش سے اور آخرت میں کل عذابوں سے رہا ہوئی اب میں برضا و رغبت جامع مسجد ہردوئی میں رہتا اور دین اسلام کی تعلیم پاتا ہوں۔ جسکو آریہ وغیرہ لینے میری درشن کرنے ہوں۔ شوق سے تشریف لاکر لیں۔ اور جن وجوہات سے میں نے ہندو مت چھوڑا۔ آریہ دھرم قبول نہیں کیا اور دین اسلام سے مشرف ہوا۔ وہ ٹریکٹ کے طور پر علیحدہ شائع کرونگا۔ شائقین منتظر رہیں۔ وباللہ توفیق ۱۶ اگست ۱۹۱۰ء

راقم شیخ عبد اللہ سابق رام سرن
از ہردوئی (اودھ)

ایمان کی کہیں گر ایمان ہی تو سب کچھ ہے

(نامہ نگار خود ذمہ وار ہیں)

ہندوستانی آبادیوں میں جہاں دوسری دوسری زبانیں نمایاں ترقیاں حاصل کر رہی ہیں وہاں اردو لٹریچر نے بھی کچھ اصلاح دلفریب شکلوں میں اپنے کل پرزے سنبھالے کہ اسکی پیاری ادا و نکو دیکھ دیکھ کر مخالفانہ تقریروں تحریروں پر بھی لیگانے تو بیگانے بیگانے تک فریفتہ ہوئے اور بمصداق حب الشئ یعمی و یصم حریفان جو فروش گندم نما کی سخن سازیوں کو عین صلاح سمجھنے لگے اور در حقیقت یہ ایسا ہی جاگتا جادو اور چلتا افسوں ہے جسکی برقی تاثیرات سے بچا بچانا ہر عاقل کا کام نہیں۔

دور کیوں جائیے یہی احناف کرام اور اہلحدیث کی نزاعی دنیا کی سیر سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ گذشتہ زمانوں میں عموماً اور فی زمانا بھی پولیٹیکل خیالات سے نا بہرہ یاب دماغ والوں میں خصوصاً جبکہ بیچارے اہلحدیث روز روز کے مظالم توڑ نے اور مسجدوں میں یاد الٰہی سے روکے جانے کے باعث تنگ آکر عدالتوں میں استغاثہ رجوع کر کرکے چارہ جوئی حاصل کرنے لگے۔ تو حضرات مقلدین کی تقریروں اور تحریروں نے وہ وہ جگر خراش پیرائے اختیار کئے جنکے معاندانہ اندازوں کے سمجھنے میں معمولی سے معمولی فہم والوں کو بھی ذرا دقت نہیں پڑتی۔ مگر جب اونکی مہذب سوسائٹیوں سے جلے بھنے فقروں پر بھی اہلحدیث کو آگے ہی بڑھتے اور روز افزوں مقاصد حسنہ میں پوری پوری کامیابیاں پاتے دیکھا نہ گیا تو بقول شخصے

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

اپنے ہی فرقہ والوں کے اظہار تعصب کی اوٹ میں غریب اہلحدیث پر مقدمہ بازیوں سے اختلاف بڑھانے کا الزام لگا لگا کر دلوں کے پھپھولے توڑنے کے ہتھکنڈے نکالے گئے اور دوستی کے پردے میں انکو استغاثہ عدالت اور مسجدوں میں جانیکی کوششوں سے باز رکھنے کے لئے بغرض مطلب براری یوں زبان آرائیاں کی جانے لگیں کہ گو کسیکا عمل کچھ ہو حنفیوں کا اہلحدیث کو مسجدوں سے روکنا نازیبا حرکت ہے۔ مگر اہلحدیث کی بھی (باوجود ادعائے اتباع سنت) یہ کیا زبردستی ہے کہ احناف کی مسجدوں میں نماز پڑھیں ہی گے اور اس ضد سے مقدمات مساجد کے فیصلے غیر اقوام سے کرا کر تمام مسلمانوں اور اسلام کو ذلیل کرنے پر تل بیٹھے۔ یہ نفسانیت نہیں تو کیا ہے؟ باوجود مسلمانوں میں ایسے ایسے مقدمات لڑنا جھگڑنا قرآن و حدیث میں کہاں آیا ہے؟ گھروں ہی میں نمازیں کیوں نہیں پڑھ لیا کرتے اور کاش اگر مسجدوں میں پڑھنا ضروری ہوں تو اپنے فرقہ والوں کی مسجد میں پڑھتے یا اگر اون کے فرقے والوں کی مسجد نہ ہو۔ تو جو روپے مقدمہ بازیوں میں صرف ہوتے ہیں اُن سے کوئی مسجد ہی علیحدہ بنوا لی ہوتی۔ جسکا اثر از روئے سخن کے بھائیو والوں پر تو کب پڑنے لگا ہے

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اُتار دے

لیکن ہاں اکثر احناف با انصاف جنہیں مساجد میں روک ٹوک کرنے اور اہلحدیث سے بغض و عناد رکھنے میں سخت مخالفت ہے اور احیاناً بعض افراد اہلحدیث بھی یہ تو خیال کرتے نہیں کہ

بر تملقہائی دشمن تکیہ کردن ابلہی ست
پائبوس سیل از پا افگند دیوار را

بلکہ محض چکنی چکنی مصنوعی تقریروں کے دام تزویر میں پھنسکر اولٹے دشمنوں ہی کے ہمزبان بنجاتے ہیں۔ حالانکہ ایسے مقدمات کو فریق مقدمہ کی ذاتی استیجازت پر حمل کرکے نفسانیت کا الزام لگانا بالکل قیاس مع الفارق ہے وہ اپنی ذات خاص کے لئے ہرگز نہیں لڑتے۔ اونکا مقصود تو یہ ہے کہ انصاف پرور گورنمنٹ کی مدد سے بزور قوانین شرعیہ و فیصلہ عدالتہائے عالیہ عوام الناس تک پر اہلحدیث کا پکا مسلمان اور ہر مسجد میں جاکر نماز خوانی کا مستحق ہونا ثابت کرکے بنا بر مثل مشہور کہ آگ کا علاج آگ ہی سے ماننا ہے یا مقدمات مساجد ہی کے ذریعہ سے مسجدوں کے جھگڑے جو چکائے اور دشمنوں کو فتنہ انگیزیوں سے روک کر انکے ساتھ ساتھ عامہ خلائق پر مسجدوں کے دروازے کھولدئے جائیں۔ تاکہ کل فرقہ ہائے اہلسنت والجماعت کو عموماً اور عاملان بالحدیث کو خصوصاً نادانستہ بھی کسی مسجد میں جاکر معرض خطر میں پڑنے کا خوف نہ رہے اور سب بندگان خدا والبستہ کلمہ توحید حنفی ہوں یا شافعی مالکی ہوں خواہ حنبلی۔ اہل فقہ ہوں یا اہلحدیث صاحب شریعت ہوں کہ صاحب طریقت (جیسا ہو دل سے کرے کسیکو کیا ہی جاننے) ایک شامل لیتے شہنشاہ گیتی پناہ کی حضور میں مؤدبانہ سربسجود ہوکر حق غلامی ادا کریں اور انشاء اللہ تعالی الحق یعلو ولا یعلی عنقریب وہ دن آنیوالا ہے اور آکر رہیگا۔

رہا غیر اقوام سے مقدمات کے فیصلے کرانا اگر اسکا موردِ الزام ہونا چاہئے تو میرے برادران احناف ہی کو۔ کیونکہ یہی حضرات اسکے باعث ہیں اور پھر اس سے اسلام یا تو تمام مسلمانوں کی ذلت کیوں ہونے لگی؟ پہلا دعوی تو بقول جناب مولوی حالی کلیتہً باطل ہے رباعی

پاتے ہیں زبوں جو حال اہل اسلام — اسلام پہ خندہ زن ہیں اقوام تمام
بد پرہیزی سے بگڑا اپنی بیمار — اور تہمت میں ہو گیا مسیحا بدنام

اور دوسرا خبط اسلئے کہ اس میں سب کی رسوائی ہرگز نہیں۔ اگر ہے تو فقط اونہی کی جو مسجدوں سے روکتے ہیں جسکا بہت بڑا حصہ مجھے خود بھی ہے کہ لبا اوقات نہایت حسرت سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ افسوس قرآن و حدیث و فقہ کے ایسے صاف متفق علیہا مسائل سمجھیں تو اغیار اور نہ سمجھ میں آئیں انکی اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ ہائے مخالفین اسلام انہیں کیا کہتے ہونگے؟ شرم شرم مگر ع

اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست

اس میں کسی کا قصور ہی کیا ہے؟ لیس للانسان الا ما سعی جو جیسا کرے گا۔ ویسا بھگتے گا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

اسکی فکر تو حضور والا ہی کو ہونا تھی اور اگر کوئی شخص کسی کی ذلت و رسوائی ہی کا لحاظ کیا کرے تو شرک و بدعت کے قلع قمع کی فکروں اور دیگر ممنوعات شرعیہ کے مٹانے کی کوششوں میں بھی تو تحریری تقریروں مباحثوں مناظروں سے کام لینے کے باعث غیر اقوام کی نگاہوں میں مسلمانوں کی سبکی کا احتمال پیدا ہو سکتا ہے تو کیا مرضی ہو احقاق حق کا ارادہ ہی نہ کیا جائے (گستاخی معاف شاید مہذب سوسائٹی والوں کا یہی مقصود ہو۔ تو عجب نہیں) اسکو واضح باد ہ

یہی ہے فہم عالی تو بڑھی اسلام کی شوکت
ادا خدمت ہوئی خوش ہو جیو دیکھی گئی ہمت

علاوہ بریں اہلحدیث نے یہ جھگڑا اٹھانے کے لئے پہلے کیا کچھ کوششیں نہیں کیں۔ کتابیں لکھیں مستند ائمہ احناف دو بار اعتناء کے فتوے شائع کئے۔ اس پر بھی جب لوگ باز نہ آئے شب و روز ظلم و ستم پر کمربستہ ہی رہے اور علمائے حق پسند احناف اور بڑے بڑے ریفارمر بھی (جو اسوقت لمبے لمبے لکچروں میں اہلحدیث کی چارہ جوئی عدالت پر طعنہ زنیاں کر رہے ہیں) اپنی اپنی بدنامیوں کے ڈر یا واللہ اعلم کسی اور مصلحت سے لب بمہر بیٹھے نا روا ظلموں کو دیکھا کئے اور کسیطرح ان ستم زدہ کی فریادوں پر جونک تک نہیں آتی تھی

صبر کی انتہا بھی کچھ کب تک
آہ سینے سے آگئی لب تک

عدالتوں میں سلسلہ جنبانیاں کرنا پڑیں۔ ایسی حالت میں بھی جانبین کے سر الزام رکھنا اگرچہ نمک بر جراحت پاشیدن کا مضمون

ahmadimuslim.de

ہے تاہم ؎

شکایت کیجے عوض ہم شکر کرتے ہیں ضم تیرے
مزا دینے لگے کچھ سہتے سہتے ستم تیرے

اور باہم مسلمانوں میں ایسے ایسے مقدمے دائر کرنیکا ثبوت قرآن وحدیث میں ہے یا نہیں۔ اسکی نسبت میرا یہ سوال ہے کہ دلیل من حیث الوقوع مانگی جاتی ہے یا من حیث امکان الوقوع بصورت اول معترضین کی طلب دلیل سے اونکی ناواقفیت کا تعجب خیز اثر ظاہر ہوتا ہے کیونکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں ایسے ایسے جھگڑوں کا کوئی سبب ہی نہ تھا پھر وقوع نزاع سے کیا سروکار؟ بلکہ آپ کے بعد صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین ودیگر اکابر دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی باوجود اختلاف مسائل مزاحمت مساجد کی نوبت کبھی نہیں پہنچی تک نہ گئیں چہ جائیکہ خلفاء عظام یا سلاطین عالیمقام کے پاس استغاثہ کی نوبت پہنچتا۔ تو بھی میں معترضین کا تحکم دیکھے انکو دل خوش کرنیکو کہہ دیتا ہوں کہ اسکا ثبوت من حیث الوقوع قرآن وحدیث کیا یعنے فقہ وتفسیر واقوال بزرگان تک سے نہیں ملتا ہے لیکن اسکا نہ ملنا آپ کے لئے مفید مطلب نہیں۔ ہم اہلحدیث ہی کا مثبت مدعی ہے اور شق ثانی کی کافی دلیل باین طور کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کچھ زیادہ بارہ سو برس تک کسی مسلمان کا کسی مسلمان کو کفر کرنے آیۂ کریمہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا مسجدوں سے منع روکنا صاف بتا رہا ہے کہ یہ مزاحمت ایک فعل منکر ہے اور جو فعل منکر ہے وہ اپنے خلاف کے معروف ہونیکو مستلزم ہے تو مسجد میں جانے دینا بھی ایک خاص فرد افراد معروفات سے ہوگا کیونکہ اس سے روکنا ایک خاص فرد افراد منکرات سے ہے اور بحکم قرآنی وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وارشاد محمدی والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعنہ ولا یستجاب لکم ہر معروف کے لئے عموماً امر اور ہر منکر کے واسطے عموماً نہی واجب ہے اور چونکہ خاص عام کا افراد کر لیا احکام میں اوسکا تابع ہوا کرتا ہے اسلئے مسجدوں میں جانے دینے کے لئے بھی امر اور اس سے روکنے کے لئے نہی واجبات سے ہوئی پھر ہر ایک انمیں سے (امر ہو چاہے نہی) کبھی تو بلا واسطہ ہوتا ہے کبھی بواسطہ اول محتاج دلیل نہیں۔ اور ثانی یا تو کتابتہً ہوگا یا نیابتہً پہلی صورت پر سرور کائنات سید الموجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہرقل (شاہ روم) کے پاس بایں مضمون فانی ادعوک بداعیۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فعلیک اثم الاریسیین ویا اھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا الخ نامہ بھیجنا اور دوسری صورت پر آپ کا حضرت معاذ رضی کو یہ تعلیم دیکر انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ قد فرض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ قد فرض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیائھم فترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینھا وبین اللہ حجاب یمن کی طرف روانہ کرنا شاہد عدل ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ مقدمات دائر کرنا (خصوصاً ایسی انصاف پسند سلطنت میں کہ ہر شخص اپنے مذہب کے موافق کاربند رہنے اور اسور دینی کے رواج دینے کا مجاز ہے) حکام سے بصدور حکم کہیں مسجدوں میں جانے کی اجازت دلوانا اور مزاحمت سے باز رکھوانا بھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر بالواسطہ کا ایک نہایت ہی مضبوط اور مستحکم ذریعہ ہے۔ تو قرآن شریف وحدیث سے ایسے مقدمات دائر کرنے کا من حیث امکان الوقوع جواز ہی نہیں بلکہ وجوب ثابت ہو گیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر واقعی مہذب سوسائٹی والوں کو (بلا طرفداری کسی خاص فریق کے) اہل اسلام کی ان باہمی لڑائیوں سے رہائی منظور تھی اور مسجدوں سے روکنے کو ایک ظالمانہ کاروائی تصور فرماتے تو اونہیں حضرات مانعین ہی سے اس ناجائز حرکت کی دلیل طلب کرکے بصورت عدم ثبوت منظالم کے روکنے اور مقدمہ بازیوں کی نوبت نہ آنے دینے میں جانیں لڑاتے کیا تعجب ہے۔ لیکن عجیب عبرت کا مقام ہے کہ باوجود ہنگامہ

ahmadimuslim.de

عظیم برپا ہونے کے بھی جب تک منجانب اہلحدیث عدالتی کارروائیاں نہیں کی گئی تھیں۔ کسی کے دل میں بھی (نقل باطل انکی) تمام اہل اسلام یا اسلام کی بدنامی کا خیال تو پیدا نہیں ہوا۔ اور اب اہلحدیث کو عدالتوں سے کامیاب اور مزاحموں کو ذلیل و خوار ہوتے دیکھکر دلوں میں اسقدر درد پیدا ہو گیا کہ گوشے گوشے سے یہی صدائیں سنی جاتی ہیں کہ مقدمات مساجد کے باعث اسلام اور اہل اسلام کی سخت رسوائی ہو رہی ہے تو کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انکی دلی خواہش یہی ہے کہ اہلحدیث ہمیشہ ہمیشہ کو مسجدوں سے رکے رہیں؟ میری دانست میں تو تھوڑی سی فہم کا بھی آدمی بول اوٹھیگا کہ کہ ضرور یہی بات ہے اور کل ذی شعور اس ابلہ فریب پالیسی کو سمجھ جائینگے ؎

کرشمے غمزے سب او فتنۂ عالم سمجھتے ہیں
تری اس چشم دزدیدہ کے تیور ہم سمجھتے ہیں

اور اب بھی گیا گیا ہے؟ اگر دل میں اسلام اور مسلمانوں کا سچا درد ہے تو ہمیشہ للہ اپنا عزیز و قیمتی وقت تھوڑا تھوڑا صرف کر کے ہر ہر شہر کے بارسوخ لوگ اپنے اپنے علاقہ کے علماء احناف کو اکٹھا کر کے انکو بات کی فہمائش کر دیں اور جہانتک نیز مقدمات کے نتائج بد سمجھا کر یہ کہدیں کہ اختلافی مسئلوں میں بحث مباحثہ کریں، ذکر یں کتابیں لکھیں نہ لکھیں مگر کسی بھی مسجدوں کی آمد و شد میں مزاحم نہ ہوں اور در صورت مخالفت سمجھ لوگ انکی حمایت سے دست بردار ہو جائیں پھر دیکھیں کہ کسطرح راستہ ملن کی کشاکش سے نجات ہو جاتی ہے اور خدانخواستہ اگر پھر بھی وہ نہ مانیں تو آئیندہ انکی تقدیر۔

یہاں پر ماہ گذشتہ ۳۰ جون کے اخبار اہلحدیث کی اس تحریر کا شکریہ ادا کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا جو "نا اتفاقی اور تعصب" کے عنوان سے ایک نوجوان ہر دلعزیز نامہ نگار نے شائع کی ہے اگرچہ اس میں کہیں اہلحدیث پر الزام لگانے میں بمقتضائے حسن بلا غور و فکر یا سخن پروران زمانہ کے سحر آمیز لکچروں سے متاثر ہونیکے باعث وہی ہنس سوسائٹیوں کی روش اختیار کی گئی ہے جسکا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں تاہم انصاف پر ریمارک کرنے میں تعلیم اسلامی کے خلاف مسلمانوں کی عملی کارروائیوں پر جا بجا آہ سرد بھرنا۔ اور آپکے قرآنی اور احادیثی نمونوں کا مسجد نبوی میں آپ کے اذن سے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے عبادت کرنیکا ذکر میرے ہونہار نامہ نگار کی نیک نیتی پر کافی شہادت دے رہا ہے۔

خوش باش کیوں نہ ہو ؏

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

لیکن افسوس کہ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع کو نظر انداز کر کے مسجدوں میں لٹھ بازیاں ہونیکا ذکر کرتے وقت بلا تحقیق آرہ کا نام لیا گیا۔ اسلئے آئیندہ اس قسم کی غیر محقق باتوں کے درج کرنے میں احتیاط کرانیکی غرض سے میں آرہ کا مختصر ٹھیک ٹھیک واقعہ اسکے متعلق بیان کر دینا مناسب جانتا ہوں۔

یہاں کی مسجد شاہی (جو حنفی المذہب ممبروں کی زیر نگرانی ہے) کے متعلق کچھ دکانیں ہیں جنکے کرایہ کی آمدنی سے اخراجات ضروریہ کے بعد جو کچھ بچ رہتا وہ پہلے حافظ واجد صاحب مرحوم کی مشہور کوٹھی میں جمع ہوا کرتا تھا۔ اور اب (اون کے وارثوں کے دیوالہ نکالنے کر مسجد کا روپیہ بے انتظام ہونے سے) دوسری کوٹھی میں جمع ہونے لگا۔

چند برسوں میں کچھ کثرت سے روپیہ بے پیمانہ ہو جانے کے باعث ایک مولوی صاحب نے (جو شاید ممبر مسجد ہونیکا بھی دعوی رکھتے ہیں اور کچھ دنوں قبل مدرسہ حنفیہ آرہ کے سکرٹری بھی تھے) انہیں کسی کا شا[illegible] کو آمادہ کر کے مسجد کے روپیہ سے مدرسہ حنفیہ کیلئے ایک مولوی کا مشاہرہ منظور کرنے کی درخواست ممبروں کے پاس بھجوائی اور دو تین دوسرے ممبروں کو اپنا ہمزبان بنا کر بوقت کمیٹی اوسپر رضامندی ظاہر کی لیکن چونکہ مال اندیشی مسجد ممبروں کی غالب رائے نامنظوری کی جانب دیکھکر ایک دوسری تاریخ مقرر کر کے عام مسلمانوں کی جمعیت کے لئے منادی کرائی اور ہر بقعہ معین بڑی سرگرمی سے بازاریوں کو اظہار رائے کے واسطے مستعد کر کے ساتھ لائے۔ اثنائے تقریر میں انکے مخالف ممبروں نے بے پیمانہ روپیہ کا سالانہ اوسط نکالنے کو خطیب مسجد سے سابق کوٹھی کے دیوالہ نکلنے کا سنہ دریافت کیا اون کے بتانے میں جو دیر ہوئی۔ تو ایک شخص نے گھبرا کر یہ کہا۔ کہ مولوی صاحب کو تو یاد ہی ہوگا۔ اونہیں سے پوچھ لیا جائے مولوی صاحب تو پہلے سے بیٹھے ہی تھے خدا جانے اس کوٹھی کے دیوالہ کا سنہ بتانیں کیا شرم تھی۔ کہ اس جملے نے قہر برسا دیا غصے سے آگ بھبھوکا ہو گئے۔ فورا آستین چڑھا کر اول فول بکتے اور کھڑے

ہوئے بازاری خلقت ساتھ دی اشارہ پاتے ہی بے قصور اُس غریب پر ٹوٹ پڑی ۔ جن رحم دل لوگوں نے رفع شر اور اُس بیچارے کے چھڑانیکا ارادہ کیا وہ بھی اوسی کیا کتھی بنا کر زد پر لائے گئے ؎

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

پھر کیا تہا ؟ آپس ہی میں خوب خوب دال روٹیاں بٹ گئیں ؎

شعلے بھڑک بھڑک کے اوٹھے دلکے داغ سے
آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اُس پر غضب یہ دیکھئے کہ جو جو لوگ پٹے وہی آفت کے مارے مجرم بھی بنائے گئے فوجداری کا مقدمہ دائر ہوا ۔ خیریت گذری کہ صلح ہو گئی ۔ اللہ ہی کو معلوم ہے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ۔

چونکہ جلسہ ندوۃ العلماء کے آغاز ہی میں اسکی ایک بہت بڑی لاگیں آفرین برکت کی بدولت مولانا امانت اللہ صاحب غازیپوری و مولانا ابو محمد ابراہیم صاحب آروی رحمتہ اللہ علیہا نے مسلمانوں کو باہمی اختلافات یہاں سے مٹا دئے تھے اور دونوں جماعت کے لوگ اپنی اپنی تحقیق کے موافق برابر ایکساتھ جامع مسجد مذکور میں نمازیں پڑھا کرتے تھے اور یہ مولویصاحب مسبوق الذکر کے خلاف طبع ہوتا تہا ۔ اسلئے جب وہ دونوں حضرات راہی ملک بقا ہوئے تو انکو میدان خالی ملا ۔ اون دونوں بزرگوں کی مساعی جمیلہ کا خون کر کے مولانا غازیپوری مرحوم کے مریدوں میں اپنا زور دکھانے اور نام نمود ٹہرانے کے لئے فتنہ خوابیدہ کے جگانے کی سوجھی اور وقتاً فوقتاً کبھی خود کبھی دوسروں سے برسر منبر اہلحدیث کی شان میں طنز آمیز کلمے کہنے کہلانے لگے ۔ مگر اہلحدیث کے صبر و سکوت سے فساد کرنیکا کوئی موقعہ نہیں ملتا تہا ۔ اتفاقاً اُس مقدمہ کے دوران میں خرچ کے لئے چار روپیوں کی ضرورت پڑی تو آپ مولوی و مولانا تو تھے ہی فوراً اُسکو مسجد میں اہلحدیث کی آمد و شد کی تکرار کا جامہ پہنا کر تحصیل چندہ شروع کر دی تھی ۔ مگر صلح ہوتے ہی یہ شرم دامنگیر ہوئی کہ بات تھی کچھ اور مشہور کی گئی کچھ اور لوگوں میں جھوٹا بنا پڑا ۔ اسکی بناہ ہو ۔ تو کیونکر ہو ۔ آخر کچھ سوچ سمجھ کر پہلے سے تو شر پیدا کرنے کا ذہن بندھا ہی تہا ۔ اب اونکو کو ہرا کھیلنے کا بہانہ جھٹ عین جمعہ کے دن ایک ذی علم باخدا اہلحدیث کو (جو مدتوں سے فریضہ پنجگانہ و جمعہ وہیں ادا کیا کرتے تھے) مخاطب کر کے مسجد میں نمازخوانی کی ممانعت کر دی ؎

گلے میں بخت کے اونکا بھی کچھ قصہ نکل آیا
ہوئی تھی صلح کس مشکل سے پھر جھگڑا نکل آیا

حسرت بالائے حسرت یہ ہے ۔ کہ مولانا غازیپوری رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں نے ایسی متبرک صلح کے توڑنے میں مرحوم کی روح کو صدمہ پہنچانا گوارا کر کے مولویصاحب کا ساتھ کیونکر دیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

بہر حال اونکی اس مزاحمت کا نتیجہ اسکے کہ عدالت میں استغاثہ دائر کر کے ڈگری حاصل کی گئی ۔ کوئی دوسرا جواب نہیں دیا گیا ۔ اور خدا کا شکر ہے کہ آجتک آرہ میں مسجدوں کی آمد و شد کی بابت کبھی دنگہ تکرار کی نوبت نہیں آئی ۔ اور جو لٹھ بازیاں ہوئیں ۔ اونکی حقیقت میں نے ظاہر کر دی ۔ پھر نہایت تعجب کی بات ہے ۔ کہ ادھاف کے آپس ہی کی لٹھ بازیونکی نسبت اہلحدیث کی طرف کر دینے کی جرأت کیونکر کیجاتی ہے ۔

راقم ۔ حق شناس از آرہ

ختنہ کے فوائد

از جناب ڈاکٹر ارجنداس صاحب پنشنر از امرتسر

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث زاد عنایتہ ۔ تسلیم ۔ پیشتر کہ میں ختنہ کے فوائد اور نکرنے کے نقصان بیان کروں میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ ختنہ اہل اسلام کیلئے ایک ضروری امر ہے اگر ایسا ہی ہو تو مستورات کیواسطے کیا حکم ہے اور ختنہ کے عوض میں کیا کیا جاتا ہے کیونکہ عورتیں بھی اسلام میں داخل ہیں ۔[۱]

ہندو قوم میں تو جنوا اور چوٹی ہندوپن کی علامت رکھتی ہیں اور عورتوں میں سر دو چیز نہ بر ہمنوں سے دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ عورت جنو چوٹی کی مستحق نہیں کیا تعجب کی بات ہے آپ یا آپ کے ناظرین میں سے دو ایک ٹرولوں کیواسطے مفصل تحریر فرماویں کہ کیا بات ہے ۔ ختنہ نہ کرنیسے ذیل کی امراض کا اندیشہ ہوتا ہے ۔ اعضائے تناسل کے آگے کا چمڑہ سکڑ نیسے فاری ہوسس ۔ سفید رطوبت جو حشفہ پر نہ صاف کرنیسے جم جاتی ہے خارش پیدا کر کے بہلانا کثیس اور ایک قسم کی رسولی جسکا نام ایپی تھیلیوما ہے ۔ ۲ بہت زیادہ چمڑہ چڑھنے سے فعل اعضا میں فرق ۔

[۱] عورتوں کا ختنہ کوئی نہیں نہ کسی حدیث سے ثابت ہے نہ کسی نے کیا ہے وجہ وہی ہو جو آپ خود ہی ختنہ کے فوائد میں بیان فرماوینگے ۔ (اڈیٹر)

رخانہ عطر و تیل
نانہ عطر و تیل کا قدیم سے
ہر طرح کی فہرست طلب کرنے
فت روانہ ہوگی ۔
ناگر تیل
خاص ہمارے کارخانہ
یجاد ہوا ہے ۔ بالوں کو
رنے سے روکتا ہے
نکھوں درد سر وغیرہ کو
ہے ۔
نیلیڈ ... محصول ...
... عطار
ر سنیچر بازار فرخ آباد ... قنوج

فتوے

خط و کتابت کرنے والوں سے عموماً اور سائلین فتویٰ سے خصوصاً صاف اور خوشخط لکھا کریں جو بلا تکلیف پڑھا جاوے بعض احباب کے سوالات کے جوابات اسی لئے دیر سے نکلتے ہیں کہ اون کی تحریر پڑھنے میں دقت ہوتی ہے (ایڈیٹر)

س نمبر ۲۵۳:۔ حضرت پیران پیر و شیخ سعدی اور مولانا روم یہ بزرگوار مقلد تھے یا نہیں اگر تھے تو کسکے؟ س نمبر ۲۵۴:۔ بہشت اور دوزخ آسمان پر ہوگا یا نہیں پر؟ س نمبر ۲۵۵:۔ کسی شخص کی بیوی مرجاوے تو اسکا شوہر اُسکو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟ س نمبر ۲۵۶:۔ رنڈی اور سود خوار کے گھر کا کھانا اور پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ س نمبر ۲۵۷:۔ وتر کی نماز میں دعاء قنوت ہاتھ اٹھا کر پڑھنا چاہیے یا کسطرح جائز ہے؟ س نمبر ۲۵۸:۔ جو لوگ نماز میں (ض) کی جگہ (د) پڑھتے ہیں اونکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ (راقم محمد ابراہیم از کلکتہ پہلدہ)

ج نمبر ۲۵۳:۔ حضرت صوفیین کا طریقہ جو انکی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے وہ تو یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب فتوح الغیب میں فرماتے ہیں اجعل الکتاب والسنۃ امامًا یعنی قرآن و حدیث کو اپنا امام بنالے ولا تنظر الی ما قیل او قال ادھر اودھر کسی کی بات کو مت دیکھ۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی کتاب میں کسی مترجم یا وقائع نگار نے انکو کسی مذہب کا مقلد لکھدیا ہو۔ سو یہ لکھنے والے کی ذاتی رائے ہے جسکا ثبوت انکو دینا ہے لکھنے والے تو امام بخاری جیسے محدث مجتہد اور امام کو بھی شافعی لکھدیتے ہیں حالانکہ صحیح بخاری ہی میں امام شافعی کا رد ملتا ہے۔ پھر کسیکو ایسے لکھنے سے کیا ہوتا ہے بجز بے ناز۔ ج نمبر ۲۵۴:۔ زمین پر ہوگا۔ خدا فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ (یعنی جنت والے کہینگے) خدا کا شکر ہے جسنے ہمکو اس زمین کا وارث بنایا ہے ارض یا زمین اسی خاک کے حصے کو کہتے ہیں جس پر ہم اور دیگر حیوانات بستے ہیں۔ ج نمبر ۲۵۵:۔ مرد اپنی مردہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو خود ہی غسل دیا تھا اور ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ج نمبر ۲۵۶:۔ زنا اور سود کی کمائی تو کسیطرح جائز نہیں ج نمبر ۲۵۷:۔ وتروں میں قنوت کے وقت ہاتھ اٹھانا نہ اٹھانا تو ذکر نہیں ملتا البتہ دعا کی عام طور پر ہاتھ اٹھانا آداب دعا سے ہے اسلئے اگر اٹھاکر پڑھیگا تو مستحب ہے ج نمبر ۲۵۸:۔ محققین کے نزدیک ض و ظ اگرچہ کوئی حرف نہیں مگر چونکہ علماء کا اسمیں اختلاف ہو رہا ہے اسلئے (ض) کی جگہ پر (د) پڑھنے والے کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے اور خاکسار بلا تامل پڑھتا ہے۔

س نمبر ۲۵۹:۔ علامت شرک و بدعتی کیا ہے؟ س نمبر ۲۶۰:۔ مشرک و بدعتی اور اہل کتاب۔ یہود و نصارا مجوس و ہنود وغیرہ میں کیا فرق ہے؟ اور اہل اسلام ان لوگوں کیساتھ کسطرح پیش آئیں اور کیا برتاؤ رکھیں؟ س نمبر ۲۶۱:۔ شوہر اپنی مردہ بیوی کو چھو سکتا ہے یا نہیں؟ س نمبر ۲۶۲:۔ بعد فرض نماز مغرب و عشا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ مارنا باواز بلند راگ کے ساتھ مسجد میں مچانا جائز یا نہیں (اگر ناجائز ہے تو قباحت کیا ہے) س نمبر ۲۶۳:۔ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنیکا کیا ثبوت ہے۔ راقم عبد الغفار از ہاسپو ضلع مونگیر

ج نمبر ۲۵۹:۔ مشرکونکی علامت قرآن شریف میں بتلائی گئی ہے اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ۔ یعنی جب وہ اللہ کی توحید خاص (جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دنیا میں پہنچی ہے) کا ذکر سنتے ہیں تو تکبر سے سرگردان ہوجاتے ہیں پس جو شخص خالص توحید سے کبیدہ خاطر ہو۔ وہ مشرک ہے کسی بدعتی کی علامت حضرت پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیۃ میں فرماتے ہیں منها الوقیعة في اهل الاثر یعنی جو لوگ حدیث رسول پر چلنے والے ہیں انکی بدگوئی کرتے ہیں ج نمبر ۲۶۰:۔ مشرک تو وہ ہے جو خدا کیسا تھ کسی مخلوق کو کسی صفت میں جزءً یا کلاً شریک سمجھے یا کسی مخلوق سے کلاً یا جزءً وہ معاملہ کرے جو خدا کیساتھ کرنا چاہیے جیسے طلب امداد۔ قضائے حاجت وغیرہ اور بدعتی وہ ہے جو اسلام کا مدعی ہے مگر کوئی ایسا کام کرکے ثواب سمجھے جس پر شریعت نے ثواب کا وعدہ نہیں دیا۔ یہود وہ ہیں جنکا دعوی ہے کہ ہم حضرت موسیٰ کی کتاب کو مانتے ہیں اور حضرت عیسیٰ اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے قائل نہیں عیسائی حضرت عیسیٰ کے پیرو کہلاتے ہیں اور نبوت محمدیہ سے منکر ہیں مجوس آتش پرست ہیں ہنود بت پرست۔ ان سب کیساتھ وہی معاملہ کریں جو قرآن شریف نے ہمکو بتلایا ہے کہ انسے دینی دوستی نہ رکھیں دنیاوی معاملات سے منع نہیں خوش اخلاقی سے پیش آئیں کوئی بات سمجھانی ہو تو اچھے اخلاق سے سمجھائیں خدا فرماتا ہے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سب لوگوں سے نیک بات کہا کرو) حضرات انبیاء علیہم السلام اسی لئے مبعوث ہوئے کہ اخلاق کی تکمیل کریں بد اخلاقی کسیحال میں بھی جائز نہیں ج نمبر ۲۶۱:۔ شوہر اپنی بیوی کو ہاتھ لگا سکتا ہے غسل دے سکتا ہے (دیکھو جواب ۲۵۵) ج نمبر ۲۶۲:۔ بعد نماز کلمہ طیبہ کا بلند آواز پڑھنا تو فی الجملہ ثابت ہے مگر بطریق راگ اور سرود نہیں ہونا چاہیے حدیثوں میں آتا ہے کہ صحابہ کرام بعد نماز بلند آواز سے تکبیرات وغیرہ پڑھا کرتے تھے ج نمبر ۲۶۳:۔ ایک

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

قادیانی اخبار الحکم حکیم فضل الدین کے نکلنے بابت سے انکار کرتا ہے ہمیں وہ خبر شیخ نور احمد مرزائی سے منشی غلام محمد کاتب مرزا کے ذریعہ سے پہنچی تھی۔ (گناہ بگردن راوی)

راجہ صاحب کشمیر کو کامل اختیار ملینگے۔ لیکن کیا وہ ان اختیارات سے کوئی اچھا فائدہ اٹھائینگے؟

امرتسر میں آج کل چوریوں کی کثرت ہے۔ حکام توجہ فرماویں۔

لکھنؤ کے میونسپل بورڈ نے چیف پلیگ افسر کی رپورٹ پر ایک ہزار روپیہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو سپرد کرنا تجویز کیا ہے۔ یہ روپیہ شہر کے چوہوں کی ہلاکت میں صرف ہوگا۔ (چوہوں کی شامت مگر مرزا صاحب قادیانی سے کوئی مشورہ نہیں لیتا)

بمبئی کے اہل شہر نے ایک بڑا بھاری جلسہ کرکے شاہزادہ صاحب کی کوئی معقول یادگار قایم کرنے کی تجویز کی ہے (ویسی ہی کرینگے جو عموماً ہندوستانی بدبخت ایسے موقعہ پر بے فائدہ یادگاریں کیا کرتے ہیں کہ مینار کھڑا کریں)

دارجیلنگ میں آتش زدگی کی واردات سے ۲½ لاکھ روپیہ کا نقصان ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

طاعون نقشہ جات مظہر ہیں۔ کہ ہفتہ گذشتہ میں کل ہندوستان میں ۱۵۰۲۰ واردتیں اور ۱۳۷۲ اموات ہوئیں تفصیل اموات حسب ذیل ہے:- ۵۹۹ بمبئی پریذیڈنسی - ۱۰۹ برہما - ۹۴ مدارس - ۸۰۳ بنگال - ۷۲ صوبجات متوسط - ۵۷ میسور - ۳۴ حیدرآباد - ۲۰ پنجاب۔

کیمپ لاہور: شاہزادہ صاحب کے لاہور تشریف لانے پر حسب ذیل امپیریل سروس ٹرپس چھاؤنی میانمیر میں موجود ہونگی۔ پٹیالہ لانسرز۔ ۱۔۲۔ پٹیالہ انفنٹری بہاولپور کیمل کورز۔ نابھہ جیند و کپورتھلہ انفنٹری۔ فرید کوٹ۔ سرمور اور مالیر کوٹلہ کی سفرمینا۔

مدراس میں ہیضہ کا بہت زور ہے روزانہ پچاس ساٹھ کیس ہوتے ہیں (خدا رحم کرے)

راجہ صاحب مجھوا نے نیشنل کانگرس بنارس کی نمائش کے فنڈ میں ۲ ہزار روپیہ چندہ دیا۔

نینی تال میں شقاق الارض سے زمین پھٹ گئی۔ جس سے راستہ رک گیا۔

دیناجپور کی مسجد حفاظت یادگار قدیم کے قانون کے زیر اثر ہوگی۔

روس میں قحط کی خبر سنکر ہندوستان سے وہاں غلہ روانہ ہونے لگا ہے۔ جس سے یہاں بھی قحط کا اندیشہ ہے۔

بقول نامہ نگار اخبار عام سرینگر (کشمیر) میں تھوڑے عرصہ سے ایک بوڑھا فقیر مسلمان وارد ہوا ہے۔ جو اپنا اسم شریف کسیکو نہیں بتلاتے اور کہتے ہیں کہ میں عرب کا باشندہ ہوں اور یہاں خلق خدا کو مفت بغیر کسی روپیہ کے آرام دینے کے لئے آیا ہوں۔ اور ہر ایک بیمار کو خواہ وہ کیسا ہی گیا گذرا ہوا کیوں نہ ہو۔ چنگا بھلا کردونگا۔ پوری ایک صدی گذری کہ جب یہاں ہماری قوم کا ایک شخص وارد ہوا تھا۔ اور اسکا بھی یہی کام تھا۔ جو کہ میں کرنے آیا ہوں۔ میرے جانے کے سو برس بعد پھر ایک شخص اسی طرح یہاں وارد ہوگا۔ (ہمارے قادیانی مسیح سے اچھے نکلے۔ کہ نقد بھی کچھ دیتے ہیں۔ ان کی طرح نہیں۔ کہ سب کچھ روحانی ہی روحانی ہو)

جاپانی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے منتخب شدہ افسر فروری ۱۹۰۶ء میں جاپان بھیجے جائینگے۔ اور آئندہ بھی فروری میں روانہ ہوا کرینگے۔

ترکی و جاپان میں عنقریب تعلقات سفارت قایم ہونے والے ہیں۔ (افسوس ترکی اور مراکو میں آجتک بھی سفارتی قائم نہ ہوئے۔ کیا یہی اخوت اسلامی ہے؟)

سلطان المعظم پر گولہ پھینکنے والے دو بلغاری تھے۔ جو گرفتار ہو کر کیفر کردار کو پہنچے۔ (خس کم جہاں پاک)

جاپانی مصنفین اپنی قوم کو مذہب اسلام کی تعلیم حاصل کرنیکی تحریک کر رہے ہیں گو وہ ابھی مذہب اسلام کی سچائی دریافت کرنے کے لئے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کی درخواست کیلئے ہم مسلمانان چین کے بعض مشنری جاپان میں اسلامی اشاعت کی ...

انگلستان میں ایک عیسائی عورت معہ اپنے خاوند اور بچوں کے مسلمان ہو گئی۔

لارڈ کرزن نے استعفا دیدیا جو منظور بھی ہوگیا (علی گڈھ گزٹ) + ماسٹر شفیع الحسن کرتپوری ۴½ سال آریہ رہکر مسلمان ہو گئے۔

دی سلسبیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

شوقین ملک! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں انکے جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹ نکالا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہم سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے عمدہ مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں اسطرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جنہوں سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے

غیر معمولی رعایت ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۴ر فی انچہ کے ۳ر فی انچہ کر دی ہے اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہماری مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچہ ۴ر	فی انچہ ۴ر	بحساب ۳ر فی انچہ					کیس بکس
پیمائش ٹرنک	۴۰ انچہ	۳۶ انچہ	۳۰ انچہ	۲۴ انچہ	۲۰ انچہ	۱۸ انچہ	۱۰ انچہ	۱۲ر فی انچہ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تا ۲۴ بحساب ۲ر فی انچہ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	٠	کیس بکس سٹیل ۲ر فی انچہ

نوٹ:۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

درِ شفا بند سمجھکر مایوس نہ پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پرتاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ کیونکہ جب علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ اُن کے منگانے میں پھر کیوں تامل کرتے ہیں اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوائی استعمال کرنی چاہئیے بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو۔ اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی۔ کہ آپ کو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جائے لہٰذا لکھتے ہیں کہ ہماری جوہر مصفی خون کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری رکھیں لائف پلز کا ایک کورس جو تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

جوہر مصفی خون قیمت فی شیشی خورد ۱ر شیشی کلاں ۲ر

ملح سلیمانی۔ امراض معدہ کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فی بوتل جو برابر ہے سات شیشیوں کے للعہ

روغن طلاء۔ خلاف قانون قدرت عمل نا مد کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہو کر جب اعضا فرائض منصبی سے جواب دینے لگتے ہیں۔ تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینانِ قلبی چاہیں۔ تو ہمارے روغن طلاء سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف تین روپے (۳ر) ہے

خوشبودار منجن قیمت فی شیشی ۲ر۔ آتشک کی دوائی قیمت [illegible]

بواسیر کی گولیاں۔ قیمت [illegible]

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

پہلے اخبار ہذا اپنے آثار میں...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR,

الحمد لله

اہلحدیث

امرتسر ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۵ عیسوی یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ✦

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✦

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✦

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	سے
روسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	ع
چھ ماہ کے لئے	۱۲
ممالک غیر سے	سے

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے - نمونہ کا پرچہ - بیرنگ ڈاک واپس ✦ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی ✦ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری

اہلحدیث کمپنی

تجارت کے فوائد کسی سے مخفی نہیں قرآن شریف میں تجارت کو فضل الٰہی فرمایا ہے تجارت کی ترغیب اور وسعت دینے کو ایام حج میں بھی فرمایا لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ تم پر گناہ نہیں کہ تم ایام حج میں بھی فضل الٰہی طلب کرو یعنے تجارت کرو اور نفع اٹھاؤ حدیث شریف میں پیغمبر خدا صادق المصدوق علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ التاجر الصدوق الامين مع النبيين والصديقين والشهداء یعنے راست باز امانت دار سوداگر انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا - اس سے زیادہ فضیلت تجارت کی کیا ہوگی

مگر افسوس کہ جسقدر جس حکم کی بابت قرآن و حدیث میں فضائل اور فوائد آئے ہیں اوسیقدر مسلمان اُس حکم سے غافل ہوتے ہیں سب سے ضروری اور مدار نجات حکم توحید ہے۔ مگر افسوس کیا نقشہ دیکھا جاتا ہے تو اوسی (توحید) کے متعلق مسلمانوں کے حق میں وہ آیت صادق آتی ہے جس میں ارشاد ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ یعنے خدا پر ایمان لا کر بھی بہت سے لوگ شرک کرتے ہیں۔ دوم ضروری حکم نماز ہے اوسکا یہ حال ہے۔ کہ ناگفتہ بہ اول تو نمازیوں کی تعداد ہی بے نمازوں کے مقابلہ پر ہیچ۔ پھر نمازیوں میں بہت سے ایسے جنکے حق میں ارشاد ہے فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ یعنے ایسے نمازیوں کے حق میں افسوس ہے۔ جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں۔ اونہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں اور ہمکو کیا کرنا چاہئیے اسی قسم سے تجارت ہے جسکے فوائد اور فضائل اظہر من الشمس ہیں مگر مسلمان اس سے بدستور رہے ہو۔ آجکل ممالک یورپ نے جسقدر ترقی کی ہے اس سب ترقی کا مخفی راز تجارت ہے۔ چونکہ ہندوستانیوں کو بھی تجارت کے فوائد کچھ دنوں سے محسوس ہونے لگے ہیں اس لئے مسلمان بھی کہیں کہیں اضطرابی حرکت کرنے لگے ہیں جو بمصداق فی الحرکۃ برکۃ (حرکت میں برکت ہے) فائدہ بھی اٹھاتے ہیں اس لئے اہلحدیث کے دفتر میں یہ تجویز پاس کیگئی ہے کہ مشترکہ سرمایہ سے ایک کمپنی

اہلحدیث کمپنی

قائم کیجاوے۔ جسکے حصہ دار ہر ایک مسلمان عموماً اور جماعت اہلحدیث خصوصاً ہوں۔ بغرض آسانی ہر حصہ مبلغ پانچ روپیہ کا ہوگا۔ کیونکہ متمول اصحاب تو جتنے چاہینگے زیادہ خرید سکینگے۔ غربا کی شرکت چونکہ ضروری ہے۔ اسلئے جتنا حصہ کم ہوگا۔ اوسی قدر غربا زیادہ شریک ہونگے۔ باقی مفصل قواعد کہ کمپنی کا سر دفتر کہاں ہوگا۔ اسکے منتظم کون ہونگے اسکے حصوں کی وصولی کتنی قسطوں میں ہوگی وغیرہ وغیرہ بعد میں شائع ہونگے۔ سردست ناظرین اہلحدیث سے امید ہے کہ اس تجویز کے متعلق اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشینگے۔

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری قابل دید مجلد (عہ)

ایک آریہ کے سوال؟

ایک آریہ سے میری گفتگو ہوئی جو کہتا تھا۔ کہ ہمیں بدلائل ثابت کرو۔ کہ جو رحیم اور عادل ہو۔ وہ کیسے قہار اور جبار ہو سکتا ہے اور یہ ممکن نہیں کہ خدا ظالم بھی اور رحیم بھی ہو۔ مہربانی فرما کر بدلائل عقلی اور حکم ربانی کے مطابق مفصل اسکا جواب بذریعہ اپنے پرچہ مبارک کے شائع فرما کر ممنون فرماویں۔

(آپکا تابعدار احمد الدین خریدار ۲۰۵ محلہ امام صاحب شہر سیالکوٹ)

جواب

(ع) سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

افسوس ہے کہ آریوں کے دعوے تو بڑے بڑے ہیں۔ مگر ثبوت کچھ بھی نہیں۔ ہاتھی کے دانتوں کی طرح باہر کے دانت کچھ ہیں۔ اندر کے کچھ۔ اصل میں موجودہ نسل کا بھی قصور نہیں ہے سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کو انہوں نے شوق و ذوق سے پڑھا ہے اور اسکو مثل آسمانی اور الہامی کتاب کے دیکھا ہے بس پھر تو کیا تھا۔ جو کچھ اس میں سوامی نے لکھا ہے ان کے لئے مثل وید کے الہامی ہو گیا۔ انکو کوئی غرض نہیں کہ خود بھی تحقیق کریں یا دوسرے مذاہب کے لوگوں سے ان کی کتابوں کے مطلب پوچھیں حالانکہ سوامی جی کی تحقیقات بالخصوص دوسرے مذاہب کی نسبت بالکل ناقص ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے اس مضمون کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہوا ہے۔ جس کا نام **سوامی دیانند کا علم و عقل** ہے۔

خیر اس تمہید کے بعد ہم اصل سوال کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ دو لفظ سوال میں زیر بحث ہیں جبّار اور قہار ان دونوں الفاظ کے اصل معنے سمجھنے ہی سے سوال بے اصل ہو جاتا ہے جبّار کے معنے ہیں بگڑے کا بنانا یا کسی حال کی اصلاح کرنا۔ دیکھو لغت کی کتاب صراح میں ہے جبر شکستہ بستن و نیکو کردن حال کسی۔ یعنے کسی کا حال درست کردینا۔ احادیث میں بکثرت یہ دعا آئی ہے۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللھم اھدنی واجبرنی

ahmadimuslim.de

واجبرنی (اے اللہ مجھ پر اسقدر رحم کر اور میری حالت درست کر دے) امیں اُجبر امر کا صیغہ ہے جسکا مصدر جبر ہے اسی طرح قہر کا لفظ ہے اس لفظ کے معنے ہیں غلبہ کے ہیں قاموس میں ہے القہر الغلبۃ صُراح میں ہے قہر چیرہ شدن یعنے غالب آنا انہی معنے سے خدا کو قاہر اور قہار کہا جاتا ہے۔ یعنے اپنی رعیت اور مخلوق پر غالب اور منا بط جسکے قبضہ قدرت سے کوئی سرتابی نہ کر سکے تبلائیے ان معنے سے خدا کو قہار اور جبار کہنا خدا کی صفات کاملہ کا مظہر ہے یا موجب ظلم ہے۔ ہاں اردو میں جابر جبار اور قاہر۔ قہار کے معنے ایسے آتے ہیں جو ظلم کے قریب ہیں مگر عربی اسکی ذمہ وار نہیں۔ اسکی مثالیں کئی ایک ہم نے تعلیم الاسلام میں لکھی ہیں۔ کہ عربی لفظ اصل عربی میں کچھ اور معنے رکھتا ہے۔ مگر اردو فارسی میں آنکر کچھ اور ہو جاتا ہے مختصر یہ کہ ہم خدا کو ظالم نہیں کہتے خدا خود فرماتا ہے لیس بظلام للعبید میں بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہوں۔ ہاں قہار۔ جبار اور رحیم مانتے ہیں اور یہ تینوں صفات باہم متناقض یا متضاد نہیں۔ جس طرح سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ رحم اور انصاف متضاد نہیں اسیطرح قہر۔ جبر اور عدل اصل عربی معنے سے متضاد نہیں جو کچھ ہے سب ناواقف کی سمجھ کا نتیجہ ہے ؎

چو نشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ÷ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

سندہی نوآریوں کی اصلیت

آریہ سماج کے حالات اور عادات کے جاننے والوں کو ان کی کسی روایت پر جبتک کہ خود تحقیق نہ کریں۔ کسیطرح اعتبار اور اعتماد نہیں ہوتا۔ بات کا بتنگڑ اور رائی سے پہاڑ بنا دینا تو ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے پچھلے دنوں مقام لاڑکانہ علاقہ سندھ میں جو چند لوگوں کو آریہ بنایا گیا تھا۔ ان کی نسبت آریہ اخباروں نے اودہم مچائی کہ الامان والحفیظ۔ پہلے تو ہمنے اس شور کو آریہ اصول مذکورہ بالا پر جانچ کر معمولی سمجھا۔ مگر جب آریہ اخباروں کی اودہم حد سے گذر گئی۔ تو اہلحدیث مورخہ ۱۸ اگست میں سندہی دوستوں کو تکلیف دی گئی۔ کہ ان نوآریوں کے مفصل حالات لکھیں۔ چنانچہ ہمارے مکرم دوست جناب سید علی نواز شاہ صاحب نے اس تکلیف کو امید سے زیادہ خوبی کیساتھ نباہا صاحب موصوف کا مراسلہ فارسی میں ہے۔ جو اصل الفاظ ہی میں درج کرنا مناسب سمجھا گیا۔ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ یہ لوگ اصل میں ہندو ہیں نوابان سندھ کے ہاں ملازمت کیوجہ سے بعض رسوم اسلامی بھی ادا کر لیتے تھے چنانچہ اُن کے اور ان کے باپ دادوں کے بھی ہندوانہ ہیں اور مردوں کو آگ جلاتے رہے ہیں۔ پھر تفصیل کیساتھ اُن کے نام اور اُن کے حالات اور کاروبار لکھے ہیں جو اصل فارسی میں قابل دید ہیں۔ اسلامی پرچوں سے عموماً اور انوار الاسلام۔ النذیر میرٹھ۔ ہمدرد اسلام آگرہ۔ وکیل۔ پیسہ اخبار۔ تعلیم الاسلام وغیرہ سے خصوصاً امید ہے کہ ان حالات کو اصل الفاظ میں مع کل یا مختصر ترجمہ کے درج کر کے اپنے ناظرین کو آگاہ کریں گے (اڈیٹر)

مراسلہ فارسی

(مرسلہ جناب سید نواز علی شاہ صاحب ممبر میونسپل کمیٹی شکارپور سندھ)

دعوات وافرہ وتحیات متکاثرہ واصل متواصل باد۔ بندہ یک مضمون در اخبار جناب اعنی اہلحدیث مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ دید۔ و از نظرم گذشت کہ مختصراً مقصد ش این است کہ در اخبارات قوم ہنود آریہ خبر ہندو شدن قوم شیخاں کہ بہ تعداد دہ ۱۵ در سندھ در شہر لاڑکانہ بسیار سرگرمی شائع میشود۔ اگر کدام از دوستان سندھ مارا از کیفیت واحوال اوشاں کما حقہ واقف گرداند باعث مشکوری خواہد بود انتہی مختصراً۔ بنا بران تحریر میشود۔ کہ از احوال این قوم ہنود کہ در اخبارات مخالفان بقوم شیخاں منسوب کردہ میشوند۔ چنانکہ بندہ واقف است دیگران واقف نیستند و بندہ را با بعضے از ایشان کمال دوستی در میان است لہذا بمقتضائے من عرف نفسہ اسم شیخان ناحق را۔ آنچہ احوال اوشان است بے کم وکاست منکشف کرم بعنان حق گوئی ودیانت بازی را از دست نمیدہم وہرچہ تا حال بود و شدہ است ہمہ مینویسم جناب عالی نام چند این قوم بدلباس است وپسر بدل داس در عہد میر صاحبان والیان سندھ بر عہدہ کاردار ی وغیرہ عامل بودہ اند وبمقتضائے الناس علی دین ملوکہم البتہ خاطر خود را برسم ورسوم اہل اسلام اعنی حاکماں وقت

ahmadimuslim.de

مائل بسیاست و آں میل خاطر او بداں حد رسیدہ بود کہ شاید دراں زمانہ بلقب شیخ
نیز ملقب شدہ بود اما ہمہ رسوم ہندواں بجا می آورد و تابع کیش اوشان
بود پسر او بدل داس صاف و صریح ہندو بود چنانکہ خود نام او بداں گواہ
عادل است یکے از اوشاں مستر اگلائی بود کہ سہ چہار سال میشود کہ وفات
کردہ است و موجب رسم ہنود در بساں سوختانیدہ شد او نوکر سرکار انگریزی
بود و در چنگیسی بادہ مختار کار بود و بغایت دوست ما بود ما بارہا بر مسکان
او مہماں شدہ بودیم اما بند و بست اکل و شرب ما از خانہ اہل اسلام میکنانید
نہ ما در مطبخ خانہ او بخوردیم و نہ او ما را از خانہ خود طعام و آب میداد۔ باعث آن
مخالفت مذہب بود۔ کہ او ہندو بود و ما مسلمان الحال کہ ایں مردمان کہ منسوب
بشیخاں کردہ میگویند۔ کہ ہندو شدہ اند یک پسر او ست و دیگر برادر زادہ او
و دیگر خویش و اقربائے او ہستند کہ نامہائے مردان اوشاں در ذیل ایں کاغذ
خواہم داد۔ جناب عالی ایں ہمہ از ہفت پشت ہندو بودند تا تاریخ ارقام
ایں کاغذ بہماں طریق سابق ہندواں ہستند۔ مگر جناب را معلوم
خواہد بود کہ ایں قوم کہ دیانند پرست ہست۔ اکثر صاحب مذہب کہ پیشتر گمراہ
و کافر باشد۔ بدست اوشاں برسد او را با اہل اسلام منسوب ساختہ میگویند
کہ او را آریہ کردہ ایم و ایں سخن موجب فخر خود ہا میدانند۔ ایں قوم ساکنان [illegible]
علاقہ سندھ را ہمیں مثال است ایشاں در اصل خود را ہندواں عاملان میگویند
و دیگر ہندواں شہر خود را محض ہندو بھائی بند میگویند و مطیع برہمنان اند
و ایں قوم عامل چنداں برہمن پرست نیستند و کار حسب گفتہ برہمن ہائے شہر
و پنچایت نمیکنند۔ لہٰذا مابین ہندواں شہر و ایں ہندواں منسوب بعاملاں رشتہ
دادن دختراں بیکدیگر و خوردن و نوشیدن از چند ایام مسدود بود کہ طرفین باک
اینہے نداشتند و خیال ایں مخالفت رسمے نمیکردند الحال بعضے از
ہندواں درمیاں آمدند خود را مصلح طرفین مقرر کردند و سخن درمیاں گرفتند
کہ ایں برادراں ما ہستند ناحق ہمراہ اوشاں ایں مخالفت [illegible] در
آمدہ است و چوں اصول طرفین یک است فروع اینہا نیز باں برابر باید کرد کہ فرع
تابع اصل است لہٰذا ہر دو فریق مخالف عرصہ یکماہ میشود کہ در [illegible] جمع
شدند و فریق مقتدایان خود را جمع کردند از طرف ہندواں شہر برہمناں
آمدند و از طرف فریق ثانی اعنی عاملان پنڈت ہا جمع آمدند و بعد قیل و قال
چار پنج روز قوم آریہ و پنڈت ہا فتوی دادند کہ ہمراہ اوشاں خورد و نوش

وغیرہ ہمہ رسوم جاری باید داشت و قوم ہندواں شہر بفتوی برہمناں
گفتند کہ اکل و شرب ہمراہ اوشاں نباید کرد و اوشاں را بر حال خود باید
گذاشت پس ہمیں است حقیقت ہندو شدن شیخاں [illegible] کہ مرقوم شد
اکنوں لطف باشد کہ کدام صاحب عقل و ایمان و شخص انصاف پسند خواہد
گفت کہ شیخاں در رقبہ ہنود در آمدند و اسلام و اہل اسلام را گذاشتہ
ہندو شدند معاذ اللہ ہرگز کسے اینچنیں نخواہد گفت۔ مگر ایں قوم آریہ
کہ اینچنیں بہتان و دروغگوئی شعار اوشاں شدہ است خواہ مخواہ
ایں دروغ ہا بہ نمونہ دیگر ابلہ فریب شائع میکنند اکنوں من نامہائے
آں ہندو صاحباں کہ نسبت شیخاں یاد کردہ میگویند کہ در اصل شیخ
مسلمان بودند الحال ہندو شدہ اند در ذیل مے نگارم انصاف پسند آدم
بگوید کہ از آدم یا ایں دم در علاقہ تمام دنیا ہر کدام مسلمان یکے ازیں نامہا
نام نہادہ شدہ است یا نہ۔ من میگویم نہ نہ۔ ہرگز ہر کدام مسلماناں ایں نام
نہادہ نشدہ است و نہ شایان حال بلند اقبال سعادت مآل اہل اسلام است
کہ مرتکب نہادن ایں نامہا شوند۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ایں است
نامہائے سرگرداں آں قوم متہم کہ من ہر یکے را بذات خود می شناسم

موتیا رام		شوکت رائے
شاہداس		سوتی رام
کشنداس		بہار سنگھ
چمن داس		صاحب راو
دلسیرام		حشمت راو
سلامت راو	السیرداس	چندیرام

و باقی ہمہ اہل و عیال ایں ہا اند کہ قریب ۵۰ میشوند۔ بر نامہائے [illegible]
اوشاں و بر نامہائے پدران اوشاں نظر باید انداخت پس باید
گفت کہ اینہا کہ بودند الحال کیستند من بایماں میگویم و کفی باللہ
شہیدا کہ اوشاں از قوم ہنود بود۔ و الحال ہم ہماں ہنود اند دیگر
[illegible]

آریہ اخبار اگر دیکھیں تو ان لوگوں کے اسلامی نام بتلاویں۔

تا سیہ رو شود ہر کہ در و غش باشد

خاکسار نے سندھ جانے کا ارادہ کیا تھا اور جناب شاہ صاحب مضمون نگار
سے مشورہ طلب کیا تو آپ نے کہا کہ آپ کا آنا اگر مباحثہ کیلئے ہے تو یہاں کوئی شخص مباحثہ کے لائق نہیں اور اگر ان لوگوں کو سمجھانے کیلئے ہے تو بھی مفید نہیں کیونکہ یہ لوگ قدیم سے ہندو ہیں اسلئے ان کو کچھ
کہنا نہ کہنا برابر ہے آئندہ آپ کا اختیار۔ اسلئے میں نے ارادہ ملتوی کر دیا۔

رفع الیدین کے متعلق اصلاحی مضمون

(از مولوی عبدالرحمٰن صاحب عمر پوری)

رفع الیدین صرف ہاتھ اوٹھانیکو کہتے ہیں جیساکہ تکبیر تحریمہ کیوقت ہاتھ اوٹھائے جاتے ہیں اور قبل رکوع البتہ مطلق رفع سے احتمال ہوسکتا ہے کہ رفع کسقدر مدت تک رہی۔ مگر یہ احتمال جملہ معترضہ (دفعہما کذالک) سے رفع ہو گیا یعنے بعد رکوع کے ایساہی ہاتھوں کو اٹھاتے جیساکہ وقت تکبیر تحریمہ ۲۳ جون کے اخبار ہذا میں مدعی امر نامُدنے اسکے خلاف پر خامہ فرسائی کی ہے مگر بہت ٹھوکریں کھائیں خود ہی اس جملہ کے منع پر تحریر کئے ہیں کہ (رفع یدین جس ہئیت سے رکوع میں جاتے وقت کیجاوے اُسی ہئیت سے بعد رکوع ہے) نہ معلوم اس ہئیت کذالی کو جو پہلی ہئیت سے تشبیہ دیکر بتائی گئی دگرگوں کیوں سمجھا اور امر بدعی کے عامل ہوئے پھر دوسروں پر بدعت کا فتوی خاکسار پہلے بھی تحریر جواب اخبار ہذا میں ایسی بے انصافیوں اور زیادتیوں کی نسبت تحریر کرچکا ہے ابھی آپ اپنے مدعا کو پورے طور سے ثابت نہیں کرسکے۔ لہذا آپکا فتوی مقبول نہ ہوگا۔ آپ نے ہماری عبارت نقل کرکے اُس سے دعوے کا استحکام چاہا تہا۔ مگر چال بھول گئے بیشک علمائے امت کے موافق رہکر آپ فائدہ اٹھا سکتے تھے (من شذ شذ فی النار)

ہم پہلے تحریر کرچکے ہیں دلیل مدعی کے لئے ہوتی ہے مانع اور نہ تسلیم کرنیوالے کے لئے نہیں ہوتی شائد آپ پر یہ قول گراں ہوا۔ جو ناراضی ظاہر کی اور دلیل نہ دے سکے۔ صرف رفع الیدین اگر آپ کے نزدیک دلیل احتمالی تھی۔ تو اوسکا فیصلہ ہوچکا۔ آپ کے نزدیک اور کوئی حدیث لائق استدلال ہو۔ تو پیش کرو۔ صرف اپنے قول فعل پر اصرار شائد آپکے نزدیک دلیل ناشمندی ہے۔ بغیر دلیل کسیجگہ کوئی مدعی فائز المرام نہیں ہوسکتا۔ مولانا حمیداللہ صاحب عافاہ اللہ سے شائد آپکو دلی آزار پہنچا ہے۔ جو انکو بالخصوص ذکر کیا گیا۔ پھر اخیر میں اون کے جواب کی تردید کو ظاہر کیا گیا ہمنے بھی تحریر کو لاجوابی کا رتبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ حضرت ممدوح ایسے امور کے جواب میں بفائدہ تحریرات پسند نہیں کرتے بلکہ ایساہی تحریر بھی فرمادیتے ہیں۔ ہاں پر محض بے سامان میدان خالی سمجھکر غضب بے نشانہ خالی ہاتھ چلاتے ہیں۔ رفع یدین کامل ہونے پر آپ نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ بلکہ یہ اکہدیا کہ اگر یہ قاعدہ کلیہ مانا جاوے۔ کہ ایک رکن کے بعد دوسرا رکن شروع کرنیمیں فعل کامل ہونے کے لئے کچھ وقت عدم فعل کا پایا جانا بھی ضروری ہے الخ اس سے کسکو انکار ہوسکتا ہے کہ ہر فعل و حالت و اتمام اوسیوقت مانا جاوے گا۔ کہ اوسکا عدم پایا جاوے پھر دوسرے فعل کے شروع کرنے نہ کرنے کی اس میں بحث نہیں ہے۔ کیونکہ ہم پہلے ہی تحریر کرچکے ہیں۔ کہ صرف عن الاصل بلا دلیل جائز نہیں اور جب دلیل شرعی موجود ہے پھر کسیکو اسمیں کلام نہیں۔ آپکا لکہنا (یہ قاعدہ شروع اللہ اکبر سے اختتام سلام تک برابر جاری رہنا چاہیے۔ یہ کیا بات ہے کہ صرف اسی موقعہ پر اس فعل رفع یدین کی تکمیل پر صاحب ارسال کو خیال پیدا ہوا) بالکل غلط اور لغو تہا۔ ہماری پہلی تحریر سے اسکا جواب دیا گیا ہے پھر ملاحظہ کیجئے اور بنظر انصاف و غور سے تدبر کیجیے جلدی اور اضطراب کی ضرورت نہیں یہ معاملہ مذہبی و اسلامی ہے۔ کیا ہماری تحریر سے ثابت نہیں ہوگیا کہ وقت تکبیر تحریمہ جو رفع الیدین کیا جاتا ہے اوسکے بعد اگر ہاتھ باندھنا ثابت نہ ہوتا۔ تو ضرور ہاتھ چھوڑکر قیام کیا جاتا۔ کیونکہ بحالت قیام اصلی حالت یہی ہے اسیطرح اور ارکان میں ہمارا یہی مسلک ہے۔ کہ جس طرح حکم شرعی ہے اوسی طرح بجالایا جاوے اور اصل حالت و فعل بغیر دلیل شرعی متغیر نہ کیا جاوے لہذا ہمارا قول دربارہ تکمیل رفع یدین بدستور رہا اور آپ نے اوسپر غور نہ کیا یا ضد و نفسانیت سے رد کردیا اور جملہ صادقہ ولا یفعل ذلک حین یسجد سے جو آپ نے مطلب لیا ہے وہ کلام کو فصاحت اور بلاغت سے نا آشنا اور غیر مزین بناکر اصل مطلب کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ تعرف الاشیاء باضدادھا جب پہلے ہی سے ہاتھوں کی حالت ایسی ہی کہ رفع الیدین جدید کا شبہ ہی نہیں ہوسکتا پھر نفی کی ضرورت ہی معدوم ہے۔ مگر عو دیکھنے کو چشم بینا چاہیے۔ وہی مطلب درست اور موزوں ہے۔ جسپر آپ کو جوش آیا اور غلط

ahmadmuslim.de

پر آمادہ ہوئے یعنے ہاتھ اصل حالت اور وضع خلقی پر چھوڑ دیے گئے۔ پھر رفع یدین حدیہ کی بھی یہی کیفیت ورنہ کلام اس طرح درست ہوتا ولا یرسلہا حتی یقبضہا جیسا کہ اہلحدیث پڑھا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ یہ باتیں ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ افسوس کہ جواب میں بہت بے انصافی سے کام لیا ہے۔ ہماری تمثیل کو آپ خوب سمجھے اور بہت اچھی ترمیم کے دریا کی حد خشکی اور عدم آب ہے آپ نے یہ خیال کر لیا کہ رفع یدین اور رکوع کا مقابلہ ہے خیر دوبارہ تفہیم کیلئے حاضر ہوں دریا سے مطلب رفع یدین بحالت قیام ابتداء رکوع ہے اور اوسکا عدم وخشکی بنام مذکور بغیر رفع یدین کے رکوع عمل دیگر وبجہ دیگر ہے لہذا ایک دوسرے دریا اور نہر کے درمیان فرق ضروری ہے کہ انتہا و حد معلوم ہوتی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک جگہ پر دو دریا ملجاتے ہیں۔ لیس یہ ہمکو پہلے سے تسلیم ہے کیونکہ حکم خالق مالک شریعت جس جگہ چاہے دو دریا کو ملاکر اپنی قدرت کاملہ ظاہر کرے اور انسان کی اصلیت کو اپنے قبضہ میں ثابت کرے معلوم ہوتا ہے کہ مجیب صاحب کو جوش والے یا حمیق ہوا ہے مذہبی جوش کا یہ مقتضے نہیں ہے کہ کوئی بے سوچے سمجھے زبان وقلم کو تحرک میں لاوے مخالفت امور دینیہ وعناد اساتذہ وعلمائے حقانی کیوجہ سے بھی یہ قباحتیں پیش آئی رہیں۔ کہ معلومات ناقص علمی مذاق مفقود تسلیم حق وترک ضد وعناد معدوم آپ کی یا آپ کے ہم مشربوں کی کل تحریرات پر نظر کی جائے گی جبکا ہمکو علانیہ ہو۔ اوسمیں ہذا ہے مولوی عبد الرحمان دلیکاوری سائل کا سکوت مناسب نہیں ہے تسلیم وتردید کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور انکا دخل درمعقولات روا نہ رکھیں اظہار حق پر کمربستہ رہیں + (ایڈیٹر) براہ مہربانی مضمون نگار اپنے مضمون کو الیسے طریق

روزہ کی فلاسفی

(از شیخ احمد اللہ صاحب دہلوی)

وہ فیض محمد واسطے آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے

اہل بصیرت پر مخفی نہیں ہے کہ آئے دن ہمارے مخالفین عموماً آریہ سماجی خصوصاً روزہ پر طرح طرح کے اعتراض کیا کرتے ہیں جسکا سبب صرف اونکی کم فہمی اور ہٹ دھرمی ہے ہمارے بعض مسلمان بھائی بھی جو نئی روشنی کے جامہ کو زیب تن کئے ہوئے ہیں روزہ کو اسلام کا ایک عضو معطل سمجھتے ہیں اسلئے یہ عاجز چاہتا ہے کہ روزہ جیسے عمدہ فعل کی فلاسفی کو تحریر کرکے ہدیہ ناظرین کرے شائد ہمارے دوستوں معترضوں کو کچھ مفاد حاصل ہو۔ گو مجھ جیسے ہیچمدان کا روزہ کی فلاسفی تحریر کرنا ایک نازیبا فعل ہے۔ کیونکہ میں کیا اور میری حیثیت کیا؟ من آنم کہ من دانم تاہم بحکم بلغوا عنی ولو آیۃ جو کچھ ہو سکتا ہے پیش کرتا ہوں۔ روزہ کی فرضیت میں تو کچھ کلام ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی آیت کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ سے صاف اظہر من الشمس ہے۔ صرف حکمت وفلسفیت میں کلام ہے اوسکو ملاحظہ فرمایئے

اول یہ کہ روزہ میں تہذیب واخلاق کی تعلیم مرکوز ہے۔ کیونکہ روزہ نہ صرف کہانے سے رکے رہنے کا نام ہے بلکہ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ منہ زبان۔ دل۔ دست و پا وغیرہ کل اعضا کو قبضہ میں رکھنے کا نام ہے۔ آنکھ کا روزہ کسی بری چیز کو نہ دیکھنا۔ کسی عورت کیطرف بدنگاہی نہ کرنی۔ کان کا روزہ بری باتوں کا نہ سننا زبان کا روزہ جھوٹ غیبت چغلخوری وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ پاؤں کا روزہ کسی بری مجلس میں نہ جانا۔ دستخطہ ہونا۔ ہاتھ کا روزہ کسی برے فعل کو نہ کرنا دل کا روزہ کسی بری بات کو دل میں جگہ نہ دینا۔ شہوت نفسانی سے اعضاء کو روکنا وغیرہ ہے۔ حاصل کلام یہ کہ روزے میں اچھے کاموں کی ترغیب اور بری کاموں کی زجر وتوبیخ مدنظر ہے نفس کشی کی مشق ہوتی ہے۔ درستی واخلاق کا اعلے ذریعہ ہے مثل مشہور ہے جیسے عادت ڈالو ویسے پڑتی ہے۔ سچے روزہ داروں کے عادات وافعال بطور نمونہ موجود ہیں۔ جو کوئی پیٹ کے روزے کے ساتھ کل اعضاء کا بھی روزہ رکھیگا (جیسے کہ اسلام کی تعلیم ہے) تو بیشک تہذیب واخلاق میں

ھ سرقہ نہ ڑ ا نہ ہو رہ گیا

اوسکا پایہ بلند ہوگا ہر ایک نظروں میں پیوستہ وہ سعادت مند ہوگا اہل ریا کا کچھ ذکر نہیں کیونکہ اونکو دین و دنیا کی فکر نہیں وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں صرف ناموری کے واسطے اون کے افعال سے اسلام پر اعتراض کرنا جہالت ہے حماقت ہے رذالت ہے شرارت ہے*

دوسری حکمت یہ کہ امیر کبیر کو جب روزہ رکھنے سے بھوک کی شدت معلوم ہوگی ۔ محسوس ہوگی ۔ تو وہ سمجھیگا کہ غربا و مساکین کی بھی ایسی ہی بلکہ اس سے بھی بدتر حالت ہوگی تب وہ ترس کھائیگا ۔ بندگان خدا پر رحم کریگا یتیموں مسکینوں غریبوں کی خبر لیگا خیر و خیرات کریگا دان دیگا زکوٰۃ ادا کریگا ثواب دارین حاصل کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے اسکے بھی صدہا نمونہ موجود ہیں مثل مشہور ہے کہ جب اپنے پر گذرتی ہے تب دوسرے کا درد و غم معلوم ہوتا ہے اور جب آپ عیش و عشرت میں ہو ۔ اوسوقت یہی معلوم ہوتا ہے کہ سب ہم ہی جیسے آرام و چین میں ہیں پس معلوم ہوا ۔ کہ روزہ میں ایک یہ بھی رمز ہے یا بالفاظ دیگر فلاسفی ہے*

تیسرے یہ کہ روزہ ہر درد و غم کی دوا ہے روزہ ہزارہا امراض کو دور کرتا ہے لہا اوقات آزمایا گیا ہے کہ جو مرض علاج سے نہیں گیا وہ فاقہ سے جاتا رہا ۔ اسیطرح مرض متعدی و غیر متعدی ۱۲ ماہ میں ایک ماہ کے روزہ سے کافور ہو جاتا ہے صحت کیواسطے روزہ رکھنا ایک بہت عمدہ فعل ہے ہمارے اس کلام کی تائید ایک آریہ اخبار بڑے زور و شور سے (بعنوان ذیل کرتا ہے :-

روزہ رکھنا یا فاقہ کرنا

ایک حکیم کا قول ہے کہ اگر وقتاً فوقتاً انسان فاقہ کرنیکا عادی ہے ۔ تو اس کی صحت کے لئے یہ عادت دوسرے زیادہ فائدہ مند ہوگی آگے چلکر وہ بیان کرتا ہے کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ ایسے آدمی کمتر ملینگے جو صرف ضرورت کیوقت کھاتے ہوں انکی اشتہا دراصل معدے کی اشتہا نہیں ہوتی بلکہ وقت کی پابندی کر عادی اور طبیعت کی تعلیم کی وجہ سے ہے اصلی اشتہا قوت ذائقہ منہہ اور اندرونی اعضاء کیلئے حد درجہ کی لذیذ اور خوشگوار نجاتی ہے جسکا اندازہ کمتر آدمیوں کو ہو سکتا ہے غریب اپنی ناداری کیوجہ سے (اور پابندی اصول کیوجہ سے مسلمان) فاقہ کشی کی مصیبت کو برداشت کرتے ہیں ۔ لیکن یہ اون آفات سے محفوظ رہتے ہیں جو بلا ضرورت کھانیوالوں پر حملہ کرتے رہتے ہیں اگر یہ لوگ کبھی کبھی ضرورت کے موافق فاقہ کرلیا کریں (جیسے کہ مسلمان رمضان میں) تو اون کو معدے کی نہ صرف زائل شدہ طاقت حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی ۔ بلکہ دماغ صاف جسم ہلکا اور تندرستی اچھی رہیگی معدہ کی خرابی کا سب سے زیادہ اثر دماغ پر پڑتا ہے (دیکھو رسالہ دہرم[۱] رتنیہ لائلپور جلد اول عدد ۱ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کا آخری ورق)

درحقیقت اس رسالہ کے لائق اڈیٹر نے بہت دریا دلی سے ہماری تائید کی ہے کیسے زبردست الفاظ میں ہمارے دعوی کی تصدیق کی ہے ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہیں ۔ واللہ کیا لاجواب شاہد ہے چونکہ ابھی ایک ہی شاہد نے پیش کیا ہے شاید سوا بڑا منصف کسی اور گواہ کا بھی انتظار کرے کیونکہ عموما ہر دعوی میں دو شہودوں کا ہونا ضروری ہے اسلئے یہ عاجز ایک سوا بڑا شاہد جسکا کراتا ہے ۔ سوا بڑا میں نے اسلئے کہا ۔ کہ یہ شہکاری کا مشہور اڈیٹر ہو خواب غفلت میں باوجود قدرت سے منصف ہونے کے خراٹے لے رہا ہے خیر دوسرے شاہد کی شہادت سنیئے !

نیویارک میں ایک شخص نے چالیس روز کا روزہ رکھا ۔ گنٹھیا کے مرض میں یہ شخص مبتلا تھا اب اسکا گنٹھیا جاتا رہا!

(شہکاری ہم جریدہ ۷ دسمبر ۱۹۰۵ء جلد ۱ عدد ۱)

آب چونکہ ہمارا سوا جانتا ہر دو شاہد گذر گئے اور شہادت بھی بہت اچھی دی ہے اسلئے حاکم بھی سوائے اسکے اور کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا ہے ۔ کہ درحقیقت روزہ بہت عمدہ فعل ہے صحت کو عزیز رکھنیوالوں پر روزہ رکھنا فرض ہے روزہ میں صدہا حکمتیں مستتر ہیں مگر دیکھنے کو چشم بینا چاہیئے اور انصاف پسند دل تسلیم کرنے کو ۔ لہٰذا اس فیصلہ کے بعد ما بدولت

[۱] جسکا اڈیٹر مسلمان ہو چکا ہے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.ce

کبھی ٹھنگہ کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ کدھر ہیں ہمارے عزیز دوست اور کدھر ہیں وہ متعصب حضرات جو کہتے ہیں کہ روزہ محض ایک فضول شئے ہے آویں اور دیکھیں یہ ہے روزہ کی مختصر سی فلاسفی اور حکمت دونوں کو مسلم مخالف بھی کون آریہ سماجی جنکے رگ و ریشہ میں تعصب و ہٹ دھرمی کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی ہے جو بغض و حسد کی آگ اُن کے سینوں میں بھڑکتی ہے جسکا نمونہ سماجک تحریریں موجود ہیں اگر اندازہ کرنیکا شوق ہو۔ تو ستیارتھ پرکاش تکذیب و خبط لیکھرام ترک اسلام و تہذیب الاسلام دہرمپال وغیرہ کو دیکھ لیں۔ اگر ان کے جواب کی تمنا ہو۔ تو حق پرکاش تہذیب المکذبین ترک اسلام۔ برق اسلام۔ ترک اسلام تغلیب الاسلام وغیرہ کا مطالعہ کرو۔ بخوبی حق و ناحق کا فیصلہ ہو جائیگا۔

خیر اب اگر کوئی صاحب روزہ کی فلاسفی بلاحظہ فرمانے کے بعد دہرمپالی اعتراض پیش کریں گے کہ صاحب یہ تو مسلم ہے کہ روزہ بہت عمدہ فعل ہے صحت کیواسطے بہت ضروری ہے مگر قطب شمالی میں کیا کیا جاویگا۔ تو پہلے تو انیجانب ایسے شخص کو ہٹ بال یا تعصب بال کا خطاب دینگے اور زاں بعد اسطرح جواب تفہیم کرینگے کہ صاحب نامرد کو تلوار سے کیا واسطہ احمق پاگل کو نصیحت سے کیا تعلق اُلّو کو مکنون کو گرہیا سے کیا رشتہ؟ بلبل کو خس و خاشاک سے کیا مطلب؟ علٰے ہٰذا رمضان المبارک کو آریوں کے قدیمی وطن قطب شمال سے کیا سروکار وہاں رمضان جاتا ہی نہیں پس جہاں رمضان نہیں وہاں روزہ چہ معنے وارد قرآن تو یہ بتلاتا ہے کہ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ پس جو کوئی تم میں سے رمضان کو پاوے وہ روزہ رکھے جب وہاں رمضان ہی نہیں تو روزہ کا ذکر فضول ہے اللہ میاں علیم کل ہیں جانتے تھے کہ وہاں کے باشندے آریہ پیٹ کے پالنے والے بھوک کی تاب نہ لاسکینگے۔ اسلئے وہاں رمضان ہی کو نہیں بھیجا (دیکھو دیانند کی سوانح عمری کلاں جسمیں صاف موجود ہے کہ دیانند نے بھوک کے مارے برت کو توڑ دیا تھا) ناظرین حیران ہونگے کہ یہ قطب شمال کے باشندوں کو آریہ کیوں کہتا ہے سنیئے حضرت یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جہانتک میں خیال کرتا ہوں مجھکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ہجری مہینے کیا بلکہ انگریزی مہینے بھی نہ ہونگے نہ صرف انگریزی بلکہ اور بھی کسی قسم کے کوئی مہینے نہ ہونگے اگر کوئی اور مہینے ہیں تو رمضان بھی ہو سکتا ہے مگر نہیں ہرگز نہیں ضرور ہے کہ وہ مقام مہینوں سے قطعی خالی ہوگا صرف سمت ہونگے سمت بھی وہ جسمیں مہینہ نہ ہو۔ ایسا سمت بجز آریہ سمت کے اور کوئی نہیں ہے۔ یہی وہاں کا سمت ہے جب آریا وہاں سے کسی وجہ سے نکلے تو یہاں اب ایسے سمت بھی بعض پتھروں وغیرہ پر کندہ پیچھے انکا گلستہ چلا آیا۔ کوئی پیچیدار بات نہیں ہے ناظرین کی حیرانی فضول ہمارا دعوے ثابت ہے کہ وہاں رمضان نہیں۔ وہاں کے باشندے رمضان کو نہیں پاسکتے لہٰذا اونپر روزہ ضروری نہیں ہاں اگر اپنی صحت کو عزیز رکھتے ہوں تو جس طرح دیگر کام اندازہ سے کرتے ہیں روزہ بھی رکھ سکتے ہیں قرآن مجید کسی پر جبر نہیں کرتا صاف ارشاد ہے نہ صرف ایک جگہ بلکہ متعدد مقامات پر کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اللہ کسیکو اوسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ پس یہ جاہلانہ یا جہلا ہانہ اعتراض بھی بیخ و بن سے ایسا اُڑ گیا جیسے گدھے کے سر مبارک سے سینگ۔ لہٰذا میں اپنے خامہ کو روکتا ہوں اور ناظرین سے رخصت چاہتا ہوں۔ اگر زندہ رہا۔ تو پھر کسی رنگ میں حاضر ہو کر قدمبوسی حاصل کرونگا۔ اگر دیگر اسلامی پرچوں کے اڈیٹر بھی مناسب سمجھیں۔ تو اس مضمون کو اپنے کسی پرچہ میں بھی جگہ دیں۔ مگر شرط یہ کہ ایک پرچہ عاجز کو بھی مرحمت فرمادیں۔ والسلام!

پیارے دوستو! اب انیجانب رخصت ہوتے ہیں ع
پھر ملینگے اگر خدا لایا

کرشن قادیانی کا دعویٰ نبوت و رسالت

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وحی اور نبوت کے مدعی نہیں ہیں۔ اُن کی خدمت میں مرزا صاحب کے چند الہام مع ترجمہ جو اونہوں نے خود کیا ہے اون کی کتابوں سے مع پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ تاکہ اہل انصاف کیلئے تسلی کا باعث ہو اور مخالف کو

ahmadimuslim.de

انکار کی گنجائش نہ ہو۔ مگر پہلے ایک صحیح حدیث مشکوٰۃ سے معہ ترجمہ بھی نقل کرتا ہوں۔ تاکہ سب پر یہ بات بھی ظاہر ہو جاوے کہ نبوت کے مدعی کا نام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟

دیکھو مشکوٰۃ کتاب الفتن میں عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ :۔ (ترجمہ)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت رکھی جاویگی تلوار میری اُمّت میں نہیں اوٹھائی جاوے گی تلوار و قتل اُس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ جا ملینگے کتنے قبیلے میری اُمّت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے۔ کہ ہوں گے میری اُمّت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی خدا کے ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیّین ہوں۔ نہیں کوئی نبی دوسرا میرے بعد۔ اور ہمیشہ ایک جماعت اُمّت میری سے ثابت رہیگی حق پر نہیں ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے اون کی یہانتک کہ آوے حکم خدا کا روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے۔

ف:۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مدعیان نبوت کو مخبر صادق صلعم نے کذاب کہا ہے اور یہ بھی بیان کر دیا۔ کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنے میرے بعد قیامت تک نبی کا لفظ کسی کے نام پر صادق نہ ہوگا۔ اسواسطے کہ نبوّت مجھ پر ہی ختم کیگئی ہے:۔

آب میں ذیل میں چند کتب مرزا صاحب سے مرزا کی نبوت کا ذکر کرتا ہوں۔

(۱) دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۳ میں تحریر کرتے ہیں وھو ھذا خدا تعالے نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمّتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

ف:۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اول خود اُمّتی بھی ہیں اور نبی بھی۔ پس دعویٰ اونکا حدیث مرقومۂ بالا کے مطابق ہے۔ پس نام میں بھی بموجب حدیث ضرور مطابقت ہو جانا چاہیے۔

(۲) دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ میں ھو ھذا :۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔

ف:۔ کیا یہ کھلے طور پر رسول ہونیکا دعویٰ نہیں ہے اور کیا ہے

(۳) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۲۳ میں ھو ھذا :۔ داعی الی اللہ اور سراج منیر یہ وہی دو خطاب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف میں دئے گئے پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دئے گئے۔

ف:۔ اس عبارت سے دو امر صاف ظاہر ہیں (۱) مرزا صاحب کا الہام بھی قرآن کی آیات کے برابر ہے (۲) مرزا صاحب بھی رسول خدا محمد مصطفےٰ کی طرح داعی الی اللہ و سراج منیر ہیں۔ افسوس غ۔ ل۔ الف تم پھر نام کے پہلے کیسا ہے۔

(۴) اربعین نمبر ۳ کے ص۳ میں وھو ھذا :۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ص۳۲ میں ترجمہ اونکو کہدے کہ اگر خدا تعالے سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

ف:۔ افسوس کہ مرزا غلام احمد بھی بذریعہ الہام بطور آیت قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی پیروی کرانے کے لئے مدعی ہوئے ہیں یہ کہنے کے بطور نبوت کے دعوےٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے

(۵) اربعین نمبر ۳ کے ص۳۴ میں وھو ھذا :۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔

ف:۔ مرزا صاحب نے اس الہام کا ترجمہ تو نہیں لکھا۔ مگر مطلب تو ظاہر ہے کہ جیسا رسول خدا صلعم کو قرآن مجید میں حوض کوثر کی خوشخبری دی گئی تھی ویسے ہی مرزا صاحب بھی حوض کوثر دئے جانے کے مدعی ہیں شاید یہ حوض اُن لوگوں کے واسطے ہوگا جنکو رسول خدا صلعم اپنے حوض سے قیامت کے دن ہٹائینگے۔ یعنے فرماوینگے سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ :۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ترغیب الاسلام جلد اول
جواب تہذیب الاسلام
قیمت
ترغیب الاسلام جلد دوم
قیمت
ترغیب الاسلام جلد سوم
عنقریب شائع
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۲۶۴: چاند گرہن و سورج گرہن کی نماز یعنے صلوٰۃ الکسوف کے پڑھنے کا حکم ہے وہ کیوں ہے اور کس طرح سے ہم لوگ مجبور کئے جاتے ہیں کہ یہ نماز پڑھیں اسکا جواب عقلی اور فلسفی مرحمت فرمایا جاوے کہ فلاں وجہ فلاں دلیل سے نماز پڑھنا ضرور ہے۔ راقم سید قطب الدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ انجمن اسلامیہ از معہ دان محلہ محی الدین پورہ:-

ج نمبر ۲۶۴:- ہر ایک شخص کی ایک غایت اور غرض ہوتی ہے وہ اسکو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے ہر ایک کام میں اسے وہ ملحوظ رہتی ہے سرکار کی طرف سے آبپاشی۔ ریل۔ تار۔ ڈاک وغیرہ کے انتظامات ہیں تو ان سے بھی ایک غرض مدنظر ہے کہ رعایا کو آرام ہو اور خزانہ میں آمدن ہو اسیطرح ایک آدمی تاجر ہے اوسکو بھی اپنا نفع اور بڑھ بہتری مدنظر ہے اسیطرح شریعت کی بھی غائت اور مقصود ہے وہ کیا ہے عبادت خداوندی چنانچہ ارشاد ہے کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے) پس اس غرض و غایت کو مدنظر رکھکر جسطرح گورنمنٹ ذرا ذرا سے کاموں کو فائدہ بخش خزانہ کی آمدنی کا ذریعہ بناتی ہے اسیطرح شریعت نے بھی خسوف کسوف کو موقع پر نشان قدرت کا اظہار کر کے بندوں کو خالق کی طرف جھکنے کا حکم دیا ہے اور اگر غور کریں۔ تو پنجوقتہ نمازیں بھی اسی بنا پر ہیں۔ کہ یہ اوقات قدرت کے مظاہر ہیں:

س نمبر ۲۶۵:- سورہ نساء میں جن کنیزوں کے بلا نکاح مرد پر حلال ہونیکا ذکر ہے وہ ہندوستان یا دیگر ممالک میں آجکل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کس وجہ سے نہیں ہیں۔ اور وہ کونسی شرطیں ہیں جنکے پورا کرنے سے کنیز مذکورہ بالا حلال ہو جائیں

س نمبر ۲۶۶:- قربانی و عقیقہ کے بکروں وغیرہ کی کھالوں کو جو مساکین کا حق ہے اسلامی مدارس پر صرف کرنا یا مساکین طالب العلم کو کتب اسلامی یا اخبار خرید کر دیدینا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو قرآن و حدیث سے ثبوت نقل فرمایئے (غوثیہ ارسطا)

ج نمبر ۲۶۵:- کنیز وہ عورت ہوتی ہے جو کفار کی لڑائی میں غلبہ کیوقت مال غنیمت میں ہاتھ آئے یا کسی سے مول لی جائے چونکہ آجکل ایسی صورت نہیں ہوتی۔ اسلئے کنیز کہیں بھی نہیں ملتی

ج نمبر ۲۶۶:- قربانی و عقیقہ کی کھالیں مدارس اسلامی میں وقف کتب میں مساکین کے وظائف میں لگ سکتی ہیں جیسے انکا گوشت ہر ایک شخص کھا سکتا ہے وہی حکم چمڑے کا ہے

س نمبر ۲۶۷: نامعلوم شخص کا حمل ہو تو اس عورت کو حالت حمل میں دوسرے شخص سے نکاح کر لینا جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۶۸: جو شخص نامعلوم حمل والی عورت کا نکاح جانکر کر دے اسکی کیا سزا ہے (علی محمد از موضع سہل ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۲۶۷:- حمل مانع نکاح ہے شخص معلوم ہو یا نہ ہو حدیث شریف میں منع ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے اولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن

ج نمبر ۲۶۸:- گنہگار ہے توبہ کرے۔

س نمبر ۲۶۹:- نماز نافلہ مثل تہجد و وتر کوئی شخص بحالت ملازمت دورہ نہر یا اس قسم کے اور محکمہ کی جو ایک کوٹھی سے دوسری کوٹھی میں جاکر آرام کرتے ہیں بلحاظ خوف سانپ و دیگر اس قسم کے موذیات کے ڈر کر اور خیال خود و کیوجہ سے فرش زمین کو غیر محفوظ سمجھکر اندھیری رات کیوجہ سے چارپائی پر بیٹھکر چارپائی معروف کے اوپر بچھا پاک کپڑا بچھا کر اور چارپائی کو کھینچ تا کر ٹھیک ہموار کر کے پڑھ سکتا ہے یا نہ۔ دوئم صورت مذکورہ کے سوائے کسی اور عذر سے بلا عذر ہی نافلہ نماز یا سنت موکدہ و غیر موکدہ و وتر پڑھ لے تو جائز ہے یا ناجائز۔ سوم بصورت مواقعہ ممنوعہ مثل مزبلہ مجزرہ و مقبرہ وغیرہ ز رد فی الحدیث کو بغرض مذکور لحاظ رکھکر باقی مواقعات میں جیسے کہ چھوٹی تنگی جگہ کی یا ٹین کی چھت یا اور اس قسم کی چیزوں کے اوپر نماز نافلہ تہجد و سنت و وتر مذکورہ بالا جائز سمجھ سکتا ہے یا نہیں چارپائی جو فی زمانہ موجود ہے عہد نبوی میں اس شکل میں موجود ہو یا نہ [illegible]

ج نمبر ۲۶۹:- چارپائی پر نماز کے عدم جواز کی کوئی دلیل ہمیں معلوم نہیں ہے اگر کوئی غائت درجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حدیث میں آیا جعلت لی الارض مسجدا و طہورا یعنے آنحضرت نے فرمایا ہے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا گیا ہے اور چارپائی زمین نہیں ہوتی بلکہ زمین سے اونچی ہوتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ لکڑی کو تخت -

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

کرشن قادیانی کو تازہ الہام ہوا۔ فرج عیسی و من معہ۔ دیکھئے عیسے اور اسکے ساتھی گھبرائے (معنے در بطن قائل)

اسلامی رونق۔ جناب شیخ عبدالحق (سابق پنڈت لشنداس آریہ) آجکل امرتسر میں رونق افروز ہیں۔ انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام دو لیکچر ہوئے تھے۔ لیکچرار چونکہ پہلے لبس ہنود سے تعلق رکھتے تھے آپ ایک لیکچر عرصہ ۵ برس کا ہوا آپ نے اپنے مسلمان ہونے کی وجہ میں فرمایا کہ مباحثہ دیوریا ضلع گورکھپور میں میں آریوں کی طرف سے شریک تھا بس اسی مباحثہ نے میرے دل میں اسلام کا بیج لگا دیا پھر نگینہ کے مباحثہ سے وہ بیج نہ دب سکا۔ آخر میں کھلم کھلا مسلمان ہوگیا۔ اثناء تقریر میں کہا۔ کہ میں گنگوہ میں حضرت مولوی رشید احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں بھی میں نے اپنے اسلام کی وجہ ان مباحثات کو بتایا۔ تو مولوی صاحب موصوف نے فرمایا۔ اگرچہ مولوی ثناء اللہ سے ہمارا چند باتوں میں اختلاف ہے۔ مگر ہماری دعا ہے۔ کہ خدا اوسکو برکت دے وہ اسلام کا شیر ہے اسطرح کفار کے حملوں کو بڑے زور سے نہ صرف روکتا ہے بلکہ اون پر حملے کر کے اون کی جمعیت کو پریشان کردیتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ مجھے ان خدمات دینی کا کوئی فخر نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ؎

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمے کنی　　منت ازو بداں کہ بخدمت گذاشتت

جلسے بڑی کامیابی اور رونق سے ہوتے رہے مزید رونق کی وجہ یہ ہوئی کہ جناب مولوی عبدالسبحان صاحب بلہوری اتفاقاً دہلی سے تشریف لائے اور مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی درخواست پر آپ نے بھی اہالی امرتسر کو محظوظ فرمایا مولانا صاحب کی خوش بیانی کے متعلق ماشاء اللہ کچھ کہنے سننے کی حاجت نہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو ان مباحثات کو فضول جانا کرتے ہیں اور کہاں ہیں وہ لوگ جو لکھا کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے مباحثات بھی جلا دینے کے قابل ہیں۔

شیخ صاحب نے اثناء تقریر میں فرمایا۔ کہ آریہ لوگ مجھے گالیاں دیتے دیتے یہ بھی کہدیتے ہیں کہ یہ سید الشمی مسلمان ہو گیا میں اُنکو یوں فیصلہ کرتا ہوں کہ آکر دیکھ لو کہ ابھی تک میں سب سے ختنہ ہوں۔

ہمارے خیال میں بھی یہ طریق فیصلہ بہت اچھا ہے۔ افسوس ہے کہ آریہ اخبار ابتک انکاری ہیں کہ کوئی پنڈت لشنداس مسلمان نہیں (حکیم صلاح الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

دینا نگر ضلع گورداسپور کی انجمن نصرت الاسلام نے سلطان المعظم کی سلامتی پر شکریہ کا جلسہ کیا اور جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اہلحدیث نے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا جنازہ غائب پڑھکر دعاء مغفرت کی (نامہ نگار)۔

امرتسر میں ابتک امساک باراں ہے جس سے قحط کا سخت اندیشہ ہے۔

مرادآباد میں ہیضہ و تپ لرزہ کی شکایت ہے۔

چوک لکھنؤ میں تین ڈاکوؤں نے ایک صراف کو لوٹ لیا۔

پونا میں ایک مارواڑی کو چوری کا مال خرید نے کے جرم میں چھ ماہ قید سخت و سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی

میدان کلکتہ میں ایک بنگالی بابو کو چند ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔

پرنس آف ویلز کو کلکتہ میں ۲۰ ہزار کا سنجانب میونسپلٹی نذر کیا جائیگا (کس رقم سے ؟)

بیوقت بارش سے بنگال میں کاشت پٹسن میں بمقابلہ دہ سالہ اوسط کے ۶۳۲۰۰ ایکڑ کی کمی ہے۔

امیر کابل جنگ روس وجاپان کے واقعات کو نہایت غور سے دیکھ رہے ہیں۔ اُن کا خیال ہے۔ کہ جو کچھ جاپانیوں نے کیا ہے وہ افغان بھی کرسکتے ہیں

بنارس میں سنسکرت کالج کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ چندہ ہوا جسمیں ۳۰ ہزار روپیہ مہاراجہ بنارس نے دیا۔

نواب جوناگڑھ نے حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی فاحشہ عورت یا بیسوا ۳ ماہ کے اندر شادی نہ کرے گی تو اسکا تمام مال و اسباب ضبط کر لیا جائیگا نواب صاحب کی بیدار مغزی کی جتنی تعریف کیجائے تھوڑی ہے کاش کہ دیگر ہندو اور مسلمانی ریاستیں اسبات کی تقلید کرتی ہوئیں ریاستوں کو شیطنت سے پاک کرسکیں (اسلامی ہدایت کے موافق فاحشہ کا روپیہ کسی کام کا نہیں)

چین میں امریکن تجارت کے خلاف جوش بڑھ رہا ہے۔

روس نے دوسو ملین روبل اندرون ملک سے قرضہ لینے کا اعلان شائع کیا ہے

ahmadimuslim.de

دی بسبیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز بین ملک! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کو جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل لالچی کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پایداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے اسراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہیں جو رنگ و روغن کراتے ہیں۔ اور ہم سے عموماً مال منگا کر باہر بھیجا تے ہیں اس طرح سے خریدار کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کو شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت۔ ہمنے قیمت میں کبھی نسبت تخفیف کردی ہے یعنے بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی لیکن پائیداری پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارا مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریدار ہماری محنت کی داد دینگے

	فی بچہ ۱۲	فی انچ ۱۲	بحساب ۳ فی انچ					کیسیں بکسیں
پیمائش ٹرنک	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	۱۲ فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تالہ جستی ۲ فی انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ٹرنک تین تار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		کیسیں بکسیں سٹیل ۴ فی انچ

نوٹ:۔ لیکن جن کو خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت ذیل پر ہو۔

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک سیکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

در شفا بند سمجھکر مایوس پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور پُر تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں مسلمہ ہیں تو آپ ان کے منگوانے میں پھر کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوا کی استعمال کرنی چاہئے نہیں بلکہ حفظ ماتقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ آپکو ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جاوے یعنی یہ کہ ہمارا جوہر **مصفی خون** کا ضرور استعمال کریں اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہوکر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور تقویت کیواسطے لائف پلز کا استعمال ضروری سمجھیں لائف پلز کا ایک کورس جسمیں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولی عہ

جوہر مصفی خون۔ قیمت فی شیشی خورد عہ شیشی کلاں عگہ

ملہم سلیمانی۔ امراض معدی کے قلع قمع کرنے میں اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ فیبو تل جو برابر ہے سات شیشیوں کے صہ ہے

روغن طلا:۔ خلاف قانون قدرت عمل در آمد کرنیسے نہ صرف اعضاء کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور برپا ہوکر جب عضو اپنے فرائض منصبی سے جواب دینے لگتی ہیں تو زندگی وبال جان ہوکر دیوانگی پیدا ہوتی اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں۔ جسکی قیمت صرف تین روپے ہے۔

خوشبودار منجن۔ قیمت فی شیشی ۱۲

آتشک کی دوائی قیمت عا **بواسیر کی گولیاں** قیمت عہ

آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ (ملنے کا پتہ)

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی

چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR,

الحمد للّٰہ

اہلحدیث

امرتسر ۱۴ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کیلئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔ نمونہ بھی پرچہ بیرنگ ڈاک واپس ہوگا۔ مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیئے۔

معذرت

اخبار کے متعلق مضامین کی کثرت اپنے خیالات کی اشاعت اور ذمہ داری سے اڈیٹر کو جس قدر تکلیف ہوتی ہو کسی دوسرے کو اس پر اطلاع نہیں ہو سکتی اہلحدیث چونکہ ہر ایک میدان کا سپاہی ہے لہذا مضامین کی کثرت اسکے لئے مناسب ہے اس لئے اخبار کی ترقی کرنیکا خیال مدت سے لگ رہا ہے کہ بجائے ۱۲ صفحوں کے ۱۶ صفحہ کر دیئے جائیں اور قیمت میں خفیف سی زیادتی ہو مگر یہ ترقی تب تک نہیں ہو سکتی جب تک

ہمارے دوست

ترقی نہ کریں یعنے مقدور بھر اپنے احباب میں اہلحدیث کی اشاعت کریں اور ہر ایک صاحب کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ حسب طاقت خریدار

ahmadiyyamuslim.de

9 SE 05

بنائیں جب ہمارے دوست پوری توجہ کریں گے ہماری اس کمی کو پورا کر دینگے تو ہم بھی اخبار کے چار صفحہ زائد کر دینگے - انشاء اللہ تعالی -

دوست چونکہ مدت سے لبعض مضامین آئے ہوئے ہیں جنکو برابر دیر ہونے کو کئی دنوں کا اور مدت پڑنے کا خطرہ ہو مگر اُن کے لکھنے والے حضرات کو کسی وجہ سے بدگمانی ہو رہی ہے اسلئے اب کی دفعہ دو ہفتوں کا اخبار اکٹھا نکالا گیا ہے - ناظرین اہلحدیث کی تیز رفتاری پر شاباش کہیں کہ وقت سے ایک ہفتہ پہلے حاضر خدمت ہوتا ہے ۞

مولود شریف پر سوال؟

از سید حسن پھلواری سلمہ

حضرت مولانا! السلام علیکم - ۱۱ - اگست کے اہلحدیث میں جنابنے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مجدد مولوی رشید احمد صاحب جناب مولوی عبدالحی صاحب یہ سب بزرگوار مولود شریف کو بدعت فرماتے ہیں اور قرآن حدیث سے اسکا ثبوت نہیں ملتا ۞

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ہیلا مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے کہاں اور کس کتاب میں اسے بدعت کہا اور ناجائز بتایا ہے؟ اگر بدعت فرمایا ہے - تو بدعت حسنہ و مندوبہ قرار دیا ہے یا ؟ جوابسے مع نقل عبارت مولانا مرحوم جلد مطلع فرماویں ۞ - انتہی

اڈیٹر بیں آپ کے اس سوال کی قدر کرتا ہوں شاباش! اسیطرح مسائل کی تحقیق ہو - تو مفید ہوسکتی ہے لیکن سوائے مولانا عبدالحی مرحوم کے باقی حضرات کی بابت سوال نہ کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ ان کی بابت آپ کو یقین ہے کہ واقعی وہ مولود مروجہ کے مخالف ہیں ایں ہم غنیمت است - پس مولانا مرحوم کا فتوی غور سے سنئے اور بدعت سئیہ یا حسنہ کا فیصلہ آپ ہی کر لیجئے - مولانا کا فتوی یہ ہے -

"قیام بوقت ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ آج کل ہوتا ہے صحابہ اور تابعین و تبع تابعین اور فقہا مجتہدین کے زمانہ میں ہرگز نہ تھا مفسرین اور شارحان حدیث میں سے کسینے اسکو ذکر نہیں کیا نہ اشارۃً نہ صراحۃً نہ فقہا متاخرین نے اسکو تصریحات اور قواعد جزئیات میں اسکو داخل کیا ہے صاحب شامی نے اسکو اصل بدعت کہا ہے اور بعض کتب فقہ میں اسکو بدعت سئیہ لکھا ہے چنانچہ رسالہ تفہیم المسائل میں منقول کتب معتبرہ منقول ہے اسلئے اس میں اختلاف عظیم ہے پس بزرگوار علماء قرون ثلثہ صحابہ تابعین تبع تابعین اور مجتہدین کے زمانہ میں نہ پائیکی وجہ سے اور مفسرین اور شراح حدیث اور فقہاء متقدمین اور متاخرین حتی کہ جو لوگ نفس ذکر ولادت کو جائز کہتے ہیں اُن سے بھی انکار اور صاحب سیرت شامیہ کے اسکو اصل بدعت کہنے کی وجہ سے اور بعض فقہ کی کتابوں میں اسکی خرابی ہونیکی وجہ سے اس کو منع کرتے ہیں اور بدعت سئیہ کہتے ہیں اور آجکل کے بعض خواص اور عوام بوقت آنحضرت کی تعظیم کے شبہ سے بدعت کہکر مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب جانتے ہیں اور اسکو تارک کو بے تمیز بے ادب اور منکر کو کافر سمجھتے ہیں حالانکہ اگر بنظر انصاف دیکھیں تو یہ قیام افراد تعظیم میں داخل ہی نہیں ۞

اور کسی عرب کا کسی فعل کو بعد قرون ثلثہ لینے نوسے برس کی حجت نہیں ابن الہمام اور عینی اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم اپنی کتابوں میں لکھ گئے - دیکھئے جسکا جی چاہے اور بطور استشہاد ایک کتاب کی عبارت لکھے دیتا ہوں ۞

قلت هذا انما كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم والخلفاء الراشدين الى انقضاء القرون الثلثة وهي تسعون سنة فاما بعد ذالك فقد تغيرت الاحوال وكثرت البدع خصوصا في زماننا هذا على ما لا يخفى انتهى ما في العيني لیعنی عینی حنفی نے لکھا ہے کہ سلامتی یعنی اہل مدینہ کا یہ عمل سے اور ان کے عمل کا حجت اور دلیل ہونا اسلئے ہے کہ تھا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین میں قرون ثلثہ کے گذرنے تک کہ وہ نوے برس ہیں لیکن بعد قرون ثلثہ کے پس تحقیق متغیر ہوگئے احوال اور بہت ہوگئیں بدعتیں خصوصاً ہمارے زمانہ میں اور یہی ملا علی قاری نے مستقل ایک رسالہ بدعات مروجین میں لکھا ہے دیکھئے جسکا جی چاہے - (مختصر مجموعہ فتاوی جلد دوم صفحہ ۳۴۳ و جلد اول صفحہ ۳۹۶)

غالباً آپ کے اس سوال کا جواب ہو لیا - باقی آپ کی تحریر میں جو کسی کو

جواب بارہ میں آپ بھیجتے ہیں بوجہ عام مفید نہونیکے درج نہیں ہو سکتیں یہ بتاؤ آپ ہی سے نہیں ہم لوگ آپکے مدمقابل کی بھی کوئی تحریر شائع نہیں کی۔ کیونکہ اخبار سب ناظرین کا ہے پس اڈیٹر کا فرض ہے۔ کہ اگر سب کا لحاظ نہ کر سکے تو اکثر کا تو خیال رکھے اسلئے مضمون نگاروں کو عموماً اور آپ کیخدمت میں عموماً اور آپکے مدمقابل صاحب کیخدمت میں خصوصاً التماس کیجاتی ہے کہ مضمون عام فہم لکھا کریں جس سے ہر ایک پڑھنیو والے کو خواہ وہ پہلے مضمون (مردود) سے واقف ہو یا نہ۔ آپکا مضمون خوب سمجھ میں آجائے

لارڈ کرزن اور خالد بن ولید

اس نوٹ کے لکھنے کا باعث بلکہ حضرت مسیح کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے آجکل لاٹ کرزن وائسرائے ہند کے استعفا دینے کا چرچہ اخباروں میں ہو رہا ہو اور بہت لمبے چوڑے مضامین لکھے جا رہے ہیں لیکن مطلب سعدی دیگر است۔ اہلحدیث کی غرض مثل دیگر اخباروں کے دنیاوی نہیں بلکہ ایک مذہبی ہے۔ لاٹ کرزن نے استعفا کیوں دیا اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ لارڈ کچنر سپہ سالار افواج ہند نے ایک تجویز کی تھی جو لاٹ کرزن کے منشاء کے خلاف تھی۔ اسی ناچاقی میں سپہ سالار نے استعفا دیا جو منظور نہوا۔ اور وہ بجائے خود بحال ہے۔ آخرکار وزراء انگلستان نے لارڈ کچنر کی تجویز سے اتفاق کیا اسپر بات بڑھتے بڑھتے یہانتک نوبت پہنچی کہ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے استعفا دیدیا۔ جو منظور کیا گیا۔ یہ ہے مختصر بیان لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر انگریزی قوم کے ہیروؤں کے استعفا دینے کا۔ اسکے مقابلہ پر ہم اپنے ایک ہیرو (نرنگ) کا حال سنا کر حضرت مسیح کے قول مذکور کی تصدیق لوچتے ہیں

سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار افواج اسلام تھے جس نے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب کے بغاوت فرو کی اور شام کا ملک دمشق تک فتح کیا اتنے میں خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ خلیفہ ثانی کی مصلحت یہ ہوئی کہ حضرت ابو عبیدہ کو (جو خالد کے ماتحت تھے) سپہ سالار کر کے خالد کو اونکا ماتحت کیا جاوے چنانچہ یہ حکم دمشق میں خالد کو عین لڑائی کے وقت پہونچا۔ مگر خالد نے اس حکم کو کس حلم اور حوصلہ سے سنا۔ اللہ اللہ تمام دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ خدا کی رضا جوئی کے لئے کام کرنیوالے ایسے ہوتے ہیں کام تو برابر جاری رکھا لیکن بعد فتح جب مال غنیمت جمع کر کے امام کے پاس لائے تو فرمایا ابو عبیدہ کے پاس لے جاؤ۔ امیر المومنین نے سپہ سالار انکو بنایا ہے میں اونکا ماتحت ہوں اللہ اللہ! یہ جلادت اور یہ حلم حالانکہ خالد کا زور اور فوج کا اوسپر اعتماد اس درجہ تھا۔ کہ اگر خالد اوسوقت ذرہ سا سر ہلا دیتے تو وہ بغاوت ہوتی۔ کہ شاید و باید۔ مگر شاباش کہ ذرا بھی تو چوں نہیں کی سچ ہے

تواضع ز گردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

ادہر ہمارے لاٹ کرزن اور کچنر ہیں کہ ذرہ سے اختلاف رائے پر جسکا تصفیہ حکام بالا دست نے باختیار خود کر دیا۔ آپسے سے باہر ہو کر استعفا دیتے ہیں اور ہندوستان سے یہ شعر پڑھتے ہوئے تشریف لیجانے کو طیار ہیں

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

بے زبانوں کی فریاد

دیکھئے دنیا میں کیا کیا چیز ندارد ہے۔ السلام علیکم ندارد۔ مصافحہ ندارد۔ معانقہ ندارد۔ مزاج پرسی ندارد۔ بڑوں کی عزت ندارد۔ چھوٹوں پر رحم ندارد۔ ہائیں ہائیں ارے میاں خیر تو ہے آپ ہیں کہاں مولوی صاحب کچھ نہ پوچھو۔ زمانہ کی جون پلٹنے سے طبیعت ایسی کشمکش میں ہے جس چیز کو دیکھتے ہو وہ ندارد ہے حسنات کو دیکھو وہ ندارد۔ لیجئے آپ سن ڈالئے بزرگوں میں سے محبت ندارد۔ خوردوں میں سے اطاعت ندارد۔ شریفوں میں وفا ندارد۔ شرافت ندارد۔ ایفائے وعدہ ندارد۔ اسسال ابہیں پانی ندارد۔ اسیوجہ سے فصل خریف ندارد۔ مسلمانوں کے کھیل میں ادب ندارد۔ اخلاق ندارد۔ مسلمانوں میں رحم ندارد۔ انصاف ندارد۔ مسافروں کی خبرگیری ندارد۔ علماء کی عزت ندارد۔ قومی ہمدردی ندارد

ahmadimuslim.de

خوشی ندارد۔ ہمت ندارد۔ خدا و رسول کی پیروی ندارد۔ خیر کی سعی ندارد۔ ہوش ندارد۔ حواس ندارد۔ اخبار کی قیمت ندارد۔ عالموں کی نصیحت ندارد۔ عالموں کی صحبت ندارد۔ یہ ندارد۔ وہ ندارد۔ مگر ایک اور ندارد۔ وہ کیا؟ معلموں کی تنخواہ ندارد۔ کیا اونکو تنخواہ نہیں ملتی؟ جی خوش! آپ بھی تعجب کیساتھ دریافت فرماتے ہیں۔ کیا کبھی آپ پر نہیں گذری۔ لیجئے اونکی تنخواہوں کا کچا چٹھا سنئے اول مدرس کی تنخواہ ہی قلیل اوسپر غضب یہ ہے کہ ایک تنخواہ میں وہ کہ اون بیچارے غریب مدرسوں کو چار چھ ماہ میں تنخواہ ملتی ہے وہ بھی زیادہ دام جمع ہونے سے ہاتھ کی مٹھی نہیں کھلتی ہے۔ بھلا فرمائیے تو سہی کہ مدرس لوگ طلباء کی تعلیم کو کیسے نہ بیگار سمجھتے ہونگے۔ افسوس صد افسوس اے جناب خیر اندیش حاتم صفت سے اصرار کیساتھ ملتجی ہوں کہ اگر آپ اون مدرسوں کو تنخواہ ماہ بماہ عطا فرما دیں تو مجھکو یقین ہے کہ وہ مدرس ایسی خوشدلی اور مدبرانہ کوششوں سے کام دیں۔ کہ جس سے وہ جلد ترقی ہو جائیگی جناب باتیں تو تمہاری باون تولہ پاؤ رتی کی ہیں مگر آج آپ اپنا سارا خواب خیال بدولت کے رد و بدو کہہ گذریگے۔ بہت اچھا اے جناب پھر مراقبہ میں جاتے ہیں ہاں لو مولوی صاحب ذرا اسطرف توجہ دل فرما کر ہمارے خیالی پلاؤں کو بھی تو سن لیجئے۔ نیکوں کی صحبت ندارد۔ حیا ندارد۔ شرم ندارد۔ برکت ندارد۔ کھانوں پر بسم اللہ ندارد۔ تاثیر زبانی ندارد۔ سنت نبویہ ندارد۔ شادیوں میں طریقہ نبوی ندارد۔ باتوں میں صدق ندارد۔ مزدور کی اجرت ندارد۔ مسلمانوں کو مسلمانوں پر رحم ندارد۔ پردہ ندارد۔ جھوٹ میں سچ ندارد۔ گالیوں سے پرہیز ندارد۔ خوش معاملگی ندارد۔ سائل کی مراد ندارد۔ سائل کا جواب ندارد۔ اخباروں میں مضمون شائع ہونا ندارد[1]۔ مسلمانوں میں علم ندارد۔ نماز صلوا کما رأیتمونی اصلی ندارد۔ روزہ ندارد۔ حج ندارد۔ خیرات ندارد۔ صدقہ ندارد۔ کسی کی تواضع ندارد۔ زر و زیور کی زکوٰۃ ندارد۔ بکریوں کی زکوٰۃ۔ گایوں بھینسوں کی زکوٰۃ ندارد۔ خالی عشر دنیا ندارد۔ محبت اسلامی ندارد۔ یہ ندارد۔ وہ ندارد۔ ہم ندارد۔ تم ندارد۔ اسلام کی برکت ندارد۔ افسوس یہ اور وہ سب ندارد۔ پھر ہم کیسے مسلمان ہیں؟ ندارد۔ ارے میاں افسوس کی بات ہے کہ تمنے ایسی لمبی چوڑی دردناک خبر کیونکر سنائی۔ کہ جس سے طبیعت کو اور بھی رنج ہو۔ بس کیجئے اب ختم کیجئے۔ اب ہم ختم کرتے ہیں (رخصت) یغفر اللہ لنا ولکم۔ (راقم نامہ نگار از دیکا بیگا)

[1] بشرطیکہ غیر مفید ہو (ایڈیٹر)

تعزیہ پرستی

(از مستری عظیم بخش صاحب)

بندہ کئی وجہ سے مضمون مندرجہ ذیل ارسال خدمت آنجناب نہ کرسکا اور اسکو اندراج کا وقت میرے خیال میں او سفر ہی تہا۔ اگر میرا خیال درست ہے تو اسکو عدم وقت پہنچنے کی شکایت سے درگذر فرمائیے مضمون ہذا کو اخبار اہلحدیث کے کسی کونے میں جگہ عنایت فرمائیے اور مضمون ہذا کی عبارت میں تغیر و تبدل کرنیکا آپکو اختیار ہے اس مضمون کے دو عنوان درج ذیل ہیں۔ جو مناسب ہو۔ وہ درج فرمائیے

(شاہجہانپور کے تعزیہ داری کا چہلم) یا (چہلم ضمیمہ محرم)

میں ہفتہ عشرہ سے شاہجہانپور میں مقیم ہوں۔ آج دوپہر کے بعد بہت سے مرد اور عورتوں کو جو نام کے مسلمان تھے لباس فاخرہ پہنے ہوئے شہر کے مشرق کیجانب جاتے ہوئے دیکھا۔ ایک برہمن سے جو میرے قریب ہی رہتا ہے معلوم ہوا۔ کہ آج چہلم اور کربلا میں اسکا میلا ہے (جیسے اخبار اہلحدیث نمبر ۴۴ میں یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ملک اودھ میں ہندو بھی تعزیہ پرستی کرتے ہیں) بندہ نے خیال کیا کہ چہلم میلے کو کربلا میں کیا تعلق؟ لہٰذا بغرض تحقیق میں نے بھی وہاں جانیکا ارادہ کیا لیکن من تشبہ بقوم فھو منہ کا خیال ہوکر پھر ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور خاموش ہوا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد انما الاعمال بالنیات کو یاد کرنے سے پھر ارادہ مصمم کیا اور روانہ کربلا ہوگیا شہر کی جانب شرق ایک ندی ہے اسکے نزدیک پہنچکر دیکھا تو واقعی ایک لشکر جرار بتقاضائے خواہشات نفسانی مجتمع ہو رہا ہے اور اس سے وہ تاریخی واقعہ یاد آگیا جو حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید کے مابین بابت خلافت ہوا تھا۔ گویا لشکر کے کرنیل جناب شقی عبداللہ ابن زیاد نہر فرات پر جمع ہو رہے ہیں۔ (یہ مجمع بھی ندی کے متصل ہی تہا) اون ظالموں نے تو امام اور ان کے ہمراہیوں کو صرف ایک دو روز ہی میں شہید کیا تھا اور یہ ہر سال اون کی نقل کر کے اون کی ہتک کرتے ہیں تو کیا یہ اون سے کم ہیں۔ ہرگز نہیں۔ لیکن چونکہ نہر فرات پر سامان آسائش و اد باشی وعیاشی موجود نہیں تھے اسلئے اس مجمع کو میرے نزدیک رام لیلا پر تشبیہ بیجا نہ ہوگا کیونکہ یہاں پر ہر عمر کے مرد اور عورت اور بچہ اور طوائف اور حلوائی اور

کبابی اور نچواڑی۔ اور لباطی اور بُت فروش اور کئی قسم کے تماشے والے موجود تھے رام لیلا میں راون کا بانس اور کاغذ کا بت ہوتا ہے علاوہ ازیں یہاں تعزیے موجود تھے اور انگریزی باجا وغیرہ بڑی دھوم سے بج رہا تھا۔ یہ مرد اور عورت تقریباً بارہ بجے شب کو واپس گئے۔ یہ بات جو مشہور ہے کہ ایسے میلوں میں اکثر لوگوں کی خواہشات بدکاری پوری ہوتی ہیں۔ عجب نہیں کہ سچ ہو۔ کیونکہ ان عورات نے جو ۱۰ بجے دن کے گئی تھیں وہ کیا چیز تھی جو ۱۲ بجے رات تک دیکھی اور دن میں نہ معلوم ہوئی اور شاید یہ اپنے تئیں پردہ وغیرہ احکام شرعی کا مکلف بھی نہیں جانتی ہیں لیکن افسوس کیا ان کے مردوں کو شرم نہیں کہ ان کی بہو اور بیٹیوں کو ہزاروں لوگ غیر محرم بازار میں دیکھتے ہیں مگر ان عورتوں کا ایک دوسرا فریق پورا ہی تھا جبکہ اپنے تئیں ہم وہ لشکر بن ہو کا ثبوت دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ فریق گاڑی اور یکوں اور چھکڑوں میں جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے بیٹھا تھا۔ اور ہزاروں کو اپنی نظر میں سے نکال آیا تھا اور بہتیرے صورت پرست بھی ادھر ادھر ان کے نزدیک ہی چکر لگا رہے تھے۔ افسوس ان عورتوں کو رسول خدا کا یہ حکم کیوں نہیں منوا لیتے۔ جو حضرت نے امہات المومنین حضرت میمونہ اور حضرت ام سلمہ کو کسی نابینا صحابی کے دیکھنے سے منع کرنے کی بابت فرمایا تھا۔ کہ یہ نابینا ہے۔ تو تم تو نابینا نہیں ہو۔ لیکن جب ان کے مرد ہی اس بے غیرتی کو باعث فخر جانیں۔ تو یہ بیچاریاں کیا کریں؟ سارے کربلا میں حسینی اور یزیدی دو فریق تھے اب نہیں معلوم کہ یہ تعزیہ پرست کونسے فریق کے حامی ہیں اگر یہ کہا جائے کہ ظالم کے حامی ہیں تو یزید وغیرہ کو کیوں برا کہتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ مظلوم کے حامی ہیں۔ تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ لوگ پنجہ وغیرہ (شہداء کربلا کے کٹے ہوئے ہاتھوں کی نقل) علم کرتے ہیں۔ شہداء کربلا کی نعش کی نقل بنا کر اس کی تشہیر کرتے ہیں۔ جو کہ خاص یزیدی لشکر نے فتح کی خوشی میں یا حاکم کے حکم سے کئے تھے اور ڈھول تاشے وغیرہ باب شریعت میں ممنوع ہیں۔ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کے لشکر میں آپ کا ہونا کیونکر ممکن ہے۔ علاوہ ازیں تو جب بھی وہ ایک دوسرے کے واسطے نہیں کر سکتے تھے کیونکہ حرام ہے لہذا معلوم ہوا کہ نقال ہونے کے علاوہ یہ اور کسی طرف کے بھی نہیں ہیں اور مسلمان کہلا کر اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں جو اپنے آپ کو بڑے عقلمند جانتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ تعزیہ داری بدعت حسنہ ہے اور اسکی وجہ سے غیر مذاہب کے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں اور اسلامی رعب قائم ہے۔

بدعت کی بابت تو حضرت نے فرمایا ہے کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار۔ اور حسن [illegible] تعزیہ پرستی اور عورتوں کی بے پردگی اور بدفعلی اور باجوں کی دھوم دھام ہی کا نام ہے تو بہت خوب اور غیر مذاہب کے جو لوگ ان باتوں کو دیکھکر مسلمان ہوتے ہیں ان کا مسلمان ہونا ہی کیا ہے وہ کنوئیں میں سے نکلکر کھائی میں گر پڑتے ہیں کیونکہ پہلے تو پتھر وغیرہ کے بت پوجتے تھے اور اب بانس اور کاغذ کا بت پوجنے لگے اور اسلامی رعب اور شان و شوکت کا قائم رہنا اگر انہی فعلوں پر منحصر ہے تو یہ فعل اور ڈھول ہیں بدرجہا موجود ہیں۔ پھر اسلام ہی کی کیا خوبی رہی۔

پیارے اسلام کی نازک حالت کا فوٹو

(از شیخ احمد اللہ صاحب ازہر دہلی)

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

کون نہیں جانتا کہ فی زمانا پیارے اسلام کی کیا حالت ہے؟ پیارا اسلام کس مصیبت میں گرفتار ہے کس آفت میں مبتلا ہے کس کشمکش میں پھنسا ہے کس دکھ درد میں اسیر ہے آہ افسوس پیارے اسلام کی اس نازک حالت کو لکھتے ہوئے [illegible] کبھی شق ہوا جاتا ہے جدھر غور کرو۔ ہائے اسلام پیارے اسلام کی [illegible] ہے ہائے ہائے اسلام ایسا جگر خراش لفظ ہے جسکو سنکر دل میں درد ہوتا ہے۔ درد میں آہ۔ آہ میں ٹیس۔ ٹیس میں کراہ کراہ میں اُف نکلتی ہے! پیارا اسلام کس کس مصیبت کے عالم میں گرفتار ہے کیسے دگرگوں حالت ہو رہی ہے ایک طرف تو آریہ وغیرہ مخالفین اسلام اسلام پر دانت چبا رہے ہیں ہر طرح سے حملہ کر رہے ہیں حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں کہ پیارا اسلام اس عالم سے یا کم از کم آریہ ورت (ہندوستان) سے قطعاً نیست و نابود ہو جائے پیارے اسلام کا نام سوا کوئی بھی باقی نہ رہے۔

بلکہ حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹ جائے شب و روز اسلام پاک اور جناب لولاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سرگرم ہیں پنڈت لیکھرام آریہ مقتول وقت مرگ یہ فقرہ کہہ مرا ہے کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو۔ اسپر ہمارے آریہ بھائی کیسے کیسے حاشیے چڑھاتے ہیں۔ اپنی قوم کو کن کن الفاظ میں کیسا کیسا جوش دلاتے ہیں۔ شاباش ہے آریہ قوم کو اور اسکے اس جوش قومی کو شاباش۔ آہ پیارے اسلام کی مخالفت کرنا ان لوگوں کا ادنیٰ پیشہ ہو رہا ہے بچہ بچہ مسلمانوں پر حملہ آور نظر آتا ہے خواہ اوسکی لیاقت ستیارتھ پرکاش ہی تک محدود ہو۔ مگر اپنے لیکچر یا وعظ میں اسلام اور بانی اسلام پر ضرور حملہ کرے گا۔ اس آریہ قوم نے ایک یہ بھی رزولیوشن لکھا ہے کہ جو کوئی اسلام کی تردید میں کتابیں لکھے اوسکو انعام دیا جاوے خاص اسلام کے خلاف لیکچر دینے والے آپدیشک رکھے گئے ہیں خاص اسلام و قرآن کی مخالفت میں رسالہ جاری کیا گیا ہے وہ رسالہ بھی کوئی معمولی رسالہ نہیں بلکہ ۲۰۰ صفحہ ضخامت کا ماہواری رسالہ عرصہ سے جاری ہے اور یہ سب باتیں صرف آریہ مقتول کے اسی فقرہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو کو مدنظر رکھکر عالم ظہور میں لائی گئی ہیں۔ غرضیکہ کوئی طریقہ کوئی دقیقہ ان لوگوں نے پیارے اسلام کے نیست و نابود کرنے میں باقی نہیں چھوڑا ہے۔ آہ سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی و اسم گرامی حقارت سے لینا قرآن پاک کی سربازار تحقیر کرنا تو انکا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ان پڑھ بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے میں یہ گروہ انسان کسی طرح مردود شیطان سے کم کوشش نہیں کرتے ہیں کلیات آریہ مقتول ستیارتھ پرکاش۔ ترک اسلام۔ تہذیب الاسلام وغیرہ کتابیں دیکھنے والے اصحاب بخوبی جانتے ہیں کہ یہ فرقہ اسلام پاک اور نبی کریم کی شان میں کیسے کیسے مغلظات استعمال کرتا ہے۔ آہ کیا اس سے پیشتر بھی کبھی کسی نے پیارے اسلام کی نسبت ایسے ایسے گندہ الفاظ استعمال کئے ہیں آہ کبھی نہیں ہرگز نہیں آہ اسلام کے مخالف پہلے بھی تھے ہاں پیارے اسلام کے معاند بھی تھے۔ مگر کیا ایسے مغلظات استعمال کرتے تھے ہرگز نہیں آہ! پھر کیا ہوا کچھ نہیں۔ کچھ تو ہمارے علماء کی غفلت ہے اور کچھ زمانے کی نیرنگی آہ ؎

ہم ہی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے!

کچھ شک نہیں۔ کہ اگر ہمارے علماء خواب شیریں سے بیدار ہوں اور آپس کی نااتفاقی کو جو آکاس بیل کی طرح پیارے اسلام پر پھیل رہی ہے دور کرنا شروع کردیں۔ اور ادہر مخالفین کو جو دیمک کے مانند شجر اسلام میں چمٹی ہیں جڑ سے رگڑنا شروع کردیں جیسا کہ بعض علماء کر رہے ہیں پھر دیکھیں پیارے اسلام کی حالت کیا نکلتی ہے۔ مگر نہیں اگر آریہ سماج اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہے تو دوسری طرف ہمارے علماء کرام آپس میں ایکدوسرے کو کھائے جاتے ہیں شب و روز بجائے اتحاد و اتفاق کے تفرق و نفاق کو تقویت دے رہے ہیں۔ جہاں کسی نے ذرا بھی انکی منشا کے خلاف کام کیا۔ پس فوراً مورد لعن طعن ہو گیا کفر کے فتوے استنجوں کے ڈھیلوں یا برسائی کیڑوں کی مانند جدھر دیکھو بکھر رہے ہیں۔ اگر ذرا بھی چوں کی فوراً چھپوا دیا اخباروں میں شائع کردیا آہ! افسوس اگر کسی نے انکے خلاف آمین کہی یا رفع یدین کیا۔ فوراً جھگڑے پر آمادہ ہوگئے۔ گویا اس بیچارہ نے حدیث کے خلاف کیا ہے۔ نعوذ باللہ۔ اگر کہیں فاتحہ خلف امام پر جھگڑا ہے تو دوسری طرف میلاد وغیرہ مسائل پر ہاتھا پائی ہے۔ کہیں تقلید عدم تقلید پر مباحثہ ہے کہیں مقلدین غیر مقلدین (اہلحدیث) کو در عدالت جھنکا رہے ہیں کہیں اہلحدیث مقلدین کو عدالت دکھا رہے ہیں۔ اگر ان سے اور آگے بڑھو تو مرزائیوں چکڑالویوں سے جا چمٹے خیر یہ بھی غنیمت مگر افسوس تو یہ ہے کہ وہ اس سے آگے بڑھنا جانتے ہی نہیں۔ آہ! پیارے اسلام کی حالت پر نظر تو کیجئے۔ ایک طرف تو ایک صاحب مسیح موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں دوسرے صاحب حاشیوں کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ تیسرے صاحب کہتے ہیں کہ قرآن سے نکی روحانی آیات کو علیحدہ کرو۔ چوتھے صاحب فرماتے ہیں۔ کہ آؤ ہمسے روحانی علاج کراؤ۔ ہمنے روحانی مدرسہ کھولا ہے ہم نیچری سب ایک دوسرے کے خلاف ہیں اسلئے خوب ایکدوسرے پر لعن طعن ہو رہے ہیں آہ! افسوس آخر یہ ہیں کون؟ لاریب پیارے اسلام کے افراد ہیں اپنے قیاسی یا اجتہادی غلطی سے ایک دوسرے کے مخالف ہو رہے ہیں یہ سب گلشن اسلام کے پھول ہیں کسی میں زیادہ خوشبو ہے کسی میں کم۔ غرضیکہ یہ سب ایک ہی باغ کے پھول ہیں اگر نظر غور و فکر سے دیکھا جائے تو فوراً یہ شعر زبان پر آتا ہو گا ؎

بہر رنگیکہ خواہی جامہ میپوش * من انداز قدت را میشناسم

ahmadimuslim.de

مگر نظر انصاف سے دیکھئے کون رگ و ریشہ میں تعصب ایسا سرایت ہو گیا ہو کہ یہ کچھ کرنے ہی نہیں دیتا ہے جہاں ذرا اختلاف ہوا۔ پس فوراً دو کوڑی کو کفر کا فتویٰ خرید لیا گیا۔ درحقیقت کفر ہے بھی بڑا ارزاں کوڑی کوڑی کو بھی کوئی نہیں پوچھتا ہے آہ! افسوس پھر وہی کلمہ نکلتا ہے کہ ہائے اسلام تیرا کیا حال ہے تو کس حالت میں ہے تیرے عمل کا کیا حال ہے آہ! کون آنکھ ہے جو اسلام کی ایسی نازک حالت پر آٹھ آٹھ آنسو نہ روئیگی۔ کون دل ہے جو اس نقشہ کو دیکھکر پاش پاش نہ ہوگا اُف غضب ہائے یہ اختلاف تو پہلے زمانہ میں باعث رحمت تھا۔ کیا اب یہی باعث زحمت ہو گیا آہ افسوس ؎

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا ✽ ولیکن مدار اُسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا ✽ خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا

آہ! آجکل یہ اختلاف بجائے مسلمانوں کے دیگر اقوام کو عموماً آریہ سماج کو خصوصاً فائدہ دے رہا ہے اور پیارے اسلام میں اختلاف باعث بغض و عناد ہو رہا ہے۔ سچ ہے ؎

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اُس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے

مسلمانو! او غیرت مند مسلمانو! سنتے ہو یا نہیں اگر چند روز اور یہی حالت رہی۔ تو خوب یاد رکھو ؎

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اسکا
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

میرے پیارے مسلمان بھائیو! اے سید الانبیاء کے حلقہ بگوش غلامو! اٹھو جاگو ہوشیار ہو۔ خود سنبھلو۔ دوسروں کو سنبھالو۔ ابھی وقت باقی ہے لو ؎

غافل! تجھے گھڑیال یہ کرتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اے میرے پیارے علماء! اب آپس کے تفرقہ کو مٹاؤ! واسطے تو تُو میں میں کو موقوف کرو۔ دیکھئے آپ لوگوں کے اختلاف نے ہم عوام کا کیا حال کیا ہو مخالفین اسلام کو کیسا موقعہ دیا ہے وہ کیسے بغلیں بجا رہے ہیں کیسی باچھیں کھلا رہے ہیں لاریب آپکے اختلاف کا نتیجہ ہے میں راست راست کہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ آپس میں اتفاق کریں تو ہم عوام کا نفاق حرف غلط کی طرح عالم ہستی سے مٹ جائے مگر ہمکو امید نہیں ہے کہ آپ لوگ اتفاق کیطرف رخ بھی

کریں کچھ شک نہیں کہ زیادہ تر نفاق کا بیج بونے والے یہی علماء ہیں ہم اپنے ناظرین کو ایک مفت کا جھگڑا دکھلانا چاہتے ہیں جو اڈیٹر ہمدرد نے اڈیٹر اہلحدیث سے چھیڑا ہوا ہے۔ فریقین یعنے ہمدرد اور اہلحدیث کی تحریر کا موازنہ اگر کیا جائے تو اوسکو ایک دفتر چاہئے میرا فیصلہ یہ ہے کہ اہلحدیث کی تحریر سے ملائمت کی بو آتی ہے اور ہمدرد کی تحریر سے جہالت ٹپکتی ہے ہماری تصدیق وہ حضرات خود کرینگے جو دونوں پرچوں کو انصاف سے دیکھتے ہونگے یہاں پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں کہ (۱) ہمدرد اسلام آگرہ نے یہ چھیڑ کیوں کی؟ (۲) ایسی سخت تحریر کیوں ہوتی ہے؟ الجواب:۔ حکیم ابوالغنی علیصاحب نے نگینہ سے مباحثہ نگینہ برائے ریویو خدمت اقدس روانہ کیا آپنے اوس پر چند اعتراض جڑ دئے حکیم صاحب نے اعتراض کیا آپنے ہمدرد اسلام میں شائع کر دئیے (۳) چونکہ مناظرہ مرتبہ اڈیٹر اہلحدیث ہے اہلحدیث نے اون اعتراضوں کے جواب مگر مختصر دئے اور بتلا دیا کہ مولانا اسکا یہ مطلب ہے مگر مولانا ایسے کب تھے کہ اپنی نسبت کوئی تحریر دیکھ سکتے۔ نہ معلوم کب سے خار کھائے بیٹھے تھے اس موقع کو غنیمت سمجھا اڈیٹر اہلحدیث کو خوب ہی بے نقط سنائیں مولوی ابوالوفا صاحب نے چاہا کہ مولانا صاحب کو ٹھنڈا کر دیں ورنہ مخالفین ہنسینگے پھر ملائم طریقہ سے سمجھا دیا۔ مگر مولانا ابوالفرح کب ٹھنڈے ہونے والے تھے اور بھی آگ بگولا ہو گئے چار پانچ پرچوں میں سلسلہ خوب چلے پھپھولے پھوڑے اور بہت تیری دوست تیری کر کے ہولئے دیگر بزرگان دین پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ چنانچہ ہمدرد اسلام مجریہ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ ہجری کے صفحہ ۲ میں مولوی ابوالوفا کی تحریر۔ آپ دیوبند و گنگوہ کے علماء سے علیحدہ ہے پھر فرماتے ہیں کہ وہ علماء دین کہ جن کو عقائد اندر باہر کچھ بھی اثر نہیں رکھتے اور مکان مذہب کی طرح جیسا وقت ہیں ویسا کرتے ہیں ایسے انسان کو الگ تھلگ رہنا بہتر ہے پھر صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں کہ جب کوئی ایسا عالم یا اونکا ہم عقیدہ جماعت میں امام بنتا ہے کہ جو میلاد رسول کو حرام کہتا ہے اور کالے کاگ کھانا ٹھیک جائز ہی نہیں بلکہ خود کھاتا اور دوسروں کو کھلانا نیکی ترغیب دلاتا ہو۔ تو اوسکے پیچھے معلوم ہونے پر مولانا ابوالفرح شریک جماعت نہونگے تو اونکا یہ فعل کوئی بیجا نہیں — ان ہر دو تحریروں سے کیا معلوم ہوا کسی حاشیہ غاشیہ کی ضرورت نہیں ہے زبان حال سے اپنے مدعا کو ظاہر کر رہی ہیں صرف یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ یہ تحریر اڈیٹر ہمدرد اسلام کی کن علماء کی نسبت ہے

پس سنئے حضرت مولانا محمود حسن صاحب مدرس اعلیٰ دیوبند حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہہ حضرت مولانا حافظ احمد صاحب دیوبند مولانا محمد حسن صاحب مرادآباد مولانا حاجی احمد علی صاحب میرٹھ وغیرہ علمائے احناف حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی مولانا شاہ عین الحق صاحب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری مولانا مولوی عبد الغفور صاحب داناپوری مولانا ابو رحمت حسن صاحب محدث مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ علمائے کرام ہیں۔ جناب ایڈیٹر ہمدرد بدعت کے خیال ناقص میں اپنے اندر باہر کچھ بھی اثر نہیں رکھتے ہیں یہ سب ان کا بیان صریح بہتان ہے نعوذ باللہ من ذالک صفحہ ۱ کی تحریر خاصکر علمائے دیوبند گنگوہ وغیرہ کی نسبت ہے آپ کے زعم ناسد میں علمائے دیوبند میلاد نبی کریم کو حرام کہتے ہیں اور اس کا کرنے والے کو ضلال لا حول ولا قوۃ خوب سمجھے میلاد رسول اللہ کو کوئی بھی حرام نہیں کہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ پہلے اپنے دوست ہمدرد بدعت کو علمائے دیوبند اور علمائے اہلحدیث کے اقوال سے میلاد کا جواز دکھلاؤں اس کے بعد اپنے دوست سے دربارہ میلاد کچھ سوال کروں۔ پس غور فرمائیے مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری اپنے فتاوے کے صفحہ ... میں فرماتے ہیں۔ کہ ذکر کرنا پیدائش ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح روایتوں کے ساتھ ہو موجب خیر و برکت ہے سطرے لغایت ملاحظہ کرو۔ مولانا رشید احمد صاحب کا فتوے عدم جواز قیام میں ہے اور براہین قاطعہ علی ظلام انوار ساطعہ کے صفحہ ... کو ملاحظہ کیجئے جہاں صاف صاف مرقوم ہے کہ ذکر میلاد فخر عالم علیہ السلام کو کوئی منع نہیں کرتا۔ اسکے بعد اصلاح الرسوم مولانا اشرف علی صاحب کی بھی ملاحظہ فرمائیے اب آئیے میں آپکو علمائے اہلحدیث کے اقوال جواز محفل میلاد دکھلاؤں اہلحدیث ... جلد ۲ صفحہ ... کے کالم ایک میں ایک فتوی دربارہ محفل میلاد درج ہے جسمیں مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کون نہیں جانتا کہ بلا شبہ محمود ہے الخ اور مولانا صدیق حسن خان صاحب کلمۃ الحق میں فرماتے ہیں۔ کہ در پردہ مبادا کہ مدعا از تحریر ایں ادلہ آنست کہ ذکر کیفیت ولادت باسعادت خیر البشر و یا نقل احوال برکت اشتمال آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام از محذورات و ممنوعات است حاشا وکلا۔ بلکہ یاد کردن و درود فرستادن بر رسول مقبول و ادراک حقائق حالات آنجناب صلعم اگر خالی از محرمات و مکروہات باشد و بطور ورد و وظیفہ بود۔ موجب فرحت بسیار و برکت بشیار و مثمر ثواب روز افزوں و منتج حسنات گوناگوں است از علامات صدق و اتباع محبت و کمال ایمان و ہر کہ بہرہ از نعمت اسلام و دولت ایمان دارد۔ زینہار لائق تفحص نشود سمجھ جائیے گا اجی بدعت حامی سنت ایں قسم سخن بلب آشنا کنندہ نہاں بعد مولانا موصوف نے چند اشعار نعتیہ رقم کئے ہیں ان تحریرات سے اظہر من الشمس ہے کہ نفس ذکر میلاد کو کوئی عالم بھی نہیں منع کرتا ہے خواہ مقلد ہے یا اہلحدیث سب موجب خیر و برکت کہتے ہیں اب سنئے میرے چند سوال؟

۱ براہ مہربانی آپ میلاد مروجہ کو جسمیں کثرت روشنی بھی ہو پڑھنے والے بھی خوش الحان امرد ہوں گے ساز بھی ہو وقت ذکر تولد قیام بھی ہو احادیث صحیحہ سے ثابت فرمائیے۔

چونکہ احادیث صحیحہ سے ثبوت غیر ممکن ہے بجز اسکے کہ حسان رضی اللہ عنہ ممبر پر کھڑے ہو کر آنحضرت کی مدح کیا کرتے تھے جسکو میلاد سے کوئی مطلب نہیں اسلئے سوال

۲ یہ ہے کہ آپ صحابہ ہی کے زمانے میں ایسی مجلس کا ثبوت دیجئے مگر یہ بھی غیر ممکن پس سوال

۳ آپ کی آسانی کے لئے یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی اقوال سے ایسے محفل کو ثابت فرمائیے جنکے ہم اور آپ معتقد ہیں اگر یہ بھی محال ہو تو سوال

۴ سنئے کہ ائمہ اربعہ کے اقوال سے اچھا انکو بھی نظر انداز کر دیجئے امام محمد رح اور امام ابو یوسف کے اقوال سے سہی اگر وہی جواب غیر ممکن ہو تو سوال:۔

۵ خیر القرون میں آپ اسکا وجود ہی ثابت کیجئے اچھا لیجئے ہم آپ کی خاطر ایک سوال اور کرتا ہوں کہ مسلہ موجبہ ہیئت کذائیہ پر آپ اجماع ہی دکھلائیے جسوقت آپ اجماع دکھلائینگے اسوقت ہم بتلا دینگے کہ زمان حدوث محفل میلاد میں کسقدر علما مخالف تھے اور آپ کسقدر ہیں۔

رہا یہ کہ کالے کاگ کہا نیکو علمائے دیوبند حلال کہتے ہیں بعض غلط ہے علمائے دیوبند نے جو کچھ اسکے متعلق تحریر کیا ہے وہ سابقین کے اقوال سے ہو چکا ہے باقی رہا مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث پر آپکا حملہ اسپر ہے کوئی نوٹس نہیں لینگے اور مولانا صاحب سے بھی یہ عرض کر

ahmadimuslim.de

کہ آپ بھی صبر کیجئے ہرگز جواب کے واسطے قلم نہ اٹھائیے۔ ناظرین خود فیصلہ کر لینگے آپ بھی واقف ہیں کہ

ان اللہ مع الصابرین

کرشن قادیانی کا دعویٰ نبوت ورسالت

(گذشتہ اشاعت سے پیوستہ)

(۶) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۲۳ میں وہ ہو نہا۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین صفحہ ۲۵ میں ترجمہ ہمنے دنیا پر رحمت کے لئے تجھے بھیجا ہے۔

(ف) مرزا صاحب بذریعہ الہام بمقابلہ آنحضرت محمد صلعم کی طرح رحمت اللعالمین ہونے کے بھی مدعی ہیں شائد وہ طاعون وغیرہ کی پیشگوئیاں اسی واسطے کرتے ہیں

(۷) اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۶ میں وہ ہو نہا۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ صفحہ ۳۶ میں ترجمہ اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا جو کچھ تم سنتے ہو۔ یہ خدا کی وحی ہے۔

(ف) قرآن مجید میں جیسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر بات کو خدا کی وحی کہا گیا۔ ویسا ہی مرزا صاحب بذریعہ الہام ہر ایک بات کو خدا کی وحی کہتے ہیں مگر ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مرزا صاحب کے مریدوں سے چند سوالوں کے جوابوں کا طلبگار ہوتا ہوں:۔

اے مرزائیو! اگر مرزا صاحب کا یہ دعوی کہ میری ہر بات خدا کی وحی ہے تمہارے نزدیک درست ہے

تو سوال یہ ہیں۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۶ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ عنقریب تمام ہندو مسلمان ہو جائینگے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دیگا۔ اس بات کو عرصہ گیارہ بارہ سال کا گذر چکا ہے:۔

(۱) اس عرصہ میں خاص قادیان میں کتنے ہندو مسلمان ہوئے ہیں:۔

(۲) اور تمام ہندوستان کے ہندوؤں کے مسلمان ہونے میں کتنا عرصہ باقی ہے۔

(۳) ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۶ میں لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۶ء میں مجھکو یہ الہام ہوا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں تمہارے نکاح میں آویگی۔

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۸ میں لکھا ہے کہ ۱۸۹۱ء میں سخت بیماری کی حالت میں مرزا صاحب کے دل میں پہلے الہام کے باعث یہ خیال ہوا۔ کہ اب تک مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے میرا نکاح کیوں نہ ہوا۔ شائد پہلا الہام میں نے غلط سمجھا ہے تو دوسرا الہام ہوا۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ یعنے یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے اور تو کیوں شک کرتا ہے۔

(۴) آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۴۰ میں اپنے الہام کا ترجمہ لکھتے ہیں وہ ہو نہا اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ اپنے رب کی قسم سچ ہے۔ تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہمنے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھکر منہ پھیر لینگے کہ یہ کوئی پکا فریب یا جادو ہے۔

(ف) اگر سچ مچ ہی خدا نے مرزا صاحب کا نکاح اس عورت کیساتھ باندھ دیا تھا۔ تو پھر بغیر طلاق اور بغیر موت مرزا صاحب اس عورت کی شادی دوسرے شخص کیساتھ کیوں ہو گئی ؟

(۵) اور اس عورت کی شادی ہو جانے کے بعد مرزا صاحب نے اشتہار میں ظاہر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اس عورت کا خاوند ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۹۲ء تک مر جائیگا۔ مگر یہ بھی غلط نکلا۔ کیونکہ آسمانی منکوحہ کا دوسرا خاوند میعاد مقررہ کے اندر فوت نہ ہوا۔ بلکہ وہ اب تک خدا کے فضل سے زندہ ہے۔

(۶) اور اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۴ میں جسکو مرزا صاحب نے ۱۹۰۰ء میں تصنیف کیا ہے لکھتے ہیں۔ کہ یردھا الیک اور حاشیہ میں لکھتے ہیں یردھا الیک سے صاف ظاہر ہے کہ ایک دفعہ اس عورت کا جانا اور واپس آنا شرط ہے۔

(ف) مرزا صاحب نے ۱۷ برس کے عرصہ میں ایک عورت کے شوق میں چند الہام کہے جو غلط ہی نکلے ناحق صادق خدا پر جھوٹ بولا ہے حال یہ ہے اس کے الہامات کا جسکو دعوی ہے وحی ہر بات ہے:۔ الا فاعتبروا یا اولی الابصار ابھی باقی ہے

ahmadimuslim.de

رنجش بے سود

(از مولوی محمد صاحب دہکانی)

اللہ جانے آج کل ہمارے علمائے حقانی کو جو لعنت لا یخافون لومۃ لائم کے ہیں۔ ان صاحبوں کو کیا ہو گیا ہے کہ آئے دن ایک نہ ایک خلش پیدا ہوتا رہتا ہے ابھی جنگ تقلید وغیرہ سے پورے طور پر فراغت نہیں پائی ہے کہ اب اس زور شور کے ساتھ آپس میں تردید رفع وقت سمع اللہ لمن حمدہ کے کہ حدیث مرفوعہ سے ثبوت جسکا پایا جاتا ہے ہونے لگی اور پھر ایسے پیرایہ میں الفاظ خلاف تہذیب مثل پیٹ جھاڑ کے زبان و قلم سے نکال نکال کر خم ٹھونکنے لگی۔ اور یہ خیال دوڑانے لگی کہ ہمنے اچھا جواب دیا ہے کیا خوب ایک عتاب نامہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء کے اہلحدیث میں شائع ہوا تھا۔ اُس مضمون سے ہمنے ان دیگر سے نیت کا مضمون ٹھیک رہا تھا یہ ہی سمجھکر جواب نہیں لکھا کہ کسی قسم کی بدگمانی اور جھگڑا نہ پیدا ہووے بڑی خرابی تو یہ ہے کہ یہ بحث اخباروں میں شائع ہو اور ہمارے علماء کرام جن پر پوری طور پر اعتماد جملہ موحدین کا ہے سکوت کو کام میں لا رہے ہیں۔ آگے افسوس بقول کسی کے ؎

نہ دل کچھ کہا نہیں جاتا ✣ اور بن کہے رہا نہیں جاتا

ہمارے علماء میں جدھر دیکھو۔ ادھر خانہ جنگیوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ تیں میں اور تو تو کا ڈنکا بج رہا ہے انا اللہ الخ اور بڑے بڑے علماء اسپر ہماری زبان کو تھامے ہوئے سکوت میں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں کیا قیامت کا خوف نہیں۔ کتمان حق کا جامہ کیوں نہیں اتارتے۔ جمود دیہاڑ ہو قلم کو اوٹھا کرکے حق بات کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ارسال کا ثبوت ہو ظاہر کرکے مشرق مغرب میں بذریعہ اخبار پھیلا دیں اس سے بڑھکر اور کوئی خوشی کی بات نہیں معلوم ہوتی۔ کیوں کتمان حق پر تکیہ لگائے آرام سے چین کر رہے ہیں کیوں نہیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دکھلاتے ؎

پھرا ہے علم کا دریا شناور تیر کر آوے
وگرنہ تاباں لگے جو ہاتھ لاکر سبکو دکھلاوے

واسطے بحال علماء امرتسری خصوصاً مولانا عبد الجبار صاحب و مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری و مولانا شمس الحق صاحب کیوں آپ نے سکوت اختیار کیا ہے اگر جنگ و جدال سے مزا آتا ہے تو بس خوب تماشا کیا کیجئے۔ عند اللہ اسکے جواب دہ آپ ہی ہونگے اور ہم لوگ ماجور و مصیب ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر حدیث ارسال کی نہ ملنے کی وجہ سے سکوت ہے تو بس ہمارا بھی رفع یدین کا پورا پورا ثبوت ہے باقی السلام علیکم ورحمۃ اللہ یغفر اللہ لنا ولکم

لیس للانسان الا ما سعیٰ

مکرمی جناب اڈیٹر اہلحدیث! السلام علیکم۔ گیارہ اگست کے اہلحدیث میں میرے مضمون "لیس للانسان الا ما سعیٰ" کی جناب مولوی عبد السلام صاحب اعظمی نے تردید کی اور اسپر اعتراضات کئے ہیں لہذا جواب بھی آپ ہی کی خدمت میں ارسال ہے۔ تاکہ آپ اُسے شائع فرما کر مجھے ممنون کریں۔ وہو ہذا۔

لیجئے سنئے! میں نے آیت لیس للانسان الا ما سعیٰ میں جو لام تملیک کا لکھا ہے آپ پوچھتے ہیں کہ یہ کس اسلامی تفسیر میں لکھا ہے؟ فلاں فلاں تفسیر میں میرے پیش نظر ہیں کسی میں اسکا ذکر نہیں جناب! انہیں چند تفاسیر میں اسلامی تفسیروں کو محدود نہ کیجئے اور نظر کو ذرا اور وسیع فرمایئے۔ روح المعانی جو سید آلوسی محقق عراق کی نو جلد میں بہت ہی معتبر تفسیر ہے ملاحظہ ہو۔ اس آیت کی تفسیر میں ہے:۔

ونحوہ کلام ابن عطیۃ قال والتحریر عندی فی ہذہ الایۃ ان ملاک المعنی ہو اللام من قولہ سبحانہ "للانسان" فاذا حققت الشیٔ الذی حق الانسان ان یقول فیہ لی کذا لم تجدہ الا سعیہ وما یکون من رحمۃ بشفاعۃ او رعایۃ اب صالح او ابن صالح او تضعیف حسنات او نحو ذلک فلیس ہو للانسان ولا یسعہ ان یقول لی کذا وکذا الا علی تجوز والحاق بما ہو لحقیقۃ (جلد ۸ - ص ۲۷)

اِس سے بھی واضح طور سے سنئے "تفسیر جامع البیان" اجکو

ایک زمانے میں اہلحدیث نے بڑی آب و تاب سے شائع کیا تھا) میں آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھا ہے:- اومعناه لا یملك شیئا غیر ذلك وان كان قد یحصل له بفضل الله وبدعاء الغیر وصدقته له نفع لكن هو لا یملك ذلك (جامع البیان برحاشیہ جلالین مطبوعہ دہلی ص۴۳۲)

ان تفسیروں کے علاوہ اور کتابوں میں بھی اکثر علماء نے اس آیت میں لام تملیک کا لکھا ہے تحفة المحبین شرح احیاء العلوم (ص۲۸۵ جلد ثانی) میں علامہ زبیدی محدث جنکی قطع نظر اس کے کہ تمام دنیا سے اہلحدیث میں فرید عصر گذرے ہیں نواب صدیق حسن خانصاحب نے بھی اتحاف النبلاء میں بہت کچھ مدح سرائی کی ہے تحریر فرماتے ہیں:- وذهب بعض اهل البدع من اهل الكلام الى عدم وصول شیء البتة لا الدعاء ولا غیره وقوله مردود بالكتاب والسنة واستدلال بقوله تعالى وان لیس للانسان الا ما سعى مدفوع بانه لم ینف انتفاع الرجل بسعي غیره وانما نفى ملك غیر سعیه واما سعي غیره فهو ملك لساعیه فان شاء ان یبذله وان شاء ان یبقیه لنفسه وهو سبحانه وتعالى لم یقل انه لا ینتفع الا بما سعى۔

اور قریباً ایسا ہی ملا علی قاری حنفی محدث شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں اور کچھ تغیر کیسا تھ مذکورہ عبارت کو لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ- وبین الامرین فرق بین فاخبر الله تعالى ان لا یملك الا سعیه الى قوله وهو سبحانه لم یقل لا ینتفع الا بما سعى

اچھا ان کو چھوڑیئے اور آیئے! میں آپکو فرقہ اہلحدیث کے پیشوا و مقتدا اور اخص الخواص جنکو راس المحققین وتاج المدققین وناصر السنہ وشیخ الاسلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور جنکی مدح و ثنا میں فرقہ اہلحدیث نے تجزو کا جزو سیاہ کر ڈالا ہے۔ اور مجلدات تیار کی ہیں یعنی ابن قیم اور ابن تیمیہ کے پاس لیچلوں۔ یقین ہے کہ آپ ان کی باتوں پر ضرور وثوق اور ان کے ارشاد کو تسلیم کرینگے کتاب الروح (ص۲۰) میں علامہ ابن قیم لیس للانسان الا ما سعى کی تفسیر میں لکھتے ہیں وقالت طائفة اخرى القرآن لم ینف انتفاع الرجل بسعي غیره وانما نفى ملكه لغیر سعیه الى قوله وهو سبحانه لم یقل لا ینتفع الا بما سعى۔ وكان شیخنا یختار هذه الطریقة ویرجحها دیکھئے یہ بھی لام تملیک کا لیتے

اور فرماتے ہیں کہ اسی کو ہمارے شیخ (ابن تیمیہ) اختیار کرتے اور ترجیح دیتے تھے)

افسوس اور سخت حیرت ہے کہ علامہ ابن تیمیہ جنکی تعریف و توصیف سے اتحاف النبلاء وغیرہ کے صفحے کے صفحے بھرے پڑے ہوں۔ اور جنکا رتبہ اہلحدیث کے نزدیک اتنا ہو جتنا کہ ہم لوگوں کے نزدیک حضرت سیدی ومولائی محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت خواجہ خواجگان حبیب اللہ خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہما وقدس سرہما العزیز وغیرہما کا رتبہ ہو۔ ان کے قول و تفسیر پر تعجب کیا جاوے اور ایک نئی بات سمجھی جاوے یہی باتیں دلوں میں اس خیال کا باعث ہوتی ہیں کہ اس زمانے کے اہلحدیث اگلے محدثین واہلحدیث کے مسلک وطریقے پر نہیں ہیں اور آپکا یہ سوال و تعجب آپ لوگوں کی قصر نظر پر دال ہو آپ لکھتے ہیں کہ "ہاں اگر آپ فرماویں کہ یہ آیتیں اگلی امتوں یا کفار کے لئے خاص ہیں۔ تو میرے پاس کیا بلکہ تمام اسلامی دنیا میں بجز خاموشی اسکا جواب نہیں ہے" سبحان اللہ۔ جناب! میں نے تو ایسا نہیں کہا اور نہ کہونگا لیکن ذرا آپ اپنی مذکورہ بالا تفاسیر یا تفسیروں کو ملاحظہ فرمایئے کہ کن کن بزرگوں نے آیت مذکورہ کو اگلی امتوں یا کفار کے حق میں یا منسوخ کہا ہے۔

ایک جماعت اس امر کی قائل ہے کہ یہ آیت اگلی امتوں یا کفار کے حق میں ہے جیسا کہ تفسیر نیشاپوری۔ تفسیر کبیر وغیرہما اور کتاب الروح وشرح الصدور وغیرہ سے پتہ لگتا ہے۔ اور حضرت عکرمہ اور ربیع ابن انس وغیرہما اسی طرف گئے ہیں جیسا کہ تفسیر روح المعانی (جلد ۹ ص۲۲) میں ہے وقال عكرمة كان هذا الحكم في قوم ابراهيم وموسى عليهما السلام واما هذه الامة فللانسان منها ما سعى وما سعى غيره الخ۔ وقال الربيع الانسان هنا الكافر واما المؤمن فله ما سعى وما سعى له غيره۔ وكذا في شرح الصدور للسيوطي اور حضرت ابن عباسؓ اور ایک جماعت اس کے منسوخ ہونے کی قائل ہے جیسا کہ تفسیر ابن جریر طبری و تفسیر روح المعانی وغیرہ میں ہے اور ابن حزم ظاہری محدث نے اپنے رسالہ ناسخ و منسوخ میں اسی مسلک کو اختیار کیا ہے لکھتے ہیں کہ- قوله تعالى وان ليس للانسان الا ما سعى نسخت بقوله والذين آمنوا واتبعتهم الاية الخ (رسالہ الناسخ والمنسوخ برحاشیہ جلالین جلد ۲ ص۲۰۰)

ابن حزم ظاہری کو آپ لوگوں کا چھوڑ دینا ایک اور بھی عجب عجاب ہے

* کیا آپ کے نزدیک وہ ایسے نہیں؟ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

لانکم تعلمون قدرہ وتبحرہ فی العلوم النقلیۃ وسعۃ نظرہ فی دقائق القرآنیۃ والحدیثیۃ

جناب اعظمی صاحب! آپ نے جن تفسیروں کے نام گنوائے ہیں اگر ان میں لام تملیک کا ذکر نہیں تو اور توجیہات ہیں لیکن کسی مفسر نے سوائے معتزلی یا معتزلی العقائد کے۔ اس آیت سے نفی انتفاع پر استدلال اور ایصال ثواب کا انکار نہیں کیا ہے جیسا کہ مولوی احمد حسن شوکت نے بالکلیہ انکار کیا ہے افسوس ہے کہ آپ بھی ان کی تائید کرتے ہیں کہ آیت مذکورہ کے تو وہی معنی ہیں جو فرقہ اہلحدیث کے ایک مقتدا شخص نے بیان کیا۔ مگر الزام سے بچنے کے لئے پھر جلدی سے آیت کو عام مخصوص منہ البعض کہہ کر انتفاع کے قائل ہو جاتے ہیں لیکن واضح رہے کہ آپ کے مقتدا آیت کو عام مخصوص منہ البعض بھی نہیں کہتے تو بالکلیہ انتفاع کا انکار ہے۔

تیسرا لطیفہ بھی بے دلیل نہیں۔ مینے تو لطیفہ ہی کے کہا ہے اور علماء نے استدلال لکھا ہے ملا علی قاری منح الازہر شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:۔
والجواب ان الذی اهدی ثواب عمل لغیرہ سعی فی ایصال الثواب الی ذلك الغیر فیكون له ما سعی بهذه الآیة ولا یكون له ما سعی الا بوصول الثواب الیه فكانت الحجة لنا لا علینا ۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ جو عمل علے غیر منہاج الشریعۃ ہوگا وہ لغو ہوگا۔ لیکن ایصال ثواب تو مشروع و ماموربہ ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ قرآن خوانی کا ہبہ نماز کا ہبہ۔ عرس کے قل کا ہبہ فاتحہ وغیرہ کا ہبہ کس طرح ثابت ہوا؟ افسوس ہے کہ آپ ایک ایسے امر کا انکار کرتے ہیں جس کے قائل ومجوز بڑے بڑے علماء سلف ہیں جیسے حضرت امام احمد ابن حنبل[1] حافظ شمس الدین بن عبد الواحد المقدسی ابو محمد سمرقندی حافظ ابن حجر عسقلانی امام محمد غزالی۔ ابو محمد عبد الحق (صاحب کتاب العاقبہ) علامہ ابن قیم (پیشوائے اہلحدیث) علامہ زبیدی محدث وعلامہ جلال الدین سیوطی وملا علی قاری اور ایک جماعت عظمیٰ محدثین کی مثل امام عبد الوہاب شعرانی وشاہ ولی اللہ محدث وشاہ عبد العزیز محدث اور قاضی شوکانی امام اہلحدیث ومولوی اسمعیل شہید پیشوائے اہلحدیث ونواب صدیق حسن خانصاحب مقتدائے اہلحدیث وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے ایصال ثواب بطریقہ ہدیہ وہبہ کے جواز کے قائل ہیں۔ مگر آپ کے نزدیک غیر مشروع ہے۔

دیکھئے! فتح القدیر شرح ہدایہ کتاب الحج باب الحج عن الغیر اور شرح الصدور (صفحہ ۱۳۰) وغیرہ میں ہے کہ حضرت علی مرتضی علیہ السلام سے یہ حدیث مروی ہے اخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل هو الله احد عن علی مرفوعاً من مر علی المقابر وقرأ قل هو الله احد احدی عشرة مرة ثم وهب اجره للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔ اور اسی شرح الصدور (صفحہ ۱۳۰) میں ہے اخرج ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائده عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الکتاب وقل هو الله احد والهکم التکاثر ثم قال اللهم انی جعلت ثواب ما قرأت من کلامك لاهل المقابر من المؤمنین والمؤمنات کانوا شفعاء له الی الله تعالی

پیشوائے اہلحدیث علامہ ابن قیم کتاب الروح (صفحہ ۱۸۱) میں جمہور سلف اور خاصکر امام احمد ابن حنبل کا مسلک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وقال ایضا ای الامام احمد اقرأ آیة الکرسی ثلث مرات وقل هو الله احد وقل اللهم ان فضله لاهل المقابر اور شرح الصدور میں ہے وفی الاحیاء للغزالی والعاقبة لعبد الحق عن احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرؤا بفاتحة الکتاب والمعوذتین وقل هو الله احد واجعلوا ذلك لاهل المقابر فانه یصل الیهم (صفحہ ۲۱) دیکھئے! فاتحہ کا پورا طریقہ مذکور ہے۔ غرض بہتیرے آثار واخبار اس بارہ میں موجود ہیں احادیث گو ضعاف کہے جاویں۔ لیکن مجموعہ طرق کا درجہ حسن ہو جاتے ہیں جیسا کہ شرح الصدور (صفحہ ۲) میں ہے کہ فمجموعها یدل علی ان لذلك اصلا وبان المسلمین ما زالوا فی کل عصر یجتمعون ویقرؤن لموتاهم من غیر نکیر فکان ذلك اجماعاً۔

یہ شبہ کہ ہبہ میں تملیک وقبضہ شرط ہے عجب طرح کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ تملیک وقبضہ محسوسات میں ہوتا ہے اور ایصال ثواب محسوسات میں سے نہیں۔ ورنہ کیا آپ اسکا ثبوت دے سکتے ہیں کہ انسان اپنے لئے جو کچھ حسنات وخیرات وسعی کرتا ہے۔ اسکی اسے تملیک حاصل ہو جاتی اور وہ اسپر قابض ہو جاتا ہے؟

کتاب الروح میں آپ کے علامہ ابن قیم نے مختلف جگہوں پر مسئلہ ہبہ کی بحثیں کی ہیں۔ مطبع دائرۃ المعارف حیدرآباد سے منگا کر ملاحظہ کیجئے

[1] امام احمد بن حنبل پہلے اسکے منکر تھے پھر رجوع کیا جبکہ انہیں اس بارہ میں اثر ملگئی کما فی شرح الصدور صفحہ ۱۳۰ وکتاب الروح صفحہ ۱۸۱ من شاء فلیرجع الیهما

ahmadmuslim.de

ایک جگہ (ص۳۰۹ میں) لکھتے ہیں۔ وانا ننتفع بالاسقاط بعض ولذالک ینتفع بالھبة والاھداء ولا فرق بینھما فان ثواب العمل حق المھدی الواھب فاذا جعله للمیت انتقل الیه کما ان ما علی المیت من الحقوق من الدین وغیره ھو محض حق الحی فاذا ابرأه وصل الابراء الیه وسقط من ذمته فکلاھما حق للحی فای نص او قیاس او قاعدة من قواعد الشرع یوجب وصول احدھما ویمنع وصول الاخر الخ۔

ھدایہ باب الحج عن الغیر میں ہے الاصل فی ھذا ان الانسان له ان یجعل ثواب عمله لغیره الی قوله عند اھل السنة والجماعة۔

علامہ شوکانی امام المحدثین نیل الاوطار کی جلد دوم ص۳۰۹ میں لکھتے ہیں وقد اختلف فی غیر الصدقة من اعمال البر ھل یصل الی المیت فذھب المعتزلة الی انه لا یصل الی المیت شیء واستدلوا بعموم الایة وقال فی شرح الکنز ان للانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره الی قوله ویصل ذلک الی المیت وینفعه عند اھل السنة

کتب حدیث کے باب الصوم الصدقہ یا باب الجنائز میں شراح کے اقوال دیکھئے

مسک الختام میں جناب نواب صدیق حسن خانصاحب فرماتے ہیں شیخ در ترجمہ گفتہ در آثار قرأت فاتحة الکتاب ومعوذتین وقل ھو اللہ وگرد انیدن ثواب برائے اہل مقابر آمدہ است۔

امام عبدالوہاب شعرانی کشف الغمہ (ص۲۵ جلد اول) میں فرماتے ہیں کہ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلعم یحث علی الدعاء والصدقة القرب المھداة للاموات عن اقاربھم واخوانھم ویقول ذلک کله ینفعھم الخ۔

زبدۃ النصائح میں مولانا اسمٰعیل شہید مرحوم پیشوائے اہلحدیث کی تقریر شرح وبسط سے موجود ہے اور سارا زور اسی کے جواز وصول پر قایل ہیں ص۱۳ و ص۱۲ وغیرہ غور سے ملاحظہ ہو۔ تطویل کے خوف سے نقل نہیں کر سکتا۔

جناب من! باوجود ان آثار واخبار واقوال کے۔ پھر بھی اگر آپ اس سے انکار کردیں۔ تو اس کا کوئی جواب نہیں۔ لیکن ذرا انصاف شرط ہے وما علینا الا البلاغ ؎

ان عدت عدنا وان دافیت وافینا
وان ھجرت فانا قل تکافینا

(الراقم خاکسار حسن پھلواروی)

ایک حنفی دوست کا عنایت نامہ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے اخبار مطبوعہ ۱۱ اگست ۱۹۱۹ء میں ایک مضمون بعنوان مسئلہ فساد اور نجدی میری نظر سے گزرا۔ راقم مضمون نے شروع میں ماخوذ از فتاوے مولانا عبد الحی صاحب لکھکر آپکو اس مضمون کے مطالعہ کی ترغیب دلائی ہے۔ مگر دیباچہ مضمون میں ایسی دراز دستی کی ہے کہ الامان۔ اس مضمون کو حد سے زیادہ گندہ ہونیکی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ نے کبھی حاشیہ پر اعتراض کر لیا کہ مضمون سخت ہے اور ایسے سخت الفاظ کا لکھنا اخلاق نبویہ کے خلاف ہے۔

راقم مضمون کی دریدہ دہنی اور دراز زبانی کی کوئی انتہا نہیں لفظ لفظ پہ ہانی ہی پی کر کوس رہا ہے اس پر بھی اسکو یہ زعم ہے کہ وہ یوسے اور وہ قبیل ایسکے کرمیں اس شخص کو اسکی بداخلاقی پر متوجہ کرکے اسکو توبہ ومعذرت کرنے کی ترغیب دول نہیں ناظرین با تمکین کو اسی اخبار کے صد۔ کے مطالعہ کی تکلیف دیتا ہوں۔ کوئی عبدالسلام صاحب اعظمی بذیل عنوان لیس للانسان الا ما سعیٰ مضمون کے ابتدا میں یوں قمطراز ہیں۔

"وہابی کا لفظ جو محض دل دکھانے کو استعمال کیا جسکی ممانعت گورنمنٹ سے ہو چکی ہے ہم نہیں سمجھتے کہ آپ لا تنابزوا بالالقاب صرف صحابہ کے لئے تھی یا تمام امت محمدیہ کے لئے"

آب قابل غور یہ امر ہے کہ ایک ہی فرقہ کے ایک رکن تو لفظ وہابی کو دل دکھانے والا لفظ بتادیں اور دوسرے رکن دنیا کی تمام گالیوں کو دوسرے کے حق میں روا رکھیں۔ ناظرین! خود ہی غور فرمادیں۔ کہ ہم لوگوں پر ہمیشہ سخت زبانی کا الزام لگایا جاتا ہے لیکن کوئی صاحب لطفہ نمونہ مضمون زیر بحث کی سی گندگی کسی مقلد کی طرف سے بحق غیر مقلدین بتا سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

(۲) اس میں شک نہیں۔ کہ بعض لوگ اب بھی وہابی کا لفظ لکھدیتے ہیں لیکن

ahmadimuslim.de

یہ لفظ جیسا عبد السلام صاحب کا خیال ہے دل دکھانیوالا نہیں انکو یاد ہوگا۔ کہ جب اہلحدیث کا لقب آپ نے اختیار نہیں کیا ہوا تھا۔ اس زمانہمیں آپ لوگ فخر سے اپنے آپکو وہابی کہتے تھے بلکہ ایک شعر ہر ایک اہلحدیث کی زبان پر ہوتا تھا جسکا مفہوم یہ ہے کہ وہابی کہ معنی میں رحمان والا (نسبت طرف وہاب کہ اسماء و صفات الٰہیہ سے ہے) اور بد وہابی نہیں وہ شیطان والا ہے مجھکو وہ شعر یاد نہیں ۔مگر آپ کو ضرور یاد ہوگا۔ البتہ بعض یورپین مصنفین (مثلاً ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر) نے لفظ وہابی کے معنے باغی لکھے اسلئے اس لفظ سے آپ لوگوں کو چڑھ ہو گئی۔ مگر اس لفظ کے معنے باغی کسی طرح نہیں ہو سکتے انہیں دنوں میں آپ لوگوں نے اپنے لئے لفظ محمدی تجویز کیا۔ لیکن جب یاروں نے اسپر یہ حاشیہ چڑھایا کہ وہابی نے الاصل غلط لفظ تھا۔ کیونکہ اس فرقہ کی ابتداء محمد ابن عبد الوہاب سے ہے نہ کہ عبد الوہاب سے اسلئے محمدی ٹھیک ہے تاکہ نسبت بطرف اصل ابتدا کرنیوالے کے ہو اسکے بعد آپ لوگوں نے اپنے لئے لفظ موحد[2] تجویز کیا جو ابتک بھی باوجود اختیار کرنے لقب اہل حدیث کے آپ اپنے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جب اس لفظ میں بھی یہ نقص محسوس کیا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر موحد مسلم ہو۔ کیونکہ عیسائیوں میں فرقہ یونیٹیرین موحد ہے کفار میں بھی بعض فرقے موحد ہیں مگر وہ مسلمان نہیں۔ برخلاف اسکے یہ صحیح ہے کہ ہر مسلمان موحد ہے کیونکہ اسلام مرادف ایمان بالتوحید و بالرسالۃ کا علم ہے اسلئے مولوی صاحب موصوف نے بڑی غور و خوض کے بعد لفظ اہلحدیث اپنے لئے تجویز کیا۔ لیکن یہ لفظ بھی ازروئے انصاف کسی طرح سے آپ لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہو سکتا بلحاظ استدلال بالحدیث تمام اسلامی فرقے جو احادیث نبوی کو مانتے اور واجب العمل سمجھتے ہیں اہل حدیث ہیں یہ دوسری بات ہے کہ کسی فرقہ کے نزدیک صحاح ستہ معتبر ہوں اور کسی کے نزدیک اور کوئی مجموعہ۔ بہرحال حدیث پر عامل ہیں اور اگر امر عام کو آپ لوگ خاص بھی کرنا چاہیں تو لیجئے آپ کے فخر فرقہ (جنکی بدولت آپکو اہل حدیث کہلانا نصیب ہوا) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اصل مقررہ کے مطابق ہم آپکی تسلی کر سکتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف رسالہ نصیحت نامہ کے صفحہ ۳ میں بذیل "الجواب" تحریر فرماتے ہیں کہ اہل حدیث و اہلسنت ہونیکا مناء صرف کتب الحدیث سے استدلال نہیں ہے یہ استدلال تو غیر اہلحدیث حنفیہ شیعہ وغیرہ بھی کرتے ہیں۔ بلکہ مناط اہلحدیث اہل سنت ہونیکا اہل حدیث و اہلسنت کے اصول کی پابندی ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو فرقہ اصول کا پابند ہے وہی اہلحدیث ہے مولوی صاحب نے استدلال بالحدیث کو تو الگ ہی رکھدیا۔ پس آپ لوگوں کے لئے اس لفظ کی کوئی تخصیص نہ رہی جب ہم سب اہل حدیث ہیں تو کوئی لفظ مابہ الامتیاز ضرور ہونا چاہئیے۔

اب میں اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ راقم مضمون زیر بحث نے ایک دفعہ برا بھلا کہنے پر کفایت نہ سمجھی بلکہ لگاتار گالیاں دیتا چلا گیا ہے۔ چنانچہ پہلے اس نے لکھا کہ:-

"اسواسطے کہ بعض مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں سیرت میں عزازیل کے بھی استاد ہیں"

یہ لکھکر اسکا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اور پھر یوں ارقام کیا کہ:-

"ان سکار مولویوں کو رجوع کبھی نصیب نہ ہوگا اور رجوع انکو کتوں کی موت مار ڈالیگی"

(ہر چند کہ راقم مضمون مقلد نہیں اور تقلید شخصی کو کفر و شرک جانتا ہے مگر برخلاف اپنے مسلک کے کتوں کی موت کی خواہش میں اُسنے مرزا کادیانی کی تقلید کی۔ خدا تعصب کا ناس کرے۔ تعصب بری بلا ہے)

اسپر بھی انکی تشفی نہیں ہوئی ۔دوسری دفعہ پھر لکھ مارا کہ یہ مولوی جو کہ بصورت انسان ہیں لیکن شیطان ہیں (برائے خدا یہ تو بتا دیویں کہ لچے میں آپ کو تو کوئی مولوی کچھ نہیں کہتا تھا۔ اگر ایسا ہو تو آپ بڑا غضب کرتے ہیں اور ہاں یہ بھی تو بتا دیجئے کہ تمام مولوی جو اختلافی مسائل پر بحث کرتے ہیں آپ کے خطاب کے مستحق ہیں یا خاص کسی فرقہ سے آپکو عداوت ہے اگر پہلی بات ہے تو ہمیں آپکو ایسے مولویوں کی فہرست بنا کر بھیجدو نگا افسوس کہ آپ نے ضد اور عداوت کے جوش میں دیکھا یہ بھی نہ دیکھا کہ اختلافی مسائل تو امام بخاری نے بھی بیان کئے پس ایسے نازیبا الفاظ علے العموم لکھنا کس طرح زیبا ہیں۔

اسکے بعد پھر لکھتے ہیں کہ "یہ گمراہ جاہل مولوی اپنے ہمراہ تمام عوام الناس کو گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی فکر کر رہے ہیں۔ مگر میری دانست میں یہ مولوی مجسم شیطان قابل اس سزا کے ہیں کہ ان کو توپوں پر دم کرا دیا جاتا۔ تاکہ پھر کبھی دوسرے مولانا صاحبان کو اس قسم کے فعل بد کرنے کی جرأت

[2] چونکہ لفظ موحد ۔۔۔ الے الغیر کا اشتباہ ہوتا تھا اسلئے بدل دیا گیا تو کیا برا کیا ۔ لا تقولوا راعنا پر غور کرو ۔ راقم

نہ ہوتی۔ مگر مجھکو ایسا کرنے سے قانون سرکار مانع ہے ورنہ میں ان شیطان صورتوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتا" اس میں شک نہیں کہ آپکو خدا و رسول کی اتباع سے تو کام ہی نہیں اگر آپ اطاعت خدا و رسول کو اپنے لئے لازمی بناتے تو ایسے ناشائستہ اور بد تہذیبی کے الفاظ نہ لکھتے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ اگر آپ کے بس میں ہوتا۔ تو آپ تو یوں سے بھی اڑا دیتے مگر مالک و صالح حقیقی نے ہر ایک کو اسکی سرشت اور طبیعت کے موافق اختیارات دئے ہیں سچ ہے خدا گنجے کو ناخن نہیں دیتا و لنعم ما قیل و انعم ما قال

گربہ مسکیں اگر پر داشتے * تخم گنجشک از جہاں برداشتے
ایں دو شاخ گاؤ گر خر داشتے * ہیچکس را در جہاں نگذاشتے

تعجب ہے کہ پہلی سطروں میں تو مولویوں کو صورت انسان سمجھا اور سیرت میں البتہ جو چاہا کہدیا لیکن غصہ اور عداوت نے طبیعت پر اسقدر قبضہ جمایا کہ چند سطریں لکھنے کے بعد اُن کے تصور میں صورتیں بھی شیطان نظر آنے لگیں جو لوگ فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں انکو سوائے ذات معبود مطلق کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا پس ہر ایک کیواسطے یہی قاعدہ ہو۔

ہاں صاحب! اتنا تو بتا دیجئے کہ فعل بد سے آپ کی کیا مراد ہے آپ شرم کیوں کرتے ہیں جو فعل بد کسی نے آپ کے مقابلہ میں سرزد ہوا ہو اسکو ظاہر کر دیتے تاکہ اسی ایک کو عبرت ہوتی اگر ایک نے فعل بد کیا ہو تو آپ تمام دنیا کے مولویوں کو کیوں کوستے ہیں؟!

اسکے بعد آپ یوں در افشانی کرتے ہیں کہ" پس اس تحریر سے ان بد خلق لوگوں کو آگاہی ہو دے کہ وہ آپس میں فروعی مسائل نہ چھیڑیں" سبحان اللہ چشم بد دور۔ آپکا خلق تو بلا کا ہے ایسے خلق کا نمونہ ابتدائے آفرینش عالم سے نہیں ملا۔ یہ تو بتائیے کہ مولوی آپ جیسا خلق رکھیں اگر اسیکا نام خلق ہے جو آپ سے ظاہر ہو رہا ہے تو مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں اس خلق سے حصہ نہیں ملا۔ ہر ایک مسلمان کو خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اخلاق نبویہ کا حصہ عطا فرما دے اور آپ کے سے اخلاق سے خدا دشمنوں کو بھی بچا دے۔

آخری حملہ جو پٹنوی نامہ نگار نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ" ایسے مولویو! مزدوری کرو اور کھیتیاں جوتو اور مخلوق خداوندی کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرو۔ ورنہ اول جو گروہ جہنم میں جائیگا تمہیں لوگ ہو گے" ہاں صاحب اگر خداوند کریم آپکو جہنم کا داروغہ مقرر کر دے تو تعجب نہیں کہ آپ لوگوں کو زبردستی جہنم کیطرف بھیجدیں مگر آپ اطمینان رکھیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ امر خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ جسکو چاہے جنت میں بھیجے اور جسکو چاہے جہنم میں بھیجے۔ ہاں آپ کی یہ نصیحت بجا ہے کہ لوگوں کو راہ راست پر لانیکی کوشش کی جاوے لیکن اس کوشش کا نتیجہ بھی کسی کے اختیار میں نہیں تمام دنیا اگر نصیحت پذیر ہو جاوے ہے۔ مگر جن لوگوں کی طبیعت میں ضد۔ عداوت اور تعصب نے گھر کر لیا ہو۔ وہ اس نعمت سے بے بہرہ ہی رہینگے آخر دنیا میں ہی تو وہ لوگ بھی ہیں جنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور یہ بھی یاد رکھو کہ انہو آپکو ایسے لوگ خواہ کتنا ہی مومن اور مسلمان ظاہر کریں مگر فیصلہ ہو چکا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔ پس فرمائیے کہ ایسے لوگوں کو بیچارے مولوی کس طرح راہ راست پر لا سکتے ہیں۔

ناظرین غور فرماویں کہ مضمون نگار مذکور نے اسقدر زبان درازی مولویوں کے کس جرم پر ظاہر کی ہے صرف یہ جرم کہ وہ اختلافی اور فروعی مسائل پر بحث کرتے ہیں لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسکو پہلے سوچ لینا چاہئے تھا کہ جس مضمون کی تمہید میں اُسنے ناپاک الفاظ کا استعمال کیا ہے کیا وہ اتفاقی اور اصولی مسئلہ ہے سنو میاں! اختلافی مسائل صحابہ کرام کے زمانہ سے شروع ہوئے اور قیامت تک رہینگے کوئی محدث یا فقیہ دنیا میں ایسا نہ نکلیگا جسنے فروعی اور اختلافی مسائل پر بحث نہ کی ہو۔ تم خود سوچو کہ ہندوستان میں کس نے اختلافی مسائل کی بحث میں ابتدا کی آپ لوگوں کے طریقہ کے پھیلنے سے پہلے تمام ہندوستان اختلافات اور فساد سے بچا ہوا تھا مگر آپ لوگوں کا قدم مبارک جب سے ہندوستان میں آیا۔ اُسی دن سے فتنہ و فساد مفقودات اتفاق شروع ہو گئے اور اسی باہمی نفاق نے آج مسلمانوں کو اسقدر ذلیل کر رکھا ہے کہ الامان۔ با ایں ہمہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اختلافی و فروعی مسائل میں بحث کرنا منع ہے

جس اخبار میں مضمون نگار نے اپنا مضمون چھپوایا ہے اسکی کوئی اشاعت ایسی ہو گی جسمیں فروعی اختلافی مسائل ہوں کسی نہ کسی مسئلہ کا اظہار ہو یا کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کی کوئی تصنیف ایسی ہوگی جسمیں اختلافی مسائل پر بحث نہ ہو۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ مضمون نگار مذکور نے کیوں اختلافی مسائل کی آڑ میں

اپنی اندرونی حالت کا نقشہ اخبار میں کھینچا ہے۔

سنو میاں لکھنوی! اختلافی و فروعی مسائل پر بحث کرنا تو کسی صورت سے ممنوع ہوا یا ممنوع نہیں ہو سکتا۔ البتہ بحث میں تہذیب اور احتیاط کی شرط ہو البتہ اگر کوئی بُری بات ہے تو وہ یہ ہے جو آپ نے اپنے مضمون میں دکھلائی۔

ہر چند کہ بحکم جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا و دیگر آیات قرآنیہ کے اگر آپ کی نسبت ایسی ہی دلشکن باتیں تحریر کر دی جاتیں تو ہمارا حق تھا۔ مگر ہم عفو سے کام لیتے ہیں کیونکہ عفو کو بہ نسبت قصاص کے زیادہ درجہ حاصل ہے لیکن چند ایک باتیں بطور نصیحت کے لکھدینا ضروری ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسے و ہارون علیہما السلام کو فرعون سے ہمکلام ہونے کے لئے بھی یہ حکم فرمایا کہ قولا لہ قولا لینا یعنے فرعون کے ساتھ نرم کلامی سے پیش آنا اور آنحضرت صلعم کو بھی حکم فرمایا کہ وجادلھم بالتی ھی احسن ۔ یعنے مخالفین سے احسن طریق سے مجادلہ کرو یعنے محبت و نرمی سے پیش آؤ۔ پس آپ غور فرماویں کہ جب کفار کے ساتھ ایسے خلق کی تعلیم دی گئی ہے تو کیا جائز ہو سکتا ہے کہ اہل اسلام بلکہ اہل اسلام کے علماء کی نسبت ایسے درشت الفاظ استعمال کئے جائیں جو پنجاب کے چوہڑے بھی زبان سے نہ نکال سکیں۔

بالآخر میں اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی حدیث بخاری سے نقل کرتا ہوں اور توجہ دلاتا ہوں جبکہ آپ لوگ قرآن شریف پر (قولاً نہیں بلکہ فعلاً) ترجیح دیتے ہیں:۔ اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کان فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان ۔ واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر۔ فجر کے معنے مرقات میں یوں لکھے ہیں کہ ای شتم ورمی بالاشیاء القبیحۃ

اب میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم بطفیل اپنے حبیب پاک کے ہم سبکو نیک اخلاق بناوے اور ان علامتوں سے بچے رہنے کی توفیق عطا فرماوے

آمین:۔

خاکسار غلام احمد اخگر امرتسری

(اڈیٹر) ہمنے خود ہی نامہ نگار کو سخت کلامی پر متنبہ کر دیا تھا اس لئے[1] جواب کی حاجت نہ تھی بہر حال ابتو کوئی کسر نہ رہی۔ آئندہ کو اس نزاع کے متعلق تحریرات درج نہ ہونگی۔ ہاں اصل مسئلہ کے متعلق انکار نہیں

سچے مسیح کی قبر

ایک ہے انسان جسکی دو زباں + یہ تو ہیں بس میرزائے قادیاں

دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۷۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں وہو ہذا۔ یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا زندہ ہو گیا۔

ف ۱۔ اس عبارت سے بقول مرزا صاحب دو امر ظاہر ہیں (اول) یہ کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ہوا۔ (دوم) گلیل میں دفن ہونے کے بعد دفن شدہ جسم زندہ نہیں ہوا۔

اور ستارہ قیصرہ ہند کے صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں وہو ہذا۔ ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔

(سوال) اے مرزائیو! ایمان سے ہی سچ کہو کہ بقول مرزا صاحب مسیح علیہ السلام گلیل میں تو فوت ہوئے اور مدفون شدہ جسم بھی پھر زندہ نہیں ہوا۔ تو پھر کشمیر میں اُن کی قبر کس طرح سے ہو گی۔ تم کچھ عقل سے بھی کام لیا کرتے ہو یا اندھے مقلد کی مانند ہو۔ تم دیدہ و دانستہ حق اور باطل میں فرق نہیں کرتے ہو یا حق کی طرف رجوع کرنا عار سمجھتے ہو۔ تم کس طرح ایسے شخص کی بات پر اعتبار کرتے ہو جسکو اپنے قول پر ہی اعتبار نہیں رہتا۔ تم جلد توبہ کرو۔ ورنہ میرے سوال کا جواب دو۔ کہ دو رنگی کیوں آپکے مرشد صاحب کی ازالہ اوہام کی عبارت سچی یا ستارہ قیصرہ ہند کی۔

الراقم:۔ اللہ دتا از جھنگ

تاثیر الخمار

(از جناب ڈاکٹر رامانند صاحب جگادہری ضلع انبالہ)

چونکہ میرے خیال میں اہلحدیث اخبار امرتسر اسلامی اخبارات میں ایک خاص اخبار ہے۔ کیونکہ اس کے مضامین خصوصیت سے ایک اعلے درجہ کی

[1] کب اور کس مسئلہ میں؟ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ترتیب سے مرتب ہو گئے ہیں اسلئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اسی شریف اخبار کے ذریعہ سے حفظ صحت کے متعلق پبلک کی خدمت میں کچھ عرض کیا جاوے سیدھے کو اُلٹا سمجھنا یا اُلٹے کو سیدھا سمجھنا یا سیدھے کو سیدھا اور اُلٹے کو اُلٹا سمجھنا یہ پبلک کے علم اور عقل پر موقوف ہے۔

چونکہ ہمارے پاس چند معززین کے خطوط ہمارے مضمون کی تائید میں موصول ہوئے ہیں اور اُنہوں نے ظاہر کیا ہے کہ واقعی ایسے مضامین نہایت مفید عام ہیں اسلئے ہم حتے المقدور مضامین کو درج کرانے کی کوشش کرینگے۔

اے واعظانِ دین! اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ لوگ تہ دل سے کوشاں ہیں کہ خلقت راہ راست پا وے۔ دین حق پر قایم ہو۔ لوگوں کے عمل برائیوں سے پاک ہوں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آپکو معلوم ہوگا کہ جب کسی مقام پر بدمعاشوں کے مجمع کی تشریف آوری ہوتی ہے تو شریف آدمیوں کے مجمع کو وہاں سے فی الفور ہٹ جانا پڑتا ہے اس طرح سے جبکہ تمہاری تعداد سے زیادہ انسان دیگر انسانوں کو ہر وقت بدمعاشی کی تعلیم دیتے ہیں لوگوں کو سُلفے۔ بھنگ۔ مدک۔ تمباکو۔ شراب پینا سکھلا رہے ہیں رنڈی بازی۔ قمار بازی زناکاری کی طرف ہر وقت کھینچتے رہتے ہیں کوکین کھانا سکھلاتے ہیں۔ اور ہر وقت طرح طرح کی بدمعاشی عیاشی چالاکی پھیلاتے رہتے ہیں تو تمہاری خفیف سی کوشش اُن لوگوں پر کس طرح غالب آسکتی ہے میری رائے ناقص کے مطابق مذہبی اصول اور فروعات کی طرف توجہ غور کرنا۔ کیونکہ جبتک لوگوں کے دل عیبوں اور طرح طرح کی نشہ بازیوں بدچال چلنیوں سے پاک نہ ہونگے۔ تب تک اُن لوگوں کا کیا مذہب قرار دیا جا سکتا ہے۔ مذہب کا اصول ہر وقت چھیڑ چھاڑ بحث مباحثہ تردید ترمیم پر مبنی نہیں ہے بلکہ مذہب کا بڑا اصول اسبات پر مبنی ہے کہ تمام دنیا بھر کے لوگوں کی عملی زندگی درست ہو جاوے اور لوگ راہ راست پا جائیں۔ خدا کے نزدیک اُس بدسیرت سید اور مولوی سے وہ شخص ادنی پیشہ والا اچھا ہے۔ کہ جو نیک سیرت ہو۔ اُس برہمن کا بازپشت سے وہ شودر اچھا ہے کہ جو اپنی اوقات بسری نیکی کے ساتھ کرتا ہو۔ پس زیادہ طول طویل مضمون کی تو اخبار میں گنجائش نہیں ہوتی دانا کو اشارہ ہی کافی ہے۔ لیکن اگر اپنی سوسائٹیوں کو یا اپنے لائق ممبروں کو اپنے مذہب یا دین میں قایم رکھنا چاہتے ہو (خواہ اُنکی تعداد تھوڑی ہی ہو۔ کیونکہ حکما کے نزدیک ایک لاکھ بدمعاشوں کے مجمع سے ایک شریف آدمی بہتر ہے) تو اپنے لکچروں میں اپنے وعظ میں لوگوں کو پہلے اپنی عملی زندگی نیک بنانے کی ترغیب دو۔ اُن کی شرابیں چھڑاؤ۔ انکو مذہبًا اور طبًا بیڑی تاڑی۔ بھنگ۔ افیون۔ شراب کے نقصانات بتلاؤ (دیکھو قانون رسالہ حفظ صحت نمبر ۲ مصنفہ ڈاکٹر پرمانند صاحب جگادھری صفحہ ۸۰ جو اس پتہ سے مفت ملتا ہے) حقیقی عشق کی راہ سکھلاؤ۔ بداعمالیوں کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم اپنے مدعا میں کامیابی حاصل کرو اور لوگ اپنے اپنے راستہ کو سمجھیں اور اُسپر قایم ہوں۔ ورنہ اس تُو تُو اور میں میں میں سوائے لڑکوں کے کھیل کے نتیجہ کے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے اسکا نتیجہ تو یہ ہوتا ہے کہ اُدھر ہندوؤں میں ہزاروں فرقے ہوگئے اُدھر دین اسلام میں بیسیوں آدمی اپنی ڈھنگ علیحدہ ہی ہانکنے لگ گئے چلو لوگوں کے لئے تماشا ہو گیا اور پبلک کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ جب عالماں ہی کے دل پھوٹ سے بھرے ہوئے ہیں ایک کی بات کو ایک پسند نہیں کرتا۔ ایک کو دیکھکر ایک ٹھنڈا نہیں ہوتا بلکہ جلتا ہے تو پھر ان کی تحریر یا تقریر میں کیا اثر ہوگا۔ اور اُس سے نتیجہ ہی کیا نکلیگا۔ کیونکہ جو آدمی خود فضیحتے میں مبتلا ہوں وہ دوسروں کو کیا نصیحت کرسکتے ہیں۔ (باقی آیندہ)

غزل

(از مولوی حاجی سید حسن صاحب ناگپوری)

ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے
جب تو وہ ہوگا مسلمان لن ترانی چھوڑ دے

جس کو ہو سنت پیاری اُسپہ واجب ہو گیا
فعل بدعت چھوڑ دے اور بد زبانی چھوڑ دے

شیوۂ منکر کو وہ ہرگز نہ دے دل میں جگہ
اور خیالِ فاسقانہ دل میں لانی چھوڑ دے

ہے نشانی مومنوں کی ظاہر و باطن یہی
رسم باطل رسم سنت میں ملانی چھوڑ دے

[1] ہندوستان کے تباہ کرنے کیلئے ایک اور نشیلی اور غارت گر چیز ولایت سے نکل آئی ہے جسکا ذکر ہم دوسرے پرچہ میں تشریح طور سے کرینگے۔

المختصر پابند ہے یہ سنت پہ کوئی مومن ذرا
جھوٹ مفسدوں کی وہ لعنت بنانی چھوڑ دے
کیونکہ کاذب پہ خدا کی لعنت و پھٹکار ہے
اسلئے حق بات میں ناحق ملانی چھوڑ دے
نیک ظن رہنا مدامی بدگماں ہرگز نہ بن
بدگمانی میں زباں اپنی ہلانی چھوڑ دے
جھوٹ گو اکثر منافق ہوتے ہیں بے ایماں
اب نفاقِ دل کو اپنے یار جانی چھوڑ دے
ایسی باتوں سے خدا اور مصطفےٰ بیزار ہیں
کار مکاروں کے تو اب کامرانی چھوڑ دے
کام شرع کے مطابق کر تو بس اپنے مدام
مشرکوں کے کار بد کی کل نشانی چھوڑ دے
ہے جو ظاہر پا شرع تو دل بھی ویسا ہی تو رکھ
مرد بن جا اے میاں! چالیں زنانی چھوڑ دے
شرع کا ہو جا مقلد مصطفےٰ کی چال چل
بے شرع رسمیں تو اب اہبدا کرانی چھوڑ دے
رکھ محبت تو حدیث مصطفےٰ سے روز و شب
کفر و بدعت شرک سے رشتہ لگانی چھوڑ دے
مفسدیں سے بے شک خدا اور مصطفےٰ کو بغض ہو
تو فسادی بن نہ اب ایذا رسانی چھوڑ دے
زندگی ہے پنج روزہ اس پہ مت مغرور ہو
بے حیائی کی جہاں میں زندگانی چھوڑ دے
جس سے راضی ہو خدا اور رسول اللہ بھی
فرض ہے کرنا وہی سب بے ایمانی چھوڑ دے
حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن
تو کبھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑ دے

چودھویں صدی کا مسیح مرزا قادیانی کے سوانح زندگی ناول کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ

دنیا کی زندگی

(از جناب محمد عبدالرحمن صاحب)

اعتبار زندگی کیا ایک دن مر جانا ہی ہے — کیا ہوا اگر چہ میسر تاج شاہانہ بھی ہے
یہ سرائے فانیہ ہے کیا نہیں تجھکو خبر — جو یہاں آیا تو اسکو کوچ کر جانا بھی ہے
بھول مت اس گنج کو دل الفت فرزند و زن — جسمیں تنہائی کے باعث تجھکو گھبرانا بھی ہے
بستر گل پر اگرچہ کیا ہوا لیٹا کوئی — آہ بر فرش زمین وہ پاؤں پھیلانا بھی ہے
اس چمن میں عندلیبو گو کہ ہے فصل بہار — دیکھنا پھر تم خزاں کے روز کا آنا بھی ہے
آج تک تو چین سے گذری نہیں معلوم ہے — زندگی بھر آہ کیا کیا رنج و غم کھانا بھی ہے
پھر کیا ہی فائدہ گر ہو فرشتہ لعنتی — بندہ خاکی تو بس در خاک ملجانا بھی ہے
سنت نبوی سے ہرگز بلجتی مت خفا — امتی تجھکو اگر منظور کہلانا بھی ہے
کر لے نیکی یا بدی اے دل جو کرنا ہو کہ آج — یاد رکھ آخر تجھے اک روز پچھتانا بھی ہے
ہو وہی پند و وعظ پہ کیونکہ منافق عجز — گر وہ سر اپنا ہلا کر ظاہرا مانا بھی ہے
مت نظر کیجیو یہ آبادی ملک زندگی — جب ہے آبادی تو اسکے ساتھ ویرانہ بھی ہے
یہ نہ جانیو اے دل کیا اپنا جو ہے چھپ جائیگا — دیکھکر واں دفتر اعمال شرمانا بھی ہے
موڑ نا سنت سے منہ ہرگز نہ اپنا اے اخی — صورت اپنی مصطفےٰ کو کیونکہ دکھلانا بھی ہے
اے مسافر کیجیے تیار ہی زاد سفر — توشہ منزل اگر ہمراہ لیجانا بھی ہے
موڑ لیتی ہے تو جنکو اپنا منہ کیوں آج ہی — گور تک فرقت میں افسوس پہنچانا بھی ہے
منحصر اس پیرہن ہی پر نہیں اپنا لباس — چار گز ہاتھوں کفن اک بار پہنانا بھی ہے
اس خوشی میں سب تجھ دوستان [illegible] — کیا ہوا اک جان بن گو خویش بیگانہ بھی ہے

حسم کہیو یا خدا کا سب ہیں غافل مگر ہے
تیرے بندوں میں ہے اک بندہ یہ دیوانہ بھی ہے

بقیہ مکالمہ عقل

(از مولوی محمد عثمان صاحب مختار چیف)

سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء

سُن چکا عقل سے جب یہ جواب — تب کہا میں نے اے ابو الالباب
میرے بارے میں جو کہا تو نے — کوئی شک کی نہیں ہے یہ بات جناب

لہ بقیہ نظم گم ہوگیا تھا دوبارہ طلب کر کے بہ توقف ہوگیا۔ اسلئے چند ایک نمبروں کا فاصلہ ہوگیا (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

خود مُقصر ہوں گناہ پہ اپنے
شرم آتی ہے اپنے مالک کو
جیسے جیسے گناہ کئے ہم نے
آج ظاہر ہوں گر زمانے پر
پاس تک بیٹھنے نہ دیں مجھکو
لب پہ توبہ و دل میں ہوس گناہ
ہے ابھی تک مزاج میں بچپن
اچھی صورت جہاں نظر آئی
لیک صدقے میں اپنے مولا کے
میرا مالک ہے خدا تعالےٰ
مجھکو دیتا ہے نعمتیں کیا کیا
چھوڑ دے مجھکو میرے مولا پر
میں ہوں راضی رضا پہ مالک کے
لیک مجھکو بتا تو وہ ترکیب
دن وہی ہوں - ہوں اور وہی لیل تیز
تب کہا عقل نے کہ اے حضرت
اب بھی سنبھلیں تو کچھ نہیں مشکل
پہلے سب ہو ویں شرع کے پابند
جس طرح ہو نبی نے فرمایا
جو کریں کام وہ خدا کے لئے
خوب مضبوط پکڑیں سنت کو
چھوڑیں ہرگز کسی نہ حالت میں
چھوڑ دیں جو حرام شرع میں ہوں
دیں بچوں کو مذہبی تعلیم
مذہبی رنگ میں رنگا جاویں
ہو گئی ہیں جو بے ترقیاں کیا کیا
انکا ڈنکا بجے زمانے میں
ہو میسر پہلی سی دولت و حشمت
عقل یہ کہہ کے چپ ہوئی آخر

جانتا ہوں کہ ہوں ذلیل خراب
کیا دکھاؤنگا منہ بروز حساب
جیسے جیسے کئے ہیں کام خراب
منہ نہ دیکھیں میرا کبھی احباب
میری صورت نہ دیکھیں شیخ و شاب
کیا بے شرم ہوں میں خانہ خراب
مانتا ہی نہیں دل بیتاب
ہو گئے آپ ماہی بے آب
اور سب تریاں یہ دل بیتاب
ہے غفور الرحیم اور تواب
جسکا ممکن نہیں کہ ہو بیحساب
میرے بارے میں کرنہ او خطاب
جانتا میں نہیں ثواب و عذاب
جسمیں یہ قوم ہو پھر شاداب
ہو رہیں ہیں جو اب خیال و خواب
اپنے ہاتھوں سے ہو گئی ہیں خراب
عود کر آوے ان کی پہلی شباب
ہو کر رہیں بچے جوان شیخ و شاب
ویسے ہی کام سب کریں احباب
جیسے حضرت کے کرتے تھے اصحاب
خوب تھامیں رہیں خدا کی کتاب
ہاشمی خلق احمدی آداب
جیسے جوا - زنا و سود و شراب
تا وہ سمجھیں ہے کیا ثواب و عذاب
بنیں سب مرد و زن و شیخ و شاب
دیکھ لیں اسکو کر کے سب اجتناب
نام سے کانپیں رستم و سہراب
مدح خواں ہوں جہاں کے شیخ و شاب
سوچ دل میں یہ پند ہیں نایاب

اے خدا اے جہاں کے مالک | اے غفور الرحیم والے تواب
دین اسلام کی خبر تو لے
باغ اسلام کا پھلے پھولے

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات از منشی عبدالرؤف

موحد مقیم باسم برار

الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں
خدایا میں احقر خطاکار ہوں
مجھے نفس و شیطان نے عاجز کیا
گناہوں کا میرے نہیں کچھ شمار
گناہوں میں گذری ہے میری عمر سب
نہیں میرے حسن عمل یک ذرا
خطاؤں سے معمور ہوں بال بال
رہا دیو لعیں مجھ پہ ہردم قوی
نہیں مجھ سا عاصی جہاں میں کوئی
ہو دنیائے دوں کی مجھکو ہوس
میں جاؤں کہاں چھوڑ کر تیرا در
کروں کس سے جا کر میں عرض حال
یہ قابض تھا وہ تو میری دور کر
ہو رحمت جو تیری تو زحمت ہو دور
میری عرض ہے تجھ سے اے خدائے جہان
تو ہی بس سمیع المناجات ہے
گذرتی میری غم میں اوقات ہے
بدرگاہت عذر آوردم اے کریم
تو عصیان ایں عاصی خستہ حال
ببخشی تو باشم ہمہ روز و شب

جرائم سے اپنے گرانبار ہوں
تری مغفرت کا طلبگار ہوں
ترے در پہ لایا ہوں میں التجا
تو ہی بخش دے میرے آمرزگار
میں ہوں منفعل تجھ سوا کو میرے رب
فقط تیری رحمت کا ہے آسرا
عبادت کا یکدم نہ آیا خیال
رہی نفس امارہ کی پیروی
رہا اب آگے ہی مشکل کڑی
مجھے بار رکھا اس ہی فریاد رس
خطاؤں سے میری تو کر درگذر
تو ہی عرض سن میری ایزد تعال!
مرا دل تو رحمت سے معمور کر
ہے بخشندہ اے خدائے غفور
بچا نار دوزخ سے مجھکو اماں
تو ہی میرا قاضی حاجات ہے
تو ہی دافع کرب و آفات ہے
کہ ہستی غفور و رؤف و رحیم
بحق عفو اور لطف ذوالجلال
ہمیشہ عرض از تو اے پاک رب

دعائے موحد کو کن قبول
بحق جناب محمد رسول

ahmadimuslim.de

ایضاً ولہ غزل نصیحت آمیز

رکھتے ہیں ہم ذریعہ رسول کریم کا
کیا خوف ہمکو ہووے عذاب جحیم کا

خیر البشر کا امتی اس نے کیا ہمیں
کیا ہی ہے ہم پہ فضل خدائے کریم کا

رتبہ بیاں کرے کوئی فخر رسل کا کیا
جسکے قدم سے فخر ہے عرش عظیم کا

توحید پہ عمل کرو اے مومنو! مدام
ہے حکم تمکو بس یہی رب الحکیم کا

ہوگی نہ مغفرت کبھی مشرک کی حشر پر
ہے اوسکا ٹھکانہ نہ بس ایسے رحیم کا

جو مولوی کہ جھوٹے مسائل بنا رہے
چکھے مزا وہاں پہ عذاب الیم کا

اکثر مشائخ ہمکو نظر آئے پر دغل
اصلا نہیں ہے پاس انہیں شرع قویم کا

کر جان و دل سے مرشد کامل کی پیروی
ہادی بتا ہے وہ ہی رہ مستقیم کا

دوزخ کی آگ اسکو شکم میں بھرے گی وہ
کھاتا ہے مال جو کوئی یاں پر یتیم کا

حج کو نہ جائے اور نہ دے مال کی زکوۃ
قارون کیا نہ ہو گا شمار اس لئیم کا

ہو خاتمہ بخیر ہو تحمل کا اے خدا
آساں صراط سے ہو گذر اس اثیم کا

تقریظات (ریویو)

الایمان:۔ اس رسالہ میں جناب مولوی محمود علی صاحب مولوی فاضل نے ایمان کی بحث کے متعلق تمام آیات کو جمع کیا ہے اور ۱۰۶ صفحہ کی ضخامت کی کتاب اسی مضمون میں لکھی ہے جسمیں کئی ایک مسائل ایمانیہ کا ذکر ملتا ہے لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ ۔ قیمت ۱۲؍ پتہ منیجر اخبار وکیل امرتسر

جواز اللحم:۔ اس رسالہ میں شیخ عزیز اللہ صاحب نے گوشت خوری کے جواز پر بحث کی ہے ۔ دلائل سے ثابت کیا ہے کہ گوشت خوری منع نہیں ۔ قیمت ۲؍ پتہ انجمن اسلامیہ بریلون

عصر جدید یہ ایک ماہواری رسالہ ہے اس میں اصلاح رسوم اور تمدن کے متعلق مضامین نکلا کرتے ہیں مسلمانوں کی رسوم کی اصلاح اصل قرآن و حدیث ہی کی اشاعت سے ہو گی مگر رسالہ مذکورہ کے حامی بھی اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں ۔ خدا اُن کی سعی بار آور کرے۔ قیمت سالانہ عہ (پتہ) منیجر عصر جدید مالیر کوٹلہ

نماز مترجم:۔ یہ نماز با ترجمہ ہونے کے علاوہ منظوم بھی ہے نہایت خوش خط کاغذ عمدہ قیمت ا؍ (پتہ) مولوی محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل مشہر سیالکوٹ

جہاد

مخالفین اسلام کے عموماً آریہ صاحبان کے خصوصاً لفظ جہاد ایسی چڑ ہو گیا ہے کہ جس کتاب کو خواہ تکذیب سکھرنی ہو یا تہذیب بالی ہو کوئی کتاب دیکھو اسیکا رونا ملیگا لفظ جہاد کی صورت دیکھنے سے آریہ صاحبان بتصرف کا نپتے ہیں نام سننے سے جان نکلتی ہے مگر یہ سب باتیں بسبب جہالت کے ہیں تحقیق حق ابطال باطل سے واسطہ نہیں تعصب و ہٹ دھرمی پیوست ہو رہی ہیں اگر کبھی اسلیت بتلانیکا ارادہ کیا فوراً صلواتیں سنانے پر آمادہ ہو گئے مگر ہم اسکا خیال نہیں کرتے ہیں کہ ہماری سماجک بھائی ہمکو کیا صلہ دینگے اس مختصر مضمون میں جہاد کی اصلیت بتلانے ہیں غور سے سنئے جہاد مشتق ہے جہد و جہد سے جسکے معنے ہیں کوشش کرنیکے ہمارے ان معنی کی تصدیق آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جسمیں حضور انور نے جہاد کی تین قسمیں بتلائی ہیں ۔ حدیث یہ ہے

فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن ۔ جس نے ہاتھ سے جہاد کیا وہ بھی ایمان دار ہے اب غور طلب یہ مسئلہ ہے کہ اگر جہاد کے معنے کفار کو تہ تیغ کرنا ہیں تو لسانی اور قلبی جہاد کے کیا معنی ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ حدیث زبان حال سے بتلا رہی ہے کہ جہد و جہد جہاد کے معنے کوشش کرنے کے ہیں جو آجکل بھی ہو رہی ہے دین حق کی تائید میں کتابیں لکھنا یہ دستی جہاد میں داخل ہے اور زبان سے وعظ و نصیحت کرنا ولیسے دعا و مناجات کرنا زبانی و دلی جہاد میں آریوں کو مناسب ہے کہ اس لفظ جہاد سے ہرگز خائف نہوں بلکہ سیرت کو ملاحظہ کریں میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ملیگی جسکے یہ معنے ہوں کہ کفار کو بوجہ کفر کے تہ تیغ کرو ورنہ دکھلانیوالیکو منہ مانگا انعام مگر اسکا خیال رہے کہ نقل عبارت میں چوری اور سینہ زوری نہ ہو ورنہ ع چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی کا مصداق ہونا پڑیگا سوامی دیانند بھی فرماتے ہیں کہ آگا پیچھا نہ دیکھکر معنے کرنا ۔

ahmadmuslim.de

فتوے

سوال نمبر ۲۷۰ :- کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث اس بارہ میں کہ ہندوستان کی اکثر بستیوں میں ہلال رمضان پہلے ایکروز دیکھا گیا اور اسکے قرب وجوار یعنے پانچ دس بیس چالیس۔ پچاس سو دو سو میل پر بعض بستیوں میں دوسرے روز دیکھا گیا اور ہر بستی والوں نے اپنے اپنے حساب پر روزہ رکھا اور دونوں فریق نے ایک ہی روز ہلال شوال دیکھکر عید الفطر ادا کی جنہوں نے پہلے روزہ رکھا انکو پورے تیس روزے اور جنہوں نے پیچھے رکھا انکو انتیس روزے میسر ہوئے کیونکہ جنکو پہلے روز چاند نظر نہیں آیا۔ وے روزہ رکھنے کیواسطے دوسری بستی والوں کی گواہی طلب کرنا ضرور ہے کہ نہیں اور جنکو انتیس روزے میسر ہوئے اُن پر ایک روزہ کی قضا لازم آئیگی یا نہ ؟

سوال نمبر ۲۷۱ :- کسی بستی میں روزہ رکھے پانچ دس روز کے بعد دوسرے بستی والوں نے خط سے یا خود آکر گواہی دی کہ تم سے آگے ایکروز پہلے چاند دیکھکر روزہ رکھا ہے تو انکی گواہی قبول کیجائیگی۔ یا نہیں اور اُن گواہوں کے اعتبار پر مثلاً دسویں کو گیارہواں روزہ قرار دینا اور اپنی نیت وعدد کو بدلنا جائز ہے یا نہ اور چاند کے بارہ میں گواہی طلب کرنا سو روزہ رکھنے کے قبل ہے یا بعد ؟

سوال نمبر ۲۷۲ :- کتب فقہ میں چاند کیلئے قصر کی حد تک کی گواہی لینا جائز جو لکھا ہے سو وہ کس کا قول ہے اور اس بارہ میں آئمہ اربعہ نے کیا فرمایا ہے اور صحابہ سے کیا مروی ہے اور حدیثوں سے کیا ثابت ہوتا ہے ؟

السائل :- شیخ عبد الصمد اندپانڈی چری علاقہ فرانس

جواب نمبر ۲۷۰ :- اس امر میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایک ملک والوں کے چاند دیکھنے سے دوسری ملک والوں پر رمضان لازم آتا ہے یا نہیں تحقیق یہ ہے کہ بہت دور دراز ملک والوں پر تو لازم نہ ہوگا مگر قریب قریب کے لوگوں پر لازم ہے پس صورت مرقومہ میں قریب قریب کے لوگوں پر تو رمضان فرض اسی روز ہوا تھا جس روز دیکھنے والوں پر ہوا تھا اس لئے انکو ایکروز کا روزہ بطور قضا کے رکھنا چاہئے۔

جواب نمبر ۲۷۱ :- اگر شہادت معتبر ہو۔ تو اپنی نیت بدل دینا چاہئے۔

جواب نمبر ۲۷۲ :- ردالمحتار میں بعض علماء کے اقوال لکھے ہیں کہ علماء شافعیہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ ایک ملک والوں کا دیکھنا دوسرے ملک والوں پر حجت نہیں ہوسکتا۔ صحابہ میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ترمذی میں آئی ہے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ ہمنے ملک شام میں فلاں روز چاند دیکھا۔ جو ابن عباس کی رویت سے ایکروز قبل کی تھی ابن عباس نے کہا ہم تو اپنی ہی رویت کو معتبر جانینگے۔ کیونکہ ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے ردالمحتار میں اس مذہب (عدم اعتبار رویت) پر ایک اور دلیل بھی عمدہ لکھی ہے کہ نمازوں کے لئے ایک ملک کے اوقات دوسرے ملک والوں پر لازم نہیں یعنے یہ جائز نہیں کہ پنجاب والے مدراس والوں کے زوال کے وقت نماز پڑہیں جو آدھ گھنٹہ پہلے ہوتا ہے بلکہ جسوقت اُن کے ہاں زوال ہوگا۔ اوسوقت اونکو نماز ظہر واجب ہوگی۔ پس اگر چاند کی رویت ایک ملک والوں کی دوسرے ملک والوں کو لازم ہوجاوے تو نماز کے اوقات کیوں لازم نہ ہوں۔ واقعی یہ دلیل نہایت عمدہ ہے

سوال نمبر ۲۷۳ :- زیور مستعمل پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں ؟

سوال نمبر ۲۷۴ :- سنت فجر کی اگر پہلے نماز فرض کے پڑھ سکا تو بعد فرض اسکے پڑھنا افضل واولیٰ ہے یا بعد طلوع آفتاب کے۔

سوال نمبر ۲۷۵ :- ہندہ کا شوہر زید پانچ چھ برس سے کہیں چلا گیا۔ اور ہندہ کو معلوم ہے کہ شوہر ہمارا فلاں مقام پر ہے لیکن خرچ وخط وخطوط کچھ بھی نہیں بھیجتا ہے گویا ہندہ سے زید کو کوئی تعلق نہیں ایسی حالت میں ہندہ نکاح ثانی کرسکتی ہے یا نہیں اور ہندہ نوجوان ہے چاہتی ہے کہ اگر شرع حکم دے تو نکاح کرلیں۔

سوال نمبر ۲۷۶ :- بکری کا بچہ سؤر کا دودھ پیکر پرورش پایا ایسا بچہ کا گوشت حلال ہوگا یا حرام ؟

سوال نمبر ۲۷۷ :- زید کہتا ہے کہ حرام مال کو بیچکر اوسکے پیسہ وغیرہ سے کھانا جائز ہے۔

سوال نمبر ۲۷۸ :- امام خطبہ پڑھنے کو منبر پر چڑھے تو وقت السلام علیکم کہے۔ تو یہ السلام علیکم کہنا اُسوقت کا کہنا سنت ہے یا مستحب ہے یا کیا ؟

سوال نمبر ۲۷۹ :- جمعہ کا خطبہ لغت اُردو میں پڑھا دیں اور نماز عید القاعد آیا یہ جائز ہے یا کیا ؟

سوال نمبر ۲۸۰ :- طاعون کے بیماری میں جو حدیث ہے کہ جسم گلنا شروع ہیں

ahmadimuslim.de

طاعون ہو۔ وہاں مت جاؤ۔ اور وہاں سے نہ نکلو۔ اگر کوئی شخص بخوفِ طاعون بھاگ کر مرا۔ تو کیسی موت ہوئی بینوا بالحدیث والقرآن توجروا عند الرحمٰن :۔ راقم محمد انوار الحسن گیا مدنپورہ۔ کربلا نواں

جواب نمبر ۲۷۳:۔ زیور کی زکوٰۃ فرض ہونے میں اختلاف ہے۔ فقیر کے نزدیک فرض نہیں۔

جواب نمبر ۲۷۴:۔ بعد نماز فرض پڑھ سکتا ہے اگر طلوع سورج کے بعد پڑھے تو اچھا ہے۔ کیونکہ اختلاف سے نکل جاویگا۔

جواب نمبر ۲۷۵:۔ ایکدو دفعہ معتبر ذریعہ سے خاوند کو کہلا بھیجے کہ میرے حقوق ادا کرو۔ اگر نہ مانے تو مفتی اسکے فسخ نکاح کا فتویٰ دے سکتا ہے۔ شرح وقایہ میں ہے کہ خاوند نان ونفقہ نہ دے سکے تو عورت کے تقاضا کرنے پر قاضی فسخ نکاح کا حکم دیدے جب نان ونفقہ نہ دے سکنے پر یہ حکم ہے تو صحبت معاشرۃ وغیرہ نہ دینے سے یہ حکم بطریق اولیٰ ہوگا۔

جواب نمبر ۲۷۶:۔ حلال ہے۔ جبکہ عرف عام میں اسکو بکری کہا جاتا ہے تو شریعت میں بھی بکری ہے۔

جواب نمبر ۲۷۷:۔ مردار کا چمڑہ بیچنا جائز ہے حدیث میں الیسا آیا ہے۔

جواب نمبر ۲۷۸:۔ سنت ہے حدیث میں آیا ہے۔

جواب نمبر ۲۷۹:۔ اگر نعمت اللہ جماعت نہ کراسکے تو خیر۔ اگر پڑھا سکے تو وہی پڑھاوے۔ کیونکہ مسلمانوں میں توارثاً الیسا ہی چلا آیا ہے

جواب نمبر ۲۸۰:۔ جو شخص طاعون سے ڈر کر بھاگا اور مرگیا وہ سخت گنہگار ہے :۔

سوال نمبر ۲۸۱:۔ جب زید نے ہندہ سے نکاح کیا تھا۔ تو پہلے خاوند سے ایک لڑکا ہندہ کے ساتھ تھا زید نے مثل اپنے بیٹے کے اسکی شادی کی تھی اور اسے اپنا بیٹا کہتا تھا ہندہ کے مرنے کے بعد اُس لڑکے سنکی بی بی سے اسکا نکاح جائز ہے یا نہیں (خریدار اہلحدیث ۵۵۲)

جواب نمبر ۲۸۱:۔ جائز ہے کسی کے لڑکے کو اپنا لڑکا کہنا منع ہے اور اگر کہہ بھی دیا۔ تو بیٹا نہیں ہوسکتا خود پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کی بیوی سے نکاح کیا جسکو آیت کے اُترنے سے پہلے متبنیٰ کیا تھا اُس نکاح کی اجازت پر خدا نے فرمایا۔ لِكَیْلَا یَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ یعنی نبی کو اسلئے اُس نکاح کی اجازت ہوئی تھی کہ مسلمانوں کو اپنے متبنوں کی بیویوں سے نکاح کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔

سوال نمبر ۲۸۲:۔ ایک شخص اپنا مال نقد قیمت سے دو روپیہ میں بیچتا ہے اور قرض لینے والوں کو سوا دو یا اڑھائی روپیہ میں تین مہینے یا چار مہینے کے وعدہ پر دیتا ہے زید کہتا ہے کہ قرض فروخت کرنے میں زیادہ قیمت لینا داخل سود ہوگا۔ اگرچہ نیت سود کی نہ ہو۔ اور نہ سود کچھ مقرر کیا ہو۔ عمرو کہتا ہے کہ جائز ہے کیونکہ نہ اوسکی نیت سود لینے کی ہے اور نہ سود مقرر کیا ہے بینوا توجروا۔ (خریدار اہلحدیث ۲۰۳)

جواب نمبر ۲۸۲:۔ جائز ہے۔ اہلحدیث میں پہلے بھی کئی دفعہ یہ مسئلہ آچکا ہے صحیح ترمذی نیل الاوطار کے حوالہ سے جواز کا جواب دیا گیا تھا۔

سوال نمبر ۲۸۳:۔ ایک چاردیواری کا احاطہ گھیرا ہوا ہے اسی احاطہ میں ایک قبرستان اور ایک مسجد ہے۔ اور وہاں پر ایک ولی کی درگاہ بھی ہے اور قبرستان کے قبلہ رخ مسجد ہے۔ پس ایسی مسجد میں نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اور قبرستان کا مجاور ہے مسجد کا پیش امام بھی ہے اور فقیر ہے۔ اور جبکہ مسجد میں چراغ روشن کیا جاتا ہو تب ولی کے مزار پر بھی چراغ جلایا جاتا ہے۔ اور ولی کی قبر پر غلاف وغیرہ بھی ڈالا گیا ہے۔ پس اس صورت میں اُس پیش امام کے پیچھے جو اُس قبرستان کا مجاور اور ولی کے مزار کا خادم ہے نمازیوں کی نماز ہوسکتی ہے۔ یا نہیں؟ بینوا توجروا۔
(محمد ابراہیم از اودن ملک بہار)

جواب نمبر ۲۸۳:۔ مسجد کے احاطہ میں قبلہ رخ اگر قبریں ایسی ہیں جو نمازی کے سامنے آتی ہوں۔ تو نماز جائز نہیں۔ اور اگر ایسی صورت نہیں۔ تو نماز جائز ہے مجاور مذکور کا اگر مشرکانہ عقیدہ ہے تو اُسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔

حق پرکاش } آریوں کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا معقول اور دندان شکن جواب ہے۔ قیمت ۱۲/
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس مولانا عبد الحمید صاحب ساکن پٹنہ از خاندان مولانا ولایت علی صاحب مرحوم انتقال فرما گئے اللهم اغفرلہ جماعت اہلحدیث سے توقع ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھینگے

یہ ہفتہ امرتسر میں بڑی رونق کا گذرا ہے شیخ عبد الحق (سابق پنڈت لمشنداس آریہ) کے لیکچر بڑے زور شور سے ہوتے رہے آریوں کو اعلان دیا گیا کہ ۸ بجے سے دس بجے تک شیخ صاحب ڈیرہ پر خاص آریوں کو جواب دیا کرینگے مگر افسوس کہ کوئی سماجی نہ آیا۔ اسی ہفتہ ایک جوان لڑکا انٹرنس پاس ساکن ضلع رہتک نام و دہرم داس عبد الرحیم بنا اور ایک بالغ لڑکا نام کرپھی داس عبد القیوم ہوا۔ خدا ان کو ثابت قدم رکھے آمین۔

تحقیق کیا گیا ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے مرید خاص حکیم فضل الدین بھیروی کو اس جرم میں کارمفوضہ سے الگ کیا ہے کہ وہ کتابوں کی قیمت زیادہ لیتے تھے۔

سوامی درشنانند مناظر دیریا ضلع گورکھپور بقول سناتن دہرم گزٹ (بحوالہ تحفہ ہنود) آریوں سے الگ ہو کر ہندوؤں میں جا ملے کیا سچ ہے؟ آریہ اخبار بتا دینگے؟

روس وجاپان کی صلح کا ہونا اغلب ہے۔ جاپان نے تاوان جنگ کا دعوی چھوڑ دیا۔

۱۲ اگست کو جاپان اور انگلستان میں ایک نئے معاہدہ پر لارڈ لینسڈون اور بیرن ہیاشی کے دستخط ہو گئے اس معاہدہ میں یہ قرار پایا ہے کہ کسی طاقت کی طرف سے اندیشہ ہونے پر فریقین میں سے ایک دوسرے کے فوائد کی نگرانی کریگا۔۔ اکثر حلقوں میں اس معاہدہ کو تحفظ ہندوستان کی گارنٹی سمجھا جاتا ہے۔

روسی حملہ پسپا کر دیا گیا۔ مارشل اویاما جاپانی کی رپورٹ ہے کہ ۲۶ تاریخ کو سنگ سنگ کے شمال مشرق اور دیگر مقامات پر بڑی بھاری لڑائی ہوئی جسمیں روسیوں کو پسپا کر کے ان کی تمام پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

التوائے جنگ بیرن کاسورا کی وساطت سے جاپان نے التوائے جنگ

کو منظور کر لیا ہے مگر عہدنامہ صلح پر دستخط ہونے سے پہلے اسپر عملدرآمد نہ کیا جائے گا۔

طاعون۔ ہفتہ گذشتہ میں ۳۰۲۸ واردات اور حسب تفصیل ذیل ۲۰۵۰ طاعونی اموات ہوئیں۔ بمبئی پریزیڈنسی ۱۴۲۷۔ مدراس ۸۷۔ بنگال ۵ صوبجات متحدہ ۷۶۔ پنجاب ۱۴۔ برہما ۶۔ صوبجات متوسط ۳۵ میسور ۱۰۷۔ وسط ہند ۲۲۔ راجپوتانہ ۱ (کرشن قادیانی کی مہربانی)

کلکتہ میں ایک مسلمان گاڑی کی جھپٹ میں آ کر مر گیا۔

مہاراجہ بڑودہ نے حکم دیا ہے کہ اوقاف ریاست کے تمام متولی آمد کا باقاعدہ حساب رکھا کریں۔ تاکہ افسران ریاست جب چاہیں دیکھ سکیں۔

مدراس اور لکھنؤ میں ہیضہ ترقی پر ہے (خدا فضل کرے)

سکندر آباد پولیس نے جعلی نوٹ بنانے والے چار آدمی گرفتار کئے ہیں دو یورشین دو ہندوستانی ہیں۔

پرنس آف ویلز کی تشریف آوری پر کلکتہ میں پندرہ ہزار روپے کی آتشبازی چھوڑی جائے گی (کیوں! اسلئے کہ ہند میں قحط عام کے آثار ہیں؟)

ملا ٹڈا کا ایک مست گرو پشاور آیا ہوا ہے ہزاروں مرد و عورتیں اسکی زیارت کو جاتے ہیں۔

مرغ لڑانے کے جرم میں لاہور میں دو آدمیوں پر دس دس روپے جرمانہ ہوا (بہت کم ہے)

کلکتہ کا ایک اخبار نامہ نگار ہو کر لارڈ منٹو آئندہ وائسرائے اسی ماہ ستمبر میں آ جائیں گے (خیر مقدم)

آگرہ میں ایک مقدمہ قتل عورت کی نسبت پولیس نے چالان کیا ملزم کو جرم سے اقبال تھا۔ عورت جیتی جاگتی نکلی (کیا قادیانی مسیح کا معجزہ ہے)

قادیان ۲۰ اگست کو کرشن قادیانی کے ... المادی کے تختہ سے چوٹ لگی جسکی وجہ سے آپکو سخت تکلیف ہوئی اب زخم اچھا ہے اسی تاریخ کو الہام ہوا فزع عیسی ومن معہ (گھبرا گیا عیسی اور اسکے ساتھی) اور کہا یہ گھبراہٹ سر کی چوٹ کے باعث ہوئی یا کوئی اور موجب ہو خدا خیر کرے ۲۹ اگست کو آپ نے صبح کی رویا میں چند مرغے ایک بکرا ذبح کیا دیکھا اور اوپر سے ایک بلی بھی منہ میں گوشت لئے آ نکلی لیکن خیر کی کوئی خبر نہ سنی۔ پھر آپ ان مرغوں کو کھا گئے ۲۲ اگست کو الہام ہوا۔ پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا (از الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء)

اسلامک ڈیبیٹنگ کلب امرتسر کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو قرار پایا ہے + باہر کے صاحب بھی تشریف لاویں

ahmadimuslim.de

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک آج تک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتے ہیں۔ جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ آجکل بازاری ٹرنکوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیات کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہم سے رنگ اور روغن کراتے ہیں اور ہمسے عموماً مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعائت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعائیت: ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنے بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کر دی ہے یہ اسلیئے کہ ہم خود دستکار ہیں انشاء اللہ ارزاں فروشی تیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعائیت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۲		بحساب ۳ فی انچ					کیس بکس
چوڑائی لمبائی تک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲ فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تمام کیس بکس ۲ فی انچ
قیمت رعائتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ڈاک کا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیس بکس سٹیل ۲ فی انچ

نوٹ:۔ ایک درجن کی خرید پر ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

در شفا بند سمجھکر مایوس نہ پھرو

مدار زندگی ہے خون صالح

ہماری مشہور اور زود تاثیر ادویہ سے بہت جلد فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ جب ہمارا علاج اور ہماری مجوزہ دوائیں میسر ہیں تو آپ ان کے منگوانے میں کیوں تامل اور دیر کرتے ہیں۔ اور یہی خام خیالی ہے کہ جب بیماری ہو۔ تو دوائی استعمال کرنی چاہئیے۔ نہیں بلکہ حفظ ما تقدم کے طور پر کبھی کبھی مصفیات خون اور مقوی ادویہ کا استعمال کرتے رہا کریں چونکہ ان دنوں ہندوستان اور پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں موذی طاعون نہ ہو۔ اسلئے انسانی ہمدردی گوارا نہیں کرتی کہ ایک ایسی قابل قدر چیز سے محروم رکھا جاوے یعنے یہ کہ جناب جوہر مصفی خون کا ضرور استعمال رکھیں اسی سے خون فاسد کا قلع قمع ہو کر خون صالح پیدا ہو جاتا ہے اور تقویت کے واسطے لائف پلز کا استعمال ضروری ہے ہمیں لائف پلز کا کورس جسمیں تین بکس ہوتے ہیں از سر نو عالم شباب دکھاتا ہے قیمت فی بکس ۸ ۴ ۔ گولی ۱۲

جوہر مصفی خون۔ قیمت شیشی خورد ۱۲ شیشی کلاں ۱۲

ملہم سلیمانی:۔ امراض معدی کے قلع قمع کرنے کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۱ فیستول جو پورا ہے سات شیشیوں کے ۸ ہے۔

روغن طلا ۔ خلاف قانون قدرت عملدرآمد کرنے سے نہ صرف اعضا کی ساخت بگڑتی ہے بلکہ نظام عصبی اور آلات انہضام میں سخت فتور پیدا ہو کر جب عضو اپنے اپنے فعل عصبی سے جواب دینے لگتے ہیں تو زندگی وبال جان ہو کر دیوانگی پیدا ہوتی اور خود کشی تک نوبت پہنچتی ہے اگر ایسے لوگ اطمینان قلبی چاہتے ہیں تو ہمارے روغن طلا سے بہت جلد مستفید ہوں جسکی قیمت صرف تین روپے ہے۔

خوشبودار منجن۔ قیمت فی شیشی ۱۲

آتشک کی دوائی ۔ قیمت ۲ **بواسیر کی گولیاں** قیمت ۱ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر فہرست روانہ ہوتی ہے۔ (ایلئے کا پتہ)

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی

چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

R. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لہ الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۱۳ - شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ع یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عـ
والیان ریاست سے	ـیـ
روسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۱۲
چھ ماہ کے لئے	عہ
ممالک غیر کے لئے	ـیـ

قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے نمونہ نہیں بھیجا جاتا - بیرنگ ڈاک واپس۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے۔

بدایوں - علماء بدایوں اور جلسہ بدایوں

بدایوں ایک پرانا شہر بریلی سے ۲۰ کوس کے فاصلے پر ہے آبادی تخمیناً چالیس ہزار ہے جنمیں تخمیناً ۲۶ ہزار مسلمان ہیں مذہبی طور سے ہمیشہ سے اس شہر پر علماء اہل سنت (برعکس نہندنام زنگی کافور) کا تسلط رہا ہے جنکا اعتقاد ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب مثل خدا کے نہ جانے وہ کافر ہے فرق صرف یہ ہے کہ خدا کا علم اصلی ہے اور آنحضرت کا تعلیمی مگر کیفیت کے اعتبار سے فرق نہیں چنانچہ مولوی احمد رضا خان بریلی میں اور مولوی عبد القادر مرحوم بدایوں میں اس مذہب کے بڑے سرگروہ تھے

موجب اکثر عادت کے اشتعال کرنے کے لئے ... سے صاف خبر دیتے ہیں مولوی عبدالقادر صاحب جالندھری ہیں ... اس شہر میں جو نئے ... زمانہ کی ضرورتوں کو محسوس کر کے ایک انجمن قائم کی ہے جس کے اصول ... سب بیان کئے گئے کفار آریوں عیسائیوں کے مقابلہ کی تیاری کی گئی ہے اسی انجمن کا سالانہ جلسہ ماہ ستمبر اور یکم اکتوبر کو تھا۔ انجمن موصوف کی طرف سے مرزائیوں کو اس طرح دعوت پہنچی کہ ناک ... جلسہ ... مولوی ... صاحب ... جلسہ ہوا۔ جلسہ کے پروگرام ... سے مباحثہ بھی تھا۔ آریہ ... تو حضرت ... اور ... سوامی ... دیانند ... خرابیوں ... اشتہار دیا کہ مسلمانوں سے پہلے مباحثہ ہو چکے ہیں ... مسلمان ... تو میدان میں آئیں۔ اور مباحثہ کریں۔ جس کا جواب ... انجمن کی طرف سے دیا گیا کہ جلسہ ... میدان ... کی طرف اپنے اشارہ ... کو باب ... بھی ... ہیں ... بھی ... ہوتا تھا ... خبر اس دینے کو تو بجائے ... چھوڑا جاتا ہے اب ... شیخ سعدی مرحوم کے شعر:

چو کس را زدست ... ہ سعدی از دست خویشتن فریاد

کی ... کو ... جاتی ہے۔

اثناء وعظ میں کہیں مسئلہ توحید ... اور اتفاق کا ذکر کرتے کرتے ... بیان بھی آیا ... فتوے ... علماء نے لکھا ہے ... اور ایک وجہ اسلام کی ... صلی اللہ علیہ وسلم ... اور ... علماء ... انہوں نے ایک اشتہار ... دیا ہے:۔

اشتہار

انجمن اسلامیہ ... کا سالانہ جلسہ ... ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۱۱ء کو قرار پایا تھا اور مقصد جلسہ رد آریہ بتایا گیا تھا ... علماء غیر مقلدین مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب اور مولوی نور ... صاحب ... شریک کئے گئے ہیں ... آریہ ... کے پہلے جلسہ میں ایسے امور بیان میں آئے جو مذہب اہل سنت کے خلاف ... تھے چونکہ ... جلسہ رد آریہ کا ... نہیں اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ بعد ختم جلسہ کے مولوی ... تحقیر ... کلمہ گو اہل قبلہ و دیگر مسائل ... بیان ... بحث و مناظرہ تحریری یا تقریری کرلیں یا اپنے دعوے کو ... واپس لیں فقط

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المشتہر

خادمان اہلسنت و جماعت ... اول

آج اس اشتہار پر ... صرف لقب ... چونکہ ... اہلسنت ... چسپاں ہوتا ہے اسلئے اسکا جواب بانیان جلسہ کی طرف سے جو دیا گیا وہ درج ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افترا

کسی شخص نے محض ... ذاتی نفسانیت کے ... خادمان اہلسنت والجماعت ... نام سے ایک اشتہار ... شائع کیا ہے کہ خدانخواستہ کسی مسئلہ ... مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری ... کو ... محض ... ہم ... کرنا چاہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے اور ... صاحب موصوف نے ... شام کے وعظ میں ... بیان ... فرمایا ... عقائد ہم اہل سنت والجماعت کے ... اس شہیر پنجاب کی توجہ کو ... محض غیر مذاہب (خصوصاً آریہ صاحبان) پر حقانیت مذہب اسلام ثابت کرنے کے لئے آیا ہے دوسری طرف پھیرنے کے لئے کسی مخالف اسلام کی ... پردازی ہے۔

ahmadimuslim.de

والسلام

المشتہر

خادمان اہلسنت والجماعت

چونکہ یہ جواب ایک حد تک معقول تھا اسلیے اسکا جواب جو دیا گیا اُس میں مشتہرین کے نام (بالائی نام) درج کئے گئے جو یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار

مولوی ثناء اللہ صاحب کی غیر مقلدی و مخالفت عقائد اہل سنت چھپی ڈھکی بات نہیں ہے اونکی تصانیف اور اُن کا اخبار اہلحدیث مشہور ہیں وہ اور مولوی نور محمد صاحب بدایوں کے جلسہ انجمن میں خاص لغرض رد آریہ و مناظرہ آریہ آئے ہیں انکو ایسے موقعہ پر ہرگز مناسب نہ تھا کہ اس قسم کی باتیں مجمع اہل سنت و جماعت میں کرتے جو اس عظیم الشان فرقہ حنفیہ کی دلشکنی کا باعث ہوتیں اور مخالفت مذہب اہل سنت اُن سے نکلتی یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ اس قسم کی مناقشت کا اظہار ایسے وقت میں جبکہ مرحلہ مقابلہ مخالفین اسلام درپیش ہے زیبا نہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ جلسہ کے قواعد و مقاصد کے خلاف گفتگو کرنا اور خاص کر ایسے جس سے اُس جلسہ کے اتفاقی حالت کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ ہرگز نہ چاہیے۔ مولوی نور محمد و مولوی ثناء اللہ صاحب کے بہت بیانات ایسے واقع ہوئے جو اُن کے مناسب نہ تھے فرقہ حنفیہ اہلسنت کی دلشکنی ہوئی حالانکہ اسی فرقہ حنفیہ والے بڑے مؤید اس جلسہ کے ہیں یہ بھی بیان کیا گیا کہ کسی کلمہ گو پر کفر کا حکم نہیں ہو سکتا گو کچھ ہی عقیدہ ہو۔ حالانکہ یہ بات مذہب اہلسنت کے صریح خلاف ہے یہ بھی بیان ہوا کہ توسل و استعانت اولیا تو درکنار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام بلکہ خود حضور سید الانبیا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے بھی نہ چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ چند ایسی باتیں ہیں جن سے عام جلسہ میں کشیدگی کا اثر ظاہر ہوا۔ اسوجہ سے ہم خادمان اہل سنت نے ایک اشتہار شائع کیا جسمیں صاف لکھدیا کہ ہم جلسہ رد آریہ کو برہم نہیں کرنا چاہتے لہٰذا مولوی صاحبان بعد اختتام جلسہ اگر چاہیں تو مناظرہ کرلیں ایک پرچہ افترا کے ذریعہ سے اس اشتہار اہلسنت کی تردید ظاہر کیگئی اور اس سچے اشتہار کو افترا بتایا گیا حالانکہ وہ ہرگز افترا نہیں ہے سارے جلسہ والے جانتے ہیں کہ اہلسنت بدایوں مولوی صاحبان کے بیان سے ضرور رنجیدہ ہوئے چونکہ آریہ کے مقابلہ* کا خلاف نہ منظور تھا۔ اور نہ ہے اس سبب سے پہلے بھی کہا گیا تھا اور اب بھی کہا جاتا ہے کہ مولوی صاحبان جب رد آریہ سے فارغ ہولیں اور خدا کرے کامیاب ہوں۔ تو اُن مضامین میں جو مخالف اہل سنت کہے گئے ہیں وہ چاہیں تو مناظرہ کرلیں۔ مولوی صاحبان تا ختم جلسہ رد آریہ اپنی توجہ کو دوسری جانب مائل نہ کریں فقط

المشتہر

حکیم محمد عبد الناصر۔ سخاوت حسین۔ محمد فضل احمد پنجابی۔ محمد رحیم بخش قادری۔ سید معین الدین۔ عظیم الدین۔ محمد یعقوب وغیرہ۔

مجھے اس سے تو مطلب نہیں کہ ان اشتہاروں کا اصلی محرر اور محرک کون ہے ہاں میں اتنا جانتا ہوں کہ ان مشتہرین میں سے ایک صاحب جنکا نام سید معین الدین ہے مع چند ہمراہیوں کے میرے پاس آئے میں نے پوچھا کہ تم خود مباحثہ کرو گے یا کوئی اور۔ تو انہوں نے چار مولوی صاحبان کے نام لئے جنمیں سے دو اسوقت مجھے یاد نہیں لیکن مولوی فضل احمد اور مولوی عبد المقتدر وغیرہ میں نے کہا بہتر ہے تم ان اپنے سب علماء کا دستخطی رقعہ اس مضمون کا لے آؤ کہ ہم بحث کریں گے اور ہم میں سے بحث کیلئے فلاں شخص پیش ہوگا۔ اور اسکا ساختہ پرداختہ ہمکو منظور ہوگا۔ سید معین الدین چونکہ بذات خود ایک نوجوان انگریزی خوان جنٹلمین ہے آپنے بلکہ اونکے سب ہمراہیوں نے اس رائے کو پسند کیا۔ مگر جبتک میں بدایوں میں رہا۔ اس مضمون کا کوئی رقعہ میرے پاس نہ پہنچا اسلیے میں مع مولوی نور محمد صاحب چلا آیا مگر چونکہ اشتہاروں میں مباحثہ کو تقریری ہی میں محدود نہ کیا تھا۔ بلکہ تحریری اور تقریری میں اختیار دیا ہے چونکہ تحریری مباحثہ کے لئے میری حاضری بدایوں میں ضروری نہیں اسلیے مولوی صاحبان کو اجازت ہے کہ اپنا مضمون بیشک بھیجدیں اہلحدیث میں مع جواب درج کرکے اُن کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ سید معین الدین سلمہ سے امید ہے کہ وہ حسب وعدہ اپنے علماء کرام کو متوجہ کرینگے۔ میں اونکو مجبور نہیں کرتا کہ اہلحدیث ہی میں درج

* مولانا یہ لفظ تو کسی کے منہ سے کبھی نہ نکلا تھا (اڈیٹر) ** اگر نہیں تھا تو اشتہار کی کیا حاجت تھی۔ ایک رقعہ ہی کافی تھا (اڈیٹر)

کرالیں بینک چھاپکر الگ شائع کریں مگر ایک پرچہ دفتر اہلحدیث میں بھی بھیج دیں جسکا جواب انکو بھیجا جایا کریگا ٭

مضمون زیر بحث سب سے پہلے استمداد بالمخلوق ہے اور مسائل اس سے بعد ہونگے۔ کیونکہ یہی ایک مسئلہ ہے جو فریقین کے نزدیک کفر یا اسلام کا حکم رکھتا ہے والسلام خیر ختام

آریہ اخباروں کی ایمانداری

اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "ایک نومسلم کی سرگذشت" آمدہ از مقام ہردوئی چھپا تھا۔ اسپر بیچارے قادیان کے آریہ اخبار نے دل افشانی کی اور تو کچھ نہ ہوسکا مضمون مذکور کو اہلحدیث کے ایڈیٹر کی اختراع بتلایا اس کے بعد اسکے مقلد اخبار مسافر آگرہ نے اسکی تقلید کی اور وہی مضمون نقل کردیا اور عنوان رکھا "اہل حدیث کا سفید جھوٹ"۔ حالانکہ وہ مضمون آجتک ہمارے پاس موجود ہے اگر دونوں نالائق امرتسر میں کسی اپنے وکیل کو دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔ تو ہم دکھا سکتے ہیں مگر بعد دکھانے اور تصدیق کرا دینے کے ہم یہ پوچھینگے کہ ناحق جھوٹ بول کر کسی پر افترا لگانا کہو جی کون دہرم ہے؟

میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا

گذشتہ سے پیوستہ

اور کہ واقعہ میں آپ سرے ہی سے ابن مریم کے نزول سماوی کے قائل نہ تھے۔ تو اس صورت میں انکا صریح کذب لازم آتا ہے اور یہ نرا جھوٹ ٹھیرا۔ کہ میں پہلے خود نزول سماوی ابن مریم کا قائل تھا... وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال مرزا صاحب جب پیچیدگی میں پڑتے ہیں یہ ہے اس شخص کی اختلاف بیانی جسکا کچھ اور خاکہ بھی آگے چلکر دکھاؤنگا۔ درحقیقت مسلمانوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کو شرک لکھنا ایک ہوائی اور نفسانی کلمہ ہے۔ جسکی وجہ سے مرزا صاحب کی ذات پر مذکورہ بالا سخت اعتراضات پڑتے ہیں اور محض نفسانی کلمات (بعداوت اہل اسلام) کی بنا پر ہی مسلمانوں کو مشرک گردانتے

کا فعل ہی اس امر کی مکمل دلیل ہے کہ مرزا صاحب خدا کیطرف سے ہونا کیا ایک ہوشیار مسلم کی حیثیت بھی نہیں رکھتے کیونکہ مومن کو حضرت نے ذکی اور صاحب فراست فرمایا ہے کہ اتقوا فراسۃ المؤمن ۔۔ مرزا صاحب کو جابجا اختلاف بیانی میں بڑی ٹھوکریں کھا چکے ہیں اور کھا رہے ہیں۔ یہی اختلاف جو ایسا وسیع ہے واقع میں بلفظ آیت وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ معیار قائم ہو کر اسی امر کی قطعی دلیل ہے۔ کہ مرزا صاحب کبھی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوسکتے اور کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ اونہیں محفوظ رکھنے کے لئے ان کے ساتھ ہرگز نہیں ہے۔ پھر بشری نقص اونہیں لغزش میں ڈال ہی دیتے ہیں جیسا کہ ذکر ہوا۔ آپکے اختلافات کا نقشہ اور نمونہ بھی جو وہاں قادیان میں بیٹھے دیکھا جا سکتا تھا۔ آگے چلکر اپنے موقعہ پر انشاء اللہ کہا جاویگا۔

غرضیکہ دکھانا یہ تھا کہ مرزا صاحب کو کہاں فرصت کہ عملی اور اعتقادی زندگی سنوارنے کے لئے توجہ کریں۔ آپ نے بقول قاضی امیر حسین صاحب مرزائی موصوف تو ابھی بعض متشابہ کی آیات میں بھی غور تفسیر کی (جیسا کہ اوپر بیان ہوا) اور لہذا انکا حال متشابہ کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکا۔ کیا صحیح بخاری کے امام حکم دعوی کا یہ نمونہ مجھے ایک قطعی معیار کا کام نہ دے سکتا تھا۔ کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتے۔ میں نے حکیم نورالدین صاحب اور قاضی صاحب موصوف سے بارہا سنا ہے۔ کہ حضرت فرماتے ہیں کہ جس طریق پر میں قوم کو چلانا چاہتا ہوں ابھی تک اوسکی طرف قوم نے منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اول تو یہ کیونکر ہوا۔ کہ اسقدر انبیاء کے کمالات کا مجمع اور اپنے وحی میں کبھی احمد کبھی موسے کبھی عیسے کبھی نوح کبھی ابراہیم سے مخاطب ہوا اولو العزم نبی کیا آنا جاوے اثر بھی نہ رکھتا تھا۔ کہ پچیس سالہ تعلیم مرزائیوں کے منہ اسی راستہ پر لاتا۔ جسپر اونہیں چلانا چاہتا تھا۔ ثانیاً یہ کہ اگر قوم نے ابھی تک منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ دیکھتے کیونکر۔ جب اونہیں امام کا ذاتی نمونہ نہ ملا۔ اور امام ان کا رنج وراحت میں شریک نہ ہوا۔ تو پھر اثر ہی کیا ہو۔ بھلا مرزا صاحب نے پچھلے ایام میں محمد افضل ایڈیٹر البدر کی بیمار پرسی کی یا کبھی جنازہ پر تشریف لے گئے حاشا! بلکہ جیسا کہ بسیلج الحق النعمانی

ahmadimuslim.de

نے محمد شاہ پسر قاضی صاحب موصوف طاعونی مرض کے موقعہ پر جس میں پلیگ
کہ مرزائی محمد شاہ مرحوم کے جنازہ پر بھی نہیں گئے۔ صاف طور سے کہا کہ
حضور کی طرف سے افضل مرحوم کے بیمار ہونے پر مولوی نورالدین صاحب
نے چھوٹی مسجد میں لوگوں کے اجتماع پاس (جو بوقت نماز ہوتا ہے) حضور
کا رقعہ مجلس کو پڑھ کر سنایا۔ کہ محمد افضل کو طاعون ہو گیا ہے اور کہ اُس کا غضب
کیا ہے کہ کلاں مسجد میں چلا آیا۔ لہٰذا اب اسکے پاس کوئی بھی وہاں نہ جاوے
پھر تو افضل جیسی بیچارگی سے مرا سو دنیا کو معلوم ہے اس تنہائی کی موت
اور مرزائیوں کی ایسی ڈرپوکی اور سرد مہری سے وہ متنفر مرحوم کی ایک عورت
کو حاصل ہوا کہ اُس نے مرزائیت سے بھی جواب دیدیا اور جب وہ قطع تعلق کر کے
قادیاں سے چلنے لگی اور میرے روبرو مولوی عبیداللہ صاحب بسمل امرتسری
مدرس فارسی قادیاں کالج و سکول نے مولوی نورالدین صاحب کے سامنے میرے
روبرو اُس عورت کی یہ بیزاری حکیم صاحب پر ظاہر کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ
معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو دل میں حضرت صاحب سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور
شاید یہی وجہ موت افضل مرحوم کی ہو۔ تو مولوی عبیداللہ صاحب جو ہمیشہ صرف
خلاف ہدایت مرزا صاحب محض گستاخی سابقہ کی وجہ سے افضل کے سر پر
رہتے تھے طیش میں آکر بولے کہ مولوی صاحب! کیا افضل کو حضرت سے
دل میں تعلق نہ تھا جس نے مرتے دم تک استقلال دکھایا اور عین مرتے ہوئے
بولا کہ میں مرزا صاحب پر ایمان رکھتے ہوئے مرتا ہوں۔ جس پر حکیم صاحب نے
گھسیانا ہو کر جواب دیا کہ خیر اس عورت کو تو کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر افسوس کہ حکیم
صاحب نے نہ سوچا کہ عورت کا پختہ ایمان تو مرزائیوں کی سرد مہری کے
نمونہ ہی سے ٹوٹا۔ جس سے وہ سمجھانے پر بھی تعلق توڑنے سے نہیں
رہتی تھی اور غصہ میں آکر وہ سُناتی تھی۔ جو مرزائیوں ہی کو خوب معلوم
ہے میں خود اُن دنوں بماہ اپریل وہاں قادیاں میں تھا اور یہ جھگڑا اپریل
ہی میں درپیش تھا۔ جبکہ افضل مرحوم کا متروکہ تقسیم ہو رہا تھا اور وہ عورت
سخت طیش میں آئی ہوئی تھی۔ پھر یہ تو افضل مرحوم سے گذری جس پر افسوس
سے کہا جاتا ہے کہ بجواب اعتراض اخبار شحنہ حقیقت جو قادیاں کو آ رہی ہیں
کی طرف سے لکھا ہے خواہ مخواہ اڈیٹر الحکم نے انہیں کو سراسر غلط لکھ مارا۔
کہ افضل مرحوم پر پوری ہمدردی و رفاقت کا ساتھ دیا گیا تھا۔ حاشا! مرزا
صاحب نے تو جیسا کہ بیان ہوا۔ رقعہ کے ذریعہ سے لوگوں کو افضل مرحوم کے
پاس جانے سے منع کیا تھا۔ پھر ہمدردی کے معنی؟ کیا یہ سخت سے سخت افسوس
کا مقام نہیں کہ اڈیٹر الحکم خواہ مخواہ مرزائیت کی تائید میں سرگرم رہتا ہے
مولوی عبیداللہ صاحب نے محض اپنی ہمدردی سے مرحوم کا آخیر دم تک
ساتھ دیا۔ خدا کی قسم کہ جب حکیم صاحب کے ساتھ مولوی عبیداللہ صاحب
کی مذکورہ بالا قیل و قال ہو چکی۔ تو میں اور بکر اکیلا اُن کے ساتھ ہو لیا۔ مولوی
صاحب موصوف نے مرزائیوں کی سخت شکایت کی کہ کوئی بھی مرزائی مرحوم
کے پاس بیمار پرسی یا جنازہ کے لئے نہیں آیا اور بولے کہ میں نے مرزا
صاحب کو صرف اتنا مان لیا ہے کہ وہ جھوٹ نہیں کہتے بلکہ سچ کہتے ہیں مگر
نہ یہ کہ کسی مرزائی کو صدیق اکبر یا عمر پر ترجیح دیتا پھروں۔ آپکی غرض اس سے
حکیم صاحب کے رتبہ کی نسبت تھی اور میری آخری دن مجھے بولے کہ میں ابھی
اسی غور میں ہوں کہ مرزا صاحب کے معاملہ کی اصلیت معلوم کروں۔ پھر یہ شخص
تو ابھی مجمل سا ایمان رکھتے ہوئے تھا۔ وہ مرزا صاحب یا مرزائیوں کے رطب
و یابس کا پیرو نہ تھا۔ اور نہ مرزائیوں کی مجلسوں یا نورالدین کے درس میں جاتا
ہے۔ کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نمونہ کا اوس پر کوئی اثر نہ پڑا اور اپنی
طبعی مستقل مزاجی میں مرزائیوں سے ممتاز ہے۔ لہٰذا اُس نے طاعون زدہ
افضل کے پاس جانے۔ اوسکی تیمارداری کرنے۔ اوسکی میت کے ساتھ
جانے میں باوجود ممانعت مذکورہ بھی دریغ نہ کیا۔ پھر یہی شخص تھا کہ محمد شاہ
کے جنازہ کے ساتھ بھی بجوش طبعی استقلال سے گیا۔ یہ افضل مرحوم سے
ہمدردی کی ہوئی۔ ایسا ہی محمد شاہ مذکور مرحوم سے ہوئی جسکا وہ نتیجہ ہوا کہ
قاضی امیر حسین نے اپنے لڑکے کے مرنے کے دوسرے دن بذریعہ رقعہ
مرزا صاحب کو قوم کی نسبت سخت شکایت کی جس پر آپنے قاضی صاحب کی دلجوئی
کے لئے نماز کے وقت مرزائیوں کو تنبیہ کی۔ کہ تم تو کفار سے بھی بدتر
ہو۔ اگر تم میں جنازہ پر جانے تک کی ہمدردی نہ ہو۔ مگر یہ یاد رہے کہ محمد شاہ
کے بیماری کے دنوں اندرونے باغ کے دروازہ پر خادم مرزا صاحب
(وہ غالباً مہدی حسین شاہ تھا) کا پہرا لگا ہوا تھا۔ اور وہ لوگوں کو تنبیہ بھی
دکھایا جاتا تھا کہ حضرت نے اندرونے باغ میں (جہاں حضرت کا ڈیرہ
تھا) آنے سے مطلق منع کیا ہے اور اپنی اولاد کو بھی باہر نکلنے سے منع کی
ہوئی تھی۔ چنانچہ حضور کی مذکورہ بالا ہدایت کے بعد مرزائیوں میں ابوسعید
کے دوکان کے آگے یہ قیل و قال پھر سے روبرو ہوئی۔ کہ ہم تو خدام

ahmadimuslim.de

اور پیر صاحب (خسر و مرزا صاحب) اندر والے باغ میں کبھی نہیں جانے دیتے تھے پھر ہمکو مریض کے پاس جانے کی کیسی اجازت تھی جبکہ لاگ کا اعتقاد خوف تھا۔ بعض کہتے تھے کہ یہ خادم کی ساخت ہے دوست کہتے نہیں۔ اوس کے پاس رقعہ بھیجا تھا جب گفتگو کے دوران میں افضل مرحوم کے ذکر پر پیر صاحب موصوف بولے کہ ہم نے تبھی سے طاعون زدہ مریض کے پاس جانے سے منع کیا تھا۔ جب سے افضل مرحوم کی بیماری کے موقعہ پر حکیم نورالدین صاحب نے حضرت کا رقعہ جو ہم لوگ سمجھے ہیں جس کا مرحوم کے پاس جانے سے منع کیا تھا اس پر (میں نے حیران ہو کر اس مجلس میں کہ جب پیر صاحب موصوف سے کہا کہ آیا واقعہ میں حکیم صاحب نے وہ رقعہ مجلس میں پڑھ کر منع کیا تھا۔ تو آپ نے بڑی سنجیدگی اور تاکید سے جواب دیا کہ واقعہ میں ہمکو بذریعہ رقعہ منع کی گئی تھی۔ اس مجلس میں قاضی صاحب موصوف بھی موجود تھے۔ اور ابو سعید بھی حاضر تھا کسی نے پیر صاحب پر جرح نہ کی۔ اور جرح کیونکر کرتے۔ پیر صاحب موصوف مرزائیوں کے بڑے صاحب کشف سمجھے جاتے ہیں۔ پھر میں نے قاضی صاحب کو توجہ دلائی کہ آپ کی سختی مرزائیوں پر محمد شاہ آپ کے پسر کی موت پر پاس نہ آنے میں مرحوم زیادہ ہے کیونکہ وہ رقعہ مذکور کے وقت سے یہی سمجھے ہوئے تھے کہ ہم بڑی مسجد میں یا کسی طاعون زدہ مرزائی بھائی کے پاس نہیں جانا ہے اور یہی وجہ تھی کہ آج تک ہر ایک مرزائی یہی سمجھے ہوئے ہے کہ ایسا کرنا منع ہے۔ چنانچہ افضل مرحوم کو قضا کئے ہوئے عرصہ گذرا۔ مگر ابتک بورڈنگ والے بورڈنگ میں ہی نماز پڑھتے ہیں ورنہ ان کی جماعت ہمیشہ بڑی مسجد میں ہی ہوا کرتی تھی۔ اور وہ سب یہی کہتے ہیں کہ اس مسجد میں جانا منع ہے۔ پھر مرزائیوں کا تصور ہی کیا ہے۔ (باقی دارد)

جھوٹے پر لعنت

آریہ اخبار پرچارک امرتسر میں عبدالرحیم سابق ست دھرمی کے نام سے ایک مضمون چھپا ہے کہ مجھے مولوی صاحب نے جبراً مسلمان کیا اور میری چوٹی کاٹ دی یہ کیا وہ کیا۔ افسوس ہے آریہ اخبار ایسے بے سروپا فضول باتوں پر ناز کرتے ہیں حالانکہ یہ سراسر غلط ہو بھلا اگر جبراً مسلمان کیا گیا تھا تو وہ خود واقعات جو آرین اسٹریلوں کے اندرونی راز کے انہوں نے جلسہ میں بیان کئے تھے

وہ کس نے اُسے سکھائے تھے؟ اور کس نے اُس سے کہلوائے تھے۔ پھر جو اُس نے ایک مضمون پرچارک کی ہتھیا کاری لکھکر ہمکو دیا تھا جو ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ کس نے لکھوایا تھا؟ پھر اس مضمون مندرجہ پرچارک کے غلط ہونے پر اسی مضمون میں ثبوت ملتا ہے کہ راقم مضمون نے اب تک بھی اپنا نام **عبدالرحیم** ہی لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ **ست دھرمی** کو وہ اب بھی خیرباد کہتا ہے ابھی یہی اس مضمون کے کذب کا ثبوت ہے۔ اور فرضی معلوم ہوتا ہے بہرحال کوئی محجوب ہے اس پردہ زنگاری میں

استفسارات

منشی امام الدین صاحب از مقام سیالکوٹ محلہ کریم پورہ سے دریافت کرتے ہیں کہ کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی وغیرہ کے سوداگرانِ آہن کے نام کوئی صاحب بتلا دیں۔ تو مشکور ہونگا۔

سید عباس شاہ صاحب از مقام اسٹیشن باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ (سندھ) دریافت فرماتے ہیں کوئی کتاب مسائل زکوٰۃ۔ صدقات وغیرہ قلمی یا مطبوعہ ہو تو کوئی صاحب پتہ بتلا دیں (اڈیٹر) اردو میں اس مضمون کی کتابیں مولوی رحیم بخش لاہوری مرحوم کی ہیں۔ (پتہ) مولوی عبدالرحیم خلف مولوی رحیم بخش لاہور مسجد چینیاں۔

منشی عظیم بخش صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ میرے ایک دوست کو تفسیر ثنائی کا شوق ہے کوئی صاحب اونکی امداد کریں تو ایک روپیہ میں بھی دونگا (اڈیٹر) اس قسم کی ایک درخواست پہلے میر مصطفےٰ علی صاحب نے ایک دوست کی بابت کی تھی جسکے لئے عمر بابو محمد اسمٰعیل صاحب مقیم جہانسی نے عنایت کئے اور ایک روپیہ بابا چراغ الدین درزی کیمبلپوری نے دیا۔ ایک روپیہ کی کمی ہے بہتر ہے کہ اصحاب ہمت توجہ کریں۔

منشی محمد یامین صاحب از کوہ جگروتہ۔ دریافت کرتے ہیں کہ ایک شخص پنجابی نام عبدالرحمن عمرہ ۳۰-۳۵ سال رنگ گورا فیشن انگریزی اپنے آپ کو ریاست لونچپہ کے رؤسا میں سے کہتا ہے پہلا نام ہرنام سنگھ بتلاتا ہے۔ کسی صاحب کو اسکا حال معلوم ہو۔ تو اطلاع دیں۔

مولوی مہدی حسن صاحب از ٹھرڈ گدام جو ... دریافت کرتے ہیں کہ ترجم

جناب مولانا شاہ عین ...
تحریر فرماتے ہیں ... کہ میں
بمبئی میں بخیر و عافیت داخل ہوا
چونکہ از حد بھری ہوئی تھیں ...
حجرہ ملا نہ گھر یا مکان ...
... روپیہ کو دو قطعہ ایک ...
کرایہ پر لیا۔ آجکل ...
ہوں تو سطرا لقیہ پر ... روزہ
کا خرچ فی کس ہوتا ہے اور ...
کی دوکان پر فی کس ... روزہ
اس سال حجاج کا خاص نظم ...
وطن تک کی ... ٹکٹ
خرید نا ہو گا۔ اسکی میعاد ... م
ہو گی ... وقت ... ٹکٹ ...
واپس ... ہو گا۔ اور ...
حاجیوں کی خبر غلط ہے۔ اس سال
کثرت سے جا رہے ہیں ... میں
کثرت نہیں دیکھی تھی۔ باقی خیر ...
قرنطینہ کے مکان سے ...
بالکل ... جا رہے ہیں ... کیونکہ
احباب۔ ... کو کہا تھا
کس کس کو لکھوں ...
حج پانے کی السعی ہے
جو خریدار ... جا رہے ہیں
کل مرد و زن ۲۵ آدمی ہیں

ahmadimuslim.de

اہلحدیث (جنکی بابت مولوی ابو یحییٰ حکیم محمد صاحب شاہجہانپوری نے لکھنے کا اعلان دیا تھا) طیار ہوئے یا نہیں؟ (اڈیٹر) غالباً ابھی نہیں امید ہے کہ مولوی صاحب اس کام کو توجہ سے کریں گے*

افسوس اس ہفتہ دو صاحبوں کے انتقال کی خبر پہنچی ایک میاں جان محمد تحصیلدار روشنی جگرانواں ضلع لودھیانہ۔ دوسری زوجۂ محمد یوسف فیض آبادی انا للہ۔ خدا ان کی مغفرت کرے اور ان کے پسماندگان کو توفیق صبر عنایت کرے ناظرین اہلحدیث سے توقع ہے کہ دونوں مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھکر دعا کرینگے۔ اللھم اغفر لھما یہاں تک ہوا گیا۔

مرزائی کی توبہ

میں اتفاق زمانہ یا اپنی غلطی سے قادیانی یعنے مرزا غلام احمد صاحب کا مرید ہوگیا تھا مگر اب مجھکو اچھی طرح سے ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب کے دعوے بالکل غلط ہیں لہٰذا اب میں اعلان کا مرید ہوں اور نہ ان کے عقائد کو مانتا ہوں لہٰذا بطور اطلاع کے عریضہ ارسال خدمت ہے براہ مہربانی اسکو بطور اطلاع کے اپنے اخبار میں شائع کر دیجئے۔ نہایت مشکور ہونگا:۔ والسلام

راقم:۔ محمود علیخاں از آگرہ

بمبئی میں میلہ

(از نامہ نگار)

جناب عالی بعد تسلیم نیاز۔ آج چوپاٹی پر گنپتی کا میلہ تھا۔ میلوں تک آدمی بھرے ہوئے تھے عیسائی اور اسلامی مشنری وہاں اپنے اپنے کام کو گئے تھے عیسائی مشنری تو شام تک ناکام پھر کر واپس آگئے اور ایک لفظ کہنے کا بھی موقع نہ پایا۔ اور انجمن ضیاء الاسلام کے پر جوش سکرٹری اور اراکین نے ایک بلند جگہ پر جگہ پر کام شروع کیا۔ ایک طرف دریائے ناپیدا کنار لہرارہا تھا اور ایک طرف فضائل اسلام کا بحر ذخار طغیانی دکھارہا تھا اول مولوی مرزا محمد بیگ صاحب دہلوی واعظ رد نصاریٰ نے دیر تک خوب بیان فرمایا پھر ایک پر جوش شعلہ بیان منشی انظار الحسن نے بہت عمدگی اور سنجیدگی

سے رد تناسخ پر معقول دلائل بیان کئے قریب مغرب سید نظیر حسین صاحب سخا دہلوی محمڈن مشنری و مالک علمی پریس بمبئی نے بیان شروع کیا اور اول ہی جملہ مختلف الاقوام حاضرین کو چیلنج دیا کہ جسکو حقانیت اسلام پر شک ہو وہ بے تکلف اصولی سوال کرے میں ایک ناچیز مسلمان اسکا جواب دینے کو تیار ہوں۔ ورنہ میں اعتراض کرتا ہوں جسکو حقانیت کا دعویٰ ہو جواب دینے کو تیار ہو جائے۔ افسوس کہ وقت نے فرصت نہ دی اور مولوی صاحب موصوف فضائل اسلام ناتمام چھوڑنے پر مجبور ہوئے*

ریویو یا لتقریظ

انگریزی خالق باری۔ اس رسالہ میں مصنف نے انگریزی الفاظ کو فارسی خالق باری کی طرز پر جمع کیا ہے۔ جو واقعی قابل قدر ہے مثال کے لئے ایک شعر یہاں پر نقل کیا جاتا ہے:۔

ملکی وجنگی۔ سولین۔ ملٹری * سول سروس ہے ملکی نوکری

لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت ۲/ (پتہ) مطبع افضل المطابع مراد آباد

پہلے مجھے دیکھئے

مبلغات کی ضرورت کا اظہار ضروری نہیں۔ دنیا کا کوئی کام بھی بغیر اس کے نہیں چلتا۔ اسلئے جن اصحاب کے نمبر مع مقام درج ذیل ہیں وہ متنبہ رہیں کہ انکی قیمت ختم ہے یا ختم ہونے کو ہے خود بھیجدیں یا بذریعہ وی پی طلب کیجائیگی۔ خدانخواستہ منظور نہ ہو تو مطلع فرماویں*

۳۳۹	نگینہ	۳۸۵	سنبل
۳۳۶	کوہاٹ	۵۰۳	جھنڈ ربانوالہ ضلع سیالکوٹ
۳۴۲	کالیکی	۵۰۹	ہنگولی بھمبنی
۳۷۵	بھیرو گڑھ سنتال	۵۱۷	مدراس (گونڈہ)
۳۷۶	کیمپٹ	۵۵۹	سیالکوٹ
۳۷۸	ناگپور	۵۶۵	ایلور (علاقہ مدراس)
۳۹۲	کھربانوالہ	۴۹۰	کنجہ ریاست گرنٹہ راجہ تانتہ

ahmadimuslim.de

۳۶۵ - - پنوکے	۴۰۲ - - جھنگ
۳۶۶ - - لودھیانہ	۴۰۳ - ولیووال (ور جھنگ)
۳۹۵ - حیدرآباد (دکن)	۴۰۴ فتح پور مہنانوالہ (فیروزپور)
۳۹۶ - کوٹھی باسم	۴۰۵ - - شیا ملی

خطبہ حضرت ابی الدرداء فی اہل الشام

(ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ایھا الانعم البنا عودیار لن تقوم المنون خناک المبانی
ازھا الھنا تبقے و تفنی کل شئی لبقے من الانسان

قاضی ابوالعباس الجرجانی تمسے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بلند سنگین عمارتیں موت کو تمہارے پاس پہنچنے نہ دینگی؟ دیکھو! آنکھیں کھولو موت اچانک آن پہنچیگی یہ قلعے جو تمنے بنائے ہیں اور یہ مورچے جو تمنے جمائے ہیں۔ کسی طرح موت کی سد راہ نہ ہونگے۔ تمہاری آنکھ میچ جائیگی۔ یہ سب ٹھاٹھ پڑا رہجائیگا۔ یہ محل و فصیل مدت تک نمودار رہینگی۔ لیکن تمہارا نشان تک نہ ملیگا۔ تمہاری مٹی کے ذرے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک اُڑتے پھرینگے پس ٹھیرو! آگے نہ بڑھو۔ اور اپنا دل اس ناپائدار دنیا سے نہ لگاؤ۔ اور بجائے ان سنگین عمارتوں کے عمل کی مستحکم عمارت بناؤ۔ زندہ دل کو آباد کرو۔ اس کوردیہ کو آباد کرنے سے تمہیں کیا فائدہ ہے؟ مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ کوئی دنیا دار ادھر توجہ نہیں کرتا۔ کسیکو باغ لگانے کا شوق ہے اور کسیکو گاؤں بسانے کا ذوق ہے۔ دل کی آبادی اور اخلاق کی درستی کی طرف کسیکو توجہ نہیں ہے مسلمانوں میں خصوصاً ایسی غفلت چھائی ہے کہ اہل استطاعت بڑی عظیم الشان عمارتوں ہی کو ناموری کا ذریعہ تصور کرتے ہیں اور درستی اخلاق سے آنکھ بند کر لیتے ہیں یا اسپر کچھ توجہ نہیں کرتے۔ بچوں کو جاہل رکھتے ہیں۔ تعلیم کے اخراجات کو بار گراں تصور کرتے ہیں اور اپنی ہمت خرید جائداد اور بنائے عمارت پر مبذول رکھتے ہیں گویا وہ زندہ دلی کی کچھ قدر و منزلت نہیں کرتے۔ اینٹ پتھروں کو زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ جابجا متقدمین و آبا و اجداد کے بنائے ہوئے مکان ویران پڑے دکھلائی دیتے ہیں جنکو بوجہ شکست و ریخت کی استطاعت بھی اُن کی نسلوں میں نہیں ہے اس غفلت کی جہالت کے سوا اور کیا وجہ دی جا سکتی ہے۔ لال قلعہ جامع مسجد تاج گنج اور ایسے ہی دنیا کی اور مشہور عمارتیں کس مصرف کی ہیں؟ لوگ انہیں بڑے بادشاہوں کی اولوالعزمی کی علامات تصور کرتے ہیں۔ اور ان کی طرح سراہتے ہیں قصیدے۔ ان کی بربادی پر مرثیہ لکھتے پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر انصاف سے پوچھو۔ تو یہ سب عمارتیں ہیں جو بانیوں کی غفلت اور تنگ حوصلگی کا ثبوت دیتی ہیں اور بتلاتی ہیں۔ کہ دیکھو۔ ہشیار رہو۔ جو لوگ ایسے فضولیات کی طرف اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں وہ دنیا میں بربادی کا بیج بوتے ہیں اپنی اولاد کو غلام بنا دینے کی بنیاد ڈالتے ہیں وہی شاہان مغلیہ ان عمارتوں کے بانی تھے۔ آج انہیں کی اولاد ایسے مبتذل اور خوار پڑی پھرتی ہے کہ چشم عبرت بین کھلی کی کھلی رہجاتی ہے یہ لکھنؤ کی بارہ دری اور یہ بڑے بڑے امام باڑے کس مصرف کے ہیں جبکہ بانیوں کی اولاد آج پریشان و سرگردان در بدر بھیک انگتی نظر آتی ہے۔ اندلس (Spain) کا سلطانی محل الحمرا کس خوبی کا ہے اور کیا صفت کا مستحق ہے جبکہ اُن خلفاء اور سلاطین کی اولاد آج وہاں کنجڑوں کی طرح خانہ بدوش اور رذیل کاموں کی آرزو کرتی ہے اور آب و نان کو محتاج ہو اور انسانی شمائل سے محروم اور علوم و فنون سے بے بہرہ ہے اسی طرح دنیا بھر کی بڑی عمارات کا حال ہے ان کو دیکھو تم دھوکہ میں نہ آنا اور یہ آرزو نہ کرنا کہ ہم بھی ایسی ہی یادگاریں چھوڑ جانے کی کوشش کریں۔ نہیں۔ اگر دنیا میں کامیاب ہو کر رہنا چاہتے ہو اور اطمینان سے مفارقت کرنے کی آرزو رکھتے ہو۔ اور آخرت میں سرخرو ہونے کی تمنے تمہیں ہو۔ تو اپنی اولاد اور بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤ اُن کے دلوں کو زندہ کرو۔ انہیں انسان بناؤ۔ یہی عمل بالمعروف تمہاری یادگار ہے تمہاری نسلیں جنکے بعد دیگرے ایک دوسرے کے سے یہ ودیعت پائینگی۔ اس سے فائدہ اُٹھائینگی اور ہمیشہ تمہیں یاد رکھینگی اور دعائے خیر دینگی تمہارا یہ صدقہ جاریہ مقبول رہیگا۔ اور ابد تک تمہیں ثواب پہنچیگا۔

جب حضرت ابو درداء ملک شام کے حاکم ہو کر وہاں تشریف لے گئے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ یا اہل الشام اسمعوا قول اخ لکم ناصح فاجتمعوا علیہ۔ فقال۔ مالی اراکم تبنون مالا تسکنون و تجمعون مالا تاکلون۔ و تقولون مالا تدرکون۔ ان الذین کانوا قبلکم۔ بنو مشیدا واملوا بعیدا وجمعوا کثیرا۔ فاصبح املھم غرورا وجمعھم بورا ومساکنھم قبورا۔ اے شام کے باشندو! تمہارا ایک بھائی ناصح تمسے کچھ کہنا چاہتا ہے ذرا کان لگاؤ اور سنو! لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا

لہ ۲۰ اکتوبر کے پرچہ میں جو مضمون وحدت و صداقت ادارت کے متعلق نکلا ہے وہ علیگڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ سے ماخوذ تھا منقول عنہ کا نام لکھنا سہو کاتب

ahmadimuslim.de

میں متحیر ہوں کہ تم ایسے مکانات بناتے ہو جنہیں تم نہ رہو گے تم اتنا سامان جمع کرتے ہو۔ جو تم کھا نہ سکو گے تم ایسی دور کی سوچتے ہو۔ جو تم نہیں کر سکو گو دیکھو! تجھ سے پہلے تمہارے بزرگوں نے پکی عمارتیں بنائیں اور سنگین بنیادیں ڈالیں۔ انہوں نے بہت ہی طول امل رکھی۔ مال وافر جمع کیا۔ لیکن بتلاؤ آخر ہوا کیا اور یہ سب چیزیں کس کام آئیں؟ دیکھو وہ خاک میں پڑے سوتے ہیں۔ انکی امیدیں خاک میں ملگئیں۔ ان کے مجمع متفرق و منتشر ہو گئے اُن کے غرور ذلیل ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ دنیا کوئی استقامت کی جگہ نہیں ہے جیسے پرندے رات کو سرسری بسیرا لیتے ہیں ویسے ہی انسان بھی یہاں مسافرانہ آیا ہے اسکی پہلی منزل رحم مادر میں تھی۔ یہ دنیا راستہ ہے۔ جسکو طے کر کے وہ گوشہ لحد میں مقیم ہو گا۔ اور مرنے کے بعد ہی اُسے پوری راحت اور مستقل قیام کی جگہ حاصل ہو گی جیسے مسافر کو اپنے سفر میں مختلف پڑاؤ ملتے ہیں منزلوں پر سرائے اور ڈاک بنگلے آتے ہیں ریل پر سے گذرنے والے کو اسٹیشن ملتے ہیں ویسے ہی یہ رات دن ہفتہ مہینہ۔ سال وغیرہ چھوٹی بڑی منزلیں ہیں جنکو طے کرتے ہوئے آخر وہ انتہائی منزل گور غریباں کو جا پہنچتا ہے اور وہیں اپنا ڈیرہ ڈالتا ہے وہی مستقل مستقر ہے اور وہی سب کا گھر۔

سعدی فرماتے ہیں کہ۔ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است و چوں بر مے آید مفرح ذات۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ جو دم گذرتا ہے اسیقدر عمر کم ہوتی ہے یہ نفس گویا وہ قدم ہیں جو مسافر رکھتا ہے اور جسقدر وہ آگے بڑھتا ہے موت نزدیک آتی جاتی ہے جس قدر انسان میں جی لگائیگا اپنی اصلی منزل مقصود سے دور رہتا جائیگا۔ جیسے کوئی مسافر کسی پل پر سے اسی پل کی درستی اور اصلاح میں مشغول ہو جاتے۔ اسکی منزل کھوٹی پڑ جاتی ہے ویسے ہی جو کوئی لحد خاک آلود کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور اُسکو رشک ارم بنانے کی فکر نہ کرے وہ اپنی فرصت کھو بیٹھتا ہے اور ہم اُسے کیسے ہوشمند کہہ سکتے ہیں؟ دانشمند دور اندیش وہی ہے جو ان زائل صور اور ان مہلک ساز و سامان سے دل بستگی نہیں رکھتا۔ اور اُن کے زہر سے ہلاک نہیں ہوتا جب وہ بڑے بڑے مکانات بنا لیتا ہے۔ رات دن اونہیں کی درستی اور اصلاح میں لگا رہتا ہے اور اصل مقصد کی طرف توجہ کرنے کی اُسے مہلت ہی نہیں ملتی جیسا ہم نے کہا ہے امرا کو بڑے بڑے باغات اور عالیشان محل سرائے بنانے ہیں تو غل رہتا ہے اپنی یا اپنی اولاد کی درستی اخلاق کی طرف توجہ کرنے کی مہلت ہی اونہیں نہیں ملتی۔ جو سیم و زر کا انبار مروارید کا ڈھیر۔ بیرون جواہر کی کان وہ بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کی وقعت خاک سیاہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ جسکا بوجھ اور الم فراق کی شدت اپنے مالکوں کے دل کو پست اور حسرت میں سرنگوں اور شکستہ کر دیتی ہے یہ مال و دولت صرف اتنی ہی ہمارے کام کی ہے کہ ہم اس سے کام لیں۔ اپنی اولاد اور متعلقین و بنی نوع کے فوائد کیلئے خرچ کریں۔ اُن کو تعلیم دیں۔ اخلاق سکھلا کر اور انسان بنائیں وغیرہ۔

برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر

اگر تم سب سے پوچھا جائے تب بھی یہی فتویٰ ملیگا جس مال و دولت کو ہم نے ذریعہ حلال سے تحصیل کیا ہے اور نیک کاموں میں صرف کیا ہے وہی ہمارے کام کا اور ہمارا ہے اور جو ناجائز طور سے فراہم کیا۔ اور اُٹھا رکھا ہے اسکا عذاب ہماری گردن پر رہیگا۔ ان سب امور پر غور کرنے کے بعد انسان کیسے اپنے دل کو اباطیل المنٰی کے دام تزویر میں کھینچ سکتا ہے۔ فی الحقیقت انسان کبھی ادھر توجہ ہی نہیں کرتا۔

ایہا الناس جہاں جائے تن آسانی نیست
مرد دانا بجہاں داشتن ارزانی نیست

تمہیں ہمیشیوں زندہ مثالیں ملینگی۔ لوگ حرام و حلال سے بلا تامل مال و دولت فراہم کرتے ہیں قصر عالی بنا رفیع الشان بناتے ہیں۔ لیکن اپنے دل کی اندھیری کوٹھری کو منور نہیں کرتے۔ اپنی اولاد کو تربیت نہیں دیتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ امور اضافی ہیں اور اصل منشاء انسان کی پیدائش کا صرف جائداد پیدا کرنا اور بڑے بڑے مکانات بنانا ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے اور سخت برباد کرنے والی آفت جس نے مسلمانوں کی سلطنتوں کو تباہ کر دیا۔ خاندانوں کو مٹا دیا۔ انسانیت کے جواہرات کو مسل ڈالا سچے اخلاقوں کو پامال کیا۔ حریت کی نعمت سلب کرا دی اور عبودیت کا طوق ہماری گردن میں ڈال دیا۔ (باقی آئندہ)

استفسار

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث زاد عنایتہ

تسلیم! آپ کے ناظرین اخبار میں سے کوئی صاحب تحریر فرماویں کہ مُردہ کا جلانا بہتر ہے یا دفن کرنا۔ قابل وجوہات سے مفصل تحریر ہونی چاہئے۔ تعصب دور ہو۔ راقم ڈاکٹر ارجنداس الحقانی زنانہ امرتسر

ahmadimuslim.de

فتوے

س نمبر ۲۹۱ :- کسی شخص نے اپنا کچھ روپیہ برائے حفاظت جمع کرایا ہوا ہے۔ لیکن بنک والے اُس سے بذریعہ بیوپار سود ہی نفع حاصل کرتے ہیں۔ بنک والوں کا دستور ہے کہ ۳ فیصدی دیتے ہیں ایک روپیہ فیصدی سود خود لیتے ہیں ناجائز ہونے کی وجہ سے مسلمان روپیہ جمع کنندہ سود نہیں لیتا۔ بنک والوں کو جو کہ پہلے سے متمول ہیں۔ فائدہ پہنچتا ہے اگر وہ شخص بجائے اُسکے سود لیکر کسی تنگدست مسکین کو دیدیوے اُس مسکین کو فائدہ پہنچے تو کیا نقص ہے؟ (شیخ مہرالدین از کرپلی)

ج نمبر ۲۹۱ :- سود تو بہرحال میں منع ہے اگر مسکین کو فائدہ پہنچانا منظور ہے۔ تو جائداد غیر منقولہ خرید کر یا کسی کمپنی میں شریک ہو کر بآسانی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

س نمبر ۲۹۲ :- جس مسجد میں جمعہ کی جماعت ہو گئی ہو۔ اگر وہاں کہیں سے دو چار نمازی اور آجائیں۔ تو انکو جمعہ پڑھنا مسجد مذکور میں جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں ہے تو ممانعت کی سند چاہئے۔ حالانکہ اس گاؤں میں دوسری مسجد موجود نہیں ہے۔ (شیخ احمدالدین خریدار علاقہ ...)

س نمبر ۲۹۳ :- ایک حافظ صاحب نے ایک غریب طالب علم سے ایک کتاب پڑھی اب وہ غریب طالب العلم انکا استاد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ حافظ صاحب طالب علم مذکور کو حقیر جانے تو کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

س نمبر ۲۹۴ :- آیت شریف :- فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ سے مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسے علیہ السلام کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے آپ اسکے اصل معنے اخبار میں شائع فرماویں (ایضاً)

ج نمبر ۲۹۲ :- میرے علم میں منع کی کوئی دلیل نہیں اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مطلع کریں۔

ج نمبر ۲۹۳ :- اُستاد بننے کے لئے غریبی امیری کو دخل نہیں جس سے کوئی علم یا ہنر سیکھا جائے وہ اُستاد ہے اسکی بے ادبی کرنی یا اسکو حقیر جاننا گناہ ہے۔

ج نمبر ۲۹۴ :- آیت موصوفہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے مگر قبل قیامت۔ کیونکہ اس آیت میں قیامت کا ذکر ہے اور اس سے کوئی بھی منکر نہیں۔ کہ قیامت سے پہلے حضرت ممدوح کا انتقال ضرور ہوگا

س نمبر ۲۹۵ :- ایک شخص نے کہ سفر پر پیش ہوا اور وہ قائم ہو ایسی حالت میں اُسنے کسی عورت سے دن مقرر کر کے یعنی وہ جب تک سفر میں ہے تب تک آٹھ دن کیلئے کسی عورت سے نکاح کر لیا۔ بعدہٗ وقت آنے پر اُس نے اُس عورت کو طلاق دیدیا اور مہر اسکا مثلاً پانچ روپیہ یا دو روپیہ جو مقرر ہوا تھا دیدیا ایسی حالت میں آپ کیا فرماتے ہیں ضرور مطلع فرماویں۔ (خریدار اہلحدیث ۵۴۲)

ج نمبر ۲۹۵ :- اس قسم کے تعلق کو متعہ کہتے ہیں اہل سنت کے ہاں یہ جائز نہیں احادیث میں منع آیا ہے۔

س نمبر ۲۹۶ :- ایک شخص اس حدیث پر عمل کرتا ہے جو کہ بخاری میں آئی ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو۔ تو غسل دونوں پر واجب نہیں اور اس عمل سے نماز وغیرہ میں تو کوئی حرج نہیں ہوتا ہے اور سلف صالحین سے بھی اس حدیث پر کسی کا عمل آتا ہے یا نہیں۔ براہ مہربانی اپنے اخبار اہلحدیث میں جواب باصواب سے مطلع فرماویں (راقم ایک خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ۲۹۶ :- مسئلہ ہذا میں سلف صالحین میں قلیل سا اختلاف رہا ہے جمہور صحابہ تابعین وغیرہم رضی اللہ عنہم کا مذہب تو یہی رہا ہے کہ انزال ہو یا نہ محض ختان سے ختان ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے احادیث بھی اسی مضمون کی آئی ہیں ہاں بعض اکابر کی رائے یہ تھی کہ جبتک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں پس اگر شخص مذکور خود عالم ہے احادیث کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ یا کسی محقق عالم نے جسپر اسکو حسن ظن ہے ایسا فتویٰ دیا ہے تو اسکی نماز ہو جائیگی ان شاء اللہ۔ مسئلہ اختلافی میں سلف کا یہی طریق تھا۔

س نمبر ۲۹۷ :- مرزائیوں کے ساتھ کھانا جائز ہو یا نہیں (خریدار منٹگمری)

ج نمبر ۲۹۷ :- اسلام میں بصورت چھوت چھات مثل ہندوؤں کے تو نہیں اس لحاظ سے کسی مذہب کا فرق کر کے ساتھ بھی کھا لیتے ہیں کوئی قباحت نہیں۔ ہاں بعض دعوتیں جو موجب ازدیاد محبت فریقین کے ہوتی ہیں اُن میں کسی بیدین آدمی (مرزائی ہو یا کوئی اور) کے ساتھ نہ کھانا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ لَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ یعنی دوستانہ دعوت متقیوں کی کیا کرو۔ اور انہی سے دوستانہ ملاپ رکھا کرو۔

تغلیب الاسلام جلد سوم عنقریب شائع ہونیوالی ہے شائقین جلدی طلب کریں

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

سفر حج از جناب شاہ معین الحق صاحب - ہم لوگ بخیر و عافیت بمبئی پہنچ گئے اسکی خبر آپکو دے چکا ہوں بہ نظر تشفی احباب منتظرین اسکے ضرور جواب دیا ہوگا۔ اسکے بعد ہم لوگ آغا صاحب نجم الحسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر حجاج کے آفس میں اُن کے ہیڈ کلارک (آپکی مرتبہ چندر) سے ملے اس نے بڑی مہربانی سے جو جو ضروری ہدایتیں تھیں کر دیں اور بار بار ایک ایک بات کو مکرر پوچھنے والوں کے پوچھنے پر بھی جواب دینے میں رنجیدہ خاطر نہ ہوا۔

تیسرے ہم لوگ (دا پنگ) باہوا سطہ آغا صاحب مذکور الصدر سے ملے آگرچہ پہلے سے ہم اُن کے ہیڈ کلارک نے ہماری کو یا تخصیص منتظر کر رکھا تھا ہم ایک دو بار آدمی ہیں ہم لوگوں سے [illegible] اور چاہتے تو آنے کی اجازت [illegible] ہیں نام لوگوں سے [illegible] ہم لوگوں کو [illegible] سے دریافت کیا کہ [illegible] حجاج کے [illegible] پہنچنے کا حکم ہے جو پکر تیار ہو [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] کر تیر کی کلاس [illegible] شرح [illegible] فی ٹکٹ تینتیس روپیہ مقرر ہوا ہے اور فرسٹ اور سیکنڈ کی [illegible] جہاز کی رستہ پر [illegible] اور اسکو دریافت کیا - تو معلوم ہوا کہ [illegible] اور گرانی نرخ کے سبب پردہ نشین عورتوں کی تکلیف کا خیال کرکے نہایت قلق ہوا - لیکن کاش گورنمنٹ حجاج کی صحت و سلامتی کا جسطرح خیال کرکے قرنطینہ کا بندوبست کرتی ہے اوسیطرح اُن کے مال کا خیال کرکے نرخ ہر درجہ کا مقرر کر دیتی۔ تو بڑا احسان ہوتا - آج ۷ شعبان مطابق ۷ - اکتوبر روز شنبہ کو حجاج کی واپسی ٹکٹ خریدنے کا وقت دس بجے دیا گیا تھا۔ بسبب مہربانی آغا عبد الحسن کے اور نیز بسبب لحاظ عہدہ کا انسپکٹر حافظ غلام حسین صاحب کے اور نیز بسبب ملاقات بعض ہمراہیان سفر کے جو تجھیز کے ساتھ سابق تجوں میں تھے ہم نو بجے آفس کھلنے کیا تھا اول اول ہم لوگوں کے لئے ٹکٹ کا ملنے کا بندوبست ہو گیا۔ اور اندر آفس کے جا کر ٹکٹ مل گئی۔

چونکہ ہم لوگوں کے بعض احباب بھی اس سفر میں شرکت کی غرض سے بمبئی گئے ہوئے ہیں اور رات مولوی محمد زید صاحب ساکن ٹوبانوال کا ۱۴ آدمی کا قافلہ

ہی جہاز کا یا اسکے کل اور ٹکٹ لئے گئے جسمیں ہر شخص کا نام ۔ ولدیت اور سکونت [illegible] اور قیمت بلاٹیکہ درج ہوتی ہے - ٹکٹ گئی اور ندیہ کی میعاد ۔ تکلارت اب یہ ہم کو [illegible] آفس میں بڑا آرام ہے گو ہم لوگ اپنی اپنی خاص وجاہت کی وجہ سے ٹکٹ لے سکے - لیکن یہ خوشی بالکل سخت غم و اندوہ سے بدل جاتی تھی جبکہ ہم اپنے دیگر بھائیوں کو سخت دھوپ میں کھڑے پریشان ہوتے دیکھتے تھے۔ یہ گورنمنٹ کے عمال کی سخت بے نظمی ہے کہ جب ٹکٹ کا حجاج کیلئے قانون نافذ ہو چکا۔ تو ایک اسٹیشن حجاج کی کثرت کا خیال کرکے نیا سائبان بنا دیا تھا اور وقت کا نوٹس دینا تھا کہ ہر روز فلاں وقت سے فلاں وقت تک اسقدر حجاج آ کر ٹکٹ لے جایا کریں۔

بیچارے حجاج کو اپنا کہا آپ بیکیا تا حفاظت مال کی کرنا اور یہ ڈر الگ لگا ہوا کہ کل پرسوں کے جہاز موجودہ میں جا نہیں سکے گے - کہیں ٹکٹ نہ ملی - تو پیچھے رہ گئے اور اگر نو سو آدمیوں سے زیادہ آیا تو اس جہاز میں نہ جا سکیں گے - ایسی [illegible] ہو سکتے ہیں۔ [illegible] دو بجے ٹکٹ تو کوڑے مار سپاہی [illegible] پولیس اونکو کالی بھی [illegible] دیتی تھی اور بیچارے [illegible] نقصان کے [illegible] اسکو برداشت کرتے تھے خوب خیال کیجئے [illegible] ٹکٹ [illegible] پر [illegible] لکھے۔ [illegible] (باقی آئندہ)

سچی خبر کی تصدیق - وکیل امرتسر نے لکھا ہے کہ پنڈت [illegible] آرے [illegible] میں مسلمان ہوئے ہیں آریہ اخبارات نے اسپر ناحق اور بے ہم مچائی اور وکیل کی خبر کو غلط کہا - اونکو چاہیئے - کہ اہلحدیث مورخہ [illegible] ستمبر میں پنڈت صاحب کا مفصل مضمون پڑھکر اپنی غلطی کا اقرار کریں۔

قبول اسلام - ۱۴ - اکتوبر کو ریاست اندور میں مہاراج سری کرشن آریہ خاک کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے فضل الرحمن نام رکھا گیا (قطب الدین شاہ واعظ از مقام اندور [illegible])

مہتمم مدرسۃ القرآن [illegible] ہاتھ پر دو کس ہندو مرد اور عورت (ننگو اور [illegible] (دہلی) مسلمان ہوئے اسلامی نام [illegible] اور کرم بی بی رکھا گیا۔ لڑکا [illegible] مسلمانوں کو ادھر [illegible]

[illegible]

طاعون - [illegible] اموات کی کثرت ہو گئی ہے۔

۱۴ - ۱۵ - اکتوبر [illegible] انجمن اسلامیہ مظفر نگر کا جلسہ ہے مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب بھی شریک ہونگے

[illegible]

دی جلیسیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ین ملک! آج بیشک آپ کو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ مل سکتے ہیں۔ جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں افسوس کہ آج کل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ والے ہم سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہم سے ہی عمدہ مال منگا کر باہر بھیجتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے۔ اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت:۔ ہمنے قیمت میں کبھی اَسْنا تخفیف کر دی ہے یعنی بجائے ۳ فی انچ کے ۲ فی انچ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں۔ اور ارزاں فروشی بسیار فروشی ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۲	فی انچ	بحساب ۳ فی انچ					گریس بکس
پیمائش ٹرنک	۲×۳ انچ	۳۰ انچ	۳۶ انچ	۳۲ انچ	۲۸ انچ	۲۶ انچ	۲۰ انچ	۱۲ فی انچ
قیمت اصل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تالہ حبشی ۲ فی درجن
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ٹرنک بمع تالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	گریس بکس سٹیل ۲ فی انچ

نوٹ:۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

عبدالعزیز یا اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

تصدیق اور خواہش

جناب فیضمآب حکیم حاذق محمد ابراہیم صاحب معروف بہ چشتی دام ظلکم۔ بعد از سلام مسنون آنکہ۔ کمترین نے جوہر مصفّے خون کی خورد شیشی بقیمت عہ۔ آپسے جولائی ۱۹۰۵ء کو منگائی در اصل بہت ہی عمدہ دوائی ہے کمترین کا بچہ بعمر ۷ سالہ جسکے تمام جسم میں مادہ آتشک کا سخت اثر تھا۔ اور وہ بچہ بہت متاثر تھا یعنی در اصل ہماری پہلے بچہ کو سوزش اور پیپ سے باعث یہ بچے کو۔ کمترین نے اسکا علاج دلیسی ڈاکٹری بہت کچھ کیا مگر صحت نہ ہوئی لہٰذا حضور کا علاج بذریعہ جوہر مصفّے خون ہوا۔ لفضل خدا یہ دوائی بہت کچھ مفید ثابت ہوئی لڑکا سابق میں ایسا سوٹانہ نہ تھا۔ جیسا کہ اب۔ مہربانی فرما کر ایک شیشی خورد جوہر مصفّے خون کی اور ارسال فرمائیے گا۔

الراقم:۔ نیاز مند مدار خاں مالگزار موضع سیل گاؤں ضلع بیتول ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء

جناب چشتی صاحب! السلام علیکم۔ آپکے کارخانہ سے بندہ نے کئی اشخاص کو دوائی منگوا دی اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر ایک کو خاطر خواہ آرام ہوتا رہا مگر کمترین کا داماد جسکی عمر ۲۲ سال کی ہے اسکو کھانسی بہت آتی ہے اور خون اور پیپ بدبودار تھوک میں آتا ہے۔ سو آپ اسکی دوائی روانہ کریں۔

مرسلہ۔ عبدالمجید خاں از بیتول۔ تاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء

اطلاع:۔ چونکہ موسم سرما شروع ہوتا ہے اسواسطے کارخانہ ہذا میں ماء اللحم انگوری دوائیں تیار کیا جاویگا۔ جسکی تصدیق کیواسطے صرف اسقدر لکھنا کافی ہو سکتا ہے کہ اسکے متاثر پہلے ہی سے خطوط لکھ بھیجے ہیں کہ ہمارے لئے اتنی بوتلیں تیار ہوں اور اگر کسی صاحب کو خواہش ہو۔ تو میں بہ ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ دو حرفہ خط تحریر فرما کر کارخانہ کی عزت افزائی کریں۔

(۱) نوٹ:۔ کوئی خط بندہ کے نام ہو۔ اگر اوپر لفظ چشتی نہ ہوگا۔ تو بندہ اسکی تعمیل کا ذمہ وار نہیں اور نہ ہی وہ خط مجھے ملیگا۔

(۲) نوٹ:۔ ہر ایک مرض کا علاج بڑی جانفشانی سے کیا جاتا ہے جو صاحب باہر رہنا چاہیں۔ بذریعہ خط و کتابت پہلے فیصلہ کریں۔

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی
چوک وسنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No. 352.

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR

الحمد للّٰہ

اہلحدیث

SOHDRA 28 OC. 05

اہلحدیث
جناب مولوی
سوہدرہ ضلع گو[جرانوالہ]

خریداری نمبر
بخدمت ... صاحب مدرس

امرتسر ۲۷ - شعبان المعظم ۱۳۲۳؁ھ مطابق ۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۵؁ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روساو جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے ۔ نمونہ مفت ۔ ہر ایک ... نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی ۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے ۔

ضروری اطلاع

بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کی عمر کے دو سال ختم ہو گئے ہیں لہٰذا حسب دستور یہ خادم جدید سال کی ایک ہفتہ رخصت لیتا ہے اور انشاء اللہ ناظرین کو سال سوم کی مبارکباد کہنے کے لئے ۳ نومبر کو حاضر ہوگا اس خوشی کی تقریب پر کتب موجودہ دفتر کی قیمتوں میں ۱۳ نومبر تک (جو نمبر اول جلد سوم کی تاریخ ہے) ثلث قیمت کی رعایت ہوگی بعد ازاں نہیں ۔ فہرست کتب صفحہ گیارہ پر ملاحظہ ہو ۔ جن اصحاب کی قیمت ختم ہو گئی ہے وہ متنبہ ہو کر بالفعل خود ہی منی آرڈر کے ذریعہ بھیجدیں ۔ ورنہ وی پی کیا جائیگا ۔ در صورت نامنظوری کے اطلاع دیں ۔ (ایڈیٹر)

اشاعۃ السنہ پر

(ریویو)

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ نمبر میں تو میں نے اس امر پر بحث کی تھی کہ جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی فاضل اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے جو مذہب اہلحدیث کی تعریف کی ہے وہ جامع مانع بھی نہیں اور اندرونی نقص سے بھی خالی نہیں۔ اس نمبر میں آپکی تعریف کو صحیح مانے لیتا ہوں تاہم آپکا مدعا کہ خاکسار اہلحدیث نہیں۔ کیونکہ آیت کوثر کی تفسیر (بخیال آپکے) حدیث نبوی کے خلاف کی ہے ثابت نہیں ہوسکتا۔ آپنے تمام زور لگا کر اپنے دعوی کا ثبوت ان الفاظ میں دیا ہے کہ

جو شخص اہلحدیث کہلاتا ہو۔ اور وہ تمام احادیث صحیحہ کو واجب العمل سمجھتا اور مانتا ہو۔ مگر کسی ایک حدیث نبوی کو جسکی صحت اسکے نزدیک مسلم ہو۔ اور اسکے مقابلہ میں کوئی حدیث یا نص قرآنی دست آویز نہ ہو۔ اور وہ حدیث ہو بھی ایسی جو بنص نبوی قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر کرتی ہو۔ اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امر متعلق اعتقاد کا قول شرح بیان فرمایا ہے (جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث متعلق تفسیر آیت کوثر ہے) صرف اسوجہ سے کہ اس کے زعم فاسد اور فہم کاسد میں وہ حدیث لغوی معنے سے زیادتی ہے یعنے عام معنے لغت عرب سے ایک خاص معنے لغوی کو خاص کرتی ہے نہیں مانتا اور اس حدیث کو تفسیر آیت کوثر قرار دینا پسند نہیں کرتا۔ یا اسکو جائز نہیں سمجھتا۔ اور اسکو عربیت کے برخلاف جانتا ہے وہ اہلحدیث نہیں ہے (صفحہ ۲۲)

اس ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت کوثر کی تفسیر چونکہ حضور نبوی نے حوض اور نہر کے ساتھ فرمائی ہے تو جو شخص (مثل مصنف تفسیر القرآن) ان معنے کو کوثر کی تفسیر نہیں مانتا وہ اہلحدیث نہیں ہے۔

خدا کا فضل ہے کہ اس تقریر کا جواب مجھکو کہیں اور جگہ سے تلاش کرنا نہیں پڑا۔ خود مولانا ممدوح ہی کے کلام میں بلکہ اسی جگہ پر آپکے حاشیہ میں جواب ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

اگر کوئی شخص کسی حدیث کی صحت میں متردد ہو یا اس حدیث کے مقابلہ میں کوئی اور حدیث دست آویز رکھتا ہو۔ اور اس حدیث کی نظر سے وہ اس حدیث میں کوئی تاویل کرتا ہو۔ وہ اس حدیث کے انکار سے منکر حدیث نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس حدیث کا ماول اور دوسری حدیث کا متمسک کہلاتا ہے جیسے بعض فقہا و محدثین کا حال ہے حاشیہ صفحہ ۲۲

اس تقریر کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر کوئی شخص کسی حدیث کی تاویل اس سبب سے کرتا ہے کہ اسکے خیال میں وہ حدیث کسی آیت یا دیگر حدیث سے متعارض ہے تو وہ شخص منکر حدیث نہیں یعنے اس پر فتوی خارج از اہلحدیث ہونیکا نہیں لگ سکتا۔

الغرض توضیح مقام اس مطلب کی ایک مثال میں دیتا ہوں۔

حدیث شریف میں آیا ہے:۔ لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب (یعنے بغیر سورہ الحمد پڑھنے کے نماز جائز نہیں) اسی حدیث سے اہلحدیث عموماً اور مولانا ابو سعید صاحب خصوصاً امام کے پیچھے قرأت فاتحہ فرض جانتے ہیں مگر اور علماء جنمیں جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی (امرتسری) بھی ہیں اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ حدیث آیت قرآنی سے متعارض ہے جس میں ارشاد ہے فاقرؤا ما تیسر من القرآن (یعنے جسقدر قرآن تمکو آسان ہو پڑھ لیا کرو) مگر مولانا ممدوح باوجودیکہ قرأت خلف الامام کے وجوب کے ایسے قائل ہیں کہ رکوع میں ملنے والے کو رکعت پانے کا فتوی نہیں دیتے اور مولوی عبد الجبار صاحب کے انکار وجوب پر سخت ناراض ہیں (اشاعۃ السنہ جلد ۱۸) مگر با ایں ہمہ مولانا موصوف مولوی صاحب ممدوح کو اہل حدیث کا سربراہ مانتے ہیں (دیکھو اشاعۃ السنہ جلد ۲ صفحہ ۳)

ٹھیک اسی طرح خاکسار نے آیت کوثر کے معنے لغت عرب سے کئے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف صاف شہادت دیتا ہے کہ انا انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون یعنے قرآن عربی زبان میں اسلئے ہم نے اتارا ہے کہ تم (عرب کے باشندے) اسے بخوبی سمجھو۔ اس آیت سے کلیتہ

سنا ہے سید احمد خاں بھی تو ایسے ہی تھے۔ تو کیا وہ منکر اہلحدیث نہ ہوئے اور خاکسار منکر (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اصول مقرر کیا ہے کہ قرآن شریف کی تفسیر عربی زبان کے قواعد اور لغات سے جو ہوگی وہ صحیح ہوگی اس دعوے کا مفصل ثبوت مع اقوال مفسرین قبرین میں نے رسالہ آیات متشابہات اور الکلام المبین میں لکھا ہے ناظرین وہاں دیکھ سکتے ہیں۔

ایک مثال یہاں پر بھی عرض کرتا ہوں قرآن شریف میں ہے اصبروا و صابروا وَرَابِطُوا یعنے صبر کرو اور صبر کراؤ اور مضبوطی رکھو۔

اس آیت میں رابطوا کا لفظ قابل غور ہے

حدیث شریف میں اس لفظ کی تفسیر یوں آئی ہے کہ انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ فذالکم الرباط ذالکم الرباط یعنے ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے۔ یہی رباط ہے جسکا اس آیت میں رابطوا سے بندوں کو حکم ہے اس حدیث نے آیت موصوفہ کی بخوبی تفسیر کردی ہے ایسی کہ بقول مولانا ابوسعید صاحب اس کے خلاف تفسیر کرنا ہی دائرہ اہل حدیث سے خارج ہونے کا موجب ہے حالانکہ جمہور مفسرین اس آیت کے معنے تفسیر نبوی کے خلاف کرتے ہیں چنانچہ تفسیر فتح البیان میں مذکور ہے ای اقیموا فی الثغور رابطین خیلکم حابسین لھا (حدود اسلامیہ کی نگہبانی کرو یعنے سرحدی حفاظت کرو۔ ان معنے کی نسبت صاحب تفسیر فتح البیان لکھتے ہیں ھذا قول جمہور المفسرین (اکثر مفسرین کا یہی قول ہے)

اس موقع پر مجھے یہ غرض مدنظر نہیں کہ میں ان آیات کی تفسیر (خواہ میری کی ہوئی یا دوسرے مفسرین کی) کی صحت بتلاؤں اور یہ ثابت کروں کہ آیت کو جو تفسیر میں نے کی ہے وہی صحیح ہے اسکا مفصل ذکر تو رسالہ آیات متشابہات میں ملیگا جس میں ایسی احادیث کی تطبیق آیات قرآنیہ کرنے کا احسن طریق بتلایا ہے اور مفسرین محدثین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔ یہاں پر غرض صرف یہ ہے کہ آیت موصوفہ کی تفسیر بالکل اسی اصول پر ہے جو محدثین اور مفسرین ایسے مواقع پر جہاں انکو کسی آیت قرآنی کی تفسیر سیاق قرآن یا لغت عرب کے خلاف احادیث میں ملتی ہے تو اس آیت کی تفسیر اور احادیث کی تطبیق میں جو اصول وہ پیش نظر رکھا کرتے ہیں اور جس اصول سے اس مشکل کو حل کرتے ہیں۔ میں نے بھی اپنے علم و عقل کے مطابق ایسا ہی کیا ہے۔ چنانچہ جو معنے میں نے

آیت موصوف کے کئے ہیں۔ وہ سلف میں بعض اکابر نے کئے ہیں جنکو خود مولانا ممدوح نے تفسیر فتح البیان سے بصفحہ ۲۲۲ نقل کئے ہیں کہ:۔ قال ابوبکر بن عیاش ھو کثرۃ الاصحاب والامۃ اس قول کا ترجمہ مولانا ہی کے الفاظ میں نقل کرتا ہوں۔ ابوبکر عیاش کا قول ہے کہ آنحضرت کی امت و اصحاب کی کثرت مراد ہے۔ اس قول کو نقل کر کے مولانا ممدوح اسکی رسید دیتے ہیں :۔ کہ

اس قول کو عزیز امرتسری (خاکسار) نے چرایا ہے اور تفسیر عربی میں بیان کیا ہے کیونکہ کسیکا حوالہ نہیں دیا اور ایجاد بندہ قرار دیا ہے۔

مگر مولوی صاحب جلدی میں بھول گئے کہ میں نے تو تمام تفسیر میں کسی جگہ بھی کسی پہلے مفسر کا حوالہ نہیں دیا پھر اسجگہ پر کیا شکایت ہے میں ہی نے یہ جرم نہیں کیا جو کوئی میری طرح مختصر تفسیر لکھیگا یا جس نے پہلے لکھی ہے ایسا ہی کیا ہے وہ جلالین۔ جامع البیان وغیرہ کو ملاحظہ کیجئے کن حضرات نے جن متقدمین سے تفسیریں نقل کی ہیں ان کے نام لئے ہیں؟ علاوہ اسکے میرا اگر یہی قصور ہے اور میرے اسی جرم کی پاداش میں آپکو اتنی تکلیف ہوئی (کہ معہ تمام خاندان غزنویہ کے مجھکو اہل حدیث سے تو کیا جنت سے بھی نکالنے پر زور لگائے اور نا کام رہے جس ناکامی کے افسوس میں خاکسار بھی آپ حضرات کا شریک حال ہے) تو میں مانتا ہوں کہ مجھے غلطی ہوئی مجھے نہیں معلوم تھا۔ کہ میرا پالا ایسے علماء کرام سے پڑا ہے جنکو علم تفسیر میں ایسا تبحر ہے کہ بغیر بتلائے انکو معلوم نہ ہوسکیگا کہ متقدمین نے بھی یہ تفسیر کی ہے۔ اگر یہی غضب ہے تو ہاتھ بڑھائیے اور مصافحہ کیجئے ؎

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کنان سجدہ بشکرانہ زدند

اب میں اپنے مکرم مولانا سے ایک اور طریق سے مصافحہ کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں :۔ کہ

اہلحدیث و اہلسنت ہونیکا مناط صرف کتب اہلحدیث سے استدلال نہیں ہے یہ استدلال تو غیر اہلحدیث حنفیہ شیعہ وغیرہ بھی کرتے ہیں بلکہ مناط اہلحدیث اہلسنت ہونیکا اہلحدیث و اہل سنت کے اصول کی پابندی

ہے جسکی تفصیل چہارم مضمون "اہلحدیث اور اسکا مذہب اور اُن کے شناخت کی علامات" میں ہو چکی ہے اور غیر اہل حدیث کے اصول و اشخاص سے تبری چنانچہ آیت فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ کا مفاد ہے بناءً علیہ اہلحدیث زمانہ حال جن سے سوال ہے باوجود اختلافات جزئیہ اہلحدیث ہیں اور مصنف تفسیر القرآن بکلام الرحمن بھی اگر اصول اہلحدیث و اہلسنت کا پابند ہے اور مخالفین مذہب اہلحدیث و اہلسنت (جہمیہ معتزلہ وغیرہ) سے تبری کا قائل ہے اور ان کو گمراہ سمجھے اور جہاں جہاں اس کی تفسیر میں جہمیہ و معتزلہ سے اسکا توافق ہو گیا ہے اسکی نسبت صاف یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ توافق محض توارد ہے اور نتیجہ اور اجتہاد ان گمراہوں کی موافقت اسکو پیش نظر نہیں ہے اور ان مقامات میں جہاں پابندی اصول اہلحدیث ان گمراہوں کی مخالفت ضروری معلوم ہو ان مقامات میں وہ ان گمراہوں کی مخالفت کیلئے تیار ہے تو وہ بھی خادم اہلسنت واہلحدیث ہے اور جو اسکی نسبت توافق اہل بدعت کی نظر سے جہمیت و معتزلیت کا اعتراض لگایا گیا ہے وہ رفع ہو جاویگا فان لازم المذہب لیس بمذہب

اس کلام فیصلہ نظام میں مولانا ممدوح نے بہت ہی خوب فیصلہ دیا۔ اس کلام منقولہ سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ تفسیر کے بعض مقامات کی غلطی جو جہمیہ اور معتزلہ سے موافقت باعث خروج نہیں جبتک کہ اُن کے اصول پر مبنی نہ ہو۔ پس اب مطلع بالکل صاف ہے۔ مجھے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ نہ میں کسی اپنی کتاب سے حوالہ دیتا ہوں۔ بلکہ خود مولوی صاحب ہی کے کلام سے اسی صفحہ میں چند سطور نقل کرتا ہوں۔ جس سے خود بخود ثابت ہو جائیگا کہ مولانا ممدوح کا کانشنس (ضمیر) میری بابت کیا فیصلہ کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

اس جواب میں چونکہ ایک ایسی شرط تھی جسکا تم رسالہ الکلام المبین میں اپنا تمام تحریر خلاف کر چکے تھے اور اپنے عمل و اعتقاد سے رجوع کرنا تمہارے لئے ایک **مشکل امر** تھا۔ لہذا تمنے اس جواب کو نہ لیا۔ اور یہ کہا۔ کہ میرے سوال کا قطعی جواب دو۔ اور جو میری حالت رسالہ الکلام المبین سے تمکو معلوم اور ثابت ہوتی ہے اسکو پیش نظر رکھکر بتاؤ۔ کہ میں اہلحدیث ہوں یا نہیں اس کے **جواب** میں تمکو زبانی کہا گیا۔ کہ قطعی جواب میں تمہارا نقصان ہوگا اور وہ تمہارے مدعا کے خلاف نکلیگا۔ **اور یہ بھی** تمکو زبانی کہا گیا کہ الزامات و اعتراضات اربعین کے **پانچ حصے** ہیں:-

اوّل:- یہ الزام کہ تم دیدار الٰہی اور معجزات و کرامات وغیرہ کے منکر ہو۔

دوم:- یہ کہ تمنے اس تفسیر میں کل مسلمانوں کا خلاف کیا ہے۔

سوم:- یہ کہ اس تفسیر میں تمام مفسروں کا خلاف کیا ہے۔

چہارم:- یہ کہ تمنے بہت جگہ تفسیر میں حدیث صحیح نبوی کو چھوڑ دیا ہے

پنجم:- یہ کہ تمنے معتزلہ وغیرہ اہل بدعت کا اتباع کیا ہے۔

سو منجملہ ان الزامات کے پہلے تین الزامات سے تم چھوٹ گئے اور الکلام المبین میں انکا جواب ادا ہوا **مگر چوتھے اور پانچویں الزام** سے تم بری نہیں ہوئے۔ گو حدیث کو تم نے دلی زبان سے مان لیا مگر بعض احادیث کا مفسر قرآن ہونا تسلیم نہیں کیا اور اقوال معتزلہ وغیرہ سے تبری و بیزاری کا اظہار بھی نہیں کیا بلکہ ان کے اقوال سے تمسک کو جائز رکھا۔ اور ایک جگہ الکلام المبین میں ابو مسلم جاحظ معتزلی کو برا کہنے سے تمنے منع کر دیا ہے۔

اس نمبر شماری میں خطاب سے وہی نہ گانہ تساہل ہوا ہے جو تعریف مذہب اہلحدیث میں ہوا ہے۔ کیونکہ نمبر اول اور نمبر پنجم ایک ہی ہے۔ اسلئے کہ دیدار الٰہی اور معجزات وغیرہ سے انکار کرنا یعنی معتزلہ وغیرہ اہل بدعت کا اتباع ہے۔ ایسا ہی نمبر دوم اور نمبر سوم ایک ہی ہے کیونکہ تمام مسلمانوں کے خلاف کرنے کے معنے یہی ہیں۔ کہ تمام مفسرین کا خلاف کیا۔ ورنہ اور کون مسلمان ہیں؟ جنکے خلاف کرنیکا الزام قرآن کی تفسیر میں مفسر کو خارج کر سکتا ہے۔ کیا عوام مسلمانوں کا خلاف بھی اس حد تک گناہ کبیرہ ہے کہ مصنف اہلحدیث سے خارج ہو جاوے (حبذا خوش) پس آپ کے پیش کردہ پانچ نمبروں میں سے دو نمبر (نمبر پنجم اور نمبر دوم) تو حذف ہو گئے باقی رہے نمبر اول اور نمبر سوم اور نمبر چہارم۔ سو انمیں سے دو کی بابت تو آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ کلام المبین لکھکر تم ان الزامات سے بری ہو گئے۔ رہا چوتھا الزام کہ میں (خاکسار) نے بعض جگہ حدیث نبوی کو چھوڑا ہے۔ سو اسکی تمثیلات میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ جن سے اصولاً آپ بھی متفق ہیں۔ کہ کسی آیت یا حدیث کی وجہ سے کسی حدیث کی تاویل کیجاوے۔ تو فاعل خارج از اہل حدیث نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ بہت سے مفسرین اور محدثین رحمہم اللہ نے آیات میں ایسی ہی تاویل کیا کرتے

ahmadimuslim.de

ہیں جنکا ذکر ہم تمثیلات میں نے رسالہ آیات متشابہات میں کیا ہے
اور ایک مثال اور بھی بتلائی ہے (یہ عبارات ہے کہ آپ ان آیات میں ان مفسرین
کے اقوال صحیح نہ جانیں بلکہ جانیں مگر تاویلیں کو تو خارج نہیں جانتے یہی مدعی
غرض ہے) پس اگر محض کسی حدیث کے خلاف تفسیر کرنا ہی موجب خروج
ہے تو آپ سچ جانیے کہ جنت میں آپ اکیلے ہی رہنا بنیگے۔ اور آپ کے ساتھ
دوسرا اہلحدیث کوئی نہ ہوگا۔

افسوس کہ اخبار کے کالم اس مضمون کو طول دینے سے مانع ہیں۔ ورنہ اس مضمون
میں میرے خیالات تو ابھی بہت کچھ باقی ہیں ؎

گفت گو آئین درویشی نبود
ورنہ با تو ماجرا ہا داشتیم

ہاں اتنی گذارش ضروری ہے کہ تمام تفسیر میں جو خاندان غزنویہ نے تو طوفان زور
لگا کر چالیس غلطیاں نکالی تھیں مگر آپ کے نزدیک صرف ایک ہی غلطی ثابت
کی ہے (جو خاندان موصوف کے نزدیک غلط نہیں) پس آپ اپنے اصول
کو مدنظر رکھ کر باقی تفسیر کی نسبت مناسب رائے سے اپنے ناظرین کو آگاہ نہ
کریں۔ تو خدا لگتی بے انصافی ہوگی آپکا اصول جو سونے سے لکھنے کے قابل ہے
یہ ہے جو آپ نے رسالہ تعلیم الدین وغیرہ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب پر ریویو
دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

چند غلطیاں ان کتابوں میں ہیں مگر چند اغلاط سے ساری کتابیں بیکار
نہیں ہو جاتیں اور عام فائدہ رسانی سے ساقط نہیں ہوتیں (اہلحدیث جلد ۲
صفحہ ۲۰۴)

آہ ؎

گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بحر سخا کچھ تو ادھر بھی

آخر میں آپکی راست بازی اور بے لاگ نصیحت عزیز کا قائل نہ ہوں تو ناشکری ہوگی۔ کہ آپ نے اپنی معمولی راست گوئی سے محض مسلمانوں کے فائدہ
کے لئے اشاعۃ السنۃ کے قدیمی خریدار خوش الحان واعظ کی
بد اطواری بھی لکھ دی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ

ایک دلکش ملذذ الاواعظ ایک اجنبی عورت کو اڑا کر ہمارے گھر میں لایا۔
اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے ہم نے اسے اپنے مکان میں نہ ٹھہرنے دیا
تو وہ ایک دوسرے منشی (نور الدین) کے گھر میں لیگیا جہاں سے
اوسکا اصلی خاوند آکر اسکو لے گیا (ملخصاً صفحہ ۲۴۳)

پیارے آپ کے اس اظہار کی شکر گذار ہوں۔ لیکن اگر آپ ایسے واعظ کا نام
نامی بھی ظاہر کر دیتے۔ تو ڈبل شکریہ کے مستحق ہوتے۔ کیونکہ ایک تو اس سے
وہ فائدہ یقینی طور پر حاصل ہوتا جسکے لئے آپ نے ظاہر کیا ہے کہ مسلمان ایسے
واعظوں کے وعظوں سے بچیں دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق ہر کسی مشتبہ
غیر مشتبہ پر ہوتا رہتا بہرحال اگر پہلے اوسکا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے کہ آئندہ
کسی پرچہ میں کر دینگے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو اطلاع فرما دینگے تاکہ اشتہار
کے ذریعہ اظہار کیا جاوے۔ کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راویوں
کی جرح تا کیجاتی ہے اس میں نام کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔ فقط ...

اپنی زبانی جھوٹ کا اقرار

(از حکیم محمد الدین صاحب امرتسری)

اخبار بدر کا ناظر ۲۰ اکتوبر میں کسی نام کے مسلمان نے اسلامیہ کو بیٹھک
کلب امرتسر کی کیفیت لکھی ہے کہ فریقین آریہ اور مسلمان خواہ مخواہ آگئے۔ سر کر
سے حسن فضول کرتے ہیں اور مباحثہ کے متعلق لکھا ہے کہ مسلمانوں کو مباحث
(مولوی ثناء اللہ صاحب) نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ یوں ہی ادھر ادھر کی کہکر
وقت کھوتے رہے اتنے میں نماز عصر کا وقت آگیا۔ اور مجلس برخاست
ہوگئی۔

اس عقل کے پتلے کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی۔ کہ لوگ مجھے کیا
کہینگے اور اسکے جھوٹ کا ثبوت خود اسکی تحریر میں ہے جبکہ مولوی ثناء اللہ صاحب
اور ماسٹر آتما رام جی کا مباحثہ تو شروع ہی نماز عصر کے بعد ۵ بجے ہوا۔ پھر نہیں
معلوم اس خبطی کو کیا سوجھی کہ نماز عصر کا ذکر خواہ مخواہ کر دیا۔ آخر خدا جھوٹے
کو خود اوسکی زبان سے ذلیل کرا دیتا ہے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

ماسٹر آتما رام جیسے راست باز منش سے تعجب ہے کہ ایسی جھوٹی تحریر اُنہوں نے
کیوں اخبار میں ... شائع کی ؎

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد

ahmadimuslim.de

نظافت و طہارت

(ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

جاپانی قوم بحیثیت مجموعی اپنے بدن کو پاک و صاف رکھتی ہے اس صفائی سے جاپانیوں کا مقصد کوئی مذہبی رسومات کا ادا کرنا نہیں ہے اور نہ یورپین اقوام کی طرح وہ تو احفظ صحت کی پابندی کے لحاظ سے نہاتے دہوتے رہتے ہیں بلکہ وہ نہایت سنجیدگی سے پاکیزگی کی ایسی قدر کرتے ہیں کہ بغیر شست و شو کے انہیں چین نہیں پڑتی اور انکی طبیعت کو اطمینان نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ شریف لوگ بدرجہ ستائش و صفت کے مستحق ہیں؟ کسی چیز کی خوبی یا عیوب و نقصانات کو مذہبی یا کسی اور دباؤ سے ماننا اسپر عمل کرنا یا اس سے بچنا چنداں کیا بالکل تعریف کا مستحق نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ فعل ارادہ قلبی سے پیدا نہیں ہوتا۔ اور نیت سے نہیں کیا جاتا اسلئے اسکا کیا اجر و ثواب ہوسکتا ہے؟ کیونکہ الاعمال بالنیات کا مسئلہ سب کو مسلم ہے کیا اچھا ہو کہ ایسے قلبی جذبے تمام اقوام میں پھیل جائیں اور لوگ نیک کرداری کو صرف نیک ہونے کی وجہ سے پسند کریں اور بدمعاملگی کو معیوب اور مضر ہونیکی حیثیت سے چھوڑ دیں۔ نیکی کے خیالات چاہئے کہ لازمی طور پر ہمارے دل میں جاگزیں ہو جائیں اور انکا اثر ایسا ہو جیسا کہ قدرتی باتوں کا اثر ہوتا ہے جو کام ہو خلوص نیت سے ہو۔ ایسے عمدہ خیالات کی عدم موجودگی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں صفائی اور پاکیزگی کا خیال نہایت ہی ناقص قسم کا ہے جو لوگ نماز کے پابند ہیں۔ وہ ضرور وضو کر لیتے ہیں اور اپنی دانست میں فرض ادا کرکے ثواب کے مستحق بنجاتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے پوچھو کہ انکو نہائے دہوئے کتنے مہینہ ہوئے۔ انکا جواب سنکر تاسف و تعجب ہوگا۔ اس غلاظت کے طریقہ میں امیر و غریب سب برابر ہیں۔ ہندوستان جیسے گرم ملک میں انکو نہانے دہونے کی ہفتوں مہینوں میں نوبت آتی ہو ان کے کپڑے بدن میں بدبو آنے لگتی ہو مگر وہ نماز کے پابند ہیں۔ مسجد میں جماعت سے اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور اصل غرض انسانی سے غافل ہیں ان کے پاس کھڑے ہونے والے کو نفرت پیدا ہوتی ہو اور اسکا دم گھٹتا ہو۔ ایسی حالت میں نماز کا کیا ثواب ملتا ہوگا۔ کپڑوں کو صاف رکھنے اور بدن کو دہونے میں روپیہ پیسہ میں تو کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ ہر شخص اپنی کاہلی دل سے کھینچکر نہا سکتا ہے اور اپنے میلے کپڑے دہو سکتا ہے۔ مگر یہ جبھی ہو سکتا ہے جب دل میں سچا نور ایمان ہو اور خود غلاظت سے نفرت ہو۔ مذہبی خیال سے نہیں۔ انسانیت کی حیثیت سے۔

آنحضرت کو صفائی اور پاکیزگی کا اسقدر خیال تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر صعب نہ سمجھتا۔ تو ہر وقت نماز کے لئے غسل لازم کر دیتا۔ عرب جیسے ملک میں جہاں پانی کا قحط ہو پانچ وقت ہاتھ۔ منہ۔ ناک۔ چہرہ۔ بازو۔ سر۔ گردن اور پیر تین کا دن میں دہونا اور استنجا کرنا فرض قرار دیا جانا ہی بہت بڑی دلیل صفائی اور نظافت کی ہے اور ایسے ملکوں میں جہاں پانی کی کثرت ہو۔ وہاں اگر پانچ دفعہ نہیں تو ایک دفعہ تو ضرور نہانا لازمی ہونا چاہئے۔ (Clenliness is next to Godliness) ایک انگریزی مثل ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ نظافت تقوی کے درجہ کی ہے۔ لیکن مسلمانوں میں تقوی ہی کے معنی کچھ ایسے رواج پا گئے ہیں کہ جسقدر میلا کچیلا اور بھنگڑ آدمی کا ہوگا اُسیقدر اُسکو ولایت اور قرب الہی میں دخیل تصور کرتے ہیں جو شخص حمام حلال میں تو کبھی نہیں گیا اور رات دن غلاظت میں لتھڑا رہتا ہے اسی کو قطب وقت اور مقرب بارگاہ الہی خیال کرتے ہیں۔ جو کوئی حدود شرعی کا محافظ نہیں ننگا مادر زاد کسی موری کی نالی میں سٹا اُلٹا پڑا رہتا ہے۔ جو عمر بھر میں کبھی نہایا دہویا نہیں۔ جس نے کبھی کوئی کلمہ خیر منہ سے نہیں نکالا جس نے بنی نوع انسان کی بہتری میں ایک قدم بھی نہیں رکھا اور رات دن خیرات کے ٹکڑوں پر بسر کئے ہوں اسی کو مجذوب وقت اور رہنمائے کامل گنتے ہیں۔

ترجو النجاۃ ولم تسلک مسالکہا
ان السفینۃ لا تجری علی الیبس

"یہ تو بعینہ ایسا ہی ہے کہ کوئی ریت پر کشتی چلائے اور جہنم کی راہ پر چلکر یہ امید رکھے کہ میں نجات حاصل کرونگا اور خلد بریں میں داخل ہو جاؤنگا۔"

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

اے مسلمانو! ذرا اپنی چشم عبرت بھی کھولو۔ اور دیکھو کہ نظافت و پاکیزگی کا تمہیں کتنا حکم ہے اور تم اس سے کتنے غافل ہو! آنحضرت نے عمر بھر کبھی پیاز اور گندنا نہیں کھایا۔ پیاز تو بدبو کے سبب سے اور گندنا اس سبب سے کہ پیشاب کا مخرج ہے اور خفیف سی مہک اس میں آیا کرتی ہے۔ اب مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ اکثر پیاز کھا کر اپنا گندہ منہ لیکر مسجد کو ادائے فرض کے لئے تشریف لیجاتے ہیں اور اسکی بدبو پھیلاتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں کی طبیعت کو مکدر کر دیتے ہیں جنکے آخر سے ساجدوں کے دماغ پر

ahmadmuslim.de

تصحیح اثر پیدا کرتے ہیں۔ اور جنکی صورت نمازیوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرتی ہے اور جنکی حفاظت کا فکر ان کے خیال کو گھیرے رہتا ہے۔ ایسی حالت میں ذرا بتلاؤ کہ ایسی مسجد میں کسی کی نماز درست ہوتی ہوگی۔ اگر تم کسی مسجد میں گھسو جہاں دیندار نمازی مجتمع ہو رہے ہیں تو تمہیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا تم مریضوں کے ڈربے میں داخل ہوگئے۔ ہر طرف سے جھکتے ہوئے کپڑوں میلے کچیلے اجسام اور سڑے ہوئے لبوں اور منہ کی بھبک تمہیں پریشان کردیگی۔ لیکن چونکہ

ایں خانہ تمام آفتاب است

کوئی کچھ نہیں کہتا اور رکوع اور سجدہ کرکے اپنے دل کو خوش کرلیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے اپنا فرض ادا کرلیا۔ ہمیں اس میں کلام ہے کہ ایسی حالت میں فرض ادا بھی ہوسکتا ہے جو ہمارا اصول اسلام کا صفائی اور طہارت ہے وہ تو مفقود ہے اور کسیکو اسکے پابند ہونے کا ذرا تاسف نہیں۔

قدرت نے طہارت فطرت مخلوقات میں رکھی ہے۔ دیکھو ادنیٰ ادنیٰ جانور بھی کیسے اُجلے رہتے ہیں حتیٰ کہ بلی کیسے اپنے جسم کو صاف ستھرا بنائے رکھتی ہے مگر یہ میل کچیل کی لوٹ حضرت انسان ہی کا حصہ ہے جنکو اپنی بدتہذیبی پر کبھی شرم نہیں آتی۔ اسلئے ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انسان میں خوبیوں کے اختیار کرلینے کی عادت ایسی ہوجانی چاہئے کہ قدرتی طور پر اسکا اظہار ہوجائے کسی کے دباؤ سے اسکا ظہور ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ صفائی کا مسلمان نمازیوں میں۔ جنکو غلاظت کا بوجھ لیکر خدا کے سامنے جانے میں شرم نہیں انہیں اپنے پڑوسیوں کی تکلیف اور اذیت کا کیا لحاظ ہوسکتا ہے؟ یہ سب قصور ہی ہمارے علماء کا ہے جنکی پیروی ہم سب کرتے ہیں۔ مدعیان علم خود اپنی غلاظت کو ہی اپنے متبرک سمجھے جانیکا ذریعہ سمجھتے ہیں کبھی بھولے سے بھی وعظوں میں لوگوں کو ادھر توجہ نہیں دلاتے اور اس میں اُن کا کیا قصور ہے؟ ان غریبوں نے ایسے ہی اُستادوں سے پڑھا ہے ایسے ہی لوگوں میں پرورش پائی ہے جو احکامات شرعی میں اُن پر کھینچا تانی سے عمل کرکے دکھلاتے ہیں۔ اُن کی خود طبیعت میں کدورت و ساختہ بھری ہوئی ہے پس اصلاح ہو۔ تو کہاں سے تہذیب آئے تو کس طرح؟

انہیں مدعیان علم کی تعلیم کا یہ اثر ہے کہ مسجدوں میں حوض کا پانی ایسا گندلا اور میل سے ملکر کھاری ہوجاتا ہے اُسی میں میلا کچیلا پیر ڈال دیتے ہیں اور اُسی پانی سے آنکھیں دھوتے ہیں اور اُسی سے کلیاں کرتے ہیں اور ایران میں تو ایسے حوضوں کا بہت ہی بُرا استعمال کیا جاتا ہے کہ اس میں حقہ تازہ کرلیتے ہیں اور برتن دھوتے ہیں اور اسی میں استنجا بھی پاک کرتے ہیں اور پھر وہی وضو کے کام بھی آتا ہے اگر ایسے مقامات میں جہاں پانی کا کال ہو ایسا عمل کیا جاوے۔ تو مجبوری ہے لیکن اب تو طبیعتوں کی کثافت نے اس ناپاکی کو ایسا شرعی جامہ پہنا دیا ہے کہ ہم لوگوں کو ایسی باتوں سے نفرت ہی پیدا نہیں ہوتی۔ گو ہندوستان میں کثرت میاہ کی کوئی حد نہیں ہے مگر تاہم لوگوں کو یہ بدبودار اور متعفن پانی ناگوار نہیں گزرتا۔

یہ غلاظت دُنیا کے سب حصوں میں پھیلی ہے روس کے نیم مشرقی لوگ ایسے کثافت پسند ہیں کہ انہیں ایسے میل کچیل کے سبب کالا (بلیک پیپل Black People) کہتے ہیں اگر انگلستان یا اسکاٹ لینڈ کے ایسے قصبات میں جاکر دیکھو۔ جہاں کاروبار کے کارخانے ہیں یا خاص لندن کی اندرونی گلیوں میں گھسو تو بالکل بنارس یا دہلی کی گلیوں سے مشابہت پائی جائیگی۔ اگر گرمی کے موسم میں تمہیں لندن کے عوام الناس کے اژدحام میں جانیکا اتفاق ہو۔ تو پسینہ کے اخراجات کی وہی کیفیت ہوگی۔ جو ہندوستان کے مجمعوں میں ہوتی ہے وہ مجمع کیا ہے مسجد کے نمازیوں کا ہو یا اور کسی قسم کا ہو۔ لیکن یاد رہے کہ لندن کے لوگوں کو ایک بڑی مجبوری ہے وہ کبھی باہر غسل نہیں کرسکتے۔ جیسے ہندوستان میں سڑکوں پر لوگ ننگے نہایا کرتے ہیں وہاں دستور نہیں ہے۔ دوم سردی کی کثرت کی وجہ سے عام طور پر ٹھنڈے پانی سے نہانا ممکن نہیں ہے اور مزید براں ہر کسیکو نہانے کی جگہ اور پانی کا چشمہ میسر نہیں آتا اور گرم پانی کا حمام آزمانا کی مقدرت سے باہر ہے کبھی مہینوں یا برسوں میں اسکی نوبت نصیب ہوتی ہوگی۔ مصر میں حالانکہ پانی کی کثرت ہے لیکن مسلمان اور عیسائی دونوں فرقوں میں عام طور پر غسل کا چنداں رواج نہیں ہے جسکی وجہ سوائے غفلت اور عدم حس نفاست اور کچھ نہیں ہے۔

ہندوستان میں ہمارے ہم وطن اور پڑوسی ہندوؤں میں نہانے دھونے کا چرچا ہے لیکن اسکو صاف مذہبی طور پر مانتے ہیں اور بری طرح سے اسکا استعمال باقی رہ گیا ہے ذرا سے پانی سے اپنے بدن کو چپڑ لیتے ہیں اور اپنا فرض ادا کردیتے ہیں۔ یہاں بھی وہی غلطی ہے کہ نہانے کے فوائد انہیں معلوم نہیں کرائے گئے اُن کو مذہبی طور پر یہ بتلایا گیا ہے کہ کھانے سے پہلے نہانا بھی ایک مذہبی عبادت ہے اگر لوگ جاپانیوں کی طرح

ahmadimuslim.de

سے طہارت کو فرض انسانیت سمجھیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ اس رسم کا اچھا استعمال بھی شروع ہو جاوے۔

کہتے ہیں کہ جیسے ہی موسم میں تم جاپانی لوگوں کے مجمع میں شریک ہو ہرگز برے ابخرات و بدبو وغیرہ کا نام و نشان نہیں پایا جائیگا جسکی یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں طہارت اور پاکیزگی کا خیال فطری ہی طور پر حلول کر گیا ہے ہر کس و ناکس شست و شو کو ایسا ہی ضروری سمجھتا ہے جیسا کہ سانس لینے کو جسکو بغیر زندہ رہنا محال ہے۔

ایک حنفی دوست کا جواب

(از چودھری محمد اسمعیل صاحب [illegible])

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کے اخبار مطبوعہ ستمبر ۱۹۰۸ء میں میرے بھائی حنفی المذہب کا ایک مضمون مردہ دلوں کا زندہ کرنیوالا ابھی دیکھا۔ قیافہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ محقق حنفی منصف مزاج ہیں مگر مضمون اور فقروں کے ایک فقرہ آپکا زیادہ قابل اعتراض ہے وہ یہ کہ آپ لوگوں کے [illegible] سے پہلے ہندوستان اختلافات سے بچا ہوا تھا۔ مگر آپ لوگوں کا قدم مبارک جب سے ہندوستان میں آیا ہے اوسیدن سے فتنہ و فساد مقدمات نفاق شروع ہو گئے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپکا یہ جملہ کہاں تک صحیح ہے آپ کا ناوکِ خیال نشانِ مقصد پر ٹھیک نہیں بیٹھا۔ جناب من یہ فقرہ آپکا محبت و ملت سے خالی ہے ہم تو آپ لوگوں کو اپنا بھائی مونس و غمخوار تصور کرتے ہیں۔ مگر آپ خدا جانے کیا سمجھتے ہیں۔ شرک و بدعت کی رد و قدح میں ہم آپ دونوں مشترک ہیں۔ پھر اس میں اہلحدیث کی تخصیص کیا۔ اگر آپ کو شہر میں خدانخواستہ مشرکین بہت ہو جائیں تعزیہ داری و قبر پرستی کو روا رکھیں۔ نماز غوثیہ پڑھا کریں دوسری نماز سے بیزار ہوں اللہ و رسول کی اطاعت چھوڑ بیٹھیں۔ آپ سے کہیں جس طرح ہم لوگ ہیں اسی طرح تم بھی ہو۔ مسجد میں نماز شرعی نہ ادا کرنے دیں۔ نماز غوثیہ اگر نہ پڑھو تو دھکے دیکے باہر نکالدیں۔ اوس وقت مجبوری عدالت میں دعویٰ آپ کریں اور آپ فتحیاب ہوں۔ اوس وقت وہ مسلمان یہی شکایت مذکورہ بالا پیش کریں۔ اور آپ کو فسادی اور ظالم قرار دیں۔ تو آپ اسکو مان

لینگے چشم حقیقت و دیدہ معرفت سے بغور انصاف فرماویں۔ امید ہے کہ آپ اپنے اس خیال کو واپس لینگے۔

میں نے مرزا جی کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

مرزا جی کی اختلاف بیانی

مرزا صاحب کے ماہ اپریل و مئی ۱۹۰۵ء کے اشتہارات کے مضامین نے جو غور سے پڑھنے پر ان کے بطلان پر آپ ہی دلیل ہیں مرزا صاحب کی اختلاف بیانی نے میری توجہ کو کھینچا اور حسن اتفاق سے جب میں منشی محمد افضل کاتب ریویو آف ریلیجنز کے پاس جا کر رہنے لگا۔ تو انہوں نے مجھے مطالعہ کتب مرزائیہ جو انکے پاس تھیں کی تحریک کی۔ ریویو آف ریلیجنز کے چند نمبرات اور چند کتابیں جو ایک جلد میں تھیں اور [illegible] دفتر الحکم میں جا کر چند اخبار دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا۔ میں اس پر اب کوئی طویل بحث چھیڑنا ضروری نہیں سمجھتا کہ مرزا صاحب کی تحریر میں بہت اختلاف بیانی ہے ہر شخص اُن کی کتب خود مطالعہ کرکے ایسے دیکھ سکتا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند ایسے اختلافات پیش کرتا ہوں جو اُن کتب و اخبارات کے مطالعہ سے میری نظر پڑے ہیں۔

ابھی کسی نے مرزا صاحب کے برخلاف وکیل اخبار میں بحوالہ پیسہ اخبار مضمون دیا ہے کہ مرزا صاحب اب زلزلہ روز مرہ کے وقوع پر بحوالہ پیشگوئی انجیل ایسے ہی اشتہار الدعوات میں نبوت کی دلیل گردان رہے ہیں حالانکہ ازالہ اوہام میں خاص ایسی پیشگوئیوں پر استہزا کرتے ہوئے صاف طور پر لکھ چکے ہیں۔ کہ بھلا زلازل کا آنا اور مری کا پڑنا اور جدال کا وقوع میں آنا بھی کبھی پیشگوئیاں ہو سکتا ہے اور کہ ایسی چیزیں وقوع میں آتی ہی رہتی ہیں پھر مرزا صاحب کا اب انہی وقائع کے اتفاقاً وجود میں آنے پر اس قدر زور دینا سخت حیرت ناک ہے۔ اور تعجب آتا ہے کہ اس قلب ماہیت کی وجہ خاص پیشگوئیاں جو انہی کی خاطر مقرر اور مکنون غیب تھیں کیوں پیشگوئیاں تک نہ سوجھیں اور کیوں اس حقائق بیں اور نجومی دل نے جسے خداوند تعالیٰ نے سیاہ کر رکھا ہے یہی دکھلایا ہے۔ کیونکر اپنی نسبت کی ایسی کامل دلیل پر طنز کرے۔ اور تعجب ہے۔ کہ کیوں خدا تعالیٰ نے اس مدعی

ahmadimuslim.de

والہام کو ایسے بیجا ظاہر کرنے سے نہ روکا۔ کہ یہی تو چیزیں تھیں جو تیری خاطر (وجود)
نہیں آئی تھیں۔ اور نہ قلب نبوت انہیں پیشگوئیاں تک نہیں سمجھتا۔ پھر اب اتفاقاً
وہ نہیں چیزوں کے پیش آنے پر جنہیں مرزا صاحب معمولی سنت اللہ سمجھتے
تھے۔ کیوں وہی قلب نبوت انہیں بطور خوارق اور غیر معمولی دلیل نبوت سمجھنے
لگ پڑا۔ یہ ہے ایک نمونہ اس شخص کی اختلاف بیانی کا۔

۱۲۔ اور لو عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ لبید کے قصیدہ کے اول
شعر کے پہلے مصرع الہام شدہ کے یہ شخص (مرزا صاحب) معنے کرکے اسی
حصری الفاظ سے طاعون پر لگا چکے ہیں چنانچہ اخبار الحکم ماہ نومبر میں مرقوم ہے
کہ ۔۔ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ طاعون سخت پڑیگی۔ اور کوئی جگہ امن کی نہ
رہیگی اور کہ میرے الہام عفت الدیار ..... الخ کے یہی معنے ہیں۔

اب ناظرین ہم یہی کے حصری الفاظ پر غور کریں۔ گو وہ الوصیت میں اسی الہام
کے معنے پر زور دیتے ہیں اور طاعون کے سخت پڑنے سے ٹلا رہے ہو
فرماتے ہیں۔ کہ یعنے طاعون پڑیگی اور سخت پڑیگی اور اس اشتہار کے
مضمون کا سارا مطلب صاف اور صریح طور سے الہام مذکور کے معنے طاعون
ہی پر اطلاق کرتا ہے۔ مگر غیر کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ طاعون بھی اسی میں مذکور
سے ہے۔ جسکا مقصود الہام میں ہے اور ساتھ ہی زلزلہ بھی ہو سکتا ہے
اور یہ کہ مرزا صاحب نے صرف اجتہاداً اسوقت طاعون پر اسکا اطلاق کر دیا ہے
اور کہ زلزلہ کے آنے پر کھل گیا کہ اس سے مراد زلزلہ ہی تھا۔ تو اول تو طبعاً سوال
پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیوں مرزا صاحب نے اسی الہام کی بنا پر طاعون کے پڑنے
پر اسقدر زور دیا۔ اور کیوں نہ لکھ دیا کہ میرے نزدیک اسکے یہ بھی معنے سمجھے
جا سکتے ہیں۔ کہ اس سے مراد طاعون بھی ہو سکتا ہے اور کچھ اور بھی۔ تاکہ
اسوقت انسان اس طبعی وسواس سے چھوٹ جاتا۔ کہ یہ شخص اتفاقی واقعات کے
پیش آنے پر انہیں اپنی نسبت لگا لیتا ہے اور تاکہ کوئی راہ فریب دہی کی نکلتی
اب تو اخفا در اخفا ہو گیا ہے پھر اندریں مسلمان کا جسکا یہ مذہبی فرض ہے کہ
وہ دین میں محتاط ہو کر کسی مدعی نبوت کے غلط دعوی سے بچے ہمیں مرزا صاحب پر
وسواس کرنے میں کیا مقصود ہے اور کیوں انہیں قصوروار قرار دیکر برا کہا جاتا
ہے۔

ثانیاً یہ کہ اچھا الوصیت میں باجتہادی طور سے اس الہام کے معنے طاعون
کی نسبت اطلاق کرلے اور اسپر زور دینے میں حضرت نے غلطی کی لیکن آپکو
کیا حق تھا۔ کہ اس الہام کے معنے نسبت طاعون کے حصری لفظ یہی سے کرتے
جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ حالانکہ نبی کو بلکہ کسی معمولی شریف یا مسلم کو بھی یہ ہرگز حق نہیں
پہنچتا۔ کہ ایسی صورت میں کسی خیالی معنے کو ایسے حصری الفاظ سے ایکدفعہ قطعی کر دے
اور کسی دوسری دفعہ اس سے پھر کر صرف یہ کہدے کہ محض اجتہادی غلطی تھی۔
دیکھئے اب کیسی صریح اختلاف بیانی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایسا ہونا
مرزا صاحب کے بشری تقاضا سے تھا۔ اور کہ خدا تعالے نے انہیں ایسا کرنے
وقت محفوظ نہیں رکھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالی کا محافظ یدِ قدرت
مرزا صاحب پر نہیں ہے۔ لہذا وہ سخت ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

۱۳۔ اور لو۔ مرزا صاحب اشتہار **قابل توجہ گورنمنٹ** میں صاف صاف
کہتے ہیں۔ کہ میں خود آنے والے زلزلے کے خوف سے باہر پڑا ہوں۔ اور کثیر
خرچ بھی برداشت کر رہا ہوں۔ لیکن ظاہر ہے کہ آپ آنے والے زلزلے کے
خوف سے گھر سے باہر نہیں نکلے۔ کیونکہ مرزا صاحب ۴۔ اپریل یوم گذشتہ
زلزلہ کی صبح ہی کو مکان کو چھوڑ کر باغ میں آ گئے۔ حالانکہ وہ زلزلہ ہو چکا تھا
اب آنے والے زلزلہ کا الہام ۹۔ اپریل کو ہوا۔ پھر اس قلب نبوت کو جسکو الہام
واللہ یعصمک من الناس ہو چکا تھا۔ اسقدر پریشانی ہوئی حالانکہ زلزلہ
درحقیقت کبھی متصل نہیں آ رہا تھا۔ نہ ہی اسوقت آنیوالے زلزلے کا اس
شخص کو کوئی علم تک تھا۔ کیونکہ الہام مذکور جیسا کہ ذکر ہوا۔ ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء
کو ہوا۔

اگر اعتراض کیا جاوے کہ پیغمبر صلعم بھی کفار سے بچنے غار میں چھپے
تھے۔ تو کیا گھبرانے والے کو خود عبرت نہیں ہوتی۔ کہ یہ فعل پیغمبر صاحب
صلعم کا قبل از نزول وحی واللہ یعصمک من الناس تھا۔ اور نیز
یہ کہ وہ کیا کرتا خدا کے عذاب سے بال گرنے کے لئے نہ تھا جسکی نسبت آیا ہو
کہ آیت النطقر۔ اور یہاں تو آپ جیسا کہ کہا جاتا ہے زلزلے سے بھاگ
اور بعد اپنے الہام واللہ یعصمک من الناس الخ بھاگے۔ دیکھئے یہ
کیسی اختلاف بیانی بلکہ خلاف بیانی ہے۔

(باقی آئندہ)

نوٹ ۔۔ چونکہ مولانا صاحب مباحثہ کے واسطے ہندوستان میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اسواسطے نوٹ درج نہیں ہوئے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

قصبہ بلاسپور تحصیل جگادہری ضلع انبالہ میں مسمی فقیریا خاکروب کی اہلیہ کے ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کو بروز اتوار تین لڑکیاں ایکساتھ پیدا ہوئیں جو اسی روز یکے بعد دیگرے شام تک فوت ہو گئیں۔ اور

نیز اسی قصبہ میں ایک گڈریا کو بکریوں سے جنگل میں چرتے ہوئے ایک بچہ دیا جسکے دونوں جانب دو منہ تھے اور گڈریہ خوف کے سبب سے اوسکو جنگل میں چھوڑ کر چلا آیا۔ (نامہ نگار از جگادہری) خلاف قانون قدرت نہ ماننے والو کہاں ہو

حضور شہزادی والدہ صاحبہ نے اندور کی تعلقہ شاہانہ ہندوستانی مستورات کیلئے کا ایڈریس ٹاون ہال میں قبول فرمانا منظور کیا ہے۔

لنڈن کی مسجد کے چندہ میں ہز امپیریل رکاب شاہ ایران نے ۱۲ ہزار دو سو قران امداد میں دئے اور حاجی محمد حسین آقا نے ۵۰۰ پونڈ بکر عزت حاصل کی شاہ موصوف نے مسجد کے نقشہ جات وغیرہ بغور ملاحظہ فرمائے امید ہے کہ شاہ معظم بہت زیادہ اعانت فرمائیں گے۔

سمندر میں عجیب نظارہ ہانگ کانگ کا ٹیلیگراف والے نامہ نگار اخبار لکھتا ہے کہ دریا اصل بندر کے کنارے پر سمندر کا پانی سرخ اور متعفن ہو گیا ہے رات کے وقت پانی سے شعلے اٹھتے ہیں اور کبھی کبھی بجلی کی سی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا بادل کا ٹکڑا اکر گرا دیا گیا ہے لوگ بڑی رات گئے تک یہ نظارہ دیکھنے کے لئے جمع رہتے ہیں

ہولناک آندھی سیکاکل ضلع گنجام میں ۲۲ ستمبر رات کے ۹ بجے ایسی سخت ہولناک آندھی آئی کہ مخلوق خدا سہم گئی ۳ گھنٹہ تک سخت زور رہا مکانوں کے چھت اڑ گئے پھر زور سے بارش ہوئی مکانات شق ہو کر پانی سے بھر گئے میونسپلٹی کی لالٹینیں جو سڑکوں پر لگی ہوئی تھیں سب اوکھڑ گئیں ہزاروں پرندے مر گئے باغ ویران ہو گئے نقصان جان بھی بہت ہوا (الامان)

عجیب کنواں تمام دنیا کے کنوؤں کا قاعدہ ہے کہ ان کے سوتوں سے پانی کے چشمے بہم کرتے ہیں۔ لیکن کنیڈا میں ایک عجیب قسم کا کنواں ہے جسکے سوتوں سے بجائے پانی کے ریت کی رو نکلتی ہے معلوم نہیں وہ کیا طاقت ہے جو کنوئیں کی سطح سے ... فٹ کی گہرائی سے ریت کو اس طرح اوپر اچھالتی ہے۔

ضلع درگ (ممالک متوسطہ) کے ایک سکول ماسٹر نے ایک بچہ کو کوٹھری میں بند کر دیا۔ اور جب اسکے والد کو دکھلانے کیلئے لایا تو کوٹھری کھولنے پر معلوم ہوا کہ بچہ کے گرد ایک موٹا سانپ لپٹا ہے اور بچہ مرا پڑا تھا۔ ماسٹر جی دھر لئے گئے۔

ملازئی (سرحدی علاقہ) کے ایک ہندو نے اپنی عورت کو ٹانک کے ایک ہندو کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ جب شوہر کی بیچاری عورت نے غصہ میں آکر افیون کھا کر خودکشی کر لی شرم! شرم!!

محکمہ پولیس میں ۲۳ فیصدی کنسٹیبل لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

لارڈ منٹو صاحب گھوڑ دوڑوں میں خوب حصہ لینا چاہتے ہیں اسلئے ولایت سے چند جانور لاتے ہیں۔

چیمپس میں دو چور لڑکیاں ایک خفیہ پولیس کے انسپکٹر نے دو پارسل چرا کر لیجاتی ہوئیں گرفتار کیں۔

بمبئی کے مسلمان شہزادہ صاحب کے خیر مقدم میں مساجد اور مشہور مقاموں کو بقعہ نور بنائیں گے اور اظہار خوشی میں جلسے ہونگے۔

کرشمہ قدرت موضع سرائے علاقہ گوجرانوالہ کے ٹھاری نتھا سنگھ کی بیوی ۲ یا ۴ ماہ کا بچہ چھوڑ کر انتقال کر گئی تھی۔ باپ اس شیر خوار بچہ کو بہلانے کی غرض سے اپنے پستان منہ میں دیدیا کرتا۔ چند روز میں چھاتیوں میں کافی دودھ اتر آیا۔ اب لڑکا ڈیڑھ سال کا ہو گیا جو باپ کا دودھ پی کر پرورش پا رہا ہے۔

شاہی سیاحت کے موقع پر جو قواعد افواج ہونیوالی ہے وہ راولپنڈی سے دس میل آگے ہوگی۔

خوشی کی بات ہے کہ انگلستان میں اس سال بھی امتحانات میں ہندوستانیوں نے انعام حاصل کئے جنمیں ہندو مسلمان دونوں ہیں۔

پائونیر لکھتا ہے کہ یہ بات سرکاری طور سے بیان کی گئی ہے کہ پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کی یادگار میں محصول نمک میں تخفیف کئے جانے کی آوازہ غلط ہے (کیوں نہ ہو)

انگلستان کے مشہور پہلوان سینڈو نے اپنے علاج سے ایک پارسی کو جو ۱۰ سال سے بیمار چلا آتا تھا۔ تین مہینے میں اچھا کر کے ۵۰ ہزار روپیہ مریض سے معاوضہ حاصل کر لیا۔

ahmadimuslim.de

مندرجہ ذیل کتابوں کی قیمت میں ۱۳ نومبر ۱۹۰۵ء تک ثلث قیمت کی رعایت کیجاویگی یہ اصل قیمت درج ہے

کتب خانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف کتابوں کی فہرست

تفسیر ثنائی اردو:- پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے یہی تفسیر دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے تقلوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں چار زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت صلعم کی نبوت کا ثبوت ہے ایسا کہ مخالف سے مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہنے کے چارہ نہو جنمیں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ	
جلد دوم سورۂ آل عمران و نساء ۱۱ عہ	
جلد سوم سورۂ مائدہ انعام اعراف ۱۲ عہ	
جلد چہارم سے تا سورہ نحل ۱۴ عہ	

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی طرز پر) آج تک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی جسکی خوبی اس میں ہے کہ آیت کے معنے بجز کسی دوسری آیت سے استدلال یا استشہاد دئے گئے مشکل مقامات پر کیفیت بھی بتلائی گئی ہے معقول طلب مقامات کو معقول طریق سے حل کیا گیا ہے غرض عربی سلسلہ میں ایک قابل قدر تفسیر ہے۔ کل تفسیر کی قیمت سے محصول للعہ

تقابل ثلاثہ (توریت۔ انجیل۔ قرآن کا مقابلہ) صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے (عہ)

الہامی کتاب:- وید اور قرآن کے الہام پر مسلمانوں اور آریہ عالموں کی مفصل بحث سے بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۱۰)

حق پرکاش:- آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں۔ جنکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۔ ۔ (۱۲)

ترک اسلام:- بابو عبد الغفور (دھرم پال آریہ) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب نیز شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے کامل قیمت (۱۰)

آدم اب العرب:- ہر ہندو ہزار عربی الفاظ بولیں سنسکرت عربی زبان میں لکھدیا ہے کہ ارد و خوان بلا مدد استاد کے پڑھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علما سے پسند فرمایا ہے قیمت (۱۰)

اسلامی تاریخ:- آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات مع لطیفہ باطرز حکایات بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت

خصائل النبی:- شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کیلئے مفید ہے کئی دفعہ چھپ چکا ہے (۲)

تغلیب الاسلام:- بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (دھرم پال آریہ) جلد اول قیمت ۔ ۔ (۸)

ایضاً ۔ جلد دوم قیمت ۔ ۔ ۔ (۶)

ایضاً ۔ جلد سوم قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ (۶)

مناظرہ نگینہ:- مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۳ء میں بمقام نگینہ بجنور ہوا۔ قابل دید ہے قیمت (۶)

اسلام علیکم:- اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کو متعلق خاص طور پر قیمت (۱)

اہلحدیث کا مذہب:- فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں مگر شبہات اور بغیر کسی کی دلآزاری کے (۱۰)

نماز اربعہ:- اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام۔ عیسائی۔ ہندو۔ آریہ) کی عبادتوں کا مقابلہ (۲)

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور تعزیرات انگریزیہ کا مقابلہ جسمیں فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ کرکے بدلائل واضح ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہو سکتا ہے (۳)

بحث تناسخ:- تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت (۳)

ہدایت الزوجین:- نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۔ ۔ ۔ (۱)

رسوم اسلامیہ:- رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور اتباع سنت نبویہ کی تاکید قیمت ۔ ۔ (۱)

الہامات مرزا:- مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بطرز شرح ولچسپ مرزا قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے (۵)

محمود و شیطان [illegible] کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث [illegible] قیمت (۱)

تحفہ وہابیہ [illegible] قیمت (۱)

سوامی دیانند کا علم و عقل قیمت (۱)

چودھویں صدی کا مسیح:- مرزا قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ قیمت ہر جلد (۳)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۔ دونوں مضمون پر بحث کیگئی ہے قیمت ۔ ۔ ۔ (۲)

دِمی سپیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

ستغزین ملک۔ آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ ملسکتی ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں ان کے جوہر کھلجاتے ہیں افسوس کہ اصل لاڑی سے نکلوں کا ایسا انداز و تنبیہ طریق نکلا ہے۔ جو غور کرنے والے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہماری کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور ہم دوسرے تجار سے کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کرا لیتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال لے کر باہر بھجواتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت۔ ہمنے قیمت میں کچھ بھی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنے بجائے ۳ فی انچ ۲ فی انچ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور اندازاں فروشی لیبار فروشی ہے یہ ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریدار ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۲ / ۱							
	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	[illegible] انچ	۱۰-۱۹ انچ
قیمت رعایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نوٹ :- کم از کم ... سکے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو
عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

تصدیق اور خواہش

بخدمت جناب فیض مآب حکیم حاذق محمد ابراہیم صاحب المعروف چشتی دام ظلکم۔ بعد از سلام مسنون آنکہ کمترین نے جوہر مصفے خون کی خورد شیشی بقیمت ۱۲ آنہ آپ سے ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء کو منگوائی۔ در اصل بہت ہی عمدہ دوائی ہے کمترین کا بچہ بعمر ۷ سالہ جسکے تمام جسم میں مادہ آتشک کا سخت اثر تھا اور وہ مجھ سے متاثر تھا یعنے دراصل بیماری پہلے مجھکو ہوئی اور میری باعث میرے بچے کو۔ کمترین نے اسکا علاج ولیسی و ڈاکٹری بہت کچھ کیا مگر صحت نہ ہوئی لہذا حضور کا علاج بذریعہ جوہر مصفے خون کیا۔ بفضل خدا یہ دوائی بہت کچھ مفید ثابت ہوئی لڑکا سابق میں ایسا موٹا تازہ نہ تھا جیسا کہ اب۔ مہربانی فرماکر ایک شیشی خورد جوہر مصفے خون کی اور ارسال فرمائیگا۔

الراقم نیاز مند ابدالخاں ملکدار موضع سیالگاؤں ضلع جہلم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء

جناب چشتی صاحب! السلام علیکم آپکے کارخانہ سے بندہ نے کئی اشخاص کو دوائی منگا کر دی اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر ایک کو خاطر خواہ آرام ہوتا رہا۔ مگر کمترین کا داماد جسکی عمر ۲۰ سال کی ہے اسکو کھانسی بہت آتی ہے اور خون اور پیپ بلغم دار تھے میں آتا ہے سو آپ اسکی دوائی روانہ کریں۔

مرسلہ عبد المجید خاں از جہلم۔ تاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء

اطلاع عام۔ چونکہ موسم سرما شروع ہوتا ہے اسواسطے کارخانہ ہذا میں ماء اللحم گوشت کی دوائی تیار کیا جاویگا جسکی تصدیق کیلئے صرف اسقدر لکھنا کافی ہو سکتا ہے کہ اسکے متاثر پہلے ہی سے خطوط لکھ رہے ہیں کہ ہمارے لئے اتنی بوتلیں تیار رہیں اور اگر کسی صاحب کو خواہش ہو۔ تو قبل از وقت اطلاع دے گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ معرفت خط تحریر فرماکر کارخانہ کی عزت افزائی کریں۔

(۱) نوٹ :- کوئی خط بند ہ کے نام ہو ساکر اسپر لفظ چشتی نہ ہوگا۔ تو بندہ اسکی تعمیل کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی وہ خط مجھے ملیگا۔

(۲) نوٹ :- ہر ایک مرض کا علاج طبی جانفشانی سے کیا جاتا ہے جو صاحب باہر رہنا چاہیں بذریعہ خط و کتابت پہلے فیصلہ کر لیں

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہہ اخبار اہلحدیث آنا رہر جمعہ کو دن دفتر اہلحدیث امرتسر سی شائع ہوتا ہے

R. G. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

الحمد لله

اہلحدیث

امرتسر ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۵ع یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار اہلحدیث

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	سے
روسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۴
چھ ماہ کے لئے	۲
ممالک غیر سے	سے

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بیرنگ بھیجا جاتا ہے۔ ٹکٹ آنے پر واپس۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ نمبر خریداری کو ضرور لکھنا چاہئے۔

میرا سفر

مظفر نگر ۱۰۔ اکتوبر کو بعد مغرب حسب دعوت احباب مظفر نگر یہ بیچمدان بھی پہنچ گیا۔ جہاں مظفر نگر کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ اکتوبر کو منعقد ہونے کو تھا۔ بعد علماء کرام جناب مولانا حاجی احمد علی صاحب۔ مولوی محمد صاحب۔ جناب مولوی غلام محمد صاحب۔ جناب مولوی ابو محمد صاحب۔ صاحب ساکن جھجر ضلع رہتک۔ میرے عزیز دوست مولوی محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی مولوی ابو یوسف علی صاحب وغیرہ بھی تشریف لائے۔ جلسہ کی کیفیت یہ تھی کہ پارسال تو یہ جلسہ جنگی تھا۔ مگر امسال اصلاحی۔ یعنی پارسال تو اکثر تقریروں کا روئے سخن مخالفین اسلام خصوصاً آریہ قوم کی طرف تھا مگر امسال انتظامیہ جلسہ کی اصلاح پسند طبیعتوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ

مذاہب میں اور غیر قوموں سے مجادلہ یا مناقشہ ہو۔ کیونکہ سال گذشتہ آریہ سماج نے اسلام پر بڑی سختی سے حملے کرکے مسلمانوں کی دل آزاری کی تھی جسکا علاج ضروری تھا جو سال گذشتہ کر لیا گیا مگر امسال تو آریہ سماج نے ابھی جلسہ ہی نہیں کیا بہتر ہے کہ ہم اپنی آشتی پسندی کا ثبوت دینے میں سبقت کریں۔ چنانچہ انجمن کی اس دور اندیشی کا یہ اثر ہوا کہ عموماً اہل ہنود اور آریہ اور خصوصاً حکام ضلع برابر جلسہ میں شریک ہوکر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوتے رہے بلکہ جناب لالہ بہگا رام صاحب نے وعظ کی اجازت لیکر ایک تقریر فرمائی [illegible] کیا۔ [illegible] کرکے تینوں کی صحت اور تصدیق کا اقرار کیا اور غیر لقبین کو سمجھایا کہ ناحق کی مخالفت اور منازعت کیوں کرتے ہیں سب باہم متفق ہو کر اصول متفقہ کی کیوں اشاعت نہیں کرتے اسکے بعد بیوگان کی شادی نکرنے پر مسلمانوں کو ملامت کی کہ تم نے ہندوؤں سے یہ برا طریقہ کیوں سیکھا ہے جبکہ تمہارے ہاں قرآن و حدیث وغیرہ میں اسکے متعلق صاف صاف احکام ہیں۔

ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری نے لالہ صاحب کی تقریر پر ایک شعر پڑھا کہ

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر ٭ پردہ میں گل کے لاکھ جگر چاک ہوگئے

لالہ صاحب موصوف کے بعد ابو الوفا کی تقریر تھی جس میں لالہ صاحب کی تجویز شادی بیوگان کی بڑے زور سے تائید کی گئی۔ سب علماء کرام نے اپنے وقت پر خوب آشتی آمیز لفظوں سے حاضرین کو مستفیض فرمایا جلسہ میں وہ نقشہ خصوصاً قابل دید تھا جبکہ انجمن کی طرف سے اسلام کا نقشہ ایک شجرہ (درخت) کی صورت میں دکھایا گیا۔ اور حکیم مظہر حسین صاحب نے شجرۃ الاسلام کی طرف اشارہ کرکے حسب ذیل مسدس پڑھی

شجرہ اسلام عربی

شجر اسلام وہ جسکو محمدؐ نے لگایا تھا ٭ شجر اسلام وہ جسکو صحابہ نے بڑھایا تھا
شجر اسلام وہ جسکا تمام عالم پہ سایا تھا ٭ رہا باقی نہ جسکے فیض سے اپنا پرایا تھا
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہیں ہے وہ شجر جسنے کہ پائی زندگانی ٭ صحابہ نے پلایا خون اسے بجائے پانی
ائمہ نے کری خدمت جو تھی اسپہ لگائی ٭ ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اسکی شکل بگڑائی
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اس شجر مقدس کو تنکوں سے ٹپا پالا ٭ اور اس کی گلفشانی میں ہر خاص و عام تھا متوالا
کرو ہمت کہ ہو سرسبز پھر پہلے پھول پھل لاتا ٭ تمہاری متفق کوشش سے ہو پھر بھی گل لالہ
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

لگا ہے باغ یا غنچہ خبر اسکی نہیں کچھ بھی ٭ اڑا تو خوب گل پھیر خبر اسکی نہیں کچھ بھی
ہمارے کہ اسلام پہ جو ہے خبر اسکی نہیں کچھ بھی ٭ کہاں تک ہے شکستہ ہو خبر اسکی نہیں کچھ بھی
[illegible]
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کبھی فرمان باری بھی کبھی حدیث سے ٹلتے ہیں ٭ نہ جبتک قوم خود بدلے نہیں وہ بھی بدلتے ہیں
بھلا ان گلوں سے بھی کہیں کچھ ہم کام چلتے ہیں ٭ نہیں چھوٹا نہ بڑا کوئی میں اپنی راہ چلتے ہیں
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہ اخلاق محمد ہم میں نے شرم و حیا باقی ٭ نہ آداب شریعت ہو نہ زہد و اتقا باقی
بتائیں کیا کہ ہم میں کیا گیا اور کیا رہا باقی ٭ جنہیں سب نعمتیں ایک ایک چھن کر گیا باقی
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اپنوں ہی سے عداوت اور غیروں سے محبت ہے ٭ جو صدمہ غیر سے پہنچا ہمیں گلہ ہے نہ شکایت ہے
جو اپنا بات بھی کہدے تو قیامت بپا ہوتی ہے ٭ بھلا وہ قوم کیا پنپے کہ جس کی ایسی حالت ہے
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کریں صد بس کچھ تمیز کہ کیوں اپنی یہ حالت ہے ٭ خصوصاً بھائی کو بھائی سے اپنے کیوں عداوت ہے
میں کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ جہالت کی بدولت ہے ٭ یقین جانو کہ علم اک بہر لو دولت ہے
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ تم میں اگر ہے خود سری باقی ٭ تو لو سمجھ جان لو کہ تم میں ہے کچھ اس میں خودی باقی
کمر ہمت کی اس سے باندھو کہ نہیں ہے زندگی باقی ٭ مسلمانو اگر تم میں حمیت ہے زندگی باقی
فقط ہیں ٹہنیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

اخیر جلسہ کے جبکہ ابوالوفا امرتسری کی تقریر متعلق خاتمہ کے ہو چکی۔ تو سکرٹری آریہ سماج مظفر نگر سٹیج پر تشریف لائے۔ اور کہا۔ کہ میں آریہ سماج مظفر نگر کی طرف سے انجمن اور علماء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ جس طرح امسال علماء کرام نے اپنے مواعظ و نصائح سے ہم لوگوں کو مستفیض فرمایا ہے ہمیشہ فرماوینگے۔ چونکہ یہ تقریر اصل میں انجمن کی صلح جویانہ پالیسی کا نتیجہ تہا۔ اس لئے ابوالوفا نے کہڑے ہو کر ایک شعر پڑہا ؎

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم ان کو چہوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

کچھ شک نہیں کہ مظفر نگر کا جلسہ سال گذشتہ سے باعتبار کثرت حاضرین بہت ترقی پر تہا۔ خداوند کریم اسکے بانیوں کی نیت میں خلوص اور عمل میں برکت دے۔

میرٹھ

مظفر نگر ہی میں جناب مولوی حافظ محمود علی صاحب میرٹھی اپنے کرمیرٹھ میں چونکہ آریوں نے بہت سر اوٹہا رکھا ہے اور مسلمانوں کو مباحثہ کے لئے چیلنج پر چیلنج دیتے ہیں۔ گو مسلمان بھی اس کا م کو طیار ہیں مگر آپ کے چلنے سے زیادہ زندگی پیدا ہو جائیگی۔ اسلئے آپ ضرور چلیں۔ پہلے تو میں یہ سوچکر کہ یہ کوئی ایسا کام نہیں کہ میں جاؤں چنانچہ میرے ہمسفر مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند نے بھی یہی رائے دی۔ مگر حافظ محمود علی صاحب اور مولوی احمد حسین صاحب اور مولوی احمد مختار صاحب کے اصرار سے مجبور ہو کر آخر ہمراہی طوطی ہند ایک شب کے لئے میرٹھ گیا جہاں پر اہالی میرٹھ کے اصرار سے دو شب ٹھیرنا پڑا۔ جامع مسجد میں دونوں رات وعظ ہوئے جنمیں مسلمانوں کی تعداد اچھی خاصی ہوتی تہی۔ مسلمانوں کے علاوہ سماجی دوست بھی بکثرت آتے تھے۔ آریوں کی سخت کلامی اور درشت تحریروں سے مسلمانوں میں ایک خاص جوش تہا۔ مسلمان عموماً کہتے تھے۔ کہ بعد رمضان ضرور مباحثہ ہوگا۔

سہارنپور

میرٹھ سے فارغ ہو کر ہمراہی طوطی ہند سہارنپوری دوستوں کے اصرار پر سہارنپور پہنچے اور جناب حافظ عبد القدوس صاحب کی کوٹھی پر ٹھیرے ۱۲ تاریخ ایک روز سہارنپور رہے۔ سہارنپور کے واقعات میں ایک یہی واقع قابل ذکر ہے کہ راجہ صاحب سوکیت منڈی کے صاحبزادہ نوجوان بڑے پرجوش سماجی وہاں موجود تھے۔ جناب حافظ عبد القدوس صاحب کی اطلاع کرنے پر مجھے ملنے کو تشریف لائے اور چند گھنٹوں تک بڑی محبت سے گفتگو مذہبی ہوتی رہی۔ جسکا خلاصہ یہ نکلا کہ صاحبزادہ صاحب نے بڑی سچائی سے تسلیم کیا۔ کہ آریہ سماج کے اصول سے موجودہ حالات اور موجودہ قالب میں ہماری نجات نہ ہوگی خیر یہ تو ایک ایسی گفتگو تھی جو عموماً اہالی مذاہب میں ہوا کرتی ہے لطف خیز بات یہ ہوئی کہ صاحبزادہ موصوف کے منہ سے نکل گیا۔ کہ سرسید احمد خاں نے لکھا ہے کہ قرآن شریف قابل ترمیم و تنسیخ ہے یہ سنکر سید نور الحسن صاحب مسب صاحبزادہ صاحب چونکے۔ کہ اے ہیں یہ کیا؟ سرسید نے ہرگز ایسا نہیں لکھا۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا۔ کہ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں مسلمان ہوجاؤنگا۔ سید صاحب نے کہا۔ اگر ہو۔ تو میں آریہ ہو جاؤنگا۔ چنانچہ دونوں صاحبوں کا معاہدہ مجلس میں طے ہوا مگر چونکہ مضمون مذکور کے دکھانیکا تقرر تاریخ صاحبزادہ صاحب نے نہیں کیا تہا۔ اس لئے ابھی تک اسکے فیصلے کی کوئی خبر نہیں آئی۔ ہم حافظ عبد القدوس صاحب سے امید کرتے ہیں۔ کہ اس معاہدہ کے انجام سے بہت جلد مطلع فرماوینگے۔

ہردوئی

سہارنپور سے روانہ ہو کر میں اور طوطی ہند ہردوئی پہنچے جہاں ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ تک جلسہ تہا۔ جہاں پر ہم سے پہلے شاہ ابو صالح صاحب دہلوی پہنچے ہوئے تھے اور ہم سے بعد جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پہلواروی اور شاہ ابو الخیر صاحب غازیپوری بھی تشریف لائے۔ کچھ شک نہیں کہ ہردوئی والوں نے جلسہ کو خوب مزین اور شاندار بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی شامیانہ نہایت وسیع اور خوش نما تہا۔ شب کے وقت روشنی کا سین (نقشہ) نہایت دلفریب ہوتا تہا۔ نشست حاضرین بھی عجیب قرینہ سے تھی۔ علماء کرام کے لئے تو بہت بڑا وسیع تخت تہا جسپر کرسیاں ہوتی تھیں علاوہ اسکے تمام اطراف میں کرسیوں کی لائن تھی۔ کرسیوں کے آگے گز گز بھر کے تختوں کی لائن تھی۔ درمیان میں دری کا فرش نہایت موزوں اور خوشنما معلوم ہوتا تہا۔ گو حاضرین کی کثرت مظفر نگر کے جلسہ کے برابر نہ تھی۔ مگر خوشنمائی میں یہ جلسہ سب جلسوں پر فوقیت رکھتا تہا۔ ہردوئی میں لیکچروں اور وعظوں کا وہ طرز نہ تہا۔ جو مظفر نگر میں تہا۔ یہاں بوجہ اپنے سماجی دوستوں وغیرہ سے روئے سخن تہا۔ چنانچہ ابوالوفا کے حصے میں تو اکثر یہی مضامین ہوتے تھے۔ خدا کی شان ہر گلے را رنگ و بوئے دیگرست کا جلوہ ہی ہردوئی کے جلسہ میں نظر آتا تہا۔ ہر ایک عالم اور واعظ اپنا جداگانہ رنگ دکھاتا تہا۔ کوئی کسی مضمون پر کوئی کسی مضمون پر غرض عجب سماں تہا۔ البتہ ان سب علمائے کرام میں سے شاہ ابو الخیر صاحب غازیپوری کا وعظ خاص قابل ذکر ہے کہ آپ کا لب و لہجہ نہایت رقت آمیز تہا۔ آواز بہت محمل اور بلند ان تہی؟ مگر افسوس کہ آپ نے تمام وعظوں میں کہیں بھولے سے بھی

* پہ کلوری سنگ درا

ahmadimuslim.de

آیت قرآنی یا حدیث رسالت پناہی نہ پڑھی بلکہ مثنوی مولانا روم ہی کے اشعار پڑھو

ہے۔ اونہی کا ترجمہ اونہی کی تفسیر اونہی کا شان نزول ہیں نے ایسا وعظ جو کہ

قرآن و حدیث سے خالی ہو۔ کبھی نہ سنا تھا۔ جیسا کہ شاہ صاحب سے سنا۔ اگر

مثنوی میں سے کبھی بطور نصیحت کوئی شعر پڑھا جائے ۔تو کیا حرج ہے۔ غضب

تو یہ ہے کہ تمام دار و مدار اسی پر کہا جاتا ہے اور خدا کی پاک کتاب کو پس پشت

ڈالا جاتا ہے۔ یہ لطف یہ ہے کہ ہمارے واعظوں کو اس امر کی کبھی تمیز نہیں رہتی

یا نہیں ہوتی۔ کہ ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

ہر کسے را بہر کارے ساختند

ہر ایک فن کے لئے امام اور اہل الگ الگ ہو گئے ہیں۔ یہ کیا ضرور ہے۔ کہ

سیبویہ جو علم نحو کا امام ہے اس سے حدیث کی روایت بھی صحیح ہو۔ یا امام بخاری

جو فن حدیث میں امام دنیا ہے اس سے صرف کا صیغہ اور علم کلام کا مسئلہ بھی

حل ہو سکے۔ ٹھیک اسیطرح مولانا رومی مرحوم فن تصوف میں جو امام ہیں اپنی

ہی ذہن میں لگے ہیں۔ کیا ضرور ہے کہ اونکی حکایات اور روایات کو بھی ہم

صحیح جانکر مجالس وعظ میں اسی طرح بیان کریں جیسے بالکل صحیحین کی حدیثیں

بیان کرتے ہیں علاوہ اسکے مولانا مرحوم نے ان حکایات کو محض بطور تمثیل کے

بیان کیا گیا ہے نہ کہ بطور بیان واقعی۔ اسلئے انکے قصوں کو واقعی سمجھنا

دوسری غلطی ہے مثال کے طور پر شاہ ابوالخیر صاحب کے وعظ کا ایک قصہ سناتے

ہیں۔ آپ نے بڑی رنگ آمیزی سے فرمایا۔ کہ حضرت یونس علیہ السلام کو خداوند تعالےٰ

کی طرف سے دو تین دفعہ بدکاروں کی ہدایت کے لئے جانیکا حکم ہوا۔ جنہوں نے

حضرت یونس کو بہت مارا جب ہوش میں آئے۔ تو جبرائیل نے آکر سلام عرض کیا

اور کہا کہ رب العالمین فرماتا ہے تم پھر اونہی بندوں کو جا کر سمجھاؤ۔ حضرت یونس ع

یہ سنکر سخت برافروختہ ہوئے کہا کہ میں ایسی تہمت اور رسالت کو نہیں اٹھا سکتا

آپ مجھکو سبکدوش کیجئے۔ نعوذ باللہ حضرت یونس علیہ السلام جیسا نبی ایسا گستاخانہ

جواب خداوند تعالیٰ کو دیوے جو شان نبوت کے خلاف ہے۔

علاوہ اسکے عین اثناء دعا میں بڑے زور سے چلا کر فرماتے رہے کہ مسلمانو!

کہو! **یا رسول اللہ یا رسول اللہ** اصل یہ ہے کہ چونکہ ہمارے بعض

واعظ صحیح قرآن و حدیث سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اور سامعین کو خوش

کرنا بھی او نہیں مقصود ہوتا ہے اسلئے اِدھر اُدھر کی ہانکتے ہیں تاکہ وقت پورا

کر جاتے ہیں۔ اسی سلئے مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم دیوبندی نے

فرمایا ہے ۔ العلم ما کان فیہ قال حدثنا ۔ وما سواہ ذاک وسواس الشیاطین۔

آنجناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کی تعریف کئے بغیر ہم نہیں

رہ سکتے۔ کہ آپ بھی باوجودیکہ مثنوی کے متبحر عالم ہیں مگر وعظ میں خصوصاً مہر و عاشق

کے وعظ میں بالکل قرآن و حدیث ہی ورد زبان رہا۔ مثنوی کا کوئی شعر بطور تمثیل کبھی

کے آگیا۔ تو پڑھدیا۔ کیوں نہ ہو حضرت شیخ الکل شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین

صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمذ اور روحانی تاثیر کا اتنا بھی اثر

نہ ہو۔ تو پھر کیا؟

انجمن اسلامیہ ہردوئی نے اپنی کمال آزادگی سے قواعد انجمن کی نسبت

رائے ظاہر کرنے کی درخواست کی۔ تو گستہ پرچہ میں عرض کیا گیا۔ تفصیل کیلئے

بذریعہ اخبار وعدہ ہوا۔ جسکا ایفا آج ہوتا ہے۔

انجمن کے مقاصد کی دفعہ ۲ یہ ہے کہ اخوت اسلامی کو قایم کرنا اتحاد و ہمدردی پر

کوشش کرنا عبادات و تعزیت کے مراسم کو رواج دینا۔

اس دفعہ کے مضمون کو یوں بدلنا چاہئے۔ کہ شادی غمی کے مراسم کو بطریق

مسنون رواج دینا۔ گو انجمن کے ذہن میں یہی مضمون ہوگا۔ مگر الفاظ سے بھی

ظاہر ہونا چاہئے۔

انجمن کے قواعد کی دفعہ ۳ یہ ہے کہ اس انجمن کا کل کاروبار مجلس عام کے ہاتھ

میں ہوگا جسکا انعقاد دوران جلسہ سالانہ میں بموجودگی ایک جماعت کثیر مسلمانوں

کے ہوگا۔

دفعہ ۴ یہ ہے کہ اس انجمن کا کل کاروبار ان ممبروں کے مشورہ سے ہوگا جو مجلس

عام میں فہرست ممبران سے منتخب کئے جاوینگے۔ یہ مجلس شوریٰ کے نام سے نامزد ہوگی

اور اسکو کاروبار یا انتظام کے لئے انہیں ممبروں میں سے چند ممبر منتخب کرے گی

جنکے ہاتھ میں کل انتظامات ہونگے۔ یہ مجلس منتظمہ کہلائیگی۔

ان دونوں دفعوں کے ملانے سے عجیب مضمون خبط ہوتا ہے دفعہ ۳ سے معلوم

ہوتا ہے۔ کہ کل کاروبار مجلس عام کے ہاتھ میں ہے دفعہ ۴ کے حصہ اول سے

معلوم ہوتا ہے کہ کل کاروبار مجلس شوریٰ کے ہاتھ میں ہے اور اسی دفعہ کے

آخری حصے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل کاروبار کی والی مجلس منتظمہ ہے۔ اسلئے

ان دفعات کو صاف کرنا چاہئے کہ کل کاروبار سے کیا مطلب ہے ہمارے خیال میں

ان دفعات کا مضمون یوں ہونا چاہئے کہ

ahmadimuslim.de

اس انجمن کے کل کاروبار زیر نگرانی مجلس شوریٰ ہوا کریں گے مجلس شوریٰ کے ماتحت ایک مجلس منتظمہ ہوگی جسکا انتخاب مجلس شوریٰ کے ممبروں سے مجلس شوریٰ کیا کرے گی اور بوقت مناسب قرعہ اندازی سے بھی کام لیا جائے گا۔

جو صاحب ماہوار مستقل چندہ دینگے۔ وہ انجمن کے عام ممبر کہلائینگے ایسے ممبروں کا اجلاس سالانہ جلسہ کے موقع پر ہوا کرے گا۔ جس میں انجمن کی گزشتہ سالانہ کاروائی دکھائی جایا کرے گی۔ وغیرہ وغیرہ

[illegible]

کریگا۔ ممبر انجمن ہوگا۔

دفعہ ۵۔ ہر مسلمان بذریعہ عطا کرنے ایک ماہواری چندہ کے جبتک کہ وہ اس کا ذمہ وار ہے شریک انجمن متصور ہوگا۔

ان دو دفعوں میں سے ایک فضول ہے۔ شریک انجمن اور ممبر انجمن میں کیا فرق ہے؟ ہاں اگر دفعہ ۵ کے عطیہ سے مراد ممبر سے کم ہے تو اس کی تشریح ہونی چاہئے۔ پس شریک اور ممبر کی تعریف بتلانی ہوگی۔

دفعہ ۔ میں کہا گیا کہ جو حضرات کم از کم دو سو روپیہ یکمشت انجمن کو عطا فرمائینگے۔ وہ مربی کہلائینگے۔ مگر ایسے مربی کے حقوق کی تشریح نہیں کی کہ کیا ہوں گے یا صرف خان بہادر اور رائے بہادر کا وزن ہے۔

دفعہ ۲۰ ہے کہ جملہ حسابات جمع خرچ سال گذشتہ و بجٹ آئندہ جو مجلس شوریٰ پیش کریگی منظور کر لیا جائے گا۔ پھر پیش کرنے کی حاجت ہی کیا ہے تو ایک اطلاع اور رپورٹ ہے نہ کہ اجازت۔ اس صورت میں الغرض منظوری پیش ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔

دفعہ ۲۷ میں مجلس شوریٰ کی تعریف ان لفظوں میں کی گئی ہے کہ مجلس شوریٰ وہ مجلس ہوگی۔ جو ہر انگریزی مہینے کی ۲۲ تاریخ کو ماہوار ہوا کرے گی۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو مجلس ۲۲ تاریخ کو منعقد ہو وہ مجلس شوریٰ ہے حالانکہ دفعہ ۳۵ میں ہے کہ مجلس منتظمہ کا انعقاد ہفتہ میں ایک مرتبہ ہوا کرے گا۔ بوقت ضرورت اس سے جلدی بھی ہو سکتا ہے۔ بھلا اگر اسی مجلس منتظمہ کا اجلاس کسی دفعہ ۲۲ تاریخ کو انعقاد پا گیا۔ تو یہی مجلس شوریٰ بنجائیگی یا نہیں ہرگز نہیں۔ پس دفعہ ۲۷ کی اصلاح ہونی چاہئے کہ مجلس شوریٰ وہ ہوگی جو ایسی اور ایسی ہو۔ نہ یہ کہ اسکا انعقاد ہی اسکی تعریف بنا لیا جائے۔ جس سے تعریف مانع نہ رہے۔

دفعہ ۳۳ میں ہے کہ اس مجلس کا صدر انجمن ہر جلسہ میں اراکین موجودہ میں سے منتخب ہوا کریگا۔ یہ کیسی ناقابل معافی غلطی ہے کہ جس مجلس کے ہاتھ میں کل کام ہیں اسکا صدر انجمن کوئی مستقل نہیں ہے بلکہ عارضی ہر جلسے کے موقع پر نئے نئے صدر بنائے جاتے ہیں۔

غرض انجمن کے قواعد میں بہت سی الجھنیں ہیں۔ افسوس کہ اخبار کے کالم تفصیل کی اجازت نہیں دیتے۔ میری رائے ناقص تو وہ ہی فقرات ہیں [illegible]

مقررہ ماہوار چندہ دہندگان [illegible] جنکا اجلاس [illegible] جنکی ممبری کا وجود اور عدم چندہ کے وجود و عدم پر مبنی ہو۔ دوئم مجلس شوریٰ جسکے ممبر کل کاروبار کے ذمہ وار ہونگے۔ سوم مجلس منتظمہ جو بطور سب کمیٹی کے مجلس شوریٰ کے ماتحت ہوگی جسکے ممبر گیارہ سے زیادہ نہ ہونگے اس کا کام صرف یہ ہوگا۔ کہ جو تجویز زیادہ غور اور تحقیق طلب مجلس شوریٰ سے اسکے سپرد ہو۔ اسکو بعد کامل غور کے مجلس شوریٰ میں رپورٹ کرے مجلس منتظمہ کا انتخاب مجلس شوریٰ کے اختیار میں ہوگا۔ اور مجلس شوریٰ اپنا اور اپنے عہدہ داروں کا انتخاب عام ممبروں سے خود کرے گی جسکی رپورٹ مجلس عام میں ہوا کرے گی

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ممبران انجمن میری اس نکتہ چینی کو مخلصانہ سمجھکر کچھ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں ممبران انجمن کی آنریری طبع کی قدر کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے بذریعہ اخبار ریویو کرنے کی اجازت دی۔

آہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ [illegible] مولوی ابو رحمت صاحب جنکا وطن اب [illegible] ہو رہا ہے۔ شریک جلسہ نہ ہوئے جنکے متعلق فریقین کے بیانات سننے میں آئے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہر فریق دوسرے کو ملزم ٹھہراتا ہے۔ ہماری غرض یہاں کسی کے حق میں فیصلہ دینے کی نہیں۔ اسلئے دونوں فریقوں کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ جہانتک ہو سکے۔ ملکر کام کریں

دو دل یک شود بشکند کوہ را

[illegible] کے جلسہ کی اس مرتبہ ایک خصوصیت ہے۔ کہ دو [illegible] مشرف باسلام ہوئے۔ ایک کا نام عبد الغفور رکھا گیا۔

ہاں یاد آیا اقبال ؎

ہر کجا کربست دیدم آسماں پیدا ست

ترددولی میں کسی موضع کے ایک رئیس میرے پاس پہونچے۔ اور حدیث کے ثبوت کی نسبت کچھ اپنے شکوک بیان کئے اوسوقت چند ایک احباب بیٹھے تھے جنمیں میرے عزیز مولوی اسرار الحق طوطی ہند بھی تھے۔ بلکہ طوطی ہند ہی نے کہا کہ یہ صاحب آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ بارے شکر ہے کہ میری تقریر سنکر صاحب کو ایسا انکشاف ہوا کہ اسی مجلس میں مان گئے کہ حدیث کے متعلق میرے جو شبہات سالہا سال سے تھے۔ بالکل رفع ہو گئے الحمد للہ

ترددولی ہی میں اہل بریلی کا آدمی خط لیکر پہنچا۔ کہ بریلی میں دستار بندی کا جلسہ ہے جلدی آئیے میں نے عذر کیا تو مغرب کو میرے مکرم دوست جناب مولوی محمد یسین صاحب مدرس مدرسہ بریلی خود آ پہنچے اور مصر ہوئے۔ کہ اگر خود نہیں جاتے تو مولوی اسرار الحق صاحب کو عنایت کیجیے۔ ہر چند ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ ہونا شاق تھا۔ اور دونوں کا ارادہ آرہ جانیکا مصمم ہو چکا تھا۔ مگر مولوی صاحب موصوف کی خاطر سے پہلے طوطی ہند کی جدائی بادل ناخواستہ یہ شعر پڑھتے ہوئے منظور کی ؎

ساطلب بعد الدار عنکم لتقربوا
وتسکب عینای الدموع لتجمدا

چنانچہ وہ بریلی گئے اور میں ایک شب کے لئے بنارس اترا۔

بنارس کی انجمن تائید الاسلام (جو درحقیقت اسلامیہ ینگ مینز کلب) مجلس مناظرہ ہے۔ آپس کے اہتمام میں وعظ کا ایک جلسہ ہوا۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے بنارس کے خاص واقعات ذرہ کان لگا کر سننے کے قابل ہیں:-

بنارس ہندوؤں کا ایک بڑا مقدس شہر اور پرانا معبد ہے جہاں آجتک بھی سنسکرت کا علم وفضل اپنا اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ پرانے ہندوؤں کا تمدن اور معاشرت معلوم کرنا ہو۔ تو بنارس ہی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ مندروں اور بت خانوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں گویا یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ؎

از بنارس نروم معبد عام است اینجا
ہر برہمن لپسر لچھمن و رام است اینجا

یہ سنا تھا۔ کہ بنارس کی صبح اور لکھنؤ کی شام۔ اس لئے میں صبح ہی اپنے ایک دوست محبوب عالی سلمہ اللہ کو لیکر گنگا کے کنارے کنارے مندروں اور گھاٹوں کی سیر کو چلا۔ اگرچہ ہندوؤں کی سوشل حالت اور برہنہ گردی کا نمونہ پنجاب میں بھی ملتا ہے مگر خاص بنارس کو جیسا کچھ اعزاز ہے ویسا ہی اس امر میں بھی فوقیت ہے۔

بنارس کے گھاٹوں ہی پر جا کر معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو مستورات کے لفظ سے تعبیر کرنا شاید ہندوؤں میں دستور نہیں بلکہ اصل نام اونکا مکشوفات ہونا چاہئے۔ یعنی ننگی۔ بالکل سر کھلا بدن برہنہ بلا خوف گنگا کے گھاٹوں پر اشنان ہو رہے ہیں۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے ایک مندر پر تو یہاں تک غضب دیکھا۔ کہ کوک شاستر (جسکے چھپنے کی گورنمنٹ سے سخت ممانعت ہے) اس کے آسنوں کی تمام تصویریں لگی ہیں۔ کہیں عورت کو الٹا کر کے جماع کی صورت بنائی گئی ہے۔ کہیں بائیں جانب سے کہیں دائیں طرف سے۔ پر لطف یہ کہ تمام حرکات لکڑی کی مورتوں کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہیں جن کے آلہ تناسل بھی لکڑی کے نظر آتے ہیں۔ بعض جگہ تو یہاں تک غضب ڈھایا گیا ہے کہ ایک عورت کو ایک مرد سپیشل طور پر لے رہا ہے دوسرا اسکے پیچھے کھڑا ہے گویا اسکو کہہ رہا ہے کہ جلدی سے ہٹ۔ تو میں بھی شروع ہوا لاحول پڑھنے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ایسے مندروں سے شیطان بھی لاحول پڑھتا بھاگتا ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ میں کیوں گیا۔ صرف اس لئے کہ **اسلام** کی تہذیب کا مقابلہ کروں اور پبلک پر ظاہر کروں کہ اسلام یہ ہے اور ہمارا قدیمی ملکی مذہب یہ ہے آہ **اسلام** ؎

تجھ سے نقش پاکے سجدہ نے یا تنک کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

مہادیو اور پاربتی کے آلہ تناسل اور جائے مخصوص کا شمار ہی نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں ہر دونوں کے آلہ تناسل اور بوسعت کی جائے مخصوص ملتی ہیں جہاں دیکھو یہی نظر آتا ہے کہ مہادیو کا آلہ تناسل پاربتی کے جائے مخصوص میں دخل کئے ہوئے ہے (نعوذ باللہ)

خیر یہ تو مردوں کی تصویریں ہیں۔ جنکو کسی نے دیکھا نہیں صرف نمونہ ہی دکھایا گیا ہے اس سے بڑھکر زندہ مثال بھی موجود ہے۔ گنگا کے گھاٹ پر ایک فقیر صورت تشریف فرما ہیں۔ جو ایک کاٹھ کی چھوٹی سی کوٹھری میں رہتے ہیں۔ فقیر کیا ہے مجموعہ کمالات ہے بالکل برہنہ۔ لنگ ڈھنگ

کارخانہ عطر فروشی
گر ایک صد عطر و تیل کی
کے مشہور قدیم کارخانہ
سے منگوائیے۔
مختصر فہرست

نام عطر	قیمت فی تولہ
گلاب	[illegible]
کیوڑہ	[illegible]
سوتیا	[illegible]
حنا	[illegible]
چنبیلی	[illegible]

مفصل فہرست منگوائیے
المشتہر منیجر کارخانہ
قنوج

کبھی نہیں ذکر دیرہ دون میں ایک فقیر کی کرامت یہ ہے کہ ہندو استریاں (عورتیں) اسکے پاس آتی ہیں اور بغرض حصول اولاد اُسکے ذکر کو ملکا اُس بک کر چاٹتی ہیں (استغفراللہ) سچ ہے کہ شیطان کی اب دنیا میں کوئی حاجت نہیں رہی ہمیں تو شکایت نہیں ہے کہ بنارس میں بت پرستی اعلیٰ معیار پر ترقی کئے ہوئے ہیں۔ نہ یہ شکایت ہے کہ گنگا کے گھاٹ پر ایک جگہ کرم کنڈ (حوض) ہے جس میں نجاست ہی غلیظ پانی رہتا ہے جس میں باعتقاد ہندواں نہانے سے تمام پاپ جھڑ جاتے ہیں۔ مگر شکایت یہ ہے کہ ایسی بیحیائی کی باتیں اور مورتیں بنائی گئی ہیں جنکو دیکھکر شریف آدمی کی آنکھیں نیچے ہو جاتی ہیں۔ گو ان تصاویر سے ہمارے ہندی بزرگوں کی معاشرت (سوشل لائف) کا پتہ بخوبی ملسکتا ہے۔ اور خوب عیاں ہوتا ہے۔ کہ اُس زمانہ میں انسان کا جوڑا (نر و مادہ) کبھی بنوں اور جنگلوں میں دیگر حیوانات کی طرح باہمی مباشرت کرتے اور برہنہ ہو نگے۔ مگر اب اس ترقی کے زمانہ میں کیوں پرانی پردہ پوشی کی پردہ دری کیجاتی ہے افسوس کہ ہماری نہایتی **آریہ سماج** نیوگ اتہام سے تو خواہ مخواہ الجھتی ہے مگر بنارس کے مندروں کی طرف رخ بھی تو نہیں کرتی۔ بلکہ جہاں تک تحقیق ہوا۔ آریہ سماج بنارس میں بہت ہی کمزور حالت میں ہے اگر آریہ سماج ان خرابیوں کی طرف توجہ کرے۔ تو ہم بھی مسلمانوں کو ترغیب دینگے کہ آریہ سماج کا اس کام میں ہاتھ بٹائیں۔ اس سے بڑھکر افسوس ہے کہ **گورنمنٹ** نے محض بدنشی فحش کی وجہ سے **کوک شاستر** (کتاب) کا چھپنا تو بند کردیا۔ مگر اسکا زندہ نمونہ جو بنارس میں دیکھا جاتا ہے اسکو بند نہیں کرتی۔ میں نے امرتسر میں آنکر بڑی حیرانی سے اپنے مکرم دوست جناب ڈاکٹر احمد اسسٹنٹ سرجن پنشنر سے ذکر کیا۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ بنارس میں آپنے کیا دیکھا۔ اگر جگن ناتھ جی کے مندر میں جائیں۔ تو اور بھی حیران ہوں یہ تو کہا کیا غضب ہے

این خانہ ہمہ آفتاب است

آرہ

خیر خدا خدا کرکے بنارس سے چلکر ۲۸ تاریخ کو بعد مغرب آرہ پہنچا۔ جہاں پر مدرسہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ یہ جلسہ بالکل جلسہ نعمانیہ لاہور کی طرح ایک ہی گروہ کا ہوتا ہے جیسے نعمانیہ میں صرف حنفی علماء ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس جلسہ میں صرف اہلحدیث علماء ہوتے ہیں اس جلسہ میں شیخ المحدثین جناب شیخ حسین صاحب عرب محدث بھوپال صدر نشین تھے۔ علماء میں سے خاص قابل ذکر حضرات مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولانا عبد الجبار صاحب عمرپوری۔ مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی و دیگر علمائے پورب و تربہت وغیرہ تھے۔ اس جلسہ میں بڑی خوبی یہ محسوس ہوتی تھی کہ الفاظ کم اور عمل زیادہ۔ تقریریں سیدھی سادی مگر رقت آمیز صرف قرآن و حدیث کا ذکر اذکار اور وجہ یہ کہ یہ جلسہ صرف اسلام کی اصل سادگی کا مظہر تھا۔ مگر کبھی کبھی ابوالوفا کی تقریر کے وقت عموماً دیکھا جاتا تھا۔ کہ ہمارے سماجی دوست بکثرت آتے تھے خیر ہم ان کا حق بھی ادا ہوتا تھا۔ بلکہ آخری روز کی آخری تقریر جو شب کو ہوئی تھی۔ اس میں تو بہت زیادہ روئے سخن سماجی مستمعوں ہی سے تھا جلسہ میں فارغ طلباء کو دستار فضیلت بھی بندھی۔ یہ سب کچھ تو ہوا۔ مگر ہمیں ایک بات کا افسوس ہے کہ مدرسہ کسی محکم بنیاد پر ابھی نہیں نہ تو اسکا مستقل سرمایہ ہے نہ اسکے شوریٰ کی کوئی بہت سے لوگ ممبر ہیں۔ اگر مہتمم صاحب تعجب سے سنیں۔ تو ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اس مدرسہ کی ایسے طریق سے چلائیں جیسے سر سید احمد خاں علیگڈھ کالج کو چلاتے تھے۔ کیا معنے؟ جس طرح کالج کے ٹرسٹی (ممبر) ہر صوبہ سے منتخب کئے جاتے ہیں ان سے صلاح مشورہ لیکر کثرت رائے پر عمل ہوتا ہے۔ اسیطرح مدرسہ احمدیہ کے ممبر ہر صوبہ بلکہ ہر شہر کے اہلحدیثوں میں سے قابل قابل آدمی چنے جائیں اسکا ادنیٰ نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں میں اس مدرسہ کی ہمدردی پیدا ہو گی وقت پر اگر کوئی وفد بغرض تحصیل چندہ دورہ کریگا۔ تو کامیابی کی توقع ہو گی۔ اسی طرح کچھ مدت کی کوشش سے مدرسہ کا سرمایہ مستقل بننے کی امید ہے۔ جسکی مستقل آمدنی سے مدرسہ کا دائمی قیام متصور ہوگا۔ ورنہ یہ مثل تو مشہور ہے کہ چندہ تا چند۔ ان عام ممبران کے ماتحت ایک مجلس منتظمہ ہو جو خاص آرہ یا اسکے قرب و جوار میں رہتے ہوں۔ اونکا اجلاس تو مناسب وقت پر ہوا کرے۔ مگر عام ممبران سال میں ایک دفعہ تو ضرور جمع ہوا کریں۔ شاید مہتمم صاحب اس تجویز کے متعلق یہ خدشہ کریں کہ آجتک کوئی کرتا نہیں ہے بہت سے ایک کس کو کریں۔ تو اسکے جواب میں گذارش ہے کہ

خدا پنج انگشت یکساں نکرد

تمام ممبران کسی انجمن میں جمع نہیں ہوسکتے۔ ان میں سے عام ممبر اگر دو آئیں۔ تو انکی شرکت معنوی سمجھی جاتی ہے ہم بقدر لوگوں جلسہ میں علیگڈھ کالج ہی کو دیکھتے ہیں۔ کہ ابا اوقات کورم بھی پورا نہیں ہوتا۔ تو کیا کالج کے مہتمم صاحب انکو یونہی چھوڑ دیتے ہیں۔ یا کیا انکی شرکت بالکل بے فائدہ ہے غرض مختصر یہ ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کو اہلحدیث کا ایک مستقل مرکز تعلیم بنانیکی کوشش کرنی چاہئے اسکے متعلق جو تجویز مناسب سمجھیں عمل میں لاویں ہمیں جہتک مہتمم صاحب اخبار اہلحدیث

ہو اس کو چہ چیز ناظرین کی رائے سے زیادہ حاصل کریں۔
اہلحدیث میں مدرسہ کی روئداد مطبوعہ پرچہ میں ریویو کرنا پڑا تھا جس کی بابت ناظرین
افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ ہنوز زمانہ کی رفتار سے بالکل بے خبر ہے
روئداد سے نہ تو طریقہ تعلیم ظاہر ہوتا ہے نہ اوسکی ظاہری صورت اس قابل ہے۔ کہ
ہندوستان کے کسی چھوٹے مدرسہ کی روئداد سے مقابلہ کر سکے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ
کہ مدرسہ احمدیہ کی روئداد علیگڑھ کالج یا نیشنل کانگرس کی رپورٹ کی طرح بہت بڑے
تکلف کی ہو۔ نہیں مگر مدرسہ دیوبند وغیرہ کی مشابہ تو ہو۔ یہ بعض کلمات مخلصانہ
کہنے سے کسی طرح رکا نہیں جاتا۔ آج دنیا کی آباد قوموں نے اسی واسطے ترقی کی ہے
کہ اپنے عیوب کو برملا سننے کے عادی ہیں۔

آرہ کے جلسہ میں امسال بھی پارسال کی طرح خاکسار کے نزاع کا ذکر آ ہی گیا
یعنے مہاراج گنج سے مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی فیصلہ آرہ کے متعلق اپیل
لیکر پہنچے جسکا منشا یہ تھا کہ منصفان نے فیصلہ میں غلطی کی ہے کہ مصنف تفسیر القرآن
خاکسار کو اہلحدیث سے خارج نہیں کیا۔ افسوس ہے مولانا ممدوح کو بھری دوپہر کو
کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑی ہیں۔ مولانا صاحب کے وعظ کا حصہ بھی بہت سا خاکسار
ہی کیلئے وقف تھا۔ اُس تقریر کے جواب دینے کا تو یہ موقع نہیں۔ ہاں میں نے
جب سُنا کہ مولانا صاحب آج وجوہات اپیل ججوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے
ہیں۔ تو میں نے بھی ایک رقعہ حضرات منصفین کی خدمت میں لکھا۔ جو درج
ذیل ہے :-

بخدمت شریف جناب مکرم مولوی شمس الحق صاحب و مولانا حافظ عبداللہ صاحب
السلام علیکم۔ مجھے سنا ہے کہ میرے متعلق آج شب کو کچھ گفتگو ہوگی۔ گو
آپ صاحبان پر مخفی نہ ہوگا۔ الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا میں
اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر امور متنازعہ مندرجہ معاہدہ سابقہ کی نسبت کچھ
گفتگو ہے یعنے اربعین اور کلام المبین کی نسبت مکرر فیصلہ کرنا چاہا گیا ہے تو
قبول نظر ثانی جناب مولانا ابو سعید صاحب کے دستخط بھی اُس معاہدہ پر ہونا ضروری
ہیں۔ نیز ان چالیس مقامات کے سوا اور کوئی مقام پیش نہ ہوگا۔ اور اگر
کوئی اور مقام ہے تو جدید معاہدہ بین الفریقین لکھا جائے نیز بعد
مولانا ابو سعید صاحب کی تقریر یا تحریر سننے کے خاکسار سے بھی جواب طلب کیا جاوے
غالباً اس منصفانہ تجویز سے مولانا ابو سعید صاحب کو بھی انکار نہ ہوگا۔ کیونکہ
جناب موصوف خود ہی اپنے اشتہار میں اسی صورت سے فیصلہ ہونا

تجویز فرما چکے ہیں اس امر کا آپ صاحبان کو اختیار ہوگا۔ کہ دونوں صاحب
فیصلہ کر دیں یا بالاتفاق تیسرے کسی صاحب کو شریک کر لیں خاکسار ان
مراتب کے تصفیہ کئے بغیر کوئی تحریر یا تقریر آپ نہ کرینگے۔ آئندہ
اختیار۔ (ابو الوفا) ۲۶۔ اکتوبر

یہ رقعہ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب نے بمشورہ جناب مولانا شمس الحق صاحب
کے مجلس میں پڑھ دیا۔ مگر مولانا ابو سعید صاحب نے معاہدہ پر دستخط نہ کئے۔ مجھے تو
کسی نے اتنا بھی نہ پوچھا۔ کہ تیرے منہ میں کے دانت ہیں البتہ عام طور پر علماء
اور دیگر اصحاب جو یہ سنتے کہ مولانا صاحب فیصلہ کی اپیل لیکر آئے ہیں۔ تو حیران
انگشت بدنداں ہوتے کہ کس ضروری کام کے لئے مولانا صاحب نے اتنا سفر کیا۔
آخر چند اہالی آرہ نے امام جامع مسجد کی معرفت کہلوایا۔ کہ آپ جمعہ پڑھا کر جائیگا
اور بہر کیف۔ دانا پور وغیرہ کے دوست بھی بجد تھے کہ ہمارے ساتھ چلو۔ مگر میں
چونکہ ہوشیار پور کے جلسہ پر پہنچنا تھا۔ اسلئے ۲۸ کی صبح کو ڈاک گاڑی پر سوار ہو کر
۲۸۔ کو عصر کے وقت ہوشیارپور پہنچا۔

غالباً ناظرین منتظر ہونگے۔ کہ مولانا ابو سعید صاحب کی اپیل کا انجام کیا ہوا کیونکہ
لودہیانہ سے میرے مکرم دوست منشی برکت علی صاحب۔ پنشنر نے لکھا ہے۔ کہ
مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب واپسی کیوقت لودہیانہ اُترے تھے فرمانے لگے۔ کہ
مولوی ثناء اللہ کا اہلحدیث سے خارج ہونا علماء آرہ کے پاس ثابت کرا آیا ہوں
اسی طرح ممکن ہے بعض دوستوں کو اصل حال سے اطلاع نہ ہو۔ لہذا انکی
اطلاع کے لئے میں اپنی نہیں کہتا۔ بلکہ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب منصف
کی تحریر نقل کر دیتا ہوں۔ جو امرتسر میں پہنچنے کے بعد آئی ہے جناب حافظ صاحب
فرماتے ہیں :-

گو شب جمعہ سے شب شنبہ تک جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب کی جناب
سے چند تحریرات آپ کی پیش ہوئی ہیں۔ ان میں سے کوئی عبارت
مذہب مدعی کے خیال کی موید ثابت نہیں ہوئی۔ گفتگو صرف زبانی ہوئی
کچھ لکھا نہیں گیا۔ الکوثر کی تفسیر کے متعلق گفتگو تھی۔ آج بروز شنبہ
تشریف لیجاتے ہیں۔

عبارت مذکورہ کا مطلب صاف ہے کہ مولانا صاحب کی اپیل کے وجوہات
ججوں کی نظر میں کافی ثابت نہیں ہوئی۔ نتیجہ ظاہر
آرہ میں خاصہ قابل شکایت۔ یہ دیکھی گئی وہ شہر کی صفائی ہے تمام شہر میں

ahmadimuslim.de

عموماً اور تمام مدرسہ احمدیہ پر خصوصاً اسقدر تعفن تھا کہ الامان یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہاں پر میونسپل کمیٹی کا وجود ہی نہیں۔ مہتمم صاحب اگر میونسپل کمیٹی کو توجہ دلادیں۔ تو اور نہیں تو ایسی تعلیمگاہ کے موقع پر تو صفائی ہوجایا کرے۔ یا کم از کم ایام جلسہ میں اپنے ہی خرچ سے صفائی کرادی جایا کرے ۔

ہوشیار پور

خیر اس قصے کو یہاں ہی چھوڑ کر میں اپنے ناظرین کو ہوشیار پور میں لاتا ہوں۔ ہوشیار پور میں ایک انجمن اور ایک مختصر سا سکول مڈل تک ہے جسکو اب انٹرنس تک کرنے کا خیال کیا جاتا ہے یہ سکول انجمن حمایت اسلام لاہور کے سکول کے طرز پر ہے۔

الحمد للہ یہاں پر جناب شاہ سلیمان صاحب اور طوطی ہند سے بہم ملاقات ہوئی۔ اس جلسہ میں جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری۔ جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مولوی سید عبد القیوم صاحب جالندہری مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند رہتکی وغیرہ شریک تھے علماء کرام نے اپنے وقت پر مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفید فرمایا مگر ابوالوفا کے حصے میں یہاں بھی عموماً سماجی برتھوں سے روئے سخن رہا۔ کیونکہ اس موقع پر سماجی ممبر عموماً تشریف لایا کرتے تھے اور ہم کی طرف سے بھی یہی درخواست ہوتی تھی۔ کہ انکا حق ادا کرنا مناسب ہے۔ اسلئے ابوالوفا بھی اس شعر کو پڑھتا ہوا کھڑا ہوتا ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

انجمن اسلامیہ ہوشیار پور کا جلسہ حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کے مشابہ ہے ہوشیار پور میں ایک ہی واقع ایسا ہوا۔ جو مذہبی لحاظ سے قابل درج اخبار اہلحدیث ہے۔ ایک شخص نے فتویٰ پوچھا اور جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے جواب دیا اور باقی علماء کرام نے سوائے مولوی عبد القیوم صاحب جالندہری کے دستخط تصدیق فرمائی۔ سوال مع جواب درج ذیل ہے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کوئی شخص کہے۔ کہ جو لوگ قرآن شریف کو اوپر طعام کے جیسا کہ اب فی زمانہ مروج ہے مسنون نہ جانے اوسکو کافر اور ملعون کہنا بلکہ شریعت سے باہر کرنا چاہئے جب مانع قرأت القرآن علی الطعام مسجد میں داخل ہوئے۔ تو اوسکو باہر نکالا اور یقین کر مسجد کی مٹی اکھاڑ ڈالو یہ کہتا اوسکا مطابق شریعت محمدیہ کے درست ہے یا خلاف اور قائل قابل امامت ہوسکتا ہے یا نہیں۔ دیگر نذر لغیر اللہ کو بسم اللہ پڑھکر ذبح کرنے سے کھا لینا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا!

الجواب

ایسا شخص یعنے قائل مذکور جاہل اور مبتدع اور دین سے ناواقف ہے اوس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

اور نذر لغیر اللہ شریعت محمدیہ میں ہرگز درست نہیں اور اگر کوئی جانور نذر لغیر اللہ کیا ہو۔ اور اوسکی نیت دوسروں کے نام قربانی کرنے کی ہو۔ تو اگرچہ رسمی طور کو بسم اللہ کہہ کر ذبح کرلے۔ تو بھی وہ حلال نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد سلیمان القادری الچشتی پھلواروی عفی عنہ

ان تمام جلسوں میں ایک کمی عام طور پر دیکھی کہ عورتوں کے استفادہ کی کوئی تجویز نہ کی گئی تھی۔ ہر چند دہلی میں تھی۔ مگر وہ بھی کافی نہ تھی چنانچہ ابوالوفا نے بعض جگہ منتظمین جلسہ کو اسطرف توجہ بھی دلائی تھی۔ امید ہے کہ آئندہ منتظمان جلسہ اسکا ضرور خیال رکھینگے۔ کیونکہ اصلاح کی ابتدا عورتوں سے جبتک نہ ہوگی باقاعدہ نہ ہوگی۔ والعلم عند اللہ

ہمارے شکر ہے۔ کہ خاکسار سفر میں عموماً تندرست رہا۔ اور یکم رمضان کو دوپہر کے وقت اپنے وطن میں دوستوں سے آن ملا۔ الحمد للہ

ایک اہلحدیث کا اہل قرآن سے مطالبہ

از مولوی شفیع الحسن

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۲۵ کے چھٹے رکوع میں وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ (ترجمہ) اور نہیں لائق کسی بشر کو کہ کلام کرے اوس سے اللہ صاحب مگر جی میں القا کرنے پر یا پردہ کے پیچھے سے (اپنی شان کے لائق) یا بھیجے فرشتہ پیغام لانے والا پس اوسکے جی میں ڈالدیوے اوس کے حکم سے جو کچھ اللہ صاحب چاہے تحقیق وہ بلند ہے حکمت والا۔ اس میں جناب باری نے وحی کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ اول وحی جبرائیل فرشتہ کی معرفت بھیجنا خواہ اس میں الفاظ ہوں یا نہ ہوں۔ اگر الفاظ ہوئے تو وہ قرآن اور کلام کہلائیگا اور جو الفاظ نہ ہوئے۔ تو فرشتے نے زبانی آکر حکم سنا دیا کہ فلاں کام میں ایسا اور ایسا کیجئے

ahmadimuslim.de

یا اس طرح حکم کھینچئے (شق دوم کو وحی خفی کہینگے اور وہ حدیث ہے) دوم - وحی وہ ہے جو جناب باری مِن وَّرَاۗئِ حِجَابٍ یعنے پردۂ غیبی سے بشر کے ساتھ کلام کرے اور انسان اسکے سمجھنے سے قاصر نہ ہو۔ سوم وحی وہ ہے جو جناب باری کوئی حکم دل میں بلاواسطہ کے القا کردے۔ جیسے وہ شخص [illegible] سمجھ لیوے۔

آپ تعریفات جناب باری یہ ہیں کہ فرشتہ کا آنا تو ہر بشر کے پاس غیر ممکن ہے۔ کیونکہ یہ مراتب پیغمبروں کے ہیں۔ پیغمبروں کے سوائے فرشتہ کسی کے پاس نہیں آسکتا۔ اب رہا پردۂ غیبی سے ندا کرنا اور دل میں الہام ہونا یہ باتیں ضرور قابل غور ہیں۔ سو یہ طریقہ قیامت تک جاری رہیگا۔ کیونکہ لفظ آیت مذکور میں لِبَشَرٍ ہے اور لِنَبِیٍّ نہیں ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ پیغمبروں سے تعلق ندائے غیبی بھی ہو اور الہام کا سلسلہ بھی ہو۔ مگر فرشتہ کا آنا غیر نبی کے لئے غیر ممکن ہے نہ کہ نبی کے واسطے ندائے غیبی اور الہام کا ہونا غیر ممکن سمجھا جاوے۔ آپ اشاعۃ القرآن کے صفحہ ۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دوسرا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالی مِن وَّرَاۗئِ حِجَابٍ کسی کے ساتھ کلام کرے اس طریق سے بھی ایک گروہ انبیاء اور رسل کو احکام تبلائے گئے ہیں۔ ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک تینوں قسم کی وحی کے گروہ جدا جدا ہیں۔ جن پر کتاب اتری ہے انسے دوسری اور تیسری قسم کی وحی سے کلام نہیں لیا گیا۔ اور جن پر ندائے غیبی یا الہام ہوا ان پر کتاب نہیں اتاری گئی اور ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ پیغمبروں سے جناب باری نے تینوں قسم کی وحی سے کام لیا ہے۔ آپ کی عبارت مرقومہ سے تینوں قسم کی وحی کا جدا جدا ہونا ثابت ہے کہ آپ تینوں قسم کی وحی مانتے ہیں مگر جدا جدا گروہ مانتے ہیں۔ اگرچہ بات ہے۔ اب آپ تبلاویں کہ کیا یہ تینوں قسم کی وحی ایک پیغمبر پر موقع محل کے ساتھ حاصل ہوسکتی ہیں یا نہیں۔ پس آپ کے ذمہ یہ بات قابل ثبوت ہوگی۔ کہ جس نبی کو اللہ صاحب نے کتاب اور فیصلہ دیا ہے۔ پھر اس سے مِن وَّرَاۗئِ حِجَابٍ یا القاء کی رو سے کبھی کلام خداوند تعالی نے نہیں کیا۔ ہمارا منشاء [illegible] کے طرح وحی تقسیم ہو جیسے جناب باری ایک ہی پیغمبر اور نبی سے موقع اور محل کے ساتھ بیشک کلام کرسکتا ہے۔ جب موسی علیہ السلام کو توریت عنایت کی گئی تھی۔ تو اس سے ماقبل جناب باری کا کلام کرنا ثابت ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہو کہ کوہ طور پر موسے علیہ السلام سے مِن وَّرَاۗئِ حِجَابٍ کیساتھ جناب باری نے کلام کیا۔ اسمیں غالباً سب کا اتفاق ہے اور کوئی مخالف نہیں اور جب موسی علیہ السلام کو بمقابل فرعون علیہ اللعنت کے حکم ہوا تھا کہ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ یعنے کہا پروردگار نے کہ اے موسے تو خوف مت کر بیشک تو ہی (مقابلہ) میدان میں (فرعون پر) غالب اور فتح پانے والا ہے اب مدعی اہل قرآن تبلاویں کہ توریت سے پہلے یہ حکم کس قسم کی وحی کا تھا۔ اور توریت کا ملنا بہت مدت بعد ثابت ہے۔ کہ ان کی قوم میں اونکا حکم اور شریعت کہاں موجود تھا۔ لوگوں کی سفارش سے کہ ایکی موت کے بعد ہم کسطرح دین کی بات پر چلینگے۔ ایک کتاب آسمانی ہونی چاہئے۔ تب توریت کی طلب میں کوہ طور پر موسے علیہ السلام پہنچے۔

آپ تبلائیے یہ میدان میں حکم آنا کس قسم کا تھا۔ اگر بذریعہ جبرائیل یہ حکم آتا تھا تو یہ ثابت کیجئے۔ کہ الفاظ تھے یا غیر الفاظ کے ساتھ آنا ہوا تھا۔ اسکا ثابت کرنا آپکے ذمہ ہے نہ کہ ہمارے ذمہ ہو۔ ہم تو یہ بات تسلیم کئے ہوئے ہیں۔ کہ جناب باری دنیا کے انتظام اور انعام کے لئے انہی نبی سے تینوں قسم کی وحی سے کلام کرسکتا ہے۔ مخالف تو آپ ہی ہیں کہ آپ نے تینوں قسم کی وحی کے واسطے تین گروہ انبیاء علیہم السلام کے تسلیم اور قبول کر رکھے ہیں۔ اور مِن وَّرَاۗئِ حِجَابٍ اور القا کی رو سے کلام خداوندی کا ہونا غیر ممکن اور غیر محل سمجھتے ہیں۔ پس ممکن ہے کہ خداوند تعالی کا میدان میں یہ حکم بھیجنا بذریعہ جبرائیل وحی خفی یا مِن وَّرَاۗئِ حِجَابٍ اور الہام کے طور پر ہو۔ جب ان تینوں قسم کی وحی سے کلام کرنا خداوند تعالی کا ایک ہی نبی اور ایک پیغمبر سے ثابت ہوا۔ تو ہمارے نبی اقدس بدرجہ مستحق اسبات کے ہیں کہ شریعت کا انتظام اور انعام اور اہتمام کرایا جائیگا اور یہ کہنا اللہ صاحب کی عادت لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ کے خلاف ہوگیا۔ موسی علیہ السلام تینوں قسم کی وحی سے ممتاز اور حقدار ہوں اور ہمارے نبی کے حق میں یہ بات غیر ممکن سمجھی جاوے۔ شاید آپ کے سامنے اس میں کوئی مخالف نہ ہوگا۔ جب ہمارے نبی بھی تینوں قسم کی وحی کے حقدار ہیں تو کیا حدیث شریف ان تینوں قسم کی وحی میں سے ایک قسم کی بھی وحی نہ سمجھی جاوے۔ ضرور سمجھی جاویگی۔ ([illegible])

خاص اطلاع

اہلحدیث کے ناظرین کو اہلحدیث کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہے۔ جن جن صاحب کی قیمت ختم ہو چکی ہے اونکا اختیار ہے۔ کہ آئندہ سال کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا آئندہ اخبار کا وی پی وصول کرکے مشکور فرماویں۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو انکار ہو۔ تو مہربانی فرماکر اسی ہفتہ میں اطلاع بخشیں۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۸ نومبر کو ہوگا۔ ۲۷ کو ۵ بجے شام سے ۹ بجے تک مباحثہ ہوگا۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جائیں گے (مینجر)

امرتسر میں اب کی دفعہ دیوالی کے موقعہ پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے قماربازی کو جرم نہیں قرار دیا۔ سر بازار جوا ہوتا رہا۔ (خدا کی شان)

مدرسہ احمدیہ آرہ کے سالانہ جلسہ پر قریب ایک ہزار کے چندہ ہوا۔ سال گذشتہ سے کم افسوس۔

دیسی صنعت کو ترقی دینے کے جلسے پنجاب میں جابجا ہو رہے ہیں امرتسر میں بھی ہر ہفتہ ہوتا ہے۔ دیکھیں یہ جوش کتنے دنوں تک رہیگا۔

کلکتہ میں تو یہ حال ہے کہ بازار میں چاہے ولایتی بوٹ کی مرمت تک نہیں کرتا

لڑکانہ علاقہ سندھ میں جہاں ۶۵ نام کے مسلمان آریہ بنائے گئے تھے ۲۵ کس مسلمان ہو چکے ہیں۔ ابھی سلسلہ جاری ہے۔ (سپانہ)

کرشن قادیانی حرم محترم کو دہلی کی سیر کرانے کے لئے دہلی گئے تھے واپسی کے وقت کچھ وقت امرتسر میں بھی ٹھیرے لیکن داخلہ پرائیویٹ تھا۔ کچھ تبلیغ نہ فرمائی (الہام ایسا ہی ہوا تھا)

کرشن جی کا مرید خاص بلکہ امام مولوی عبدالکریم سیالکوٹی دنبل سے فوت ہوگیا جسکی بابت کئی ایک الہام تھے (مفصل آئندہ)

شاہزادہ ویلز ۔ مارچ کو علیگڈھ کالج میں بھی تشریف لیجائینگے۔

سلطان المعظم اور بعض یورپ کی مقدونیہ کے انتظام ملک کی نسبت کچھ کشیدگی سی ہوتی جاتی ہے (خدا شر کے بہانگیزد کہ خیر ما باشد)

کلکتہ کے سرکاری پلیس کے کمپازیٹروں کی ہڑتال کا نتیجہ آخر بیچارے دیسیوں ہی کے حق میں مضر ثابت ہوا۔ منجملہ سرغناؤں کے تین جو یورپین تھے دوبارہ کام پر لگائے گئے اور ہم دیسیوں کو جواب دیا گیا۔ (از در جفعو ضعیف مے افتد)

لاہور میں کوچہ مغل حویلی کے قریب ایک مسلمان مددعلی نامی کے پاس ایک پٹھان کچھ دنوں سے رہا کرتا تھا۔ ۔ اکتوبر کو اس پٹھان نے یکایک چھری لیکر مددعلی پر حملہ کیا مگر وہ بچ گیا۔ تمام دن وہ چھری سے لوگوں کو ڈرانا رہا۔ آخر پلیس موقعہ پر پہنچ گئی اسکو گرفتار کر لیا گیا۔

افسوس ہمارے دوست جناب ڈاکٹر شیخ عبدالوہاب صاحب ساکن پالتو ضلع اکولہ انتقال کر گئے۔ انا للہ رحمۃ اللہ۔ اہلحدیث سے امید ہے کہ مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں گے (عبدالرؤف الہ باسم)

پولیس نے حیدرآباد سندھ میں ایک جعلی سکہ بنانیوالے کو گرفتار کیا ہے۔

کلکتہ میں پرنس و پرنسس آف ویلز کا استقبال پرنسپ گھاٹ پر ہوگا۔ جہاں وہ بنگال ٹرنسپورٹ کی کشتی میں بیٹھ کے پہنچینگے۔

سیالکوٹ میں پنجابی مسلمانوں کی ایک سفرمینا کمپنی پلٹن کی حفاظت کیلئے بھرتی ہونیوالی ہے۔

سودیشی تحریک کے اثر سے دوسرے شہروں کی طرح لدھیانہ بھی خالی نہیں یہاں کے تعلیم یافتہ اصحاب نے دیسی اشیاء کے استعمال کا عہد کر لیا ہے اور بیچارے شور وغل کے کالج کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔

اکالگڈھ میں ۱۱۰ آدمیوں نے اسبات کا عہد کر لیا ہے کہ وہ آئندہ سے ولایتی کپڑا استعمال نہ کرینگے۔ وہاں اب دیسی کپڑے کی دوکان کھلنے والی ہے۔

سودیشی تحریک کلکتہ میں ایسی ترقی کر گئی ہے کہ وہاں کے لوگوں نے اسکو تقویت دینے کے لئے اپنے ایکمان کی اصلی تندرگی شروع کر دی ہے۔

پندرہ سال کے بعد بنارس کے بلوہ ۱۸۹۱ء کا ایک مجرم مسمی عوی خدا ساہیں گرفتار کیا گیا ہے۔

طہران سے حبل المتین کا نامہ نگار لکھتا ہے ۔ چند اعلیٰ درجہ کے حکام بعض اصلی مقاصد کو رواج دینے کی غرض سے پائے تخت میں بلائے گئے ہیں منجملہ ان کے شاہزادہ اعلاء شجاع السلطنت مع قوام الملک صاحب پارسی کے طہران کی طرف روانہ ہو گئے۔

سینٹ پیٹرزبرگ (پایہ تخت روس) میں افواہ ہے کہ بحیرہ اسود کے بیڑہ کے جاسہ جہازوں نے بغاوت کی ہے اسپالیو پولیٹ اور پتمکن قتل کئے گئے ایک اور افواہ ہے کہ جنرل ٹریپاف ہلاک کر دیا گیا ہے۔

اوڈیسہ میں بیان ہے کہ فساد کی آگ اندر ہی اندر سلگ رہی ہے کل کی لڑائی کا نتیجہ نہایت دہشتناک تھا۔ کیونکہ کاسکوں نے کمال بیدردی اور بے رحمی سے انسداد فساد کی طرف توجہ کی تھی۔

ملایا سے سالی لینڈ کے مالک محروسہ اٹلی کے ساحل کی ایک قوم نے حملہ کر کے تمام یورپین لوٹ لئے اور ساحل سے نہر سویز سے فاکسل ہو کر پاش پاش ہی جہازات ملاں بھیجے گئے ہیں

پٹنہ میں جتنے مقدمات تھے ۳۱ اکتوبر کو بحمداللہ سب اہلحدیث کے حق میں فیصل ہو

دی بیسٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج آپکو بہت سی ایسی سٹیل کیس ٹرنک ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ اور روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں۔ مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں اُن کے جوڑ کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آجکل بازاری کے مالکوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیرونجات کو بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کراتے ہیں اور ہمیں سے ہی عموماً مال منگا کر باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں۔ کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعائت:- ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے۔ پہلے بجائے ۳ روپے فی انچ ۲ روپے فی انچ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں۔ اور ارزاں فروشی ... پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعائت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۲ر							
	۳۴ انچ	۳۰ انچ	۲۸ انچ	۲۴ انچ	۲۲ انچ	۲۰ انچ	۱۸ انچ	۱۶ انچ
قیمت صافی	للعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ:- لکھدیں کہ خریدار کو ایک ٹرنک ... تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے

المشتہر

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرس بازار حکیماں لوہار شہر سیالکوٹ

مجرب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ — یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے۔ جو اصلی بدن کی مقوی ہیں۔ مصفی خون۔ مقوی ہاضمہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو تقویت دینے کے سوا سمن بدن اور سرخ القلوب میں اعلے درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عہ تین بوتل صہ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عہ

طلاء — جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو حسرت کا سا خیال کرتے تھے۔ اس بےنظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (محبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے (عہ)

جواہر ہاضمہ — اگر آپ کا ہاضمہ درست نہیں۔ تو اسکی ایک شیشی نوش فرمایئے۔ بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے مخلصی پا جاوینگے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس عہ

لائف پلز محبوب حیات — اگر آپ کو کوئی امتحان پاس کرنا ہو۔ یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اُٹھائیں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں۔ لائف پلز کا تین بکس کا کورس بالکل زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے۔ معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کو اسلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۲۴ گولیاں عہ

جوہر مصفی خون — فسادات خون مثل خشک خارش۔ خنازیر۔ پھنسی پھوڑے کو بہت جلد دفع کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ...

سرمہ عزیزی — اسکی ایک ایک سلائی اپنے کیمیائی اثر کے سبب سے چیپڑ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کر دیتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو تا عمر سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ممیرہ کا خاص سرمہ فی تولہ عہ

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.G.L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

الحمد للہ

اہلحدیث

امرتسر ۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ سے
والیان ریاست سے
رؤسا و جاگیرداروں سے
عام خریداروں سے
چھ ماہ کیلئے
ممالک غیر سے

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ مفت پرچہ ہے۔ بیرنگ ڈاک واپس ہوگا۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا چاہئے۔

کرشن قادیانی امرتسر میں

وہ آئیں گھر پہ ہمارے خدا کی ہے قدرت
کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

کرشن جی مہاراج حرم محترم کو دہلی کی سیر کرانے لے گئے تھے۔ واپسی کے وقت حسب دعوت احباب امرتسر میں اُترے۔ پہلے تو یہی معلوم تھا کہ شاید صرف دہلی ہی درشن کرانا منظور ہے۔ چنانچہ گذشتہ نمبر اہلحدیث میں لکھا گیا تھا۔ دہلی پر ائیویٹ ہے۔ تبلیغ کچھ نہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ لیکچر سے۔ کہ از حیث کنت من الظلام ضیاء

مسیح۔ مہدی۔ کرشن اور خاموشی؟ این چہ معنی۔ چنانچہ آپ نے اشتہار

دلوایا کہ ۹ نومبر کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک بابو گنہیا لعل صاحب کے تھیٹر ہال میں حضور ایجناب کا اور ۳ بجے بعد دوپہر حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب کا لیکچر ہوگا پھر تو کیا تھا۔ مخلوق ہے کہ جوق جوق بلا پوچھے ہی چلے جا رہے ہیں۔ بعض بلکہ بہت کم تو لیکچر کا مضمون سننے کو جا رہے ہیں۔ مگر اکثر صرف مہاراج کے درشن کو پراپت ہونے کے لئے اچھلتے کودتے چلانگیں مارتے ہوئے تھیٹر ہال میں پہنچے۔ مگر وہاں مشکل یہ ہوئی کہ ایک تو اندر جگہ کم اور لوگ بہت گویا ؎

جائے تنگست و مردماں بسیار وقنا ربنا عذاب النار

کا پورا نقشہ نظر آ رہا تھا۔ دوسرے ہال مذکور سے باہر مسلمان واعظ کھڑے ہیں۔ کہ یہ شخص ایسا ہے ویسا ہے۔ جو اس کو ایسا نہ جانے وہ تیسا ہے۔ عوام بیچارے اس کشمکش میں حیران کہ الٰہی ماجرا کیا ہے ؎

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را بلائے صحبت لیلےٰ و فرقت لیلےٰ

لیکن جہاں تک ہو سکا حاضرین نے اپنا مدعا پورا کیا۔ یعنی کرشن جی کے درشن اچھی طرح کر لئے۔ کیونکہ مہاراج خود بدولت کھڑے ہو کر لیکچر دیتے تھے۔ مگر آخر کار یہ وقت پیش آئی کہ عاشقان زار جب دیدار پر انوار سے مستفیض ہوئے تو پھر ان سے صبر و شکیب محال۔ وہ تو یہی چاہیں۔ کہ جس طرح ہو سکے مہاراج کے چرنوں پر گر پڑیں۔ وہ شور اٹھا۔ کہ کوئی کسی کی نہ سنتا۔ راویان کا بیان ہے کہ شروع ہی سے حاضرین اپنے جذبہ شوق میں خاموش نہ بیٹھ سکتے تھے۔ مگر کرشن جی نے جب اثنا تقریر میں بدست خاص چاء کی پیالی اٹھا کر پی لی۔ پھر تو حضار کو کوئی چیز نہ روک سکی۔ نہ پولیس کا خوف۔ نہ کسی رئیس کی آہ و بکا۔ ادھر سے آواز آ رہی ہے۔ کہ رمضان شریف میں سور کھایا۔ دوسرا کہہ رہا ہے شراب پی ہے۔ تیسری آواز آ رہی ہے۔ کہ روزے دارو! روزے چھوڑ دو۔ چوتھا کچھ۔ پانچواں کچھ۔ یہاں تک کہ کرشن جی کے حق میں اس پیالی نے وہی اثر کیا جو امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں زہر کی پیالی نے کیا تھا۔ یعنی ایسے خاموش ہوئے کہ تھیٹر کے پردوں میں راجہ اندر کی طرح جا چھپے۔ گو یہ مسئلہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنا ضروری نہیں۔ تاہم عوام کا یہ شور و شغب کرنا ضرور کوئی رازِ الٰہی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ خدا ہی کو [illegible] جی کی ایسی گت کرانی منظور تھی۔ بہرحال افسوس ہے کہ [illegible] نے سے پبلک محروم رہی۔ جس کے سننے کا ہمیں تو نہیں مگر کئی ایک امرتسری باشندوں کو شوق تھا۔ ہمیں کیوں نہیں۔ اسلئے کہ ہم نے اپنے احباب سے سورہ یوسف کے اختصار کی طرح لیکچر کا مضمون پہلے ہی بتا دیا تھا۔

کسی عدیم الفرصت نے ایک مولوی صاحب سے عرض کیا کہ حضرت میں نوکری پر جانے کو پا برکاب ہوں۔ مگر سورہ یوسف کا مطلب سننا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ۱۲ رکوع کی سورت ایسے تنگ وقت میں کیونکر آپ کو با ترجمہ سنا سکتا ہوں۔ آخر شخص مذکور کے تنگ کرنے پر مولوی صاحب نے سورہ یوسف کا اختصار کیا۔ کہ "پیرے بود۔ پسرے داشت۔ گم کرد۔ باز یافت" یعنی ایک ضعیف العمر بڈھا تھا۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ وہ گم ہو گیا۔ پھر مل گیا۔ ٹھیک اسی طرح مہاراج کے لیکچر کا مضمون بلکہ کل تصنیفات کو اگر ہم چاہیں۔ تو اپنے کرشن پنتھی سجنوں کے لئے دریا کو کوزہ میں بھر دیں۔ غور سے سنئے!۔

"مسیح اسرائیلی مر گیا۔ ہندوستان میں طاعون آ گیا۔ میرے مرید اتنے ہو گئے۔ لہٰذا میں مسیح اور کرشن"

[illegible] شخصے زمین گول ہے کیوں کہ چاول سفید ہیں۔ چنانچہ انہیں تینوں مقدمات کو مہاراج نے بیان کرنا شروع کیا تھا۔ کہ واقعات مذکورہ بالا پیش آئے اور مجمع منتشر ہو گیا۔ مہاراج راجہ اندر کی طرح تھیٹر کے پیچھے میں ہو گئے۔ تو لوگوں نے بے صبری میں تھیٹر کے دروازوں کو گھیر لیا مہاراج کے چیلوں نے مہاراج کو اندر روک رکھا۔ اگر نکلنا چاہتے ہیں تو سیوا میں نویدن کرتے ہیں ؎

سو دا نہ نکل گھر سے کہ [illegible] نہ ٹھہر تجھ [illegible] لڑکے پہرے میں پتھروں سے دامن بھر بھر کر

آخر مہاراج [illegible] پھر تو کیا تھا۔ مشتاقان زیارت لپکے ہر ایک نے حسب طاقت رنج حضار کی تعمیل کی پولیس کے سپاہیوں کو بھی دو چار رسید ہوئیں۔ راویان حال کا بیان ہے کہ کسی ظالم نے حضرت کے سر مبارک پر بھی ایک پرانا جوتا رسید کر ہی دیا۔ گاڑی کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں کوچوان سر اوندھا ڈالے ہوئے گاڑی لیکر وہ بھاگا۔ وہ بھاگا۔ عوام بھی پیچھے پیچھے یہ شعر پڑھتے ہوئے بھاگے جاتے ہیں کہ ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہو وے گا نبوت کا پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

ahmadimuslim.de

گو ہم جانتے ہیں کہ مسلمان قوم کو ہمیشہ تکالیف اٹھانا پڑتی ہیں پہلے زمانے کو قصّوں کو جانے دیجئے اسی زمانہ کے بیچارہ سرسید ہی کے ہمعصر سوامی دیانند سرستی سے کیا کیا نہیں ہوتی رہی۔ مگر آپ سے ایسا ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ آپکا ایک الہام جبرئیل بعلی (عام قاعدہ) تو یہ ہے کہ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ یعنے اللہ فرماتا ہے اے مرزا جس نے تیری ہتک کرنیکا ارادہ بھی کریگا۔ میں اسکو بھی ذلیل کرونگا۔ یہ بھی الہام ہے کہ جو تیرے مقابل آئیگا مغلوب ہوگا۔ یہ بھی الہام ہے۔ جو ہم تیرا منہ اور ہمارا خدا کا منہ ہے۔ یہ بھی الہام ہے کہ جو تو کہیگا میں تیری سنونگا۔ دعلیٰ ہذا وغیرہ تو پھر ایسے الہامات کے ہوتے ہوئے بھی یہ ذلت کہ ان الہامات کی تکذیب تو ضرور ہے۔ مگر کہیں کہ ہمیشہ ہر نبی کو فتح و نصرت کے الہامات ہوتے رہے ہیں۔ مگر شروع شروع میں تکالیف کا سامنا رہا۔ مگر آخرکار جواب ہو کہ آپ ان الہامات کو کئی ایک دفعہ زمانہ حال سے لگا چکے ہیں کہ فلاں مخالف کو زکام ہوگیا۔ بس ہمیں الا الہام پورا ہوگیا۔ فلاں مخالف کو عدالت میں کرسی نہیں ملی۔ لیس الہام سچا ہوگیا۔ پھر کیونکر ہم مان سکتے ہیں کہ ان الہامات کا وقت آئندہ زمانہ ہے اس ہماری رائے میں تو جیسا اس الہام (انی مھین والے) کی ترمیم۔ بمعنی ہے جو بالکل سہل قابل تسلیم ہے۔ وہ یہ ہے کہ مُھِیْن کی جگہ مُعِیْن ہے بدل دو۔ بس معنی اور مطلب بالکل صاف ہے اصل میں مرزا صاحب کو غلطی ہوئی ہے الہام یوں تھا۔ اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ (جو تیری اہانت کریگا۔ خدا اسکا مددگار ہوگا۔ جو واقع کے بھی بالکل مطابق ہے جسکے لئے کسی قسم کے تکلف کی حاجت نہیں۔

خیر یہ واقع جو ہوا سو ہوا مگر بڑی بات یہ ہوئی کہ تیسرے پہر کو پنڈت نور الدین صاحب کا لیکچر تھا۔ اور ادھر انجمن نصرت السنۃ نے جلسہ کا ... کیا تھا۔ اور ادھر پولیس کو صبح کے جلسہ سے سبق مل چکا تھا اسلئے ان ... نے بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر دونوں جلسے بند کر دیئے کہ ... مگر کسی جلسہ کا نہیں مرزا ... جاوے۔

اس سے ... زیادہ حیرانی بخش بات یہ واقع ہے کہ علمائے کرام امرتسر نے ایک اشتہار دیا جو یہ ہے

علمائے اسلام

اور

مرزا صاحب قادیانی

چونکہ آجکل مرزا صاحب امرتسر میں آکر زور شور سے چرچا شروع کی ہے لہٰذا ہم علمائے کرام جنکے دستخط ذیل میں درج ہیں۔ آپ سے آپکی نبوت و مسیحائی کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس اگر آپ سچے ہیں۔ تو میدان میں آئیں اور اپنا ثبوت علمی یا معانی جو کچھ بھی آپ رکھتے ہیں۔ پیش کریں۔ آپکا ایسا نہ کرنا ہی گویا آپ کے کذب کی کافی دلیل ہوگی۔ المشتہر حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر ۹ نومبر ۱۹۰۵ء

دستخط علمائے کرام

ابو عبید احمد اللہ امرتسری۔ عبد الجبار غزنوی۔ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری ابو الحسن غلام مصطفےٰ امرتسری۔ حکیم ابو تراب محمد عبد الحق۔ سید حبیب علی شاہ سنبھلی خلیفہ عبد الرحمن۔ نور احمد عفی اللہ عنہ۔ ابو یوسف عبد العبار امرتسری۔ پیر سلام الدین امرتسری ❋

اس اشتہار کے علاوہ جناب مولوی سید حبیب علی صاحب مدرس اسلامیہ سکول شاخ دینیات نے ایک خط حضرت کی خدمت میں لکھا۔ جو درج ذیل ہے۔

جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

السلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

میں مدت سے چاہتا تھا۔ آپ سے ممات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں گفتگو کروں خوش قسمتی سے آپ امرتسر میں تشریف لے آئے ہیں اور خاکسار بھی یہیں سے موجود ہے اور اچھا موقعہ ہے کہ ایک عام جلسہ میں تصفیہ ہو جاوے اور روزمرہ کا باہمی تنازع ترفع ہو جاوے۔ غالباً اس قسم کا تصفیہ آجتک نہ ہوا ہوگا۔

جن آیات اور احادیث سے آپ مسیح علیہ السلام کی ممات ثابت کرتے ہیں۔ انہیں کی عبارات مقدسہ سے جو آپکا ترجمہ ہے وہی تسلیم کر کے مسیح علیہ السلام کی ممات کا رد کر کے ہم حیات ثابت کرینگے۔ اور بطریق فلسفہ یہ ثابت کیا جاویگا۔ کہ خدا ایک بشر کو جسکو چاہے جسقدر چاہے زندہ رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ فلسفہ کے جس پہلو کو آپ پسند کریں منظور ہے۔ مگر گزارش التماس ہے کہ بغیر بحث کے آپکا امرتسر سے تشریف لیجانا اچھا نہیں۔ ورنہ گریز تصور ہوگا۔ اور خاص و عام کی آگاہی کیلئے ہمیں مجبور ... اسکا اشتہار دینا پڑیگا۔ خلق خدا میں تفرقہ ڈالنا ہی ٹھیک نہیں ہے۔

... جیا علا ... کہ خاندان رسالت (کاذبہ) مع اپنے باڈی گارڈ اور اڈی کانگ کے اسی شب کو براست لاہور تشریف لیگئے۔ آپکے جانے کے بعد لوگوں نے

ahmadimuslim.de

کیا خیال کیا۔ اظہار کی حاجت نہیں۔ مگر ہاں ہم اُن لوگوں سے متفق نہیں ہو سکتے۔ جو آپ کے چلے جانے کے بعد کہتے پھرتے ہیں کہ؎

سنے اور دو قدم وہ جا کے بھاگ گیا ✤ ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

ہاں یاد آیا۔ کہ جن دنوں خاندان غزنویہ کی کوشش سے میری عربی تفسیر کی چالیس غلطیاں شائع ہوئی تھیں۔ تو قادیانی اخبار الحکم نے لکھا تھا۔ کہ دشمنوں میں پھوٹ پڑ جانے کا الہام حضرت جی کو پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔ جس کی سچائی کی ابتدا امرتسر سے ہوئی ہے۔ مگر افسوس کہ علمائے اہلحدیث کے مشترکہ اشتہار مذکور نے ثابت کر دیا۔ کہ گو علماء آپس میں کسی وجہ خاص سے سر بگریبان ہوں مگر جناب کے حق میں سب متفق ہیں ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اُنہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

نصیحت نامہ نمبر ۲

(از مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی)

میرے عزیز روحانی فرزند مولوی ابو الوفا (جعل اللہ شیمتہ الوفا و وقاہ الریا و السمعۃ والاباء) تحیۃ سنت سنیہ و دعا قلبیہ رضیہ کے بعد واضح ہو کہ آنعزیز کا ریویو اشاعۃ السنۃ پہنچی اور دل (نہ لفظی زبانی) مسرت سے پڑھا۔ شکر ہے اس عزیز نے مہر سکوت سالانہ کو توڑا۔ اور میرے مضامین ناصحانہ کو (جو قبل اشاعت عام جلد ہفتم اشاعۃ السنۃ قلمی و مطبوعہ آنعزیز کے پاس بھیجے گئے۔ اور بعد توجہ اور جواب کے محل نہ ہوئے۔ اور بعض بلا مطالعہ واپس کر دیئے گئے) آپنے دیکھا اور ان پر ریویو لکھنا شروع کیا ہے۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ✤ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اس سے امید کی جا سکتی ہے کہ اگر اسی طرح آپ کا دیکھنا بولنا جاری رہا۔ تو بہت جلد یہ نہفتہ حق کھل جائیگا۔ کہ اہلحدیث کون شخص ہو سکتا ہے۔ اور آنعزیز کون ہیں اہلحدیث یا کچھ اور۔ میں آپ کے ریویو پر بالعنوان دیگر نصیحت پر نصیحت چند نمبروں میں (جنمیں سے یہ نصیحت نامہ دوسرا نمبر ہے) کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میری اس نصیحت کو مان لیں۔ کہ ان نمبروں کو اپنی اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیا کریں۔ جسمیں سب کا (آپکا اور میرا اور پبلک اہلحدیث ناظرین کا) فائدہ ہے۔ کہ میری نصیحت جلد ٹھکانے لگی۔ کیونکہ آپ کا اخبار ہفتہ وار ہے اور میرا رسالہ بوقت پرسکے۔ تو چار ماہ۔ ورنہ (خدانخواستہ باشد) سہ ماہی و ششماہی یا سالانہ۔ لہذا رسالہ ہذا میں ان نمبروں کا شائع ہونا وہ اثر نہ پیدا کریگا۔ جو اخبار میں شائع ہونا۔

آپ کا اس میں یہ فائدہ ہے۔ کہ آپکو بلا مشقت پکی پکائی کھیر (اخبار کیلئے مضامین) مل جاوینگے اور ساتھ کا ساتھ اسمیں نون یا کھانڈ ملانے (جواب مضامین پر آیا پہلا میٹھی) کا موقعہ ہاتھ آویگا ✤

پبلک ناظرین کا یہ فائدہ ہے کہ انکو ریویو اور ریویو پر ریویو میں موازنہ و محاکمہ کرنے کیلئے ایک ہفتہ سے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑیگا۔ اور اس انتظار سے ان کی خاطر میں انتشار پیدا ہوگا۔ آپکو یہ طریق نصیحت پسند ہے تو میرے اس خط کو مع اجابت اپنی اخبار میں شائع کر دیں۔ اس سے کوئی مخفی مصلحت یا عملی حکمت مانع ہو۔ تو بذریعہ خط ہی اجابت کریں تاکہ نمبر سوم نصیحت نامہ خاکسار روانہ کرے ✤

میری دلی خواہش و تمنا ہے۔ کہ آپ جیسے اہلحدیث کہلاتے ویسے ہی بنے رہیں اور جماعت اہلحدیث سے خارج نہ ہوں (واللہ علی ذلک شہید و کفی باللہ شہیدا) اور یہی عرصہ زائد از یکسال سے میری کوشش ہے (جو میرے مضامین نصیحت نامہ ابو الوفا کی بیوفائی و اپیل فیصلہ آرہ کے مطالعہ سے پبلک پر آفتاب کی طرح ظاہر ہو سکتی ہے) اسی سعی بلیغ و مجہود بلیغ و برایہ (خود پسند و خود ستائی) کو یہ حرص ہوگی۔ کہ جو کچھ بھلا یا برا اسکے دل میں خیال گذرے یا اسکی قلم و زبان سے نکل جاوے۔ وہی صحیح تسلیم کیا جاوے۔ اور وہ معیب الرائی و معصوم از خطا مسلم ہو۔ میں تو اسکو کفر جانتا ہوں اور ایسے خیال والے کو عبد النفس سمجھتا ہوں۔ اور خاص کر آپ کی نسبت جو مجھے آپکی تفسیر عربی اور رسائل اردو اور آیات متشابہات اور الکلام المبین کے فصول ملاحظہ دیکھکر اور آپ سے بالمشافہ تحریری گفتگو کر کے خیال پیدا ہو گیا ہے کہ آپ اہلحدیث نہیں۔ بلکہ کچھ اور اس خیال کے غلط ہو جانے کو میں صحیح ہو جانے کی نسبت بہتر و مفید جانتا ہوں۔ اور دل سے آرزو اور خدا تعالی سے دعا کرتا ہوں۔ کہ کوئی بندہ خدا کا ایسا پیدا ہو۔ کہ میرے اس خیال کو دلائل سے غلط کر دکھاوے۔ اور اس خیال کے ضرر سے مجھکو اور آپکو اور تمام مسلمانوں کو خصوصاً اہلحدیث کو ؎

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

بعض غلط و مشکل ملکے

اس دلی تمنا پر بھی پہلے تو میں خدا تعالی کو گواہ کرتا ہوں اور کفی باللہ شہیدا پھر ایک دلیل پیش کرتا ہوں جس سے سامعین کو یقین ہو گا۔ کہ میں اس دعوی میں سچا ہوں۔ نہ متکلف۔ وہ دلیل یہ ہے کہ آپ جیسے زجرا

لہ ناظرین دیکھتے ہیں کہ آپ نے ... سے انکار کیا تھا (ایڈیٹر)

کارخانہ عطر فروشی جانفزا

اگر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہو تو کلکتہ کے مشہور قدیم کارخانہ نسیم سے منگوا لیجیے۔

مختصر فہرست

نام عطر	قیمت فی تولہ	
گلاب	۱ روپیہ سے ...	[illegible]
کیوڑہ	۲ روپیہ ...	[illegible]
موتیا	۲ روپیہ ...	[illegible]
حنا	۲ روپیہ ...	
چنبیلی	۲ روپیہ	

مفصل فہرست منگوائیے

المشتہر منیجر کارخانہ نسیم - لکھنؤ

صاحب سیف قلم وگفتار کو جماعت اہلحدیث میں داخل سمجھتے ہیں (بشرطیکہ پابندی اصول مذہب اہلحدیث ہو) مقابلہ اہل بدعت کے لئے اہلحدیث کو اور مقابلہ آریہ وغیرہ اہل مذاہب غیر کیلئے عام اہل اسلام کو فائدہ ہے اور خارج کرنیمیں نقصان۔ اس عام نفع ونقصان کے علاوہ خاص میری ذات کے لئے یہ نفع ونقصان ہے۔ کہ بصورت اخراج مجھے آپکے مقابلہ کیلئے بہت کچھ اشاعۃ السنہ میں کرنا پڑیگا۔ اور یہ مقابلہ مجھے اور میرے رسالہ کو (جو بقول میرے دوست مولوی کرم الدین صاحب ایڈیٹر اخبار سراج الاخبار آگے ہی فرلو رخصتوں میں رہتا ہے) ملحدین ومخالفین اصول اسلام کے مقابلہ سے روک لیگا۔ لہذا مجھے اس عزیز (اپنے روحانی فرزند) کو جدا کرنے سے (جو مجبوراً اوسکی تصانیف کرا رہی ہیں) اسقدر رنج ہوگا۔ کہ اسقدر رنج مجھے اپنے صلبی فرزندوں کی جدائی سے (جو اُن کی بدعملی کرا رہی ہو) اور اسکی تفصیل میرے مضمون وصیت اور نصیحت مندرجہ جلد ۲۰ اشاعۃ السنہ ہوئی ہے۔ نہ ہوگا۔ پس آپ حسبۃً للہ و نصحاً لدین اللہ و ارشاداً لخلق اللہ میری اس تجویز کو مان لیں۔ اور اسکی نصیحت نمبر ۳ کو درج اخبار کر کے مجھے آپکو اہلحدیث بتانیکا جلد موقعہ دیں۔ فیصلہ آرہ نے جسپر آپکو ایڈیٹر اہلحدیث ہونے کے ثبوت میں ناز ہے۔ آپکو محققین اہلحدیث کی نظر میں اہلحدیث نہیں بنایا۔ اور اس فیصلہ میں اصل اصول مذہب اہلحدیث کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ صرف اسکی جزئیات مسائل میں محاکمہ کیا ہے۔ اس امر کی تفصیل بادلیل خاکسار نے اس فیصلہ کے اپیل میں چالیس صفحہ میں کی ہے۔ جو فاضل منصفوں کی خدمت میں اغراض نظرثانی پیش کی گئی ہے۔ وہ اپیل ہنوز ما حکمہ میں پھر رہی ہے۔ اور فریقین (مثبتوں منصفوں) کے کامل اجلاس اس وقت تک پیش نہیں ہوئی۔ اس اپیل سے [illegible] ت و منصفوں

(جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ احمدیہ آرہ وجناب مولوی شمس الحق صاحب رئیس پٹنہ نے فرداً فرداً رائے ظاہر کر دی ہے جس سے دلائل اپیل کے [illegible] تسلیم صحیح وسلم ہو چکی ہے۔ انکو اگر کچھ شک وتامل ہے تو ایجاب صغریٰ میں [illegible] ہے۔ جو آپکا اصل رسالہ آیات متشابہات (جسکی طلبی عمل میں آچکی ہے) پہلے سے حاصل طلب ہوتی ہے) دیکھکر رفع ہو جائے گا۔)

اور درصورت عدم ثبوت ایجاب صغریٰ خاکسار بڑی خوشی سے اپنی اپیل واعتراض کو واپس لے لیگا۔ مگر ان حضرات ثلثہ کا اتفاقی فیصلہ ہنوز ظاہر نہیں ہوا۔ [illegible] ہی اوسکے ظاہر ہونے کی جلد امید ہے۔ کیونکہ تیسرے منصف شاہ عین الحق صاحب بہاری مبارک سفر حج میں ہیں۔ پس اگر آپ کا اخبار اہلحدیث واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ تو وہ اس فیصلہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ جسکی آسان اور کوتاہ راہ یہی صورت ہے۔ کہ وہ آپ کی نسبت میرے خیالات کو خود شائع ومشتہر کر دیں اور اونمیں جو اوسکو عذر ہو یا خلاف ہو۔ وہ اوسکو بھی شائع کر دیں۔ اہلحدیث کے اہل علم وصاحب تحقیق خود ان خیالات کا اگزیمنیشن (امتحان) اور انصاف کر لینگے۔ اور غالباً اس نزاع کا انفصال بہت جلد دو تین نمبروں میں ہو جائیگا اس صورت سے اصل دلائل کو اپیل فیصلہ آرہ بھی اسی اخبار میں درج ہو جائیں گے۔ اور حضرات منصفین کی نظرثانی کی ضرورت باقی نہ رہیگی۔ اور اس تجویز سے خاکسار ہیچکارہ کی حضرات منصفین سے (اگر اونہوں نے بے انصافی کی) شکایت کی نوبت نہ آئیگی۔ یہ نصیحت بہت سی برکات اور مصالح خیر کی مثمر ہے پس آپ اس شصت سالہ بوڑھے باپ کی نصیحت کو مان ہی لیں اور اس میں کچھ چون وچرا نہ کریں اور اس بیت کو عمل میں لے آویں ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

(راقم تمہارا بڑا پرانا ناصح ابوسعید محمد حسین)

خاکسار ان بزرگوار مضامین کو کئی ایک وجوہ سے درج نہیں کر سکتا۔ ایک تو حضرت مولانا ابوعبیدہ احمداللہ صاحب امرتسری ہی مانع ہیں۔ دوم اہلحدیث کے اکثر بلکہ قریب کل ناظرین اس باہمی نزاع کو ناپسند کرتے ہیں۔ سوم یہ ممکن ہی نہیں کہ آپکی نظیر آج کل کہیں ملتی ہے کہ وہ اہل قلم نے ایسے امر فیصلہ کر لیا ہو۔ اسلئے میں آپکی پیش کردہ تجویز کو منظور کرتا ہوں۔ جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۹ پر آپنے لکھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مولوی کرم الدین صاحب ہی کو تم منصف مان لو۔ یا انپر رسالہ اکمل البیان

اصلاح منصفوں کا اس میں کیا قصور ہے ہاں جبکہ اربعین کے مصنفوں نے (جنمیں آپ ہی ایک اعلیٰ رکن ہیں) اونکی مباحث کی ہر منصفوں کو (جنکو سپرد اربعین وکلام المبین ہی میں محاکمہ کرایا گیا تھا۔ آنہوں نے کبھی تو او [illegible] [illegible]یات کے جوابات لکھنے تھے آپ ہی نے حضرات غزنویہ کو [illegible] [illegible] الیہ [illegible]یات کو چھوڑ کر کلیات پیش کرو۔ اگر وہ انکی نہ مانے۔ تو آپ اربعین پر دستخط نہ کرتے اچھا اگر پہلے نہیں تو اب ہی سہی۔ صبح کا بھولا شام کو واپس آئے۔ تو وہ بھولا نہیں جاتا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

مصدقین محدثین بنگال و تربت و رو ہیلکھنڈ و پنجاب میں سے کسی محدث کو منصف تسلیم کر لو۔ پھر اگر میری تحریری یا تقریری بیان و دلائل کو سنکر منصف نے مان لیا۔ کہ جو کچھ تمنے اس تحریر میں کہا ہے وہ لائق تلقی بالقبول ہے تو تمنے اپنی شوخی و گستاخی کو واپس لے لینا۔ ورنہ میں تمہارا لوہا مان لونگا۔ اور اُستاد ہو کر شاگردی کا اقبال کرونگا۔"

پس آپ میرا اخراج کا مضمون مدلل لکھکر قلمی میرے پاس بھیجدیں میں اوسکا جواب لکھکر آپ ہی کے پیش کردہ منصفوں میں سے کسی ایک صاحب سے فیصلہ کرا کر وہی فیصلہ بذریعہ اہلحدیث اور اشاعۃ السنۃ شائع کیا جاویگا۔ اور آئندہ کو بقول آپکے ؎

تو من شدی من تو شدم تو تن شدی من جان شدم
تا کس نگوید بعد ازاں تو دیگری من دیگرم

اور اگر آپ اس تجویز کو بھی منظور نفرماویں۔ جو آپ ہی کی پیش کردہ ہے جسکی نامنظوری کی کوئی وجہ نہیں۔ تو پھر پبلک خود ہی جان لیگی کہ ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب۔ کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

پس اس صورت میں براہ کرم مجھکو میرے حال پر چھوڑ دیں۔ میں جو کچھ ہوں میرا معاملہ خدا سے ہے جسنے مجھے خراب اور تباہ ہے ؎

نکریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا لیگی

اخیر میں میں آپ کی بندگانہ عزت افزائی کا شکرگزار ہوں جو خاکسار کی نسبت قومی خدمات کا آنجناب نے اعتراف کیا ہے

روحانی فرزند کے معنے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ آپ ہر ایک تحریر میں یہ لفظ کیوں لکھتے ہیں اور اسکا مطلب کیا ہے؟ شاید آپ کی مراد وہی ہے جو آپنے اپنے نصیحت نامہ پر لکھا ہے کہ تم (خاکسار) جناب حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی کے شاگرد ہو۔ اور حافظ صاحب میرے شاگرد ہیں۔ اسوجہ سے تم (خاکسار) میرے پوتے ہو مگر افسوس ہے اس توجیہ میں آپسے متفق نہیں ہو سکتا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ ایکدفعہ اسکا ... بے زبانی بھی عرض کیا تھا مگر چونکہ آپ ہمیشہ اس دل آزار لفظ کو لکھکر ... کوئی اہل علم پسند نہ کریگا۔ اسلئے بمجبوری جواب معروض ہے ... بعیدہ کا اخیر ... تک نہیں پہنچتا۔ (قطبی ملاحظہ ہو)

علاوہ اسکے آپ سے جناب حافظ صاحب ممدوح نے (بقول حافظ صاحب) بیضاوی کا ربع پارہ پڑھا تھا جو خاکسار نے اُن سے نہیں پڑھا۔ پس جس فن میں مجھے آپ سے استفیض ہیں اُس فن میں وہ میرے اُستاد نہیں۔ پس آپ کی مثال یہ ہوئی۔ کہ کسی شخص نے آپ سے بخاری پڑھی اور اُس سے کسی نے سینا سیکھا۔ تو آپ کا اُس سے کیا تعلق؟ ہاں میں خدا کو شاہد کرکے کہتا ہوں کہ میں آپکو اپنا بزرگ جانتا ہوں۔ لیکن نہ اسوجہ سے جو آپ بار بار مفاخرت سے فرمایا کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کے علم و فضل اور عمر کی وجہ سے میں بحکم نبوی من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا (جو بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ مسلمانوں سے نہیں) آپکی تعظیم کرتا ہوں۔ ہاں آپ کو اختیار ہے۔ کہ آپ حدیث مرقوم کے دوسرے جملہ پر عمل کریں یا نہ کریں۔ آپ کا خادم ابو الوفا ثناء اللہ

مدرسہ احمدیہ آرہ کی بدنظمی

(یکے از طالبعلمان مدرسہ)

فاضل اڈیٹر! السلام علیکم۔ چونکہ آپ لوگ (اڈیٹران) مسلمان قوم میں سے ہیں۔ اس لئے اسوقت ایک مضمون (جو در اصل ایک سچے واقعہ کی مختصر کیفیت اور دلی حسرت کا نمونہ ہے اور جس میں بخدا راست بازی اور صداقت سے کام لیا گیا ہے) آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں آپ اسے اپنے اخبار گوہربار میں ضرور شائع فرما کر مجھے مشکور فرماوینگے۔ اور اُسکے بعد آپ مع جملہ ناظرین باتمکین نیاز مندوں پر انصاف فرماکر اُن بھائیوں کی (جو واقعہ مذکورہ ذیل میں ہیں) اصلاح فرماوینگے ؎

میرے دل کو دیکھکر میری ...
بندہ پرور! منصف ...

آہ! مدرسہ احمدیہ افسوس جسوقت تیرا پیارا نام ... کی عجیب حالت ہوتی ہے۔ ہائے جسوقت تیرے مرحوم بانی کو یاد کر ... بے اختیار ہو جاتا ہے اوسکی خوبیاں اُسکا علم و فضل اوسکی شرافت اوسکی صداقت اوسکی راست بازی راست گوئی زبان زد خلائق ہو رہی ہے اوسکا اخلاق اوسکا ... یاد کرکے کلیجہ منہ کو آتا ہے آہ! اُس شریف صورت رئیس سیرت ... کیسے

ahmadmuslim.de

جوہر ہے۔ اُس اچھی ذات میں فیض رسانی کا مادہ ازل نے ودیعت کر دیا تھا۔ ہاتھو
اُس کریم النفس نے اپنے اسلام کی بہی خواہی میں اپنے کو موقف کر دیا۔ اپنی قوم کی
بہلائی میں جان لڑا دی۔ بیشک بیشک وہ اپنے مالک کا فرمان بردار بندہ تھا۔ اور اپنے
سچے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا سچا شیدائی اور حقیقی عاشق تھا۔ آہ! جان
بھی دی تو اُسی مالک کی راہ۔ اور اُسی محبوب کے جوار میں۔ اُس نے قوم کی اصلاح میں
صرف زبانی جمع خرچ نہیں اڑایا بلکہ اپنے کو اخلاق محمدی کا نمونہ بنا کر دکھا دیا۔ افسوس
کن خوبیوں کو اُسکے کہوں اور کن کو نہیں۔ آہ! مدرسہ احمدیہ!! اوسکی مبارک ذات سے
تجھہ میں کتنی خوبیاں تہیں۔ تجھ سے بھی کسقدر فیض جاری تہا۔ تجھہ میں اخلاق محمدی
اور تربیت نبوی کی تعلیم ہوتی تھی۔ تیرا انظام دلفریب تہا اور تیری تہذیب دلکش تھی
تیرے طلبا اُن کو سکہایا جاتا تہا۔ کہ دشمنوں سے بھی دوستی کا برتاؤ رکھو اور دوستوں
سے بہائیوں کا سا اتحاد رکھو۔ مسلمان ہو۔ تو ظاہر اور باطن یکساں رکھو۔ اہلحدیث ہو
تو قول فعل مطابق کتاب اللہ اور کتاب الرسول رکھو۔ جھگڑو تو پھر دل صاف کر لو۔
انصاف کرو تو حق پسندی اور خدا ترسی کا لحاظ رکھو۔ وغیرہ وغیرہ۔

مگر اے مدرسہ احمدیہ۔ اب نہ تو تجھہ میں وہ خوبیاں رہیں اور نہ تجھہ میں وہ اوصاف
رہے وہ تیرا انظام دلفریب کیا ہوا۔ تیری دلکش تہذیب کہاں گئی؟ تیرے وہ اخلاق
محمدی کیا ہوئے۔ تیری نبوی تربیت کیا ہوئی۔ تیری راست بازی کی تعلیم کہاں
گئی؟ تیری حق پسندی کس نے چھین لی۔ تیرا ظاہر باطن کے خلاف ہو گیا۔ تجھ
میں اہلحدیث کا صرف دعوی ہی دعوی ہے۔ تو نے اپنے دوستوں کو دشمن سمجھا اور
اپنے معمولی دشمنوں کو دشمن خدا سے بھی بڑھکر جانا۔ ہائے افسوس اور ہزار افسوس
مدرسہ احمدیہ جبسے تیرے سر سے تیرے مرحوم بانی کا سایہ اٹھ گیا۔ ابھی روز
ہمنے سمجھا تہا۔ کہ تیرا اب خدا ہی حافظ۔ آخر جسکا ہمیں ڈر تہا با نظر ولی سے
دیکھتا ہوں۔ آجتک جو کچھہ تو سنبھلا ہوا تہا۔ وہ تیرے اُسی مرحوم بانی کی ذات
کا فیض باقی تہا۔ ورنہ تیرے کارکنوں نے کب ہی کا تجھے خاک میں ملایا تہا۔
اچھے ناظرین آپکو میری اس تحریر سے تعجب ہوگا
کہ معاملہ کہ ... اور مدرسہ احمدیہ کے بارہ میں کبھی نہیں دیکھا ہو
آپ نے کبھی نہیں دیکھی اور میں بھی نہیں چاہتا
تہا۔ کہ کبھی ایسی حدیث آپ کے پیش نظر کروں اور نہ چاہتا ہوں مگر اسوقت
تو نہایت مجبوری ہی مجبوری ہے۔ کہ مجبورا آپکو ناحق کی تکلیف دوں۔ مدرسہ
کی حسرت آلود حالت دیکھکر دو برس سے بخدا ارادہ ہوتا تہا۔ کہ آپ جیسے مصلحان قوم

میں اسکے پیش کروں۔ مگر اسخیال سے کہ شاید اسکے کارکنوں کی حالت سدہر جاوے
کبھی نہ لکہا۔ اب اسکی بدنظمیاں اور بداخلاقیاں حد سے گذر گئیں۔ تو البتہ مجبورًا
لکہنا ہی پڑا۔ اسکی بدنظمیوں کو ایک ایک کرکے اگر لکہوں۔ تو دفتر بھی کافی نہ ہو۔ لیکن
مختصر یہ ہے کہ دو چار روز ہوئے جو اسکی بداخلاقی سے بیدل ہو کر گیارہ بارہ طالب علم
نے اپنا نام خارج کرا لیا اور کبھی بہت سے چلے جاتے ہیں طلبا ہوا اور ہیں مگر بعض بعض مجبوری
سے اونہوں نے تا حال قیام رکہا ہے۔ اولًا تو یہاں نہ کوئی بورڈنگ ہوس ہے اور نہ
کوئی اتالیق نہ نگران جیسے معمولی مدرسوں کی طرح بھی کسی غریب سے غریب طالب العلم کو ایک
وقت بھی مدرسہ سے کہانیکا انتظام نہیں۔ اوسپر لطف یہ ہے۔ کہ روز نئے نئے
قانون بالالحاق قانون نافذ ہوا کرتے ہیں محض ذرا ذرا کی باتوں میں جرمانہ اور سزائیں
موجود۔ معزز طالبعلموں سے وہ کام لینا جو محض اُن کی ذات کے برخلاف اور اچھے
اچھے طالبعلموں کی شان میں ویسے کلمات کہنے اور ویسی ویسی سزائیں تجویز کرنی
جو اُن کی شان کے بالکل ہی خلاف۔ ابہی دو چار روز کا ایک واقعہ ہے۔ جس میں گیارہ
بارہ طالبعلموں نے نام خارج کرا لیا۔ ایک قابل حسرت واقعہ ہے۔ ایک روز ناظم
مدرسہ نے چہہ سات طالبعلموں کے بارہ میں (جن سے عرصہ سے ناظم کو رنجش
تہی) رپورٹ دیا۔ کہ یہ لوگ تہیٹر میں گئے تہے۔ کیونکہ بالتحقیق معلوم ہوا۔ کہ تہیٹر کا ٹکٹ
ان لوگوں نے قبل ہی منگوایا تہا۔ حالانکہ وہ بیچارے طلبا اپنے ایک دوست کے یہان
مدعو تھے۔

رپورٹ مہتمم اعلے کے پاس گذری مہتمم اعلے نے طالب علموں کو بلا کر اظہار لینا
شروع کیا۔ طالبعلموں نے دعوت میں جانا اظہار کیا اور اسکی ثبوت میں دعوت
کا وہ رقعہ پیش کیا۔ جو اُن کی طلبی میں داعی نے تحریر کیا تہا۔ اور داعی کا بھی اقرار
تہا۔ کہ بیشک یہ لوگ شب کو میرے یہاں دعوت میں گئے تھے۔ مگر ناظم نے اظہار
کیا۔ کہ نہیں یہ لوگ تہیٹر میں ضرور گئے ہونگے اور اپنی صداقت میں ایک گواہ پیش
کیا۔ لیکن اُس گواہ نے اظہار کیا کہ میں نے کبھی ان لوگوں کو تہیٹر میں آتے جاتے نہیں
دیکھا۔ اور نہ میں نے ناظم سے کہا ہے مہتمم اعلے نے کہا کہ سچ سچ کہو۔ اسپر
بھی اُس نے اپنے قول کو ویسے ہی ادا کیا۔ اور یہی لوگوں کا اظہار ہوا۔ مگر کسی
نے جانیکا اظہار نہ دیا۔ لیکن مہتمم نے جو فیصلہ کیا وہ قابل ملاحظہ ہوگا۔
"ناظم نے جو کچھ رپورٹ دیا ہے صحیح ہے۔ کیونکہ وہ سچا ہے اور تم لوگ جھوٹے
تم لوگ دعوت ... یہ رقعہ جعلی ہے داعی بھی جھوٹا ہے تم لوگ
تہیٹر میں ضرور گئے تھے۔ دیکھو تم لوگ شریف نہیں کمینے ہو۔ ...

تعلیب الاسلام
حصہ سوم
دیکھا تعلیب الاسلام
مصنفہ ...
...
قیمت ۵
...

کی تو نہیں سے چلے چوڑی ہی جماعت کا کام کر رہی ہیں۔ اگر مچار نہیں تو تہیہ ٹر میں کیونکر جاتے تم کمینوں کے مدرسہ میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ ابھی یہاں سے اٹھو۔ نکل چلے جاؤ۔ کوئی خوشامد نہیں۔ طالب علموں نے کہا۔ کہ حضور ہم لوگوں کا جرم کسی طور اظہار گواہان سے ثابت نہیں ہوتا۔ جسکے جواب میں مہتمم اعلیٰ نے کہا۔ کہ نہیں نہیں تم لوگ اول درجہ کے مجرم ٹھیرے اور دروغگو کذاب ثابت ہوئے۔ مگر ہاں تم میں سے ایک طالب علم بری کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ تم میں نہ ہوگا۔ اور وہ مزید بری ہے کہ ہمارے فاضل ایڈیٹر اور پیارے ناظرین! آپ ملاحظہ فرماویں اور بنظر انصاف سے توجہ فرما کر غور کریں کہ اظہار کیسا ہوا۔ اور فیصلہ کیسا۔ اور لطف یہ ہے کہ اسی اظہار اور گواہی سے سب طالبعلم تو مجرم قرار دئے جائیں اور ایک طالبعلم بوجہ رشتہ داری اور جزئیت مدرس اعلیٰ کے بری کیا جاوے۔ وہ طالب علم جو بری کیا گیا مدرس اعلیٰ کے جزئیت خاص میں سے تھا۔ اگرچہ نہیں کہ جانے والوں میں ناظم نے اوسے نہیں بھی شمار کیا تھا۔

ہائے افسوس ہے زمانہ کی حالت پر مہتمم اعلیٰ نے اپنے فیصلہ میں خدا کا ذرا بھی خوف نہ کیا۔ ہاں مدرس اعلیٰ اور ناظم کا البتہ خوف و خیال کیا۔ کیونکہ اگر اللہ کا خوف ہوتا۔ تو تمامی طالب علم کو بوجہ عدم ثبوت جرم بری کرتا۔ اور اگر بزعم خود مجرم ہی ٹھیرانا تھا۔ تو سب ملزموں کو مجرم ہی قرار دیتا۔ حالانکہ ایسا نہیں کیا بلکہ ایک کو بوجہ جزئیت مدرس اعلیٰ بری کر دیا اور دوسروں کو بخیال بخشش ناظم مجرم قرار دیا۔ اور ایسے ایسے کلمات سنائے کہ ہرگز ان غریب طلباؤں کے شایان نہ تھے۔ اول تو جماعت اعلیٰ میں پڑھنے والے وہ سب شریف اور ذی حیثیت طلباء تھے بلکہ ان میں بعض تو ایسے خاندان کے تھے کہ جنکے ہندوستان میں اپنا ثانی نہیں رکھا۔ اوسکے خاندان کے علم و فضل کا شہرہ آفتاب کی مانند روشن۔ ہندوستان میں کونسا مولوی ہو جو اسکے خاندان سے بہرہ ور نہ ہوا ہو۔ اور اسکے بزرگ کا شاگرد نہ ہو۔ خاص کر علماء فرقہ اہلحدیث تو زیادہ تر اوسکے ممنون ہیں۔ افسوس اس شریف لڑکے کے ساتھ بھی مہتمم نے ایسے ایسے کلمات کہے جو ایک کمینے کے حق میں بھی بیجا نہ ہونگے ان بیچاروں کی غیرت کا تقاضا نہ ہوا۔ کہ ایسی ذلت اوٹھا کر اس مدرسہ میں رہیں خود ہی نام خارج کرالیا۔ اور مدرسہ سے باہر ہو گئے حضرات اب آپ ہی انصاف فرماویں کہ اظہار کیسا ہوا۔ اور فیصلہ کیسا ہوا۔ کیونکہ میں نے اظہار اور فیصلہ کی کیفیت حلفاً تحریر کی ہے۔ ان طلباؤں کی ایسی ذلت دیکھکر اور بھی آٹھ نے نام خارج کرالیا منجملہ اُن کے ایک میں بھی ہوں۔ نام خارج کرا لینے کا افسوس ہے۔ تو صرف اسقدر کہ ہمارا شفیق استاد (مدرس ...) نیک

وہ بزرگ قابل تعریف ہے اگرچہ مدرسہ چھوٹا۔ مگر اپنے اُستاد کی خوبیاں تا مرگ نہ بھولینگی۔ مدرسہ کی حالت قابل افسوس ہے۔ دو برس سے اسکی بدنظمی حد سے گذر گئی ہے۔ مصلحان قوم کو اسکی طرف توجہ لازمی اور واجب ہے۔ ناظرین میری بات (بدنظمی کے متعلق) کو شائد غیر معتبر تصور فرماویں۔ اسلئے میں اُن خطوں کی نقل کئے دیتا ہوں۔ جو جونپور قاضی ٹولہ کے عالی خاندان اور مشہور و معروف جوان صالح مولوی صاحب نے اپنے دوستوں (مقیمان مدرسہ احمدیہ) کو سال گذشتہ میں لکھا تھا۔ مولوی صاحب کے دست خاص کا وہ خط لکھا ہوا ہے اور میرے پاس اصل خطوط موجود ہیں وقت ضرورت میں اصل بھی دکھا سکتا ہوں۔ اسکی نقل یہ ہے۔

از جونپور زیر مسجد کلاں باسمہ سبحانہ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۰ء یوم جمعہ

عزیزم مولوی ...... سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم! اس وقت آپ کے تین کارڈ سامنے رکھے ہیں ایک ابھی ہی وقت آیا ہے۔ اور دو ۲ کر ایک ہفتہ مجھے ملے تھے۔ حالات معلوم ہوئے نہایت افسوس ہوا مدرسہ کا انتظام منتظم کی ناتجربہ کاری پر مبنی ہے ایک دم سے کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ اور پھر آخر سال میں ایسے ایسے انتظامات جاری کرنا جس سے لڑکے بیدل ہوں اور گھبرا کر چلدیں۔ مدرسہ کو تنزل کرنا ہے۔ یہ وقت اسکا نہ تھا افسوس کہ میں نہیں ہوں۔ ورنہ یہ سب دقتیں آپ کو اٹھانی نہ پڑتیں۔ انتظام بڑے دماغ کا کام ہے ؎ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ اور اخیر سال مدرسہ کو نہ چھوڑیں۔ امتحان کا زمانہ قریب ہے۔ مدرسہ بے رونق ہو جائیگا۔ ... اور جو راے مناسب ہوگی عمل کیجیئیگا۔ یہ احکام ... ہوتے ہیں یا اعلیٰ مہتمم کے۔ ...... صاحب بہت ہی صاحب ... ہیں اور وفا ... بلکہ یقیناً آپ کے بہی خواہ ہیں۔ اُن کے مشورہ سے کام کیجیئیگا۔ اپنا ہاتھ پاؤں سنبھال کر تمام باتوں کا خیال کرکے رہئے کوئی پرواہ کی بات نہیں ؎

تو پاک باش و برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازرسار

خیر اندیش ......

(ایڈیٹر) بوجہ طوالت بلا طائل باقی خطوط چھوڑ دئے گئے ہیں۔

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R. G. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

اہلحدیث

الحمد للہ

جلد ۳   نمبر ۹

امرتسر ۲۶ - رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۲۴ - نومبر سنہ ۱۹۰۵ع یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ؛

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا ؛

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ؛

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کیلئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت پیشگی آنی چاہیے۔ نمونہ مفت نہیں بھیجا جاتا۔ بیرنگ خطوط واپس ہونگے ؛ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی ؛ اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ؛ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہیے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے ؛

مجدد دہلوی کی غلط بیانی

(از سید حسن پھلواروی صاحب)

مرزا حیرت مجدد دہلوی نے پہلے تو صرف واقعہ شہادت سید الشہداء جناب سیدنا امام حسین علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام سے انکار کیا اور اسے ایک فرضی اور [illegible] قصہ بتلایا تھا۔ لیکن اب آپکو جنگ جمل اور جنگ صفین سے بھی انکار ہے اور یہ تاریخی اہم واقعات بھی مرزا صاحب کے نزدیک من گھڑت اور فرضی قصے ہیں کرزن گزٹ مطبوعہ یکم اکتوبر کے صفحے کے صفحوں ان واقعات کو بطلان و انکار میں سیاہ کئے گئے ہیں اور عوام الناس [illegible] بہلانے کے لئے آپ نے چھ کتابوں کی عبارات بھی [illegible] نقل کی ہیں

بیان کیا ہے کہ ہم سے پہلے بھی محققین نے ان واقعات کو غلط اور بے بنیاد بتایا ہے۔ حالانکہ وہ اقوال و عبارات ایک ذہنی فہم کے نزدیک مرزا صاحب کے دعویٰ کی دلیل نہیں ہو سکتیں اور غضب تو یہ ہے کہ ان اقوال اور عبارتوں کے نقل کرنے میں بھی دیانت اور سچائی سے کام نہیں لیا گیا۔ لفظاً اور معناً تحریف کر دی ہیں اور بڑی چالاکی کی ہے۔ لیکن واضح ہو کہ ... ست کر ... بندہ نہاں جائے ایشاں گیرند۔ جناب مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کہ جمل و صفین وغیرہ کی لڑائیاں نہیں ہوئیں ... شرح عقائد نسفی کے عبارت نقل کی ہے کہ ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر لما ورد من الاحادیث الصحیحۃ فی مناقبہم و وجوب الکف عن الطعن فیہم الی قولہ وما وقع بینہم من المنازعات والمحاربات۔ یعنے رسول ... بھلائی کے صحابہ کا ذکر کرنے سے رک جا کیونکہ ان کی فضیلتوں میں اور ... شان میں طعن کرنے سے ضروری رک جانے میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں ... اس قول تک کہ اور ان کے درمیان جھگڑے اور لڑائیاں واقع نہیں ہوئیں۔

یہ ہے مرزا صاحب کی عبارت جو انہوں نے کرزن گزٹ مطبوعہ یکم اکتوبر میں لکھی ہے۔ اللہ اکبر! شرح عقائد نسفی کی عبارت میں مجدد دہلوی نے کس قدر سخت تحریف کی ہے۔ شرح عقائد چھاپہ مجتبائی دہلی کا صفحہ ۱۱۰ جس کا جی چاہے دیکھ لے وما وقع کی اصل عبارت یوں ہے وما وقع بینہم من المنازعات والمحاربات فلہ محامل وتاویلات ما موصولہ ہے اور مبتدا ہے جس کی خبر فلہ محامل ہے یعنے جو کچھ ان کے باہم لڑائیاں اور تنازعات واقع ہوئے ان کے محامل ہیں اور ان کی تاویلات کی جاتی ہیں۔ مرزا صاحب نے کمال ذکاوت و دیانت کے باعث ایسی بڑی کی تحریف کی ہے۔ کہ اور ... کو جی چاہتا ہو اصل خبر (فلہ محامل وتاویلات) کو بالکل اڑا دیا۔ پھر ما موصولہ کو ما نافیہ قرار دیا اور المنازعات اور المحاربات کے درمیان میں لا بڑھا دیا۔ اور اس طرح تغیر و تبدل کر کے عبارت کو اپنے دعویٰ کی سونڈ بنا کر ثبوت پیش کیا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے کسی نے کہا کہ نماز پڑھنے کی ممانعت خود خدا کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے لا تقربوا الصلوٰۃ۔ حالانکہ خدا نے فرمایا ہے:-

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی

لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ طلبہ ہنستے ہیں کہ کیا مرزا صاحب اتنی استعداد بھی نہیں رکھتے کہ ما موصولہ اور نافیہ میں تمیز کر سکیں اور مبتدا اور خبر کو پہچان سکیں۔

استغفر اللہ۔ افسوس کہ یا وہ شخص جس کا دعویٰ ہو کہ ہمیشہ آسمانی حکم سے گرشت جست باندھ لی ہے۔ اور میں بہت سی خدا کی زندگی ... گئے ہیں اور وہ شخص جس کا سینہ حضور انور کی پاک زیارت سے نور خدا ... کر لیا ہو اور روح القدس جس کے بار بار مقرب ہو۔ اور خدا کا ہاتھ جس کے سایہ ... ہمکلام کرتا ہو اس کا ایسی افترا پردازی و بددیانتی کا مرتکب ہونا تعجب کی بات نہیں ہے۔

جناب حیرت نے اور عبارتیں جو نقل کی ہیں وہ بھی ان کے دعویٰ کی دلیل نہیں ہو سکتیں جنگ جمل و جنگ صفین یا ان کے باہمی محاربات و مشاجرات کا کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ ہاں ان عبارتوں سے یہ بات معلوم ہوئی اور ان اقوال کا منشا یہ ہے کہ اس باب میں متعصب ... ورد انفض و جہلۃ الرواۃ نے بہت سے واقعات اور روایات گھڑ لی ہیں۔ جو در اصل غلط ہیں اور یہ ایک واقعی اور سچی بات ہے ابن دقیق العید کا قول نقل کر کے ہمیں بھی اس کا یقین ... ہے۔ وما کان صحیحا اولنا بتاویلات حسنۃ لان الثناء علیہم من اللہ سابق ... احاطہ تحریر سے باہر کر دیا گیا ہے۔

مرزا صاحب لوگوں کو دھوکہ اور مغالطہ دیکر اہل سنت کی عقائد کی کتاب علامہ سعد الدین تفتازانی کی شرح عقائد نسفی سے (علامہ کی عبارت میں تحریف و تبدیل کر کے) جنگ جمل و صفین کو غلط واقعہ ثابت کرنے چلے ہیں۔ لیکن افسوس یہ خیال ہی نہیں کہ یہ واقعات تو ایک طرف رہے خود واقعہ شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا کافی و ... ثبوت علامہ سعد الدین تفتازانی (جن کی کتاب کی عبارت آپ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت و سند میں پیش کی ہے) کے قول سے نکلتا ہے۔ جس مقام کی عبارت شرح عقائد کی آپ نے نقل کی ہے اسی جگہ چند سطروں کے بعد لعن یزید کے بارہ میں علامہ مذکور اس طرح لکھتے ہیں:-

وبعضہم اطلق اللعن علیہ انہ کفر حین امر بقتل الحسین واتفقوا علی جواز اللعن علی من قتلہ او امر بہ او اجازہ و رضی بہ والحق ان رضا یزید بقتل الحسین و استبشارہ بذالک واھانتہ اھلبیت النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احادا۔

اور لقتل الحسین کا حاشیہ ملاحظہ ہو محشی صاحب لکھتے ہیں:-

قال اہل السنۃ والجماعۃ ان الحسین علیہ السلام کان الحق فی یدہ وقد قتل مظلوما

ahmadimuslim.de

فرمائیے جس کتاب کو آپ نے (مرزا صاحب) اپنے دعویٰ کی سند میں لانا چاہا تھا۔ اُسی سے آپ کی تردید اور آپ کے دعویٰ کا ابطال ہو گیا اور جس بزرگ (علامہ سعد الدین تفتازانی) کو آپ نے اپنا موافق اور ہمخیال سمجھا تھا۔ وہی آپ کے اوہام باطلہ کی تردید کرنیوالا اور آپکے دعویٰ کا مبطل نکلا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

اسلام اجمیر میں

(ماخوذ از وکیل)

دنیا میں آج سینکڑوں مذہب ہیں لیکن ان کے مقابلہ میں اگر اسلام کو کوئی عظیم الشان خصوصیت حاصل ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ توحید کی جیسی خوبی اور تعلیم اس مذہب نے دنیا کے سامنے پیش کی۔ اسکی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی دنیا میں جتنے مذہب آئے سب کا اصلی مقصد صرف یہی رہا ہے کہ توحید کا سبق دنیا کو یاد کرائیں اور اور اس الٰہی مرکز سے ہٹنے نہ دیں۔ یہی سچے مذہب کا حقیقی عنصر ہے لیکن چونکہ ان کی تعلیم بالکل سطحی اور توحید کے تمام پہلوؤں پر حاوی نہ تھی اسلئے اسکا اثر پائدار نہیں رہا۔ اور بانی مذہب کی آنکھیں جہاں بند ہوئیں۔ وہیں شرک کا ظہور قدم قدم میں نظر آنے لگا۔ مذہب **عیسوی** کا بانی یقیناً اُس واحد اور یکتا رب العالمین کی منادی کرتا رہا جسکی وحدت کا یقین دلانا اسلام کا اصلی مقصد رہا ہے۔ لیکن ابھی یہ مذہب سو برس کی عمر تک بھی نہیں پہنچا تھا۔ کہ تثلیث اور **الوہیت مسیح** کا اعتقاد مسیحی کا جزو ایمان ہو گیا اور وہ محترم اور باعظمت جان جو در حقیقت توحید کی سچی تعلیم پر قربان ہو گئی تھی۔ کفارہ کی عجیب و غریب صورت میں نادان عیسائیوں کو اپنا جلوہ دکھلانے لگی۔ اسلام نے دنیا میں آکر در حقیقت کوئی نیا کام نہیں کیا۔ اور نہ وہ اس امر کا مدعی ہے اسکا بڑا کارنامہ صرف یہ ہے۔ کہ اس نے اُسی توحید کے بھولے ہوئے سبق کو اس تکمیل اور پائداری کیساتھ دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ کہ صدیوں تک اُسکا اثر زائل نہیں ہوا۔ یہانتک کہ توحید کا تمغہ آج بھی اُسکے پیروؤں کی عام علامت ہے۔ اور اسلام اور توحید مرادف الفاظ سمجھے جاتے ہیں۔

اسلام سے پہلے جتنے مذہب آئے۔ اُن کی تعلیم **توحید فی الذات** تک محدود تھی۔ اونہوں نے صرف یہ بتلایا کہ خدا ہے اور ایک ہے پھر اس تعلیم کو تشابہات اور تمثیلات میں اس طرح چھپا دیا۔ کہ عام نگاہیں اسکی تہ تک نہ پہنچ سکیں۔ بانی مذہب کا سایہ جبتک قوم پر رہا۔ وہ اس مرکز پر قائم رہے۔ مگر جب انکو ذاتی تفحص اور غور و فکر کا موقعہ ملا۔ تو ظاہر بینی اور وہم کہ کہانیوالی طبیعتوں کی غلطیاں ظاہر ہونے لگیں۔ وہ **توحید فی الذات** پر قائم رہے۔ لیکن اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کی اسقدر عظمت اور غیر معمولی عزت کرنے لگے۔ کہ رفتہ رفتہ انہیں خدا سے ملا دیا۔ ان کی تصویریں بنا کر اُن کی پرستش کرتے تھے۔ مگر یہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ اُن کی عزت اور تعظیم ہے ان کے کمالات اور احسان کیسے انکو خدا کا مقرب قرار دیتے تھے اور اسلئے خدا اور مخلوق میں انہیں ایک ذریعہ سمجھتے تھے جن کے بغیر دنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ انکو خوش کرنے کیلئے اُن کی پرستش کرتے تھے نذریں چڑھاتے تھے۔ کیونکہ ان کے خیال میں خدا کی رضامندی انکی رضامندی پر موقوف تھی بانی مذہب کو اپنا ہادی اور نجات دہندہ سمجھکر اس امر کا مستحق جانتے تھے کہ خدا کیسا تھ اس کا بھی غیر معمولی احترام کیا جاوے۔ اور جو تعلیم وہ اُسکے بتلائے ہوئے خدا کی کرتے ہیں اس میں خدا کے بتلانیوالے کو بھی شریک کیا جاتا۔ باوجود ان تمام باتوں کے وہ خود کو موحد سمجھتے تھے۔ اور **توحید فی الذات** پر قائم تھے کیونکہ اُن کو صرف اس امر کا یقین دلایا گیا تھا کہ خدا ایک ہے۔ اسکی ممانعت نہیں کیگئی تھی کہ جو افعال و خیالات اُسکے لئے مخصوص ہیں۔ ان میں کسی کو شریک نہ کیا جاوے۔ یہ خیالات بڑھتے بڑھتے ایک زمانہ میں اسقدر محیط ہو جاتے۔ کہ وہ بالکل تمام توحید بھی مفقود ہو جاتی اور مذہب کا مفہوم صرف یہی خیالات رہ جاتے۔

اسلام کا جب ظہور ہوا۔ تو اُس نے پہلی نگاہ اس غلطی پر ڈالی۔ اُس نے توحید فی الذات کے ساتھ ہی توحید فی الصفات کی بھی تعلیم دی اور ہمیشہ کیلئے اس غلط فہمی کا دروازہ بند کر دیا۔ اُس نے بتلایا کہ توحید کا مفہوم صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ زبان سے خدا کی وحدت کا اقرار کر لیا جاوے۔ بلکہ جو صفات کہ اُسکے لئے مخصوص ہیں یا جن افعال کا وہ حقیقی مستحق ہے۔ اُن میں اوروں کو بھی شریک کر لیا جاوے۔ نبی صرف خدا کا پہنچانیوالا ایک بندہ ہے۔ جو دنیا میں آکر دنیا کی غلطیوں کو دور کرتا ہے خدا کے آگے وہ بھی ویسا ہی ایک عاجز بندہ ہے۔ جیسے اور انسان ہیں۔ اُس نے یہ مکمل تعلیم نہایت صفائی اور سادگی کیساتھ پیش کر دی اور بار بار اتنی مرتبہ اس سبق کو دہرایا۔ کہ اس آلہی دار العلوم کے ہر متعلم کے دل پر توحید کا نقش کالحجر ہو گیا۔

ahmadimuslim.de

حقیقت یہ ہے۔ کہ فطرت انسانی کی طاقت سے یہ بات بالکل باہر ہے کہ وہ کسی ان دیکھی اور انسانی صفات سے منزہ ذات کا تصور اپنے ذہن میں پیدا کر سکے وہ جب کسی چیز کا تصور اپنے ذہن میں پیدا کرتا ہے تو اسکے خال و خط کو اسی طرح آراستہ کرتا ہے جس طرح اپنے خال و خط آئینہ میں نظر آتے ہیں اسلام سے پہلے جتنے روحانی پیشوا آئے۔ انہوں نے کوشش کی۔ کہ عام انسانی ذہن ایک ایسی ہستی کا وجود تسلیم کر لیں جو انسانی صفات سے بالکل منزہ ہے۔ مگر چونکہ ان کی تعلیم سطحی نامکمل اور وقتی جذبات سے بھری ہوئی تھی اسلئے اسکا اثر پائیدار نہیں رہا۔ تھوڑے ہی زمانہ میں اقتضائے فطرت کا ظہور ہوا۔ اور ایک ایسی ہستی کو [illegible] سے پیروؤں میں شرک اور بت پرستی شروع ہو گئی اسلام نے سب سے پہلا اسکا علاج کیا۔ خدا کی ذات و صفات کو نہایت صاف اور سادہ پیرایہ میں بار بار ذہن نشین کیا۔ اور اچھی طرح سمجھا دیا۔ کہ خدا کو ایک مان کر اسکی صفات میں انسانوں کو شریک کرنا خدا کو ایک ماننا نہیں ہے۔ بلکہ شرک اور قطعی شرک ہے پیشوایان مذہبی اور اولیاء کی بے انتہا وقعت کیجاتی تھی۔ اور انہیں خدا سے ملا دیتے تھے اسلئے فرمایا کہ۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ بڑی غلطی یہ تھی کہ خدا اور نبی کے بالکل دو مختلف درجوں کو اس طرح ملا دیتے تھے۔ کہ امتیاز اٹھ جاتا تھا۔ اسی غلطی میں مسیح کے پیرو تباہ ہو گئے اس لئے اس غلطی کا ہمیشہ کیلئے دروازہ بند کر دیا۔ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ کا بار بار ذہن نشین کیا۔ کہ انما انا بشر مثلکم۔ میں بھی تمہاری ہی طرح ایک بندہ ہوں۔ اس تعلیم کا یہ اثر تھا۔ کہ تمام صحابہ خالص توحید کے رنگ میں رنگے گئے تھے۔ فاروق اعظم رضؓ نے جب ایک ایسے درخت کی طرف بغرض زیارت لوگوں کو دوڑتے دیکھا۔ جسکے سایہ میں بیٹھکر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیعت لی تھی تو فوراً حکم دیا کہ جڑ سے کاٹ کر پھینک دیا جاوے۔ ورنہ اسکی بھی پرستش شروع ہو جائے گی۔

غرض یہ کہ اسلام کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے توحید فی الصفات کی تعلیم دیکر توحید کو درجہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ اور مذاہب سابقہ میں جتنی خرابیاں پیدا ہوئیں اور توحید کو چھوڑ کر شرک کی طرف لوگ متوجہ ہو گئے اسکی اصل وجہ یہی ہے۔ کہ توحید فی الصفات کی تکمیل نہ [illegible] ان مذاہب کی [illegible] تھی لیکن آج جسقدر افسوس کیا جاوے کم ہے کہ وہ خصوصیت [illegible] اسلام [illegible] مگر مسلمانوں سے مفقود ہوتی جاتی ہے جس شرک فی الصفات نے پہلے مذاہب کو تباہ کیا۔ جس ناجائز عظمت اور درجے دیئے گئے اور مذہبوں کو شرک بنا دیا

وہی خرابی زیادہ وسیع پیمانہ میں اب مسلمانوں میں پھیل رہی ہے اور کوئی اُن پر توجہ نہیں کرتا۔ توحید کا مفہوم مسلمانوں نے صرف یہ سمجھ لیا ہے کہ زبان سے خدا کی وحدت کا اقرار کر لیا جاوے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی جاوے اور ان دو مرحلوں کے طے ہو جانے کے بعد مُردوں کی پرستش، زندوں کی عبادت۔ قبروں کیلئے شد الرحال اور اسی جیسی باتیں اس قسم کی ہیں۔ ہزار مرتبہ کیجائیں۔ مگر نہ اسکا اثر توحید پر کچھ اثر پڑتا ہے اور نہ ایمان میں کچھ فرق آتا ہے۔

بڑی مشکل یہ ہے کہ یہ حالت صرف عوام کی نہیں ہے جنکے سمجھانے کی کوشش کیجاوے۔ سینکڑوں عالم ان تمام باتوں کی تائید میں کتابیں تصنیف کر چکے ہیں قرآن و حدیث سے ثبوت بہم پہنچا چکے ہیں اور ان مشرکانہ خیالات کی عجیب عجیب تاویلیں کی ہیں۔ خود ان پرستش گاہوں میں شریک ہوتے ہیں۔ قبروں کا طواف کرتے ہیں۔ وہاں کی خاک کو خاک شفا بتلاتے ہیں اور خود بیمار ہو جاتے ہیں۔ تو اسے کھاتے ہیں۔ ان پڑھے لکھے جاہلوں کو کیونکر سمجھایا جاوے۔

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے زیارت قبور کی بالکل ممانعت کر دی تھی لیکن پھر اجازت دیدی۔ ہمارے علماء اس اجازت پر اپنے چوڑے حاشیے چڑھاتے ہیں اور اس سے استفاضہ عن القبور اور شد الرحال کی اجازت کا استدلال کرتے ہیں مگر یہ بالکل القول بما لا یرضٰی بہ قائلہ ہے حدیث کے الفاظ صاف بتلاتے ہیں کہ ابتداء میں ممانعت صرف اس خوف پر مبنی تھی۔ کہ ذرا سا سہارا پا کر کہیں قبروں کی پرستش شروع نہ ہو جاوے لیکن جب اسلام کی تعلیم نے اچھی طرح لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا اور یہ احتیاط ضروری نہ رہی۔ تو پھر زیارت کی اجازت دیدی گئی۔ مگر ساتھ ہی اسکی وجہ بھی بتلا دی۔ کہ انھا تذکرکم الموت۔ کہ قبروں کا دیکھنا تمہیں موت یاد دلائیگا۔[1]

اس حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ قبروں کی زیارت اگر جائز ہو سکتی ہے تو صرف اسی صورت میں جبکہ عبرت کی غرض سے زیارت کیجاوے اور نہ اور تمام صورتوں میں ناجائز ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ ان مشرکانہ افعال کی تائید میں یہ حدیث پیش کیجاتی ہے اور اس علت میں غور نہیں کیا جاتا۔ جو اجازت کے ساتھ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کر دی ہے۔

اس حدیث کے علاوہ اور بھی چند حدیثیں پیش کیجاتی ہیں جنمیں ایک حضرت فاطمہ رضؓ کے متعلق ہے۔ کہ وہ حضرت عباسؓ کی قبر کی زیارت

[1] کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا لانھا تذکرکم الموت

کو آنحضرت کے لئے گئی تھیں۔ مگر اس حدیث کو اور اس قسم کی تمام حدیثوں کو صحیح تسلیم کر لینے کے بعد سمجھ میں نہیں آتا کہ قبر پرستی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ ثبوت تو اس امر کا چاہیئے کہ **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم نے یا **صحابہ** رضی اللہ عنہم نے انہیں اغراض سے قبروں کی زیارت کی۔ جن اغراض سے آجکل **اجمیر**۔ یا۔ قمر ملی کا سفر کیا جاتا ہے۔

عیسائیوں کو جس چیز نے تباہ کیا وہ حضرت نبی اور اولیا کی حد اعتدال سے بڑھی ہوئی عظمت اور وقعت ہے۔ اسلام نے اسی بے اعتدالی کا علاج کیا اور نبی کی حقیقت اور ماہیت اچھی طرح بتلا دی۔ مگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق جو بیہودہ اور مشرکانہ باتیں اس جماعت میں مشہور ہیں انکو ایکطرف رکھکر اگر دوسری طرف **الوہیت مسیح** کا مسئلہ رکھا جاوے تو ہم ایسے ظاہر بینوں کو وہ بالکل فرق نہیں معلوم ہو سکتا۔ جہاں دونوں مسئلوں میں شاید باقی رہ گیا ہو **میم احمد** کا لطیفہ تو مولویوں اور واعظوں کی زبانوں پر چڑھا ہی ہوا ہے مگر حیرت یہ ہے کہ ہمارے یہاں کے مشہور صوفی مفسر بھی اس بے اعتدالی سے نہ بچ سکے **روح البیان** کا مشہور مصنف جب آنحضرت کی عبدیت کو ایک اضافی چیز قرار دیکر باطن میں [illegible] تسلیم کر لے تو ان جاہل اور نالائق مولویوں اور خوانوں کے وظیفہ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے :-

(ان البشریة نبینا علیه الصلوٰة والسلام علیها واضافیة فظاهره وعبد و باطنه حق - روح البیان جلد چہارم تفسیر سورہ فتح)

اس قبر پرستی کو خوشنما بنانے کے لئے ایک عجیب و غریب تھیوری تصنیف کر کے اسلام کے سر تھوپی گئی ہے جو **عیسائیوں** کے تصنیف کردہ مسئلہ **کفارہ** سے بھی کہیں زیادہ دلچسپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بزرگ اور ولی اللہ خدا کے باعظمت دربار میں ہم گنہگاروں کے لئے ایک وسیلہ ہیں جنکے بغیر نہ تو ہماری آواز وہاں تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہمارے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ ہم ہزار نمازیں پڑھیں ہزار روزے رکھیں۔ حج ادا کریں مگر جبتک ان کی چوکھٹ پر جبہ سائی نہ کیجاوے اور ان کی قبروں کا طواف کر کے انہیں خوش نہ کیا جائے۔ نہ نماز کا پڑھنا کام آسکتا ہے نہ روزے کا رکھنا باعث نجات ہو سکتا ہے برخلاف اسکے عمر بھر عیاشی اور سیہ کاری کا شغلہ ہے نہ کبھی مسجد کی صورت دیکھی ہو۔ اور نہ کبھی بھولے سے ایکدن کا روزہ رکھا ہو۔ مگر جہاں یا شیخ عبد القادر الجیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ شروع کیا۔ اور **اجمیر شریف** پہنچکر **قبر مبارک** کو بوسہ دیدیا۔ وہیں تمام گناہ جھڑ گئے اور تمام سیہ کاریوں سے اسطرح پاک ہو گیا کہ من لا ذنب لہ

اسلام ان تمام بیہودہ خیالات سے پاک ہے۔ اسکی سچی تعلیم یہ ہے کہ :-

اذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان

خدا کے بے نیاز دربار میں نہ کسی کی سفارش کی ضرورت ہے۔ نہ کسی وسیلہ کی۔ وہ ہر گنہگار اور سیہ کار کی مغفرت کے لئے اور اسکی دعا کے سننے کیلئے ہر وقت تیار ہے۔ نہ حضرت **شیخ عبد القادر جیلانی** کی سفارش سے وہ کسی کی دعا سنتا ہے نہ حضرت **معین الدین اجمیری** کی خوشامد سے۔ سچے دل اور بے لاگ توبہ کی ضرورت ہے جو نہ اجمیر کے سفر سے حاصل ہو سکتی ہے اور نہ اور قبروں کی پرستش سے بلکہ اسکا ایک اور ہی ذریعہ ہے۔ جو ان خاک کے تودوں میں نہیں مل سکتا۔ اگر اسے تلاش کرنا ہے تو اس زندہ آدمی کی طرف توجہ کرو۔ جسکا یہ سچا دعوی ہے کہ **لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین**

ایک مثل مشہور ہے کہ زندہ ہاتھی کی قیمت ایک لاکھ تو مردہ ہاتھی کی قیمت دو لاکھ یہی حال اس مردہ پرست قوم کا ہے زندہ درویشوں اور ولیوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں لیکن جہاں روح قفس عنصری سے نکلی اور وہ مردہ جسم مرجع خلائق بنگیا۔ بھلا کوئی ان قبر پرستوں سے پوچھے کہ **بت پرست** ہندو اور **مسیح پرست** عیسائی کو تم کیوں کافر سمجھتے ہو؟ اگر توحید کا مطلب یہی ہے جو تمہارا قابل عمل نمونہ میں جا رہا ہے۔ تو ان بیچاروں نے کیا قصور کیا ہے؟ اگر وہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں تو تم قبروں کے آگے سجدہ کرتے ہو۔ اگر وہ بتوں کے آگے اپنی مرادیں لیجاتے ہیں۔ تو تم قبروں سے اپنی مرادیں مانگتے ہو۔ اگر تم ان قبر والوں کو یا ان میں سونے والوں کو خدا نہیں سمجھتے۔ تو وہ بھی ان بتوں کو حقیقی خدا نہیں سمجھتے۔ پھر تم میں اور ان میں فرق کیا ہوا؟ اگر کچھ فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ وہ کبھی ایک انسانی صورت کی پرستش کرتے ہیں اور تم صرف مٹی کے ڈھیر کی پرستش کرتے ہو۔ کیا اسکے اور بھی کچھ فرق ہے؟ عیسائیوں نے اگر **مسیح** کو خدا سمجھ لیا۔ تو کیا برا کیا۔ جبکہ صورت **احدی** کو صرف میم کے پردہ نے صورت **احمدی** بنا دیا ہے؟ اگر وہ **مسیح** کے خون کو تمام عیسائیوں کے گناہ کا کفارہ سمجھتے ہیں تو کیا برا سمجھتے ہیں جبکہ ایک ایک ولی ہزاروں گنہگاروں کو اپنی سفارش سے جنت میں لیجا سکتا ہے اور جبکہ بغیر ان کی سفارش کے کسی کا گناہ معاف ہی نہیں ہو سکتا۔ خدا کیلئے بتاؤ کہ تم میں اور ان میں کیا فرق ہے؟ کیا صرف اتنا [illegible] ہے۔ کہ انہوں نے دنیا بھر کے گناہ کا بوجھ صرف مسیح کی گردن پر لاد دیا ہے اور تم نے بہت سے ولیوں میں تقسیم کر دیا ہے بھلا اور بھی کچھ فرق ہے؟

افسوس ہے کہ تم یہ بھی نہیں بتلا [illegible]

۱۱ [illegible]

ahmadimuslim.de

تمہارا قرآن تمہارا مجموعہ احادیث تمہارے انہیں بزرگوں کے اقوال جنکی تم پرستش کرتے ہو۔ ان تمام باتوں سے خالی ہیں۔ سچ سچ بتلاؤ تم نے یہ باتیں کہاں سے لی ہیں؟ کیا ہندوؤں سے لی ہیں؟ کیا رومن کیتھولک عیسائیوں سے لی ہیں؟ اگر خود تمہارا اسلام ان تمام باتوں کا مجوز ہے۔ تو اس اسلام سے آریہ اور پراٹسٹنٹ عیسائی اچھے ہیں۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب خود تم اس شرک اور انسان پرستی میں ڈوبے ہوئے ہو۔ تو اور قوموں پر کیوں اعتراض کرتے ہو؟

کرے غیر کو بت کی پوجا تو کافر + جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر + کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں + پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں

اجمیر میں چار دن ٹھیرا۔ اور وہ حیرت انگیز حالات دیکھے جنکے تفصیل ذکر کیلئے سینکڑوں صفحے کافی نہیں۔ عیاش اور زناکار آدمی کیلئے حقیقت یہ ہے کہ اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں۔ ہندوستان کی وہ گران قیمت رنڈیاں جنکی رونمائی کے لئے سینکڑوں روپے کافی نہوں۔ انکا دیدار یہاں مفت میں حاصل ہو سکتا ہے اور نہایت آسانی سے تمام معاملات طے پا سکتے ہیں ہمارے دوست **الفرقان** کو اگرچہ انکی دل فریب صورتوں میں بھی عقیدت اور معرفت کا جلوہ نظر آتا ہے۔ مگر ہماری نگاہیں اسقدر باریک بین نہیں ہیں۔ ہم تو یہی جانتے ہیں۔ کہ اجمیر شریف حسن جہاں سوز کی ایک بے نظیر منڈی ہے۔ جو شخص حسن کا خریدار ہو۔ وہ وہاں کی سیر ضرور کرے جنکی آنکھیں سرمۂ معرفت سے مزین ہیں وہ اس عقیدت اور صفائی طبیعت کا خود ہی اندازہ کر لینگے۔

اس قبر پرستی کے سلسلہ میں عجیب عجیب رسمیں ایجاد کیگئی ہیں جنکے ماخذ کی مجھے سخت تلاش ہے **اجمیر** میں عرس کے سات دن قرار دئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر دن ایک خاص رسم کیساتھ تعلق رکھتا ہے مثلاً چھٹے یا ساتویں دن قبر کو گلاب سے غسل دیتے ہیں۔ اور پھر وہ گلاب تمام مجاوروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور وہ اسمیں اور پانی ملا کر اپنے یہاں زائروں یا حاجیوں کے پاس فروخت کر ڈالتے ہیں۔ یہ پانی آب زمزم سے بھی خاصیت میں بڑھا ہوا ہے جس قسم کی بیماری ہو۔ یا کیسے ہی سخت آسیب ہو۔ اسکا ایک قطرہ مریض کو پلا دینا ہمیشہ کیلئے کافی ہو۔ افسوس ہے کہ اطبا اب تک **زبدۃ الحکما** اس آبحیات سے بیخبر ہیں۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے دواؤں کی نسخے سے آزاد ہو جاتے۔ ایک شیشی گلاب کی **اجمیر** سے منگا کر عطر کے پانی میں ملادی جاتی۔ اور پھر چھوٹی بڑی شیشیوں میں بھر کر شربت آبحیات کی منادی سے ہندوستان بھر گونج اٹھے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

یہاں نکتہ سے مراد رسالہ عبد الواسع کے نکتے نہیں ہیں بلکہ میم احمد کا نکتہ قبر پرستی کا نکتہ۔ **رنڈیوں** کے مزارات پر تشریف لانے کا نکتہ اور اسی قسم کے اور دلچسپ نکتے۔ جن کی ہم ایسے وہابیوں کو پوری خبر نہیں۔

ابو الکلام آزاد دہلوی۔ لکھنؤ

ختنہ

(از جناب ڈاکٹر لال چند صاحب جگادھری ضلع انبالہ)

میں آج اس سرخی کو یاد دلاتا ہوں کہ جو ایک ڈاکٹر[1] صاحب کیطرف سے ختنہ کے بارہ میں چھپی تھی واضح ہو کہ خداوند کریم نے خلقت میں کوئی ایسی چیز بےضرورت نہیں بنائی ہے۔ کہ جسکی بناوٹ میں انسان کو ترمیم و تنسیخ کرنے کی ضرورت پڑے مثل دل و دماغ۔ انتڑی۔ جگر۔ گردہ۔ وغیرہ وغیرہ جیسے کہ یہ سب اعضائے رئیسہ ہیں۔ ویسے عضو تناسل بھی ایک عضو رئیسہ ہے۔ چونکہ سب کی بناوٹ مکمل ہے اسلئے آلہ تناسل کی بناوٹ بھی مکمل ہے ہاں بعض بچے ایسے دیکھنے میں آئے ہیں کہ جنکے حشفہ کا اوپر کا پردہ اگر ایام طفلی میں نہ کھلنے لگے۔ تو ایام جوانی میں ان کو اس پردہ کے نہ کھلنے سے از حد تکلیف ہوتی ہے سیاہ ادبی زیادہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے اس لحاظ سے ہم یہ رائے تو نہیں دیسکتے۔ کہ اس پردہ کو کاٹ ڈالنا چاہئے۔ لیکن یہ رائے قایم ہو سکتی ہے۔ کہ ایام طفلی میں اسکو کھولتے رہنا چاہئے جیسے کہ خداوند کریم نے آنکھ کے اوپر کا پردہ آنکھ کی حفاظت کے لئے بنایا ہوا ہے ایسے حشفہ ایک نہایت ہی نرم جگہ ہے پس اس کی حفاظت کے لئے بھی بالضرور پردہ ہونا چاہئے تھا۔ اگر معترض کہے کہ ختنہ کرانے سے اہل اسلام کو کچھ نقصان کیوں نہیں ہوتا ہو ہمارا جواب ہے کہ اگر ایک انسان کی اونگلی کاٹ دی جائے اور پھر وہ مندمل ہو جاوے۔ پھر جب اس میں ...

[1] ہمارے مکرم بابو اجندا اس صاحب اسسٹنٹ سرجن نے ختنہ کا کرانا ضروری لکھا تھا کہ بچہ ہونے کے بعد دایہ اوسکا آنول نال (ایمبلکل کارڈ) پھر کیوں کاٹتی ہے ناخن بال وغیرہ کیوں کٹوالتے ہیں (ایڈیٹر)

× یہ تعزیہ ... رام سے تو انسان معدوم ہو جاتا ہے (ایڈیٹر) ... آنکھ تو ہر وقت ہوا میں ننگی رہتی ہے اسلئے پردہ کی حاجت ہو مگر وہ تو الہا نہیں رہتی (ایڈیٹر)

کارخانہ عطر فروشی

اگر آپکو عمدہ عطریات کے مشہور قدیم کارخانہ نسیم سے منگوائیں تو خوش ہو جائے گی۔

محصول ڈاک

قیمت فی تولہ	نام عطر
[illegible]	گلاب
[illegible]	کیوڑہ
[illegible]	موتیا
[illegible]	حنا
[illegible]	چنبیلی

لفافہ ارسال

المشتہر مینیجر نسیم

ahmadimuslim.de

درد یا زخم نہ رہے۔ تو کیا انسان کی صحت میں ذرق پڑ جائیگا؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ کہ ایک قدرتی چیز قطع ہو جائے گی۔ لیکن اگر یہ سوال اُٹھایا جائے کہ ختنہ کرانا مذہباً گناہ یا ثواب میں داخل ہے تو ہم ضرور کہینگے۔ کہ نہ تو کوئی گناہ ہے نہ ثواب ہے۔ یہ مسئلہ علم طب سے تعلق رکھتا ہے۔ مذہبی اصول سے تعلق نہیں رکھتا۔ ہاں فروعات سے ہے لیکن علم طب میں تو کسی حکیم یا ڈاکٹر لے نے اس مسئلہ کی تصدیق نہیں کی ہے۔ مذہبی فروعات کو جو لوگ ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ کس طرح منع ہو سکتے ہیں؟

اڈیٹر الحکم کی دیانت داری

(از مولوی محمد نعمت اللہ خان شاہجہانپوری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ◆ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

معزز ناظرین! اڈیٹر الحکم نے بریلی اور شاہجہانپور کے خلاف صحیح حالات چھاپ کر اپنی جماعت کو جوش دلانا اور صبر کا نام لیا ہے۔ چنانچہ الحکم مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۱۰ء میں لکھتا ہے:۔

آسی طرح پر اب شاہجہانپور کے غریب احمدی جماعت کو دکھ دینے کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ اور انکو اشتعال دلانے کیلئے گندے اشتہار جاری کئے جاتے ہیں۔ مگر وہ بیچارے صبر کرتے ہیں اور اللہ کے حضور ہی اپنی اس تکلیف کی فریاد کرتے ہیں۔

آگے چلکر لکھتا ہے:۔

میری رائے میں بریلی اور شاہجہانپور کے احمدیوں کو مناسب طریق سے مقامی حکام کو اپنی تکالیف سے مطلع کر دینا چاہئے۔

ناظرین! ہم اصل واقعہ آپ کے سامنے پیش کر کے انصاف چاہتے ہیں۔ کہ اڈیٹر الحکم سچا ہے یا ہم۔ گندے اشتہار ہمنے شائع کئے یا مرزائیان شاہجہانپور نے۔ اور بانی اسکا کون تھا؟ ہمکو بریلی کے حالات سے واقفیت نہیں نہ ہم وہاں کے ذمہ دار ہاں شاہجہانپور کے حالات ہمسے سنئے اپریل ۱۹۱۰ء میں ایک اشتہار الانذار مرزائیوں کے طرف سے تمام ضلع شاہجہانپور میں تقسیم ہوا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک عظیم الشان زلزلہ آنیوالا ہے۔ جو زلزلہ حال سے بڑھا چڑھا ہوگا۔ اور اس میں منشاء یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ مرزا کادیانی کو مسیح موعود مان لو۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ لوگ ایک مامور من اللہ (رسول اللہ) کی تکذیب کرتے ہیں۔ مرزائیوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ لوگوں کو جابجا بہکانا اور گمراہ کرنا شروع کر دیا اور بعض سادہ لوح بے علم بہکانے کبھی کہا گئے اس اشتہار سے شہر میں ہلچل پڑ گئی اور لوگ پریشان ہونے لگے۔ عوام کے عقائد بگڑنے کا اندیشہ ہوا۔ تو ہمنے حضرت اقدس جناب ابو المعظم سید محمد اعظم شاہ صاحب مفتی شاہجہانپور کے حکم سے علمائے روہیلکھنڈ کا فتوی مرتب کر کے تمام ضلع میں شائع کر دیا جسکا مضمون یہ تھا۔ کہ مرزا صاحب اور انکے معتقد اسلام سے خارج ہیں۔ اُن سے اسلامی طریق پر میل جول رکھنا ناجائز ہے۔ انکے عقائد ملحدانہ ہیں۔ اُن کی کسی بات کا اعتبار نہیں اور مرزا کادیانی کے عقائد بھی اوسکی تصانیف سے بحوالہ صفحہ و کتاب لکھے ہیں مثلاً حضرت عیسےٰ علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام کی وہ توہین کرتا ہے ختم نبوت من کل الوجوہ کا منکر ہے۔ معراج کا منکر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مردہ زندہ کرنے کو منکرانہ خیال بتاتا ہے رسالت اور نبوت اور نزول وحی کا دعویٰ ہے اور یہ فتوی شائع اس غرض سے کیا گیا تھا کہ عوام مرزائیوں سے علیحدہ رہیں تاکہ عقائد ملحدانہ کے اثر سے محفوظ رہیں۔ اور نیز راہ و رسم میل جول سے کسی قسم کا فتنہ بپا نہ ہو۔ کیونکہ مرزائیوں کی عادت ہے کہ بزرگان دین کی شان میں توہین آمیز اور گستاخانہ کلمات بک دیتے ہیں (جیسا کہ اُن کی تحریرات سے ظاہر ہے) اور ظاہر ہے کہ عوام اوسکا جواب کس طرح دینا جانتے ہیں۔ لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا (اور شریعت کا بھی یہی حکم ہے) کہ تمام اہل اسلام کو ان سے علیحدہ کر دیا جائے تاکہ امن میں کسی قسم کا خلل نہ ہو۔ مگر مرزائی فساد پر ایسے آمادہ ہیں کہ اشتہار پر اشتہار دینا شروع کر دیا۔ کہ ہمکو الگ کیوں کیا؟ ہمارا کیا قصور تھا۔ قطع نظر علمی بحث کے ہم کہتے ہیں کہ شر و فساد سے مطلب کیا ہم تمکو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور اپنے یہاں موت شادی میں شامل نہیں کرتے۔ زبردستی کس بات پر اور شوق شادی کیسی اور بار بار اشتہار بازی کیا مطلب؟ ناظرین ذرا ملاحظہ فرماویں۔ کہ جب مرزائیوں کو کسی طرح کامیابی نہ ہوئی۔ تو جون ۱۹۱۰ء میں ایک اشتہار اظہار الحق ۱ شائع کیا جسمیں ہمارے بزرگان ملت کا کفرنامہ لکھا گیا اور تمام متعلقین روہیلکھنڈ کو گندے اور ناپاک الفاظ سے یاد کیا۔ اور پھر اسی ماہ میں دو اشتہار الحق ۲ و ۳ اور شائع کئے جس میں ایک تحریر ایک عالم سے فریب اور دغا دیکر لی تھی وہ چھاپ دی اور یہ کہا کہ یہی تھی کہ مرزائیوں سے بالکل قطع

لے ڈاکٹر ارجن داس صاحب ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن بلندشہر

کافی نہیں؟ (ایڈیٹر)

مگر اسکا مطلب بگاڑ گیا اور تیسری تحریر ایک غیر معروف شخص کی چھاپکر اپنی اغراض کے موافق ذاتیات پر حملے شروع کر دیئے ہمنے بھی مجبور ہو کر اسی ماہ جون میں ایک چھوٹا سا اعلان اونہیں بزرگوار سے جنکو دہوکا دیا گیا تہا۔ لکہا کر شایع کر دیا۔ اور کل مکاریکی مرزائیوں کی ظاہر کر دیں اور نیز اسی ماہ جون میں ایک اشتہار فتنہ المسیح بھی ہمنے شایع کیا جسمیں دوسرے بزرگوار کی تحریر درج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے مرزائیوں نے اون بزرگوار کے منشاء کے خلاف اوسکا مطلب لکہا تہا اور مرزا کادیانی کے عقاید کفریہ بحوالہ کتب اور صفحہ بھی درج کئے ہیں۔ اور ان کے غلط ثابت کرنے پر سو روپیہ کا انعام بھی رکہا ہے جو کہ جمع ہیں۔ اور مناظرہ کا نوٹس بھی اس میں دیا ہے۔ کہ بحث ہو کر فیصلہ ہو جائے۔ ہمنے اس نوٹس میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ ایک غیر مذہب کا آدمی مقرر ہو۔ وہ جسکے حق میں فیصلہ کر دے۔ وہی غالب اور فریق مغلوب غالب کا مذہب فوراً قبول کرلے۔ ورنہ مناظرہ کا خرچ جو پہلے عقاید کفریہ کا جواب دیکر انعام حاصل کیا۔ اور نہ مناظرہ کا اب تک جواب دیا۔ ہاں ایک اشتہار الحق مسمّٰی بجواب اعلان شایع کر دیا۔ اور اوسمیں تمام مفتیان شاہجہانپور کو خصوصاً حضرت اقدس جناب مولانا محمد اعظم شاہ صاحب مفتی شاہجہانپور کو دل کھولکر برا بہلا کہا ہے ہمکو تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کہ مرزائی بجز تبرے بازی کے کبہی جواب دینگے اور نہ مناظرہ منظور کرینگے۔ کریں کیسے جب حقانیت اور علمیت بھی ہو۔ اونکا دل خود ان کی تکذیب کرتا ہے یہ سنت تو ان کے پیر صاحب کی ہے کہ دہلی سے دم دبا کر بہاگکر قادیاں دم لیا۔ جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل کادیاں تشریف لیگئے۔ اور یہانتک کہا کہ مرزا ۳ گھنٹہ کامل تقریر کریں۔ اور وہ صرف پانچ منٹ مگر یہ بھی منظور نہ کیا۔ پھر مرید اونکے سنت مرزائی کے خلاف کیونکر کریں۔ مگر ایڈیٹر الحکم کو لازم نہ تہا۔ کہ خلاف واقعہ مضمون درج اخبار کر کے اپنی جماعت کو خوش کرنا شروع کر دیتا۔ کیا وہ اپنے سوا کسیکو پڑہا لکہا نہیں سمجہتا یا یہ خبر نہیں کہ ہندوستان میں اور اخبار بھی ہیں۔ اوسکو اس امر کی خبر نہ تہی۔ کہ اوسکی قلعی کہل جائیگی ناظرین اگر آپ کسیکو یقین نہو۔ تو آدہ آنہ کا ٹکٹ بہیجکر ہمسے فریقین کے اشتہار منگا کر خود انصاف کرلیں۔ یا ہمکو بیرنگ پیکیٹ کی اجازت دیدیں اور صرف یہی نہیں کہ خود ہی دیکہکر اطمینان کرلیں بلکہ اخبار میں اپنی رائے منصفانہ ظاہر کرکے ہمکو ممنون کریں ہمنے کل اشتہارات آجتک مفت تقسیم کئے ہیں۔ [illegible] کہ اس دجالی فتنہ کے انسداد کے لئے چہوٹے چہوٹے ٹریکٹ برابر مفت تقسیم ہوں۔ مگر یہ کام ایک شخص نہیں کر سکتا ۔

اور اب ہم ایڈیٹر الحکم کی دیانت داری ظاہر کرتے ہیں ہمنے فریقین کے اشتہارات ایک معتبر مرزائی کے پاس کادیاں بہیج دئیے تہے اور پہنچنے کے بعد خط بھی آیا تہا۔ جو کہ موجود ہے مگر پرائیویٹ خطوط کا تمام شایع کرنا تہذیب اور دیانت کے خلاف ہے۔ ورنہ ہم ظاہر کر دیتے۔ جبکہ کادیاں اشتہار پہنچ گئے۔ تو ایڈیٹر الحکم نے ضرور دیکہے ہونگے۔ اگر نہیں دیکہے تو رائے کس امر پر اور کیونکر دیتا ہے۔ اور جب اوس نے اشتہار دیکہکر رائے دی تو ہم بجز اسکے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین پڑہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ایڈیٹر مذکور کی سادگی تو دیکہو کہ اپنی طرح گورنمنٹ عالیہ کو بھی سادہ لوح سمجہتا ہے۔ آزادی کے قانون سے ناواقف محض نا واقفی سے جو لکہتا ہے کہ مقامی حکام سے اطلاع کرنا چاہئیے۔ اوسکو اتنی بہی خبر نہیں۔ کہ مذہبی خیالات مہذبانہ طریقہ سے بذریعہ اشتہار یا اخبار کے شایع کرنا جرم نہیں اور اگر ہے تو تمام دنیا کے لیڈر اور واعظ مجرم ہیں اور سب سے اول اسکا پیر علیہ ما علیہ۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ اس نے ایسی محدود قابلیت پر [illegible] جسکے فرائض علیحدہ ظاہر ہیں۔ اپنے ہاتہ میں کیوں لئے ہیں۔ اس نے مقامی حکام یا گورنمنٹ کو ایسا بیخبر سمجہہ رکہا ہے کہ ضلع شاہجہانپور اور دور دور اکثر شہروں میں ۷-۸ اشتہار تقسیم ہوں اور حکام کو خبر نہو۔ اللہ اللہ گورنمنٹ عالیہ اتنی بڑی سلطنت کا انتظام ایڈیٹر مذکور کے بہروسہ پر کر رہی ہے۔ کہ حضرت اپنے پرچہ میں خبر دیں تو ہو ورنہ وہ بیخبر رہے۔ مگر ہم ایڈیٹر صاحب کی منشاء اچہی طرح سمجہہ گئے غالباً غرض یہ ہے کہ کوئی مرزائی اپنا سر پہوڑ کر یا کوئی حرکت کرکے جہوٹے دعوی پر چند علماء اسلام کو پہانس لے۔ مگر یہ اس خیال خام سے ہاتہ دہو رکہے ایسا نہو۔ کہ اولٹی گلے آنتیں پڑجائیں۔ کیونکہ بے قصور پہانسنا مذاق نہیں ہے۔ اگر فی الحقیقت ایڈیٹر صاحب کا یہی منشاء دلی ہے جو کہ ہمنے اپنے قیاس سے ظاہر کیا۔ تو اس نے لکہنے کی ناحق تکلیف گوارا کی اوسکے گرو گہنٹال مرزائے کادیاں کی کہوپڑی مبارک ایک الماری کے تختہ سے زخمی ہو گئی ہے۔ اونکو سیرنگ شاہجہانپور بہیجکر کسی چوکہ او پر والا ہوتا۔ دعوی کرا دیا ہوتا تاکہ ہزار دو ہزار نکل جاتے۔ مگر یہ کام اہل علم کا نہیں۔ البتہ اوباش ایسا کیا کرتے ہیں۔ غالباً ایڈیٹر صاحب کا ایسا خیال ناقص نہ ہوگا۔ اب ہم اخیر میں مرزا کادیانی سے اوسکے سر پہوٹنے پر ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ مگر اس عمر میں غریب پر خدائی غضب نازل ہوگا۔ جو کہ مولانا رشید احمد صاحب [illegible]

کی نسبت مرزا قادیانی کی کھوپڑی میں خیالات توہین آمیز بھرے ہوتے تھے اسیطرح اللہ تعالیٰ نے اپنا غضب اوسپر نازل کرکے کھوپڑی پیالہ دو ہے اگر جیب کبھی وہ باز نہ آیا۔ اور ایک مضمون اسی اخبار میں ایک اور نشان ظاہر ہوا کی سرخی سے لکھکر ہی مارا۔ اور اُس میں مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرنے پر خوشی ظاہر کرکے یہ ظاہر کیا۔ کہ مولانا صاحب کو ۲۴ روز قبل زمانہ سانپ نے کاٹا تھا۔ اُسی سے آپکا انتقال ہوا ساون کی اخبار میں طرح طرح کی تعریف ہوئی تھی۔ مگر وہ امر تھا۔ کیونکہ موعود اور خدا کے مرسل کو اس نے باوجود زمانہ پانے کے نہیں پہچانا اور محروم گیا۔ اور نہ خود ہی گمراہ گیا بلکہ بہت سے اوسکی وجہ سے حجاب میں پڑے رہے امید کہ اوسکی موت سے اور لوگ عبرت حاصل کرکے خدا کے راستباز اور مرسل کو مان لیں۔ اس لغو اور بیہودہ دعویٰ پر دو بیجا اور پوچ دلیلیں لکھی ہیں اوّل یہ کہ مرزا کو الہام ہوا تھا تخرج الصدور الی القبور یعنی جو لوگ بڑے بڑے مسند نشین اور اکابر قرار دئے گئے ہیں وہ قبروں کی طرف نکالے جائینگے۔ کیا مطلب کہ بڑے بڑے بزرگ اور صاحب وجاہت جو بنے ہوتے ہیں وہ عنقریب مرنے والے ہیں جیسا کہ مولانا سید نذیر حسین اس پیشگوئی کا مصداق ہوا۔ اسیطرح رشید احمد صاحب بھی اسکے مصداق ٹھیرے۔ دلیل دوم مولوی رشید احمد صاحب کی موت ایک اور پہلو سے بھی نشان عظیم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انجام آتھم میں جو لوگ مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا۔ ان میں سے مولوی رشید احمد صاحب بھی ایک تھے۔ اور اس مباہلہ کا نتیجہ بہ مندرجہ ذیل پہلے قرار دیتے تھے۔ کہ کوئی اندھا ہو جاوے اور کسیکو مجنوں۔ اور کسیکو مفلوج اور کسیکو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ کا شکار بنا وغیرہ الی آخرہ۔ دعویٰ کی نسبت عرض یہ ہے کہ اسیطرح دوسرا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ افسوس ہے مرزا قادیانی پر کہ باوجود اپنی جہالت کے مولانا صاحب کی شان کو نہ پہچانا۔ اور محروم رہا اور نہ خود ہی گمراہ ہوا۔ بلکہ ہزاروں جاہلوں کو گمراہ کر گیا۔ امید ہے کہ لوگ اسکے سر پھوٹنے سے عبرت حاصل کریں۔ ان کی بابت علمائے اسلام کے پہلے ہی سے تحریریں اور الہام تھے کہ یہ ذلیل و خوار ہوگا لیکھ لڑکے کی بجائے دختر ہوئی۔ پھر وہ کا مرا۔ مقدمہ میں ذلیل ہوا۔ اب مولانا صاحب کی شان میں بے ادبی کی۔ تو سر پھوٹ گیا۔ وغیر ذالک۔ اب دلیل اوّل کا حال ملاحظہ ہو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بالکل بے معنی ہے۔ ایسا غیر فصیح کلام ایک ادنیٰ عربی دان بھی نہیں لکھ سکتا چہ جائیکہ خدا کلام ہو۔ اگر جملہ نو تخرج الصدور الی القبور میں الیٰ انتہائی غایت کیلئے ہے۔ تو معنے یہ ہوئے کہ نکالے جائیں گے بڑے لوگ قبروں کی طرف۔ اس سے موت کیا ثابت ہوئی۔ اب قبروں کی طرف جانا نکلا۔ اور اگر الیٰ کے تحت میں مفہوم قبور داخل کیا جاوے۔ یا الیٰ بمعنی فی یعنی ظرف کہا جاوے۔ تو تخرج صحیح نہ ہوگا۔ آخر اسکا مطلب کیا ہوا۔ کہ بڑے لوگ قبروں میں خارج ہونگے۔ ہاں بجائے تخرج کے تدخل ہو۔ تو صحیح ہو جائیگا۔ اسوقت میں یہ معنے ہونگے۔ کہ بڑے لوگ قبروں میں داخل ہونگے۔ ایسی حالت میں تخرج اور الیٰ دونوں خارج کرکے اس طرح لکھا جائے۔ تدخل الصدور القبور۔ تو البتہ درست ہو ہماری رائے میں ایک چھوٹے سے جملہ میں دو جگہ اصلاح دینا ایک فضول امر ہے۔ معنے ایسے کرنے چاہئیں۔ کہ الہام کے الفاظ میں کبھی اصلاح ہو۔ اور مطابقت بھی ہو جاوے۔ تو اسکے معنے ہمسے سنئے الی بمعنی من کر لئے جائیں۔ تو معنے یہ ہوں گے۔ کہ بڑے بڑے لوگ قبروں سے نکلینگے۔ یعنے دنیا جو تنگ و تار مثل قبر کے ہے اُس سے بڑے لوگ نکل کر یعنے مر کر حیات ابدی پائیں گے۔ ان معنوں سے مولانا سید نذیر حسین صاحب و مولانا رشید احمد صاحب رحمہم اللہ دونوں بزرگواروں کا مرنا صحیح ہے۔ مرزا بقول خود اپنا الہام سمجھنے میں قاصر ہے اس سے اجتہادی غلطیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیوں قادیانی صاحب الہام آپکا سمجھنے درست کیا۔ شاگردی میں بٹھالی داخل کرو۔ تو نئے نکات بیسیوں بتادیں۔ قطع نظر اعتراض بالا کے غیر فصیح ہونا کوئی باطل نہیں کر سکتا۔ ہمکو مرزا کی حالت پر بار بار افسوس آتا ہے کہ اسکو شیطان نے کیسا گمراہ کر رکھا ہے اور مریدین پر بھی حیرت ہے کہ وہ ایسی لغو باتیں بھی بیشک تسلیم کر لیتے ہیں کیا انہیں کوئی بھی پڑھا لکھا موجود نہیں آخر خیال تو فرمائیے کہ کیا بات ہے۔ کہ بڑے لوگ مرینگے۔ کیا دنیا میں بیہودہ طبع لوگ نہیں مرتے کیا یہ بات اگر کوئی لال بیگی بھی کہدے۔ تو کیا اسکی یہ بات ہر منٹ پر پوری نہ ہوگی اس میں عجیب بات کونسی ہے ہمکو خیال نہیں ہے ہم نا تو سمجھتے ہیں وہ اپنا الہام خان بہادر جناب ڈپٹی محمد برکت علی خان صاحب شاہجہانپوری کے مرنے پر چسپاں کرتے تو کیا ہوتا۔ کہ اگر مرنا ہی باعث تصدیق و تکذیب ہے۔ تو قادیانی پرچہ الحدیث والحکم وغیرہ دیکھکر شمار کرو کہ اسکے کتنے مرید طاعون (حسبی اسکا دعویٰ تھا کہ میرا کوئی مرید نہیں مریگا) اور غیر طاعون سے مرے ابھی حال میں ایڈیٹر البدر مرزا کا خاص چیلا طاعون میں مرا ہے

ahmadimuslim.de

فتوےٰ

س نمبر ۹:- بعد انتقال کے اولیاء اللہ بالخصوص رسول اللہ صلعم خواب میں نظر آتے ہیں۔ تو اُن کی روح مع جسم کے یا صرف روح دکھلائی دیتی ہے۔ جواب بموجب حدیث وقرآن۔ (فیاض الدین از دہلی)

ج نمبر ۹:- اس کی کیفیت مفصل قرآن وحدیث میں میری نظر سے نہیں گزری صرف اتنا دیکھا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے جو شخص مجھکو خواب میں دیکھے وہ سمجھے کہ واقعی مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام بزرگان کی شبیہ اور تمثال نظر آتی ہے وہ خود نہیں واللہ اعلم

س نمبر ۱۰:- اکثر زندہ شخص خواب میں معلوم ہوتے ہیں اور اُن سے گفتگو اند خواب کے ہوتی ہے۔ تو کیا راز؟ جواب بموجب قرآن وحدیث۔ (سائل ایضاً)

ج نمبر ۱۰:- جواب مذکور ایضاً

س نمبر ۱۱:- ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہوا جسکے تین لڑکے ایک دختر ہیں۔ متوفیہ کا روپیہ وغیرہ خاوند کی ملکیت ہے۔ یا بچوں کا بھی حصہ ہے اگر حصہ ہے۔ تو خاوند بچوں کا حصہ کسقدر۔ جواب بموجب قرآن وحدیث (ایضاً)

ج نمبر ۱۱:- اٹھائیس حصے کرکے بتفصیل ذیل تقسیم ہونگے۔

۲۸ حصے

زوج	لڑکے ۳	لڑکی
۷	۱۸ - فی لڑکا ۶	۳

س نمبر ۱۲:- مثلاً نماز ظہر کی جماعت کے بعد ایک شخص آیا اور اسکے ساتھ بموجب حدیث شریف بغرض ثواب پہنچانے جماعت کے شریک ہوا۔ تو اس صورت میں وہ شخص (جو شریک جماعت ہوا) اپنی دو سنتیں مجرا کر سکتا ہے یا نہیں جواب بموجب قرآن وحدیث۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۲:- نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو نماز اُس نے مع امام کے پڑھی تھی وہ فرض تھی وہ نفل ہو گئی سنتوں کی جماعت نہیں ہوتی۔

س نمبر ۱۳:- مثلاً نماز مغرب کی جماعت کی ایک رکعت ہو چکی ہے۔ اسی اثناء میں چند آدمی آکر شریک جماعت ہوئے۔ مسبوق نمازیوں میں سے ایک شخص آئے ہوئے کا امام بن سکتا ہے یا نہیں۔ جواب قرآن وحدیث سے ہو۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳:- مسبوق کی امامت کی نسبت گزشتہ اخبار میں ہو چکا ہے کہ قیاساً جائز ہے۔

س نمبر ۱۴:- نماز میں کسی شخص کا وضو ٹوٹ جاوے تو دوبارہ وضو کرکے از سر نو نماز پڑھے یا جہاں سے وضو ٹوٹا۔ اُسی موقع سے نماز کی بناء قائم کرے۔ جواب حدیث سے ہو۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۴:- اس میں اختلاف ہے کہ نماز پڑھی ہوئی پر بنا کر سکتا ہے یا نہیں حنفیہ کہتے ہیں کر سکتا ہے دیگر علماء کہتے ہیں نہیں ایک حدیث بنا کرنے کی بھی آئی ہے مگر ضعیف ہے سر نو پڑھنے کی قوی ہے۔ سر نو نماز کا پڑھنا حنفیہ کے نزدیک بھی اولیٰ اور بہتر ہے پس ایسا ہی کرے کہ اختلاف سے نکل جاوے۔ اگر کوئی شخص پہلی نماز ہی پر بنا کر لے تو بھی چونکہ مسئلہ اختلافی ہے کسی حرام کا مرتکب نہ ہوگا۔

س نمبر ۱۵:- کوئی شخص اپنی بیوی کو بخوشی دو صد یا کم و بیش کا زیور بناکر عرصہ دراز میں بوجہ کسی تکلیف یا اپنی خوشی سے دوسرا نکاح خاوند نے کر لیا جدید بیوی کو سابقہ بیوی سے نصفا نصفی زیور تقسیم کرکے دینا چاہتا ہے سابقہ بیوی زیور دینے سے انکاری ہے اور کہتی ہے ملکیت میری کا زیور ہو گیا جبکہ خوشی سے مجھکو دیا۔ تو آیا خاوند کی ملکیت کا زیور ہے یا سابقہ بیوی کا حق خاوند کو زیور لینے کا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵:- اگر زیور بہ نیت زینت دیا ہے اور ہبہ نہیں کیا۔ تو خاوند کا ہے اور اگر بہ نیت ہبہ دیا ہے۔ تو عورت کا ہے اسکی تحقیق خود ان کی نیت اور بتانے سے ہو سکتی ہے۔

س نمبر ۱۶:- ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دینی چاہتا ہے جو کچھ زیور بیوی کو پہنا دیا گیا ہے۔ اسکا روپیہ مہر علی میں خاوند مجرا کر سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۶:- اگر مہر صرف نقدی روپیہ ٹھہا تھا۔ تو مجرا کر سکتا ہے اور اگر نقد روپیہ کیساتھ کچھ زیور بھی مقرر ہوا تھا۔ اور وہ زیور یہی ہے تو پھر اس سے الگ ہوگا گو عرف شرع میں سب مہر ہی ہے اُسکو نہیں کر سکتا۔ (ہمارے ہاں یہ دستور ہے کہ نکاح کیوقت لڑکی کی طرف سے لکھا یا جاتا ہے۔ کہ مثلاً مبلغ چار سو مہر دو سو کا زیور۔ ایک سو کے کپڑے۔ بعض قوموں میں ایسا نہیں کرتے بلکہ صرف اتنا ہوتا ہے۔ کہ بعوض مہر دو سو نکاح کر دیا۔ زیور الگ نہیں کہا جاتا سو اگر صورت اول ہے۔ تو زیور بھی چونکہ خاوند کے ذمے ہے اسلئے مہر میں مجرا نہ ہوگا۔ اگر صورت ثانی ہے۔ تو مجرا ہو جائیگا۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

شاہزادہ صاحب ... ۲۲ نومبر کو ... تک بیکانیر رہینگے۔ ۲۴ نومبر سے یکم دسمبر تک ... پور ۲ سے ۴ دسمبر تک پشاور ۵ سے ۷ تک راولپنڈی ۷ دسمبر سے ۱۰ تک جموں ۱۱ دسمبر امرتسر - ۱۲ سے ۱۵ دہلی - ۱۶ سے ۱۹ تک آگرہ - ۲۰ سے ۲۵ گوالیار - ۲۶ ... ۲۸ لکھنؤ ۲۹ دسمبر سے ۶ جنوری تک کلکتہ ۷ و ۸ جنوری دارجیلنگ ۹ - کلکتہ ۱۰ سے ۱۲ تک ... ۱۳ سے ۱۵ تک رنگون ۱۶ ... ۲۰ سیر دریا - ۲۱ جنوری رنگون ۲۲ و ۲۳ جہاز پر ۲۴ سے ۲۸ مدراس ۲۹ جنوری سے ۴ فروری تک میسور ۵ سے ۷ تک بنگلور ۸ سے ۱۵ تک نظام حیدرآباد - ۱۶ فروری ریل میں سفر - ۱۷ فروری اور ۱۸ و ۱۹ بنارس ۲۰ سے ۲۴ فروری سے ۴ مارچ تک نیپال ۵ مارچ علیگڑھ ... ۹ مارچ شملہ ۱۰ اپریل ... ۱۲ سے ۱۶ کوئٹہ ۱۷ سے ۱۸ کراچی - ۱۹ مارچ کو کراچی سے انگلینڈ کو روانگی۔

لڑکانہ علاقہ سندھ میں جہاں آنکھوں نے ... مسلمانوں کو مرتد بنایا تھا علماء اسلام کی کوشش سے ۹۹۵ تک نو مسلموں کی تعداد پہنچ چکی ہے اور ہنوز سلسلہ جاری ہے۔ الحمد للہ

انجمن اسلامیہ ہردوئی کی کمیٹی ... ۱۶ اکتوبر سے ۱۲ نومبر تک ... کس مرد و عورت مسلمان ہوئے۔ خدا ... انجمنوں کو ترقی دے آمین۔

یورپ کی سلطنتوں نے متفقہ نوٹس سلطان المعظم کو دیا ہے کہ یا تو صوبہ مقدونیہ کا مالی انتظام ہمارے سپرد کرو یا جنگ (خدا شر سے بر انگیزد کہ خیر ما در آں باشد) واہ رے یورپ تیرا انصاف کے کیا کہنے ہیں۔

کجکلاہ شاہ ایران نے ملک میں انوار علم پھیلانے کیلئے ملک فرانس سے چہ عالم مختلف قسم کی تعلیم دینے کے واسطے بلوائے ہیں انہیں سے دو علم طب اور تشریح اعضاء کی تعلیم دینگے۔ اور دو شخص ملکی محکموں میں اور دو باقی فوجی محکمہ میں مامور ہونگے۔ ان لوگوں سے تین سال کی ملازمت کا اقرار لے لیا گیا ہے۔ (خدا کی شان مسلمان اب کوئی ایسا نہیں ملسکتا)

تفلس علاقہ روس ... کے گورنر جنرل سے ایک اخلاقی مجلس قائم کرنیکی اجازت مانگی جسکے مقاصد و اغراض سے حاکم کو واقف کیا گیا تھا گورنر نے عنقریب بہ غور کرنے کے بعد اجازت دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس انجمن کا منشاء یہ ہے کہ ... پڑھے لکھے لوگ جمع ہوکر مسلمانوں کی فلاح کی تجویزیں سوچیں (جیسے ندوۃ العلماء کا دعویٰ تھا)

حاجی ... سلیمان ... مشہور روسی مالدار ... نے شہر ... میں ... مدرسہ خاص اپنے خرچ سے قائم کیا ہے اتنا دینا لائق سمجھے ہیں ایک سو دس طالب علم اسوقت درج رجسٹر ہیں انکے علاوہ انہوں نے ایک مجلس کی درخواست علوم دینیات کی تعلیم وغیرہ کا کام کرنے کیلئے قائم ہوگی۔ پندرہ سو روپیہ جیب خاص سے اور چالیس ہزار روبل اپنے دیگر عزیزوں کیطرف سے عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (غنیمت ہے)

لاہور کے سبزی فروشوں نے ایکا کرکے کام بند کر دیا۔ وجہ یہ کہ پہلے میونسپلٹی بعد بکری کے ان سے محصول لیتی تھی اب فروخت سے پہلے لینے لگی (کہیں سہارنپور کے لقر قصابوں کا سا ایکا نہ ہو)

حضور نظام کی قلمرو میں عیسائیوں کے ... دن کی طرح عید کی تعطیل آٹھ روز تک دیجایا کریگی (دیکھیں نہ ہو جسکی لاٹھی اوسکی بھینس)

گورنمنٹ نظام (حیدرآباد دکن) دو طالبعلموں کو وظیفہ دیکر انجینرنگ کالج پونا میں بھیجنے والی ہے

ریلیو ... سے کانفرنس آئندہ میں دو باتوں پر خاص بحث ہوگی ایک زنانہ ... مقرر ہونے پر دوسری عورتوں کے امن و حفاظت کے متعلق (بہت مناسب)

اشاعت اسلامیہ کالج لاہور کے خرچ کا تخمینہ ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ ہے اسکے علاوہ ایک مسجد بھی بنائی جائیگی۔ کمیٹی نے سب سے بہتر نقشہ پیش کرنیوالے کیلئے پانسو روپیہ انعام تجویز کیا ہے

شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی نے امیر صاحب کابل سے درخواست کی ہے کہ ... کے مرنے کے بعد بھی پچاس روپیہ ماہوار کا وظیفہ انجمن حمایت اسلام کی جماعت حفظ قرآن کے نام جاری رہنے کی منظوری دیجاوے۔

لاہور میں حضور پرنس آف ویلز کے استقبال کی تیاریوں کے لئے بقیہ چندہ فراہم کرنے کا جلسہ ہوا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر خود چندہ لکھتے جاتے تھے تین ہزار سے زیادہ چندہ لکھا گیا۔ سب رقموں کو ملا کر ۳۰ ہزار کی رقم پوری ہو جانا کچھ بات نہیں ... بادشاہ ... دوروں میں سب رعایا مال ... جاتی

دی ملسبیٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معزز ین ملک! آجکل آپکو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ ملسکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں افسوس کہ آجکل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہے اور ہمارے کام میں یہ خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں! ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور ہمیشہ ہی عمدہ مال منگا کر باہر بھیجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداراں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جنہیں ہمارا معاملہ ہے۔ وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعائیت:۔ ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنے بجائے ۳ کے فی انچ ۲ کردی ہے یہ اسلیئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی لبیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعائیت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہائت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداراں ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ						
	۳۳ انچ	۳۰ انچ	۲۸ انچ	۲۴ انچ	۲۲ انچ	۱۸ انچ	۱۶ انچ
قیمت رعائتی	للعہ	ہیے ۱۲	ہیے	ہے	عہ/	عہ/ ۲	عا

نوٹ:۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

مجرب دوائین

عرق ماءاللحم انگوری دو آتشہ } یہ عرق البیی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلی درجہ کی مقوی۔ مشہی مصفی خون۔ مقوی ہاضمہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں یہ عرق اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا تمام بدن اور مفرح القلوب بھی اعلے درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل (عہ) پوری بوتل عا/ تین بوتل صہ/ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عہ

طلاء } جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب اپنی کمزوری کو مست کا سا خیال کرتے ہیں اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو جاتا ہے ہمراہ ہماری لائیف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ

جواہر ہاضمہ } اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی آزمائش ضرور فرماویں بفضلہ تعالی کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲ اولنس عہ

لائیف پلز۔ حبوب حیات } اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا لطف اٹھاویں سچ مچ جیب میں رکھیں لائیف پلز کا تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہوجاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت سیلان البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں (عہ)

جوہر مصفی خون:۔ } فسادات خون۔ تر و خشک خارش خنازیر بھگندر پھنسی۔ پھوڑہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنیسے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے فی شیشی خورد عہ کلاں عا

سرمہ عزیزی } اسکی ایک ایک سلائی آپکو کیمیائی اثر کے سبب پچیپا۔ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ سرمہ کا خالص سرمہ فی تولہ (صہ)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

مہتمم (مولوی فضل حق) مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار هدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث سے چھپکر شایع ہوتا

R.G.L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

اہلحدیث

امرتسر ۱۱ شوال المکرم ۱۳۲۳ھ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار هذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	صہ
رئیسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	ہے
چھ ماہ کیلئے	عہ
ممالک غیر سے	سے

قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بھی ۱/ پر چھپ سکتا ہے۔ بیرنگ ڈاک واپس ہوگی۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

تمام خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے۔

سلطان المعظم دول یورپ سے کیوں نہیں ڈرتے

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست

آجکل اخباروں میں بڑی چرچا ہو رہی ہے۔ کہ دول یورپ (آسٹریا روس فرانس انگلستان) نے سلطان المعظم پر دباؤ ڈالا ہے۔ کہ مقدونیہ کا مالی انتظام ہمارے سپرد کیا جاوے کیونکہ وہ عیسائی رعیت ہے۔ مگر سلطان المعظم نے ان کی دھمکی کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ طیار ہو جاؤ۔ اسپر لوگ متعجب ہیں کہ سلطان المعظم باوجود یکہ اکیلا ہونے کے کیوں یورپ کے ایسے دباؤ سے بھی نہیں دبتے۔ کوئی تو اسکی وجہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ ترک آجکل بڑا مضبوط ہے ترکی کی سلطنت وہ نہیں جو اس سے دس سال پہلے تھی گو کہ اسکی

وجہ بتلاتے ہیں کہ سلطان المعظم کی ذاتی شجاعت اسکی باعث ہو۔ کوئی کہتا ہو کہ جرمنی کی دوستی پر بھروسہ ہے۔ غرض جتنے منہ اوتنی باتیں مگر اہلحدیث کی رائے میں وہی وجہ صحیح ہے۔ جو خدا کی پاک کتاب قرآن شریف نے بتلائی ہے یعنے یہ کہ عیسائیوں کا باہمی اتفاق نہوگا۔ غور سے سنئے!

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ پ ۶ ع

یعنے عیسائیوں سے ہم (خدا) نے وعدہ لیا تھا۔ پھر وہ دونوں اس وعظ و نصیحت سے جو ان کو کی گئی تھی۔ بہت سا حصہ بھول گئے۔ پس ہم نے اون میں قیامت تک بغض و عداوت ڈالدی ہے۔

اس آیت کا مطلب صاف ہے۔ کہ بحکم خداوندی عیسائی دنیا کبھی کسی کام پر جمع نہ ہوسکیگی۔ چونکہ سلطان المعظم مسلمان ہیں۔ قرآن خواں ہیں بلکہ عالم ہیں۔ اونکو اس آیت قرآنی پر بھی نظر ہے۔ اور ایمان ہے۔ اسلئے وہ یورپ کی گیدڑ بھبکیوں سے جو چار پانچ سلطنتیں ملکر بھی دیتی ہیں نہیں ڈرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ

تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ

(ظاہر میں تو جمع ہیں۔ مگر دل ان کے الگ الگ ہیں) ہمارے مسلمان بھائی جو ایسی خبروں سے پریشان ہوکر دست بدعا ہوتے ہیں۔ اونکو بھی چاہئے کہ آیت موصوفہ کو بنظر رکھیں۔ ہاں دعا میں جد و جہد بیشک کریں اور ان الفاظ سے کریں۔ کہ

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَامْكُرْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَا
رَبَّنَا أَنْتَ وَلِيُّنَا لَا وَلِيَّ لَنَا إِلَّا أَنْتَ

(خدا کی باتیں خدا ہی جانے)

ہر چند کہ خداوند تعالیٰ کی پاک کتاب نے صاف صاف لفظوں میں فرمادیا ہے کہ خدا کی ذات کے سوا کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتا تاہم مخلوق اپنے معمولی سے ناقص علم پر ایسی نازاں ہوتی ہے۔ کہ بالکل صحیح قابل اعتقاد جانتی ہے۔ عموماً خبریوں کا اب کی دفعہ اتفاق تھا۔ کہ عید الفطر بدھ کے روز ہوگی اس خیال نے یہانتک اثر کیا تھا۔ کہ عموماً مسلمان بھی یہی سمجھ بیٹھے تھے مگر آخر بات کیا ہوئی؟ کہ ایک دو نہیں سینکڑوں شہادتیں مختلف مقامات پر پہنچیں۔ کہ چاند دوشنبہ کو دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ پنجاب میں عموماً عید سہ شنبہ (منگل) کے روز ہوئی۔ عید کے روز تو عموماً ہندو ہنستے تھے کہ مسلمان بھی عجیب پرکالے ہیں باوجودیکہ دوج نہیں لگی۔ مگر ان کو چاند نظر آگیا۔ کوئی کہے۔ فلاں رئیس کی بیوی نے دیکھا ہے۔ کوئی کہے فلاں مسلمان کی لڑکی نے دیکھا ہے۔ مگر جب دوسری شب ہوئی۔ تو چاند کی کمیت اور کیفیت دیکھکر سب مان گئے کہ ہاں واقعی سچ ہے۔

بھٹکتے پھرتے ہیں اُسکی راہ میں ہزار عاقل پنڈت کروڑوں سیانے
نظر دیکھا جو غور کرکے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ہماری ناک

(ماخوذ از عصر جدید)

ہمارا روئے سخن اس "ناک" کی طرف نہیں۔ جو کسی کے "صحیفۂ رخ" پر "بینی" کہلاتی ہے بلکہ یہاں ایک موہوم اور دماغی "ناک" سے بحث ہے۔ جو اگرچہ وجود فی الخارج نہیں رکھتی۔ مگر ہے سچ مچ کی "ناک" سے زیادہ نکیلی اور نازک۔

جس طرح "کمر یار" کو یار لوگوں نے بناتے بناتے اتنا بگاڑا۔ کہ اسکا وجود عدم سے جا ملایا۔ اسیطرح ہماری بے مغزی۔ نالائقی۔ بیہودگی اور عاقبت نااندیشی نے اس بیچارے کا یہ بت بنا کھڑا کیا۔ "کمر یار" کو تو اگلے۔ "آن" پیدا کرنے کے لئے شاعروں کا زور تخیل جانب عدم کھینچے لئے جاتا تھا۔ اور اس "ناک" کی بدولت "آن" کے نہ جانے دینے کے خبط میں ہم اپنے ہاتھوں منہ کے بل تباہی اور افلاس کے گڑھے میں آگرے۔ زر۔ زیور۔ زمین سب کھو بیٹھے مفلس۔ قلاش۔ نادار ہوگئے۔ بھیک مانگنے لگے۔ اور مرنے کے قابل نہ رہے۔ مگر بلا سے بے غیرتی وہیں پڑے "ناک" "ناک" پکار رہے ہیں۔ نکلنے کی فکر نہیں۔ مگر "ناک" کا سودا سر میں اسی طرح موجود ہے۔

ہماری حالت اس بدمست کی سی ہے۔ جو سر راہ کیچڑ میں لت پت دنیا و مافیہا سے بیخبر پڑا ہو۔ بے درد راہرو اسپر پھبتیاں کہتے ہنستے گزر رہے ہوں اور اُسے جب کبھی ذرا ظاہر ہوش آتا ہو۔ جام ہی جام پکارتا ہو۔

ahmadimuslim.de

باپ کا انتقال ہوا۔ اور نہیں تو ناک تو کٹ گئی۔ بیٹے کا بیاہ رچایا۔ اور ناک کی سوجھی۔ جائداد بیٹ جائے۔ مکان کے ٹکڑے ہو جائیں۔ رہنے کو جھونپڑا نہ رہے بلا سے۔ مگر ناک تو ہاتھ سے نہ جائے۔ کوتاہ نظری کو تو ہمیشہ سے ناک ہی سے آگے کچھ سوجھتا ہی نہیں!

دو پیسوں کی جگہ اگر چار نہ خرچ کریں۔ تو ہماری ناک نہیں رہتی۔ اور ہر کسی کو تو سوجھی ہی ادھر ناک تو کٹی۔ ناک نہ ہوئی پانی کا بلبلا یا دلی والوں کی کشش کی گویا ذرا دامن نسیم چھوا۔ یا او نگلی کا پھول لگا۔ اور کہیں نہ تھی۔

میرے ایک دوست فرماتے تھے۔ کہ ان کے شہر کے ایک صاحب کسی کی دیکھا دیکھی عشرہ محرم میں بطور نیاز لوگوں کو کھانا کھلانے لگے۔ ابتداءً تو کچھ اہتمام تھا۔ مگر پھر بہشتی بھول گئے اور کھانے کی یہ کیفیت کہ بغیر پانی کے حلق سے نیچے نہ اترا کرے۔ ایک بار کھانے میں کسی نے شکایت کی تو ایک ظریف بولے۔ کہ میاں جانتے نہیں یہ تبرک ہے اور تبرک آنست کہ از حلق فرو نرود۔ خیر یہ تو ایک لطیفہ تھا۔ آگے سنئے کہ یہ نو دولت صاحب اب کبھی کبھی اس رسم نیاز کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن نہیں چھوڑ سکتے اور فرماتے ہیں کہ کبھی ہم چھوڑ تو دیں۔ مگر ناک نہیں رہتی۔ دنیا کیا کہیگی۔ اسلئے لکیر پیٹے جاتے ہیں۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کس قدر لغو حرکت ہے کیا ایمان واعتقاد ہے۔ دین و مذہب کے معاملات میں دنیا کی لعن و تشنیع کا کیا خوف اول تو انسان بے سوچے سمجھے ایسی حرکت ہی کیوں کرے خصوصًا ایسے کاموں میں چاہئے اخلاص وعقیدہ۔ جب یہ نہیں تو کچھ نہیں۔ الاعمال بالنیات کوئی ان بزرگوار سے پوچھے۔ کہ حضرت آپ کو کسے نفل کا ثواب ہوا۔ گھر سے روپیہ خرچ کیا۔ اہتمام والنصرام کی تکلیف برداشت کی اور جو کچھ کیا۔ صرف نام و نمود کو۔ پھر آپ اللہ میاں سے چاہتے کیا ہیں؟ ہائے ہماری عاقبت نااندیشی اور حق ناشناسی کا برا ہو۔ جس نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا۔ ازیں سو رانده ۔ وزاں سو درمانده ۔ اور یہ صرف ایک مثال ہے ممکن ہے بیسیوں سینکڑوں جاہل ایسا ہی کرتے ہوں۔

کیا بھیڑیا دھسان خلقت ہے۔ تباہ ہوئی جاتی ہے۔ لٹتی پٹتی ہے۔ مرمٹی ہے۔ مگر اپنی واہیوں سے باز نہیں آتی۔ اسلاف کا سا تقدس نہیں۔ اپنی حالت پر نظر نہیں۔ مگر فکر یہی ہے کہ رسوم شادی غمی پر کوئی دقیقہ بیہودگی اوٹھا نہ رکھا جائے۔ زمین خالصے لگتی ہے زیور بک گئے ہے۔ مکان رہن ہو چکا ہے۔ مگر خوش ہیں۔ کہ ناک تو رہی

اگر فرزند رشید کی شادی ہے۔ تو ابا جان فرماتے ہیں۔ بیٹا لائق ہوگا۔ اور پیدا کر لیگا۔ نہیں تو اپنی آپ بھگتیگا۔ یہ چیزیں تو دنیا میں آتی جاتی ہوتی ہیں۔ قبر میں تو کوئی ساتھ لے ہی نہیں جاتا۔ معقول!

اور بابا مر گئے۔ تو چھوٹے میاں۔ اگر مقدور سے زیادہ روپیہ فضول طور سے نہ اڑاویں۔ خلاف الصدق نہیں۔ نمودار نہیں۔ سعادت مند نہیں۔ ناک والے نہیں۔ چوری کریں ڈاکہ ماریں۔ دغا کریں۔ فریب کریں۔ قرض لیں۔ غرض جس طرح بن پڑے۔ روپیہ ہتھیاویں اور یہ ہولی کھیلیں اور منتظر ہیں۔ اگر کوئی تعریف کرے۔ تو بڑے ہی ناز و نیاز سے فرمائیں۔ جناب میرے پاس کیا ہے اور میں کس لائق ہوں۔ یہ تو جو کچھ ہے انہی مرحوم کا صدقہ ہے۔ بجا ارشاد ہے۔

خدا جانے یہ ناک کاہے کی ہے کہ زمین بکے۔ تو نہ انگل بھر اور بڑے ہی مکان کی رجسٹری ہو۔ تو اس میں ایک نئی آن نکلے۔ زیور کے کوڑی ہوں۔ تو اسکا حسن دوبالا ہو۔ بھیک مانگنے لگیں۔ تو اسکی شان میں فرق نہ آئے مگر ادھر ترک فضول کا خیال دل میں آیا۔ اور ادھر ناک کٹی۔

یہ ناک تو کیا ہے دشمن مادر زاد ہے کہ ہمیں دنیا میں فراغ بالی اور عقبیٰ میں خوشحال دیکھنا ہی نہیں چاہتی۔ اور ہم ایسے رسم و رواج کے بندے ہوئے ہیں کہ ذرا سی خلاف ورزی میں گویا کفر و بدعت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

خدا اور رسول خدا کی احکام کی خلاف ورزی ہو۔ تو ہو۔ نماز چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے۔ روزہ نہ رہے تو نہ رہے۔ زکوۃ نہ دیں۔ قرض نہ دیں۔ خمس نہ ادا ہو۔ تو نہ ادا ہو۔ اس سے ہمارے دین۔ ہمارے مذہب۔ ہماری عزت ہماری وجاہت میں کچھ نقص واقع نہیں ہو سکتا۔ مگر جہاں ہی کسی رسم فضول و مہمل کے چھوڑنے کا ارادہ کیا۔ گویا

گئے دونوں جہان کے کام سے ہم
نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

ہم اپنی اولاد کی شادی عموماً اس وقت دلی خواہش سے کرتے ہیں کہ وہ پھلیں پھولیں۔ پھولیں پھلیں اور آئندہ زندگی با آرام بسر کریں۔ کون باپ ہے جو اپنی اولاد کو خوشحال و شاد کام نہ دیکھنا چاہتا ہو۔ اور حتی الامکان اسکی آسائش کا سامان مہیا نہ کرتا ہو۔ مگر شادی بیاہ کے وقت اندھی تقلید سے ایسی فضول

ahmadimuslim.de

رسمیں ادا کرتے ہیں کہ شرعاً جائز ہوتی ہیں نہ عقلاً اور نہ اخلاقاً میں پوچھتا ہوں کیا خواہ مخواہ رسوم و نام اور امیرانہ ٹھاٹھ سے شادی بیاہ کرنا ضروری ہے؟ اگر نہیں تو کیوں لنگوٹی میں پھاگ کھیلا جاتا ہے کیا فرض ہے کہ آپ جا بیاہ ہی جیسی شادی اولاد کریں؟ اگر نہیں۔ تو کیوں اثاث البیت تک نیلام کیا جاتا ہے؟ اور کیوں اپنے نور نظر لخت جگر کی آئندہ زندگی تلخ کی جاتی ہے۔ کیا ایک اولاد پھر اول یہ گوارا کر سکتا ہے۔ کہ شادی کرتے ہی کاسہ گدائی اسکے ہاتھ میں دیدیا جائے یعنی چھوٹتے ہی تنگ معاش ہیں اسکے دروازہ گری کر ڈیرہ ہو۔

نہیں تو الیسی سیکڑوں مثالیں پیدا ہیں۔ کہ ابا جان نے فرزند عزیز کی شادی تو بڑی ترک و احتشام اور بڑی شان و شکوہ سے کی۔ مگر بعد میں دلیا اسکی گلی گلی پھرتی اسوجہ سے کہ عاقبت نااندیشی کی تھی اور چادر دیکھکر پاؤں نہیں پھیلائے تھے بعض مثالیں الیسی بھی مشاہدہ میں آتی ہیں کہ کسی گھر میں آمدنی کے آم ہو کر روپیہ آن گرا اور باوجود سمیٹنے نہ سمٹا۔ تو فرزند رشید نے مٹھیاں بھر بھر کر اڑانا شروع کیا اور بڑے میاں کے چہلم تک ہاتھ جھٹک بیٹھے ؎

اگرچہ زنتو اندلیس تمام گشت

اور ایک چہلم پر ہی کو بس نہیں — تیجا ہی۔ دسویں شبرات کا حلوا اور خدا جانے کیا اور کیا واہی تباہی رسمیں ادا کرکے گنتی کے دنوں میں الیسے بیٹھے جیسے پورٹ آرتھر میں روسی جنرل سٹاسل۔

رہی نیاز نذر ہم کہتے ہیں۔ کہ محرم میں ہونی چاہئیے اور ضرور ہونی چاہئیے مگر کس طرح ہو خالصاً لوجہ اللہ بے ہنبت۔ منافست اور آرزوئے شہرت سے بالکل پاک۔ یہ نہیں کہ اگر نہ کی تو ناک کٹ جائے گی۔

حسین علیہ السلام نے حمایت اسلام میں وہ کام کیا۔ جو نہ آدم تا ایندم کسی سے نہ ہوگا۔ کیا کوئی نظیر الیسی ہے؟ پس نہیں الیسے معظم و برگزیدہ کائنات عالم کی یادگار ضرور قائم رکھنی چاہئیے۔ اور باحسن الوجوہ رکھنی چاہئیے۔

بلاتشبیہ عرض ہے کہ دیکھئے یورپ میں معمولی دنیا داروں کی یادگاریں قائم کیجاتی ہیں انگلستان میں مصنفوں کے مسودے بلکہ بعض کی جوتیاں تک عجائب خانوں میں تبرکاً محفوظ رکھی ہیں اور ان کو بڑی عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

حسین علیہ السلام نے تو وہ کام کیا ہے جو قیامت تک صفحۂ دنیا سے محو ہونیوالا نہیں سو یادگار تو بدرجہ اولیٰ قائم رکھنی چاہئیے مگر نہایت احتیاط سے کہ شرع

مقدس کی آنکھ میں خار کی طرح نہ کھٹکے لیئے فضول یا فضول الراقیہ کے اخراجات کی وجہ سے قرآن شریف کی مخالفت نہ ہو۔ اور اپنی حیثیت کا خیال رہے۔ اور سودی قرض نہ لینا پڑے الیسا ہی شادی اور غمی کے موقعوں پر احتیاط اور نیکی سے کام کرنا چاہئیے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم کچھ کھاؤ پیو مت۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روزہ رکھکر بیٹھ جاؤ۔ نہیں۔ کھاؤ۔ پیو۔ مگر حد سے نہ بڑھو۔ کیونکہ خدا بیشک حد سے گذرنیوالوں کو ناپسند کرتا ہے (قرآن)

خیرات کرو۔ مگر اسکا مصرف صحیح مشخص کرکے بغرض خدا کیلئے بدعت پرستی چھوڑ دو۔ وہ تو پیٹ بھرے کے چونچلے ہیں اسلاف جو کچھ کر گئے ہیں حکمت ہے کہ اسوقت کیلئے موزوں ہو۔ مگر اسوقت تو جھونپڑوں میں رہکر محلوں کے خواب دیکھنے کا مصداق ہے۔

کیسی ناک؟ اور کہاں کی شرم؟ یہ شرم نہیں بلکہ بیشرمی ہے۔ کہ گھر پھونک کر تماشا دیکھا جاوے۔ ذرا حمیت و غیرت سے کام لو۔ ذرا عقل و تمیز سے غور کرو۔ اخلاقی جرأت کے جوہر دکھاؤ۔ اور جہاں تک ہوسکے جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ۔ ورنہ یہ ناک تو آج نہیں کل۔ کل نہیں پرسوں۔ آخر ایک نہ ایک دن کٹ کر رہیگی۔ اور تمہیں دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہ چھوڑیگی فقط

سید علمدار حسین واسطی نیوتنی

فیصلہ آرہ

بھی کیا ہی ٹھیک مثل ہے کہ جسکا اثر دن بدن ظاہر ہوتا جاتا ہے ۲۷ رمضان کو جناب مولانا ابو سعید احمد اللہ صاحب امرتسری نے مجھے بلاکر فرمایا۔ کہ آج تم ہماری مسجد میں خطبہ پڑھاؤ۔ اور جماعت کراؤ۔ خاکسار نے کسیقدر تامل کے بعد منظور کیا۔ خطبہ میں امرتسر کے نزاع کے متعلق بھی کچھ بیان ہوا۔ فیصلہ آرہ کا بھی ذکر آیا۔ آخر بعد نماز مولانا ممدوح نے کمال دیانتداری سے فرمایا۔ کہ ہم تو مولوی ثناء اللہ کو اہلحدیث سے خارج جانتے تھے۔ مگر علماء آرہ نے جو علم و فضل اور دیانت و تقویٰ میں ہم سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ کر دیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ کی چودہ غلطیاں ہیں۔ مگر ان غلطیوں کی وجہ سے وہ خارج نہیں۔ اسلئے ہم بھی منظور کرتے ہیں سو دوسرے ہی جمعہ یعنی ۴ شوال کو چند معززین جناب مولوی عبد الجبار صاحب

ahmadimuslim.de

غزنوی کی مجلس میں گئے اور فیصلہ آرہ کا ذکر کیا۔ تو فرمایا کہ آرہ کیا ہے اور آرہ والے کیا ہیں ہم نہیں مانتے۔

آں صاحب آپ کیوں ماننے لگے۔ یہی تو علماء آرہ تھے جو عامر بن حبیب اربعین کا فتویٰ بغرض دستخط اُن کے پاس بھیجا گیا تھا۔ اور علماء آرہ کو ہی لکھا گیا تھا۔ اپنی اربعین کے متعلق [illegible] وہ قطعیت کا مسئلہ علماء کا ہے منتیں ہیں آپ کے قول کا کیا ہے۔ پس ان کی تنقیح آئندہ کبھی ہو گی تو میں گذارش کر دیتا ہوں۔

جناب مولانا [illegible] صاحب۔ جناب مولانا محمد بشیر صاحب۔ جناب مولانا رشید احمد صاحب مرحوم حضرات علماء دیوبند۔ جناب مولانا ابوعبید احمد اللہ صاحب۔ جناب مولانا محمد سعید صاحب بنارسی مرحوم۔ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب۔ جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب ٹونکی۔ جناب مولانا شیخ حسین صاحب عرب محدث بھوپال۔ جناب خلیفہ غلام علی صاحب امرتسری۔ (ان صاحب نے کہا تھا کہ اتنا اللہ کو مسلمانوں کی قبروں میں بھی نہ دفن کیا جائے۔ مگر پھر رجوع کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے دھوکا دیا گیا تھا۔ ان کی تحریر کلام المبین میں چھپ چکی ہے) یہ حضرات اربعین سے بالکل متفق نہیں ان کی تحریریں کلام المبین اور فیصلہ آرہ میں بھی چھپ چکی ہیں کہ مصنف تفسیر القرآن (خاکسار) اہلسنت اور اہلحدیث سے خارج نہیں۔ البتہ عرب صاحب کی تحریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ سو آج لکھتا ہوں۔

جناب ڈاکٹر ابو محمد جمال الدین صاحب پنشنر پشاوری اپنے خط (۹ جولائی ۱۹۰۵ء) میں لکھتے ہیں:۔

بھوپال میں آپ کی نسبت میں نے بروبرو مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی عرب صاحب سے دریافت کیا تو فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث سے ہرگز خارج نہیں۔ اور عبداللہ غازی پوری (مقید مصنف فیصلہ آرہ) ہمارے دوست ہیں۔ اور ان کی تحقیق پر ہم کو اطمینان ہے۔ (گویا یہ فیصلہ منظور ہوا۔ اسلئے شیخ صاحب ممدوح آرہ کے جلسہ پر خاکسار کے پیچھے نماز پڑھی) اس سے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

پس میری دانست میں ہندوستان و پنجاب میں بجز مولوی ابو محمد حسین صاحب و مولوی احمد اللہ صاحب آپ کے استاد کے آپکو کوئی اہلحدیث سے نہیں نکالتا۔

جناب مولانا ابوعبید احمد اللہ صاحب مدظلہ کی رائے تو اوپر لکھی گئی ہے کہ فیصلہ آرہ سے پہلے بھی یہ نہیں۔

ہمارے مولوی ابوسعید صاحب ہو وہ بھی اپنی تحریر مندرجہ اہلحدیث نومبر میں مان چکے ہیں کہ اگر مصنف سے میرا ثبوت کافی نہ ہو گا۔ تو میں فیصلہ شرعی سے اپنی دلیل اور اعتراض واپس لے لونگا۔ اور میرا منصف مولانا عبداللہ صاحب کی تحریر اہلحدیث مورخہ ۲ نومبر میں چھپ چکی ہے کہ مولوی صاحب کا ثبوت کافی نہیں۔ بس اب نزاع کیا رہا۔ اگرچہ یہ اسکے بعد بھی منصف مان لیں۔ تاکہ آئندہ کو۔

سوز تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اہلحدیث کے ناظرین وغیرہ ہم کو یہ خوب معلوم ہو گا کہ خاکسار تو اسی سے اس نزاع کو اپنے گھر کا جھگڑا سمجھ کر نپٹنے کی فکر میں رہا ہے۔ اسلئے میں یہی چاہتا رہا۔ کہ خانگی منصف ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے خارج کر دیں۔ تو میں رجوع کرونگا۔ اور اگر وہ داخل رکھیں۔ تو داخل رہا چاہئے۔ مگر افسوس کہ خوشی انکو طول ہی دیتے گئے خیر۔

نکتہ چیں کس لقب رحمت اوست

ایک اہم سوال:۔ خاندان غزنویہ کی اس تحریک کو محمود سمجھنے والے اہل علم سے میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ الیقین لایزول بالشک یعنے جس چیز کا وجود یقین سے ثابت ہو چکا ہو محض شک سے اوسکی نفی نہیں ہو سکتی۔ پس جبکہ آپ ہی کی اربعین کے مفتیوں میں سے اکابر مفتی صاف فرماتے ہیں۔ کہ مصنف تفسیر القرآن اہلحدیث سے خارج نہیں گو یہ انکا حکم آپ لوگوں کے نزدیک اربعین تو قطعی ہو مگر یہ قطعی نہ ہو۔ لیکن اربعین کے فتویٰ کو تو قطعیت سے خارج کرتا ہے جس سے میرا اخراج مشکوک ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے دخول یقینی تھا۔ پس وہ یقین اس شک بلکہ وہم سے کیونکر زوال پذیر ہو گیا۔

اگر ابھی نہ سمجھیں تو اس سے بڑھ کر خطا کیا ہے

لطیفہ:۔ ہم شوال یوم جمعہ کو جب صاحب عازم حج نے علماء امرتسر کی دعوت کی جس میں علماء اور خاندان غزنویہ سب سے پہلے موجود تھے خاکسار بھی پہنچا اور السلام علیکم کہکر بیٹھ گیا۔ کھانا کھانے کے بعد جب مولوی صاحب گئے تو خاندان

ahmadimuslim.de

سو سوفہ ہاتھ دھو کر سب کے سب رنو چکر ہو گئے۔ کیوں؟ سہ

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہوں گے
ہم ہو گئے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا وانصرنا علی عدونا
وعدونا (ابوالوفاء)

دنیا کی بے ثباتی

بس اے بھائیو اب تو مجھ سے بتاؤ — گرفتارِ حرص و ہوا کیوں بنے ہو
بہت سو چکے خواب غفلت سے جاگو — روانہ ہوا قافلہ تم پڑے ہو
زمانے کی رفتار کی کچھ خبر ہے
شب وصل گذری نمود سحر ہے
جہاں تک کہ ممکن ہو اس زندگی میں — نہ اور کچھ ہو کبھی الفت دنیوی میں
فراغت میں ہر یک فاقہ کشی میں — رہو ایک حالت سے شادی غمی میں
یہی ہے تمہارے سنبھلنے کی صورت
کمند بلا سے نکلنے کی صورت
بلا سو دل کو پھنسانا بلا میں — خیال عبث فکر عیش و غنا میں
یہی سب سے بہتر ہو دار فنا میں — جھکا سر رہے ہر دم اسکی رضا میں
تلاش اسکی لازم ہے تمکو یہاں پر
کہ راحت ہے کس بات میں اور کہاں پر
جو راحت سے کرنے بسر زندگی ہو — اگر کوئی چاہے کہ ہر دم خوشی ہو
تو دنیا سے نفرت اُسے لازمی ہو — خدا کی محبت دلوں میں بسی ہو
ہمیشہ اُسے عیش و عشرت ہو حاصل
پس مرگ لاریب جنت ہو حاصل
نہ ہوں خواہشیں آرزوئیں جو دل میں — بلا آنے پائے نہ کچھ زندگی میں
رہیں ہم سدا شرع کی پیروی میں — بسر عمر دو روزہ ہو بندگی میں
کنارہ کریں جب کہ دنیا کے غم سے
تو عالم میں بہتر نہ ہو کوئی ہم سے
کہاں ہے زمانے میں نوشیروانی — کہاں ہے سکندر کی کشورستانی
سلاطین عالم کی عالم ستانی — فقط اب کتابوں میں ہے اک کہانی
گئے خاک میں گلرخاں کیسے کیسے
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے
کسی نے دکھائی بہت کیا شجاعت — کسی نے مچائی بہت قتل و غارت
کسی نے بنائیں ہزاروں عمارت — مگر موت نے دی نہ دم بھر کی مہلت
نہ بنتے بگڑتے ہوئی دیر - دیکھا؟
عجب آسماں کا الٹ پھیر دیکھا
اٹھ اے بیخبر اب خبردار ہو کر — پڑا راہ پر کیا ہے سرشار ہو کر
بہت دور جانا ہے ہوشیار ہو کر — سفر میں رہا کر تو ہشیار ہو کر
تجھے نیند ہے سست غفلت ہے کیسی
تو ہے بے خبر تیری حالت ہے کیسی
شفا پھر ہے امید کیا اس جہاں سے — نہیں ساتھ دنیا کا کوئی یہاں سے
جدا ہونگے احباب لیکن زباں سے — گذر جاؤ گے تم محبت میں جاں سے
زمانے میں شہوت پرستی کو چھوڑو
صنم خانہ دہر ہستی کو چھوڑو!
(تحفہ حسن)

سو سال عمر

ایک انگریزی اخبار ویکجی ٹیربن میگزین میں سو سال جینے کا مندرجہ ذیل نسخہ چھپا ہے:۔

(۱) کچھ مت کھاؤ۔ جو تم چبا نہیں سکتے۔ ہر ایک لقمہ کو ۲۵ دفعہ سے لیکر ۵۵ دفعہ تک چباؤ۔ لقمہ مت نگلو۔ جبتک کہ ملائی کی طرح ملائم نہ ہو جاوے کھانے میں پانی یا شراب نہ استعمال کرو۔ خوراک کم کھاؤ۔

(۲) دن میں دس گلاس پانی کے (عرق نکلا ہوا بہتر ہے) پیو۔ پھلوں کے رس بھی کھاؤ۔ دو گلاس صبح پی لو۔ تین سہ پہر کو۔ تین دوپہر سے پہلے اور دو سوتے وقت۔

(۳) میدہ کی اشیاء کبھی نہ کھاؤ۔ جہانتک ممکن ہو۔ بدلن پکی ہوئی چیز سے گذارہ کرو۔ پھل مغزیات۔ ترکاریاں عمدہ خوراک ہیں۔ صاف زیتون

سے کا تیل بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

(۴) سات یا آٹھ گھنٹے کے فاصلے سے دن میں کھاؤ۔ صرف اسوقت کھاؤ۔ کہ جب کھانیکی خواہش ہو۔ جب طبیعت علیل ہو۔ تو فاقہ کرلو۔ آدمی اکثر اس سے دگنا بھی کھاتے ہیں جتنا کہ درحقیقت اُن کو ضرورت ہوتی ہے۔

(۵) کھلی ہوا میں سوؤ یا کھڑکی کھلی رکھو۔ سات یا آٹھ گھنٹہ سوؤ۔ ہر وقت صاف ہوا کی خواہش کرو۔ کبھی بند مکان میں نہ رہو۔ سانس گہرا لیا کرو۔ اور پیٹ تک سانس لینے کی عادت ڈالو۔

(۶) غسل اور ورزش سے جسم کو نرم رکھو۔ دھوپ کی خواہش کرو۔ قدرتی طور پر پہنو۔ پوشاک کے نیچے فلالین کے کپڑے نہ پہنو۔

(۷) بہر بچاؤ۔ کہ تم کتنے بڑے ہو۔ غم و تفکرات بھولجایا کرو۔

(۸) آٹھ گھنٹہ روزانہ دل لگا کر اپنا کام کیا کرو۔ اور اس ضرب المثل کا خیال رکھو۔ کہ اب کرنا چاہئیے۔

(۹) سردیوں میں اپنے آپ کو مت سینکتے رہا کرو۔ بوجھدار گلیسی اور بند چاہے کیسی ہی سردی ہو۔ مت رکھو۔ جسمانی مقابلہ کی طاقت بڑھاؤ۔ گھوڑا رکھو۔ مگر ہر وقت اس پر نہ چڑھا کرو۔ ہاتھ میں رکھا کرو۔ کہ ضرورت کے وقت کام آوے۔ بہت پیدل ہی چلو۔

(۱۰) تندرستی خوشی اور کامیابی کے برخلاف باتوں کو سوچو۔ اور ان سے دور رہو۔ کسی سے خوف مت کرو۔ دل کی طاقت بڑھاؤ۔ ہمیشہ خوش رہنے اور تمام حالتوں میں کچھ نہ کچھ خوبی محسوس کرنیکی کوشش کرو۔ سیدھے بیٹھو۔ اور سیدھے ہی کھڑے ہوا کرو۔

(۱۱) جانو کہ صرف ایک بیماری ہے۔ مگر اسکی نشانیاں ہزارہا۔ ادویات و آدمی صحت نہیں بخش سکتے۔ قدرت ہی علاج کرتی ہے۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ بحوالہ آگرہ)

میں نے مرزا صاحب کو کیسا پایا

خلاف بیانی مرزا صاحب پر میری نظر

علاوہ ان سب مذکورہ بالا امور کے جو میں نے قادیان میں رہ کر معلوم کئے قریباً سب سے معتبر فیصلہ کی چیز جو مجھے ملی جس نے خصوصاً مجھے فیصلہ کی طرف توجہ دلائی۔ مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کا اشتہار الخیلان کرشن قادیانی سے فیصلہ" تھا۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی تاثیب میں برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم سخت زیادتی سے کام لیا۔ بلکہ اس زیادتی کو ثبوت نبوت گردانا۔ اور پھر بلاد اسلامیہ تک ایسے چھاپ کر پہنچایا گیا۔ چنانچہ مولوی عبداللہ کشمیری مرزائی نے جس نے ایکدفعہ مجھے کہا تھا۔ کہ میں تو اسلئے مرزائی ہوا ہوں۔ کہ الہام مرزا صاحب کا قائل ہو کر نفسی وساوس سے بچوں۔ جو برخلاف رسالت صلعم پڑتے رہتے ہیں۔ جب بلاد اسلامیہ کو مخاطب کرکے اشتہار چھپوایا۔ تو اس میں مولوی غلام دستگیر کی (طبعی) موت کو بڑے زور سے ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا۔ اور مجھے خیال آتا ہے۔ کہ محمد اعظم کے پاس ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو یورپ اور امریکہ کو مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت لیکر جاتا ہے۔ ایسے میں نے چھپا ہوا دیکھا تھا۔ اب وہاں کے لوگ اسکی کیا تردید کر سکتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ مرحوم ہرگز بقول مرزا صاحب اپنی استدعا سے نہیں مرے۔ اور قطعاً کوئی استدعا اس قسم کی انہوں نے نہیں کی۔ پھر مرزا صاحب کا اس پر زور دینا کہ وہ اپنی استدعا سے مرے اور کہ اپنی موت کی صفائی سے درخواست کی سخت زیادتی ہے۔ ظاہراً جب مرزا صاحب نے مرحوم کی طرف منسوب کرکے عبارتیں نقل کیں۔ اور عبارت پر مولڈ ڈیش (انگریزیا میں) توہرگز اسوقت اُن کے پاس کتاب نہ تھی۔ اور صرف دل میں کچھ خیال کرکے وہ عبارتیں لکھدیں۔ جسمیں صریح خلاف بیانی ہوگئی۔ حاشا کہ اولوالعزم نبی تو کیا ایک بھلا مانس آدمی سے بھی ارادۃً ایسا امر وقوع میں نہیں آتا۔

یا اگر اُن کے پاس کتاب تو موجود تھی۔ مگر عمداً انہوں نے مرحوم کی نسبت ایسا لکھ مارا۔ تو پھر اندریں صورت صریح بہتان مرحوم کے برخلاف باندھا۔ حاشا کہ نبی ایسا کرے۔ مولوی غلام دستگیر نے جس کی کتاب کا حوالہ دو دفعہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس پڑھا۔ ہرگز استدعا نہیں کی۔ خواہ کوئی مرزا صاحب کا فدائی یہ کہدے۔ کہ اُن کا ایسا کرنا کسی رعب کی وجہ سے تھا۔ یا یہ کہدے۔ کہ بطور عذاب اُن کی موت پہلے ہوئی۔ مگر کلام تو اس میں ہے۔ کہ اُس نے ہرگز کوئی اپنی نسبت استدعا نہیں

کی۔ اور کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا اور لکھنا بطور معیار اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرنا اور غلط عبارتیں نقل کر دینا اور اوپر اکسیر کی اکبر کھینچ دینا نہایت ہی بیہودہ زیادتی ہے۔ مرحوم مسلمانوں کا امام یا مجدد نہ تھا۔ کہ نہ مرتا۔ اپنی طبعی موت بفحوائے لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون سے فوت ہوئے۔ مرزا صاحب اگر چالیس سال بعد ناکام مر جائیں۔ تو بھی اُن کی دعا پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ اُس نے صرف مرزا صاحب کی نسبت ہدایت ورنہ ہلاکت کی استدعا کی۔ کیا یہ صریح خلاف بیانی اعلےٰ درجہ کا معیار ایں امر کا نہیں ہے۔ کہ مرزا صاحب ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ اور کہ ہرگز خدا تعالیٰ کا یہ قدرت اُن کی محافظت نہیں کر رہا۔ لہٰذا وہ سخت ٹھوکریں کھا رہے ہیں؟

اب جبکہ ان سب مذکورہ بالا امور کو بطور معیاروں کے مجموعہ لیا جائے حالانکہ ان میں سے ہر ایک بھی بجائے خود مرزا صاحب کے بطلان میں محکم دلیل ہے اور اسپر خیال کیا جاوے۔ کہ یہ سب امور ایسے شخص سے وقوع میں آئے۔ جو کہ الوالعزم نبی ہونیکا مدعی ہے اور جسے آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ و عیسیٰؑ و محمد صلعم علیہ السلام کے کمالات کا مجموعہ بتلایا جاتا ہے۔ جبکو اُنکے الہامات میں کبھی موسیٰؑ کبھی عیسیٰؑ کبھی نوحؑ کبھی آدمؑ وغیرہ سے خطاب کیا گیا ہے۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ انبیاء بھی اگر ایسے ہو گذرے ہیں۔ تو ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہیں ہو سکتے٭ (باقی آئندہ)

[1] ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا۔ کہ کئی دفعہ اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرزائی مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھی مرحوم کی کتابوں سے وہ مضمون دکھادے جو مرزا صاحب ان کی نسبت لکھتے ہیں تو نقد دو سو روپیہ انعام میں دونگا اور اگر خود جملت (مرزا صاحب) دکھادیں تو پانسو نذرانہ کرونگا اور آئندہ کو مخالفت میں قلم نہ اٹھاؤنگا۔ مگر افسوس کہ آجتک اس صاف اور سیدھے فیصلے کیطرف بھی نہ مرزا صاحب کو نہ کسی مرزائی کو رُخ کرنیکا حوصلہ ہوا۔ باوجودیکہ الحکم کے اڈیٹر کو جناب حافظ عبد اللہ صاحب سہارنپوری نے غیرت بھی دلائی۔ کہ یہ کیا ڈوب مرنے کی بات ہے کہ اہلحدیث ایک سہل فیصلہ چاہتا ہے مگر آپ لوگ متوجہ نہیں ہوتے۔ جسکے جواب میں اڈیٹر مذکور نے انکو لکھا۔ کہ میں اسکے لئے حتی المقدور کوشش کرونگا۔ مگر افسوس آجتک بالکل سناٹا ہی رہا۔ اس سے ہے حتی المقدور کوشش کی ہوگی۔ مگر لائیں کہاں سے افسوس کہ ایسے لوگ بھی دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہم دین اور رضاء الٰہی کی خاطر مرزائی بنے ہیں۔ اور ہم متقی ہیں۔ اور ہم ہی مومن خالص ہیں باقی کل دنیا کے مسلمان بدنصیب ہیں۔ اندھے ہیں بلکہ کافر ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ انّا للہ ۔

کار شیطان میکند نامش ولی ٭ گر ولی اینست لعنت بر ولی

مرزائیو احمد ہو تو آؤ بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا ٭

(اڈیٹر)

[2] دیکھو رسالہ نور الدین صفحہ ۱۲ (اڈیٹر)

[3] کرشن قادیانی کی غرض یہی ہے۔ کہ منکرین انبیاء سب کو ایسا ہی جانیں (اڈیٹر)

تقریظات (ریویو)

تاویل القرآن۔ اس کتاب میں عیسائیوں نے اپنا پرانا جوش نکالا ہے۔ یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ قرآن شریف کے صحیح معنے مسلمان نہیں سمجھتے اور یہ کہ قرآن شریف میں تغیر و تبدل کیا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ حالانکہ اسکا ثبوت دینا بہت ہی مشکل ہے۔ بخلاف اسکے بائیبل کی نسبت یہ دعویٰ بہت ہی سہل ہے خود اندرونی شہادت کافی ہے۔ یہودی۔ اور یونی ٹیرین عیسائی بائیبل سے محض توحید سمجھتے ہیں۔ مگر پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک وغیرہ عیسائی فرقے تثلیث نکالتے ہیں۔ علیٰ ہذا بائیبل کا الہامی مجموعہ رومن کیتھولک کے نزدیک زیادہ ہے۔ اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک کم۔ تعجب ہے۔ عیسائیوں کو اس طرف تو توجہ نہیں۔ مگر قرآن شریف کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ مسیح کا قول سچ ہے۔ کہ

"ظالم کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا مگر دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے"

بہرحال مذہبی مباحث میں مخالفین کے خیالات کا ذخیرہ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۳ (پتہ) ریلیجس بک انارکلی لاہور

ضیاء الاسلام:۔ اس کتاب میں قابل مصنف نے عیسائیوں کے سوالات کو اسلام سے صاف کیا ہے اور یورپین مصنفوں کی تحقیقات اور اقوال سے بہت کچھ کام لیا ہے۔ معلومات کا کافی ذخیرہ ہے۔ قابل دید کتاب ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱۲؍ (پتہ) تاج کمیشن ایجنسی ڈاکٹر اسٹریٹ بمبئی

دیانندی اخبارات کو چیلنج

(نامہ نگار خود وصہ دار)

دیانندی پرچہ دہرم پرچارک جالندہر۔ دیانندی گزٹ لاہور اخبار مباحثہ بٹالہ وغیرہ وغیرہ کے اڈیٹروں مہاشوں نے جناب پنڈت لیکہرام صاحب نو مسلم کے اسلام لانے پر پوری دیانندی تہذیب سے سیاپہ بالخصوص مہاشہ صاحبان کی آنکھوں میں گرم ریت ڈالکر ثابت کرنا چاہا تہا کہ پنڈت لیکہرام ہرگز مسلمان نہیں ہوئے۔ اور خصوصا معزز اسلامی اخبارات وطن وکیل وغیرہ پر تہذیب دانت کرکے ایک عجیب غریب صورت میں اپنا اصلی روپ دہارن کئے ہوئے تہے کبھی کہا تہا اور شاید زوردار الفاظ میں بیان کیا تہا۔ کہ دیانندی دہرم کو قبول کرنے کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی ویدک سچائی سے نکلکر اسلام کو قبول کرسکے اور یہ بھی لکھتا تہا۔ کہ مہاشہ صاحبان اسلامی اخبارات کی لاف گزاف پر ہرگز اعتماد نہ کریں کیونکہ آئندہ کبھی بھی انکی بیانات پر پڑنا دہریر ہم اڈیٹر ستیہ دہرم وغیرہ کی داد دئیے بغیر نہیں رہ سکتے جو بیچارے اس دیانندی رشتہ کے سخت تنزل و بربادی کے وقت میں لاف و گزاف اور بیہودگی بڑہانکے کرکے اپنا حق نمک ادا کر رہے ہیں اور ناخنوں تک کا زور لگا کر اسلام اور اہل اسلام پر مشہور دیانندی تعصب کا زہریلا مادہ جو اسکی تعلیمات ایلفاظ و لیاقت کا یہی نتیجہ تہا پہینکتے ہیں کوتاہی نہیں کرتے ہیں علاوہ ستیہ دہرم پرچارک وغیرہ کی محنت قابل داد ہے مگر ہم ان حضرات مہاشہ صاحبان سے جنہوں نے ایسے سفید جہوٹ و صریح بہتان کی اشاعت کا ٹہیکہ لیا ہوا ہے صرف اسقدر ہاں التماس کرنیکی اجازت چاہتے ہیں کہ پنڈت لیکہرام صاحب نو مسلم کیساتہ جنہوں نے نگینہ میں اسلام قبول کرکے سیر شہر امرتسر میں دیانندی تعلیم کا پلیتہن نکالا تہا۔ اور آجکل پٹیالہ میں ہیں کیا یہ آپ سہی نہ تہے ؟

ہاں اسلام کو یہ فخر آج ہی نہیں ہمیشہ سے مقدس اسلام نمایاں فتحیاب اور اپنے مخالفین و معاندین پر غالب رہا ہے۔ اگر کسی ایک آدھ نوجوان کی پرتریگ پر رال ٹپک گئی تو کوئی تعجب کا مقام نہیں جہاں لاکہوں کی تعداد میں ہر وقت اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ آپکی تثلیث پرست اور سچ پوچھو تو دیانند سوامی نے تثلیث کا مول سبق سیکہا ہے شب و روز داخل اسلام ہوئے چلے جا رہے ہیں اسکے لئے لیورپول کی زبردست تبلیغی انگریزی جماعت کی اشاعت مذہبی ہیں حیرت انگیز کارگزاری گواہ ہے اور اسکے مسلمانوں کی حالات اسپر شاہد ہیں افریقہ میں بہی وہ اشاعت مذہبی اسلام ہو رہی ہے جسکی نظیر نہیں۔ اسیطرح چین جاپان۔ آسٹریلیا وغیرہ وغیرہ ممالک پر نظر ڈالئے۔ اور آپ کی یہ بے نام و نشان حقیری جماعت وہ کبہی ہندوستان کے سے وسیع ملک میں اونگلیوں پر شمار کرنے کے لائق

اور آسپر کبہی گہاس پارٹی اور ماس پارٹی کی مخالفت اور شب و روز اڑچنیں بلکہ دنیائے عالم سے چہیڑ چہاڑ۔ اور ساتہ ہی آپکی نیوگی تجویزوں اور گشتوں کی تعلیمات کا فوٹو پہاڑ (العجب العجب) سمجہدار آدمی کو بیساختہ ہنسا تا ہے (شعر)

ثبت کریں آرزو خدائی کی، یہ شان ہے تیری کبریائی کی

آپ اور اسلام سے مقابلہ۔ چیگیدڑ و بکری آنکہیں ہیں۔ آفتاب بالمقابل معاذ اللہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کہیں دماغ تو نہیں چکر کہا گیا۔ خیر ہم آپکو چیلنج دیتے ہیں۔ اور واسطے اتمام بہی دینے کو طیار ہیں۔ اور آپکو تازہ مژدہ سناتے ہیں۔ امید کہ آپ مرد میدان بنکر اس چیلنج کو شرف قبولیت بخشینگے (۱) جناب ماسٹر دہرم دت صاحب سماجی اڈیٹر رسالہ دہرم اوپدیش لال لوچن چند روز نیوگی ہو اسو سنگہ کر تعلیم امرتسر نہ اہل آدمیوں کے سامنے اس دیانندی ویدک تعلیم سے بیزار ہوکر بہر مسلمان ہوگئے ہیں (۲) جناب پنڈت جگدمبا پرشاد صاحب اوپدیشک لعل آریہ سماج رانچی نے (بقول دیانندیاں) اجواء فقہ و یورپ میں سماج کی خدمت کرنے کیلئے جان توڑ کوشش کرچکے ہیں بمقام دہلی لال کنواں بکمرو زینت محل موجودہ روز کے مناظرہ اہل اسلام کے بعد اپنی صریح غلطی اور ویدک دیانندی کی حیاسوز اور غلط تعلیم سے تائب ہوکر اسلامی حلقہ بگوش ہوا تاج وحدت سر پر رکہا ہے (۳) بابو نانک چند صاحب ساکن لاہور آریہ سماجی نے بمقام فیض آباد میں ویدک تعلیم کا جہول اتار کر سینکڑوں آدمیوں کے سامنے مشرف باسلام ہوکر میدان صداقت میں قدم دہرا ہے (۴) لاڑکانہ علاقہ سندھ میں قریباً ۸ سو ہندی اسلام میں داخل ہوچکے ہیں۔ ہم ستیہ دہرم پرچارک اور اسکے حلقہ بگوش دیانندی اڈیٹروں کو بڑے زور شور سے چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر ہمارا مذکورۃ الصدر تمام بیان صحیح نہ ہو۔ تو ہم بخوشی مناسب تاوان ادا کرنیکو طیار ہیں اور آئندہ متنبہ کرتے ہیں کہ آپ کی یہ معاندانہ بازی آپکو ہی زیادہ نقصان کا موجب ہوگی۔ اگر آپ مرد میدان ہیں۔ تو مردانہ وار میدان تحقیق میں قدم رکہئے ساتہ ہم آپکو کسطرح میدان صداقت کیطرف لئے چلتے ہیں اور آپکی چہیڑ چہاڑ شہادت سے آپکا ناطقہ بند کرنیکو طیار ہوگئے ہیں۔ اب ہم لاڑکانہ کے متعلق بہی چیلنج دیتی ہوئی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی دیانندی مہاشہ کو سوائے لڑہا لگنے اور جہوٹی خبر شائع کرنیکی تحقیقات کرنے کے لئے ہی کچہ سکت باقی ہو۔ تو ہم اسکو اچہی طرح ساتہ لیجاکر اوسکی طمانیت کرنیکو طیار ہیں اور بصورت نہ ہونے ۸ سو ہندی نو مسلموں کے ہم مستحق تاوان ہونگے۔ اب بہی اگر کوئی دیانندی حسب عادت قدیم اپنی ہٹ دہرمی اور ناقابل سچائی پردہ پوشیوں کی بیجا کوشش میں اسیطرح مبتلا پایا گیا جس طرح دیانندیوں سے ہمیشہ ظہور میں آتے رہتے ہیں تو خیر۔ جہاں اسکا مسلک خالی نہیں

فتویٰ

س نمبر ۱۷: ۔ زید عالم فقیہہ صرفی نحوی ہے تقلید شخصی میں ایسا سرگرم ہے کہ تقلید شخصی کو مثل فرض جانتا ہے جہاں اپنے امام صاحب کا قول مخالف حدیث نبویہ صحیحہ غیر منسوخ کے پاتا ہے تو حدیث شریف کو صحیح غیر منسوخ کو مقابل قول امام انہی کے رد کرتا ہے . . . . اور یہ کہتا ہے جو حدیث میرے امام صاحب کے قول کے مخالف ہو۔ اگرچہ اسکو محدثین صحاح ستہ نے بھی روایت کیا ہو۔ اور اسکو صحیح غیر منسوخ بھی کہا ہو۔ تو میں اُس حدیث نبوی کو قول امام کے آگے مردود کہونگا۔ ہرگز عمل نہ کرونگا ایسا شخص کیسا ہے؟ بینوا توجروا

ج نمبر ۱۷: ۔ ایسا شخص گنہگار ہے۔ جاہل ہے۔ کیونکہ اصل اتباع خدا اور رسول کا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ یعنے خدا کے اتارے ہوئے کلام کی پیروی کرو۔ ایسے شخص کو بہت جلد اس خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ علماء محدثین اور مجتہدین کی پیروی اتنی حد تک ہے جہانتک اُن کے اقوال کسی آیت یا حدیث سے متعلق ہوں اور اگر آیت یا حدیث نہو۔ تو پھر نہیں ۰

س نمبر ۱۸: ۔ سوال فاتحہ خلف الامام پڑھنا کیسا ہے قرآن مجید میں تو ارشاد ہے۔ کہ جب قرآن پڑھا جاوے۔ سنو اور چپ رہو۔ تاکہ رحم کئے جاؤ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نہیں نماز ہوتی اُس شخص کی جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی۔ بدلیل لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب اگر امام کے پیچھے پڑھیں۔ تو مخالفت قرآن مجید کی ہوتی ہے۔ اگر نہ پڑھیں۔ تو حدیث سے نماز نہیں ہوتی حنفیہ مقلدین تو حدیث لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو کہتے ہیں۔ کہ یہ اصولیین فقہ والے اسکو مردود سمجھتے ہیں۔ کہ مخالف ہے کتاب اللہ کے جو حدیث کہ قرآن مجید کے مخالف ہو۔ وہ مردود ہے (ایضاً)

ج نمبر ۱۸: ۔ فاتحہ خلف الامام ضرور پڑھنا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بہا یعنے جو فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز جائز نہیں۔ آیۃ قرآنی عام نہیں بلکہ اُس صورت میں مخصوص ہے کہ جب قرآن شریف وعظ و نصیحت کے لئے پڑھا جاوے۔ نماز میں وعظ و نصیحت کیلئے نہیں پڑھا جاتا۔ اگر بطور وعظ و نصیحت پڑھا جاتا۔ تو نماز میں ترجمہ کرنا بھی ضروری ہوتا۔ پس آیت کے معنے یہ نہیں کہ امام کے پیچھے کچھ مت پڑھو۔ بھلا اگر یہ مطلب ہو۔ تو امام کو تکبیر کے وقت اگر کوئی آ ملے تو اللّٰہُ اکبر کہکر کیوں شریک نماز ہوتا ہے حالانکہ اللّٰہُ اکبر بھی ایک کلام ہے پھر اتنا بولنے کی کیوں اجازت دیجاتی ہے جس دلیل سے اللّٰہُ اکبر کہنے کی اجازت ہوتی ہے اُسی سے فاتحہ پڑھنے کی ملتی ہے

س نمبر ۱۹: ۔ آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حج الوداع کے بعد جو وعظ وادی خم غدیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں فرمایا۔ اس میں صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ بعد انتقال آنحضرت صلعم خلافت حق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے ہوتی تھی۔ پس بیٹھنا حضرت ابابکر صدیق رضؓ و حضرت عمر رضؓ و حضرت عثمان رضؓ کا خلافت پر بحکم حدیث صحیح یا اجماع امت کے ہے؟ (آغا درکخبش از داؤد سندھ)

ج نمبر ۱۹: ۔ غدیر کے موقع پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق میں فرمایا۔ اوسکے الفاظ یہ ہیں۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنے جسکا میں مولا ہوں۔ علی بھی اسکا مولا ہے اے اللہ جو علی کو مولا بناوے۔ تو اسکا مولا ہو۔ اور جو علی سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ ۔ اس روایت میں صرف ایک ہی لفظ تحقیق طلب ہے۔ یعنے مولا جسکے معنے خلیفہ، حاکم، دوست۔ آقا وغیرہ سب آتے ہیں مگر اس روایت میں متصل ہی جو یہ لفظ ہے عاد من عاداہ یعنے جو علی سے عداوت رکھے۔ تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ مولا یعنے محبوب اور دوست کے ہے۔ اسی لئے حضرت عمرؓ نے یہ حدیث سنی۔ تو کہا بخ بخ یا ابا حسن اصبحت مولای و مولا کل مومن پس یہ حدیث خلافت علی کو کسی طرح مستلزم نہیں۔ حضرت ابوبکر کی خلافت بحکم حدیث نبوی اور بحکم اجماع اُمت ثابت ہے ۰

س نمبر ۲۰: ۔ ما تقولون فی ھذہ العبارۃ قال فی شرح العقائد والحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذلک واھانتہ اھل بیت النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیل آحادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ

ج نمبر ۲۰: ۔ عبارت منقولہ شرح عقائد میں تو ہے مگر ہم اس سے متفق نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کے لئے جنت کی بشارت دی۔ یزید بھی اُس میں تھا۔ گو وہ عام حکم ہے۔ جسکی تخصیص کا دعویٰ ہو سکتا ہے مگر لعنت کرنے سے مالعنت انکو بھی کافی ہے اسی لئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یزید پر لعنت نہیں کی ۰ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

امرتسر میں ہمہتن آریوں پر برہنے (قیامت) کا گذرا ہے پنڈت جگت پرشاد جی متھرا کے پانڈے آئے ہوئے ہیں۔ جنکی فاضلانہ تقریر سے سناتن جیون کے ہوش اُڑ رہے ہیں۔ ہم نے خود بھی اُن کا لیکچر سنا۔ جس میں وہ بت پرستی اور عبادت کا ثبوت وید سے دیتے تھے۔ تقریر بڑی پُر زور تھی۔ آریوں کو تو آڑے ہاتھوں لیتے تھے اثناء تقریر میں کئی بار آریوں کو مباحثہ کا نوٹس دیا گیا۔ کہا کہ مباحثہ کئے بغیر میں ہرگز نہ جاؤنگا۔ یہ بھی کہا کہ آریہ کہا کرتے ہیں کہ بھاگ گئے۔ کیا وہ خدا ہیں کہ میں اُن سے بھاگ جاؤں۔ خدا بھی اگر سماجی بن جائے تو میں اُس سے بھی بحث کرونگا۔ نہیں معلوم ہمارے سماجی جوشیلوں کو کیا سانپ سونگھ گیا۔ کہ صدائے برنخواست۔ شاید روحانی شکست سے کمزور ہو رہے ہیں ✦

سلطنت ٹرکی پر یورپ کی دباؤ کی خبروں سے مسلمان تو وحشت ہو رہے ہیں۔ افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ کہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ کوئی کہتا ہے وہ جزیرہ قابو کر لیا [redacted] ۔ مگر ہم ایک تیسرا اصول قائم کرتے ہیں سو اگر چار بڑی سلطنتوں (آسٹریا روس۔ فرانس۔ انگلینڈ) سے جنگ ہوئی۔ تو اسکا نشان یہ ہوگا۔ کہ حج کرنے سے لوگ روکے جائینگے۔ جبتک حج کو جارہے ہیں جنگ نہیں ہے محض گیدڑ بھبکیاں ہیں۔ انگریز ایسے کم عقل نہیں۔ کہ اپنی کروڑہا رعایا کی بد دعائیں سنینگے جنکی یہ کیفیت ہے ؎

تبرس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن ✦ اجابت از درِ حق بہرِ استقبال مے آید

اس ہفتہ امرتسر لاہور کے درمیان ٹرینوں کی خفیف سی ٹکر ہوئی ✦

افسوس صد افسوس مرزا صاحب قادیانی کو ۲۰ نومبر کے روز الہام ہوا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ع۔ لوگ تو یہ سنکر **خس کم جہاں پاک** کہینگے۔ مگر ہماری یہ رائے نہیں ✦

۲۴ – نومبر کو ایک ہندو مسمی شاما جامع مسجد ڈلہوزی (صد۔ بازار) میں برضائے خود مشرف باسلام ہوا اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا ✦

امیر صاحب کے غزنی روانہ ہونے سے پہلے تراہ کے ماں خیل جرگہ نے کابل حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ اگرچہ ہم شیعہ ہیں مگر ہمیشہ بادشاہ کی وفادار رعایا رہے ہیں مگر طوری آفریدی ہمکو سخت تکلیف پہنچاتے ہیں اسکے متعلق امیر صاحب نے حال میں غزنی سے ملا سید اکبر کے نام ایک فرمان بھیجا ہے جسکی رو سے ملا موصوف نے آفریدیوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ اب اگر وہ شیعوں سے کچھ مزاحمت کریں گے تو سزا پائینگے امیر صاحب نے علاقہ غزنی کے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ عنقریب یہاں ہی یہاں کارخانہ کھولینگے جس سے علاقہ کو بڑے منافع پہنچینگے ✦

حضور نظام دکن مدینہ منورہ کو ایک نقشہ نویس بھیجنے والے ہیں۔ تاکہ وہاں ایک خاص نقشہ کے موافق حجاج کے لئے مسافر خانہ تعمیر کیا جائے ✦

جو رپورٹیں روس کے صوبجات سے آئی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر اضلاع میں کاشتکاروں کے درمیان سخت بلوہ برپا ہو رہا ہے۔ اور قصبات میں لوگوں نے کام بند کر دیئے ہیں ✦

سینٹ پیٹرس برگ (دار السلطنت روس) کے کارخانوں کے مالک بالاتفاق کارخانوں کے بند کرنے کا قاعدہ جاری کر رہے ہیں۔ کیونکہ کاریگر دراصل آٹھ گھنٹے کام کرتے ہیں اور لوپے دن کی تنخواہ طلب کرتے ہیں ✦

ایک سرکاری مراسلہ میں جو سینٹ پیٹرس برگ میں مشتہر کیا گیا ہے سپاہیوں کی بغاوت [illegible] ہے۔ مراسلہ میں موجودہ خطرناک حالت تسلیم کی گئی ہے گورنمنٹ کا اندیشہ نہیں ہے یہ افواہ مشہور ہے کہ سینٹ پیٹرس برگ کی بحری پلٹنوں میں بھی ناراضی پھیلتی جاتی ہے۔ کل فوج بدل ہے اور باغیوں کی کی شریک ہو گئی ہے۔ صرف ایک رجمنٹ خیر خواہ رہی ہے۔ مراسلہ مذکورہ میں جو انسدادی تدابیر کا کچھ ذکر نہیں ہے اس سے اس افواہ کی تصدیق ہوتی ہے کہ تمام جنگی جہاز باغیوں کے قبضے میں ہیں۔ بغاوت کا انتظام بڑی ہوشیاری کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور سوچ سمجھکر اسپر عمل کیا گیا ہے ✦

وزیروں کی کونسل نے پندرہ ملین روبل بالمقابل ریلوے کی ترقی وغیرہ کے لئے منظور کئے ہیں۔ اسکو میں ہڑتال پھیلتی جاتی ہے اور ہڑتال والے بیدریغ لوٹ گھسوٹ کر رہے ہیں ✦

ہزار ہا روسی قیدی ولاڈی واسٹک میں موجود ہیں وہ بھی باغی ہیں اور انہوں نے کل کلب میں اپنے افسروں پر حملہ کیا۔ اور چار قتل اور زخمی کئے ساکنوں نے پھر امن قائم کیا ✦

مولوی قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جاپان کی مذہبی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہو گئے ✦ (معلوم نہیں یہ کون صاحب ہیں دہلوی دوست اطلاع دیں)

مولوی برہان الدین مرزائی جہلمی بگلیاہ (افسوس)

دی سیالکوٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج آپکو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ مل سکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آجکل ٹرنکوں کا ایسا اندازہ طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائیداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے جس وقت سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ خصوصیت کی جاتی پائی جاتی ہے۔ کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیرونجات کے بہت سے عموماً منگوا کر باہر بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداران کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی وقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت: ہمنے قیمت میں بھی استثنا تخفیف کردی ہے یعنے بجائے ۲ کے فی انچ ۱ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی یہ ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے۔ کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے۔ کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ							
	۳۳×۳۳ انچ	۳۰ انچ	۲۸ انچ	۲۴ انچ	۲۲ انچ	۱۸ انچ	۱۶ انچ	
قیمت ماشی	للعہ	۱۲	[illegible]	ہے	ہار	ہار	عا	

نوٹ:۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک

میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

مجربّ دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ یہ عرق الیسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلے درجہ کی مقوی مبہی مصفے خون مقوی ہاضمہ۔ نزلہ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا مسمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلے درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل (عہ) پوری بوتل عہ تین بوتل صہ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل (عہ)

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے ہیں اس بے نظیر طلاء کا استعمال سے بالکل صحیح ہوگئے ایسکے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (سے)

جواہر ہاضمہ اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرمادیں انفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۸ اونس (عہ)

لائف پلز حب حیات اگر آپکو کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھاویں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین یکصد گولی زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے مستعمل کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان عشر۔ رقت سیلان لبل۔ تقطیر البول لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے **قیمت فی بکس** ۴۸ گولیاں (عہ)

جوہر مصفے خون فسادات خون۔ تر و خشک خارش خنازیر۔ بھگندر آتشک سوزاک کو بہت جلد فایدہ کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض بالا سے نجات ملتی ہے شیشی خورد عہ کلاں عہ

سرمہ عزیزی اسکی ایک ایک سلائی اپنے کیمیائی اثر کے سبب پیپ آشوب چشم۔ غبار۔ جالا۔ سرخی۔ وغیرہ کو زایل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سلامت رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ ممیری کا خالص فی تولہ (عہ)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر

ahmadimuslim.de

یہ ہفتہ وار اخبار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R. L. № 352

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

الحسنۃ

اہل حدیث

امرتسر ۳ شوال المکرم ۱۳۲۳ ہجری مطابق یکم دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعۃ المبارک

اطلاع

[illegible]

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات [illegible]

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کیلئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

[illegible] ہونا چاہئے۔ نمونہ بھی پرچہ ہے بیرنگ واپس ہوگا۔ [illegible] مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ [illegible] کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ [illegible]

آریہ سماج کی ادائیں

[illegible] کی ادا اداؤں کی [illegible] ہو جائے

[illegible]

خدا کی شان ہے کہ آریہ سماج کا دعویٰ [illegible] اصول کہ سچائی کے ماننے اور جھوٹ کے چھوڑنے کو ہمیشہ طیار رہنا چاہئے۔ کیسا خوش کن اصول ہے مگر جب آریہ سماج کا برتاؤ دیکھا جاتا ہے تو یقین ہو جاتا ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور۔ اسلام [illegible] خدا کا سچا دین ہے تو انکو [illegible] ہے کہ اسلام اگر [illegible] تو [illegible] کی ادائیں [illegible] ہے۔

[illegible]

سوامی دیانند نے اپنی معمولی ناواقفی سے ستیارتھ پرکاش میں وہ سوالات قرآن شریف پر جو کئے ہیں۔ بس انکو تو وحی آسمانی سمجھتے ہیں گو ان کے جوابات علماء اسلام نے کافی دے دیے ہیں مگر آریہ سماجی ہیں کہ بحکم

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

اوہی کا راگ الاپتے جاتے ہیں سوامی جی کے بعد پنڈت لیکھرام مقتول آیا۔ تو اسنے بھی اسی نیو پر بنیاد اٹھائی۔ خیر وہ تو ایک حد تک معذور تھا۔ کیونکہ لیکھرام کی زندگی تک ستیارتھ پرکاش کا جواب مسلمانوں کی طرف سے شائع نہ ہوا تھا۔ کیونکہ ستیارتھ ہی ملک کی عام زبان (اردو) میں ہنوز شائع نہ ہوئی تھی افسوس تو دہرپال سے ہے کہ باوجودیکہ اسکے وقت ستیارتھ پرکاش کا جواب حق پرکاش چھپ چکا تھا۔ مگر اس بھلے مانس نے اسے بڑا گزشتہ سمجھکر جیسا بھی نہیں وہی اعتراضات معمولی ہیر پھیر سے ایک سو سوا تک پہنچا دئے۔ جنکے جوابات علماء اسلام نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق کئی ایک دئے ہیں۔ سو ابتو امید تھی کہ آریہ سماجی آیندہ کو ایسے اعتراضات کرنے سے ذرا رکا کرینگے۔ کیونکہ ان کے کل اعتراضوں کا ذخیرہ بس یہی دو کتابیں ہیں یعنے ستیارتھ پرکاش اور ترک اسلام جن کے جوابات کافی ہو چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ اس نوجوان پارٹی کی نسبت ہماری امید اور توقع کا وہی حشر ہوا جو کسی استاد کا قول ہے ؎

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

آریہ اخبار پرکاش لاہور میں ایک اعتراض روزوں کی نسبت چھپا ہے جسکا جواب ترک اسلام میں خاکسار دے چکا ہے۔ مگر معترض جو نام کرنیوالا ہے اس سے یہ توقع کرنی کہ اس نے مطلب دیکھا ہوگا یا دیکھکر قبول کیا ہوگا بالکل ایک ہوس خام ہے آریہ اور قبول حق؟ ایں چہ بوالعجبی است۔ خیر بہرحال معترض کا سوال انہی کی عبارت میں لکھا جاتا ہے آپ لکھتے ہیں:۔

روزہ رکھنے اور کھولنے کا وقت

روایت ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس گیا اور پوچھا کہ روزہ کس وقت کھولا جاوے تو جواب ملا۔ کہ جب وقت آفتاب غروب ہو جاوے تو پوچھنے والا شخص ایک سادہ مزاج شخص تھا دلمیں خیال گذرا۔ کہ اگر آفتاب غروب ہونے میں نہ لگے تو پھر کیا کیا جاوے۔ لہذا آپنے سادگی سے پوچھا کہ اگر آفتاب آدھی رات تک بھی غروب نہ ہو۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔ قاضی نے اسکا جواب معقول دینے کی بجائے اسکی سادگی پر ہنس دیا۔ اور اسے بیوقوف سمجھا۔

مگر اسوقت معمولی طور پر جغرافیہ دان دنیا جانتی ہے کہ بعض ممالک میں آفتاب ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر نہ چڑھتا یا چھپتا نہیں اور چونکہ روزہ رکھنا ہر تمام شخص کیلئے ضروری چیز ہے مناسب ہے کہ مناسب وقت کے وقفہ پر روزہ رکھ لیا جاوے اور کھول دیا جاوے سوال ختم اشیر

اصل سوال کا مطلب یہ ہے۔ کہ چونکہ بعض ممالک میں چھ چھ ماہ کا دن رہتا ہے اسلئے وہاں اتنی مدت کا روزہ کیونکر رکھا جا سکتا ہے؟ قرآن شریف نے خود اس سوال کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو عام قانون سے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا۔ یعنے اللہ تعالی کسی شخص کو اسکی طاقت سے بڑھکر حکم نہیں دیتا۔ جسکو وہ برداشت نہ کر سکے۔ پس اگر وہ لوگ بھی ہماری طرح چھ ماہ کے دن میں روزہ نہیں رکھ سکتے تو ان پر روزہ فرض ہی نہیں دوسرا خاص جواب یہ دیا ہے کہ روزہ کی بابت فرمایا ہے فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ یعنے جو کوئی رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزہ رکھے اسی لئے اگر ایسی صورت ہو۔ کہ لنڈن میں رمضان کا چاند چڑھے مگر امرتسر میں نہ چڑھے۔ تو اس روز ہم روزہ نہ رکھینگے۔ کیونکہ ہمارے حق میں وہ دن رمضان کا نہیں۔ پس جب یہ اصول ہے کہ جس کو رمضان کا مہینہ ملے وہی روزہ رکھے۔ تو اب بتلائیے جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوگی وہاں رمضان شریف ہی نہ ہوگا۔ تو روزہ کیسے؟

سماجیو! بتلاؤ! متکلم کے خلاف منشاء کلام کرنیکا گناہ کون ہے تو ہمیں نعوذ دنیاچہ ستیارتھ دیکھکر بتلانا۔

سماجی شجنو! یہ تو ہو لیا۔ آؤ اب ہم تمہیں ایک اندھیرے کی سیر کرائیں۔

سوامی جی صفحہ ۱۳۶ پر لکھتے ہیں۔ کہ سورج کے طلوع ... ہر ایک آریہ کو سندھیا کرنی چاہئے (بہت خوب) پھر صفحہ ۲۳ کہ سورج کے کرہ میں بھی لوگ بستے ہیں۔ اُن کے لئے بھی وید ہے۔ یعنے اونکو بھی اسی وید پر عمل کرنا ہوگا

ahmadimuslim.de

پہنچے اور کون جاپہنچے۔ خیر مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت) بس بتلاؤ۔ کہ جو لوگ سورج دیوتا میں رہتے ہیں۔ ان کی سندھیا کا کون کون وقت ہے؟ طلوع و غروب آفتاب کا وہاں بھی ہے؟ ذرہ سوچکر کہنا کہیں گھبراہٹ میں سوامی درشنانند جی کی طرح نہ کہدینا۔ کہ انکا سورج اور ہے؟

سماجی ممبرو گھبرانے کی بات نہیں ہفتہ دو ہفتہ بلکہ مہینہ دو مہینے سوچکر جواب دینا۔ جلدی کیا ہے؟ مہاشہ دیہہ سیال۔ اڈیٹر آریہ مسافر۔ پرکاش ہتکاری۔ منشی سدا رام وغیرہ کو بھی ملالو۔ مگر یاد رکھو۔

قیامت خیز ہے افسانۂ پر درد غم میرا
نہ کہلاؤ زباں میری نہ اٹھواؤ قلم میرا

کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی

رات کو تھوڑی سی پی صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہ کسی اوباش رند مشرب کا شعر ہے۔ مگر جب ہم بغور دیکھتے ہیں تو ہمیں خیال گذرتا ہے کہ کہیں ہمارے قادیانی کرشن مہاراج کا تو نہیں۔ آپ نے (القبول؟) خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ میں کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ کب کیا؟ رسالہ انجام آتھم کے اخیر صفحہ پر۔ خاکسار جب دعوت مہاراج اور دولت پر قادیاں پہنچا۔ تو مہاراج نے جب بھی یہی عذر کیا تھا۔ کہ میں نے الیشور سے عہد کیا ہوا ہے۔ کہ کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ خیر اس عذر کا صدق کذب معلوم کرنے کے لئے تو رسالہ الہامات مرزا ہے نے دیکھنا ہو۔ دیکھ لے۔ بہرحال آپ آجتک یہی کہتی کبھی ہوا ہر وا اظہار کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں جب مہاراج براجمان ہو گئے تو ایک تقریر کے ضمن میں آپ نے فرمایا۔ کہ قرآن میں صاف لکھا ہے کل نبی مرچکے ہیں۔ یہ سنکر مولوی حافظ محمد کلانوری کھڑے ہو گئے کہ مرزا صاحب! ہ آیت مجھے دکھلئے جسمیں ذکر ہے کہ کل نبی مہاراج نے فرمایا۔ کہ ہم بحث نہیں کرتے حافظ موصوف کہ یہ بحث نہیں۔ میں تو صرف اس آیت کا حوالہ پوچھتا ہوں نہ تو کچھ کہنا تھا نہ کہا۔ یہی کہتے گئے۔ کہ ہم نے بحث نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ حافظ صاحب موصوف کے ایسے صاف اور سیدھے سوال کو تو یوں ٹال دیا گیا۔ لیکن (حسب بیان اخبار الحکم ۱۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء) قادیاں میں جب ایک ترک اور ایک یہودی نے آکر چند سوال کئے۔ تو ان کو بڑی خوشی سے جواب دئے اور خوب جی کھولکر توجہ سے سوال و جواب ہوئے اوسوقت نہ تو کوئی وعدہ یاد آیا۔ نہ کوئی خلاف معاہدہ کا خوف ہوا۔ کیوں نہ ہو۔

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

بالکل ٹھیک ہے۔

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ او نہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

کیا الحکم کا اڈیٹر بتلا سکتا ہے؟ کہ بحث و مباحثہ (جس سے کرشن جی کی توبہ ہے اُس) کی تعریف کیا ہے اور یہ کہ کرشن جی نے کہاں کہاں بحث و مباحثہ کرنے سے خدا کیسا تھ وعدہ کیا ہے؟

لطیفہ۔ امرتسر میں جو مہاراج کی درد شاہوئی وہ ناظرین اہلحدیث نمبر ۲ میں ملاحظہ کرچکے ہونگے۔ اُس کے متعلق الحکم ۱۷ نومبر میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت اقدس (مہاراج) نے اسی صبح یعنے ۹ نومبر کو خواب میں گنتی دیکھے تھے اور فرمایا تھا کہ گنتے فساد ہوتے ہیں (کون پوچھے کہ ثبوت کیا؟ کوئی لغت ہے یا اصول تعبیر) پھر الہام ہوا۔ انی مع الرسول اقوم یعنے خدا فرماتا ہے کہ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ پھر لکھا ہے کہ امرتسر میں جو مفسدوں نے فساد کیا۔ وہ یہی تھا جسکا الہام پہلے ہی سے ہوچکا تھا۔ بہت خوب۔ مگر جناب والا اس سے بھی دو طرح سے آپ ہی ملزم ہیں جبکہ خدا نے آپکو اس فساد کی خبر بھی دی تھی۔ تو پھر آپ کیوں لیکچر دینے گئے۔ کیوں حکم خداوندی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ (آپ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو) کا خلاف کیا حالانکہ اسی آیت کے مطابق آپ لاہور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی والوں کے مقابلہ پر نہ آئے تھے۔ کہ ان کے ساتھ آدمی زیادہ ہیں مجھے مار ڈالینگے۔ مگر یہاں آپکو یہ نہ سوجھی۔

دوسری وجہ اس الہام کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ جب خدا نے

ahmadimuslim.de

آپ کے ساتھ ہونیکا وعدہ کیا تھا تو اُسنے پھر آپکا ساتھ کیوں نہ دیا۔ کیوں آپکو (بقول اڈیٹر ریویو) ہتھوڑوں کی مار میں چھوڑ دیا۔ آپکو یاد ہوگا۔ کہ یہی الہام آپ سے پہلے ایک سچے رسول (موسیٰ علیہ السلام) کو ہوا تھا جسکے الفاظ یہ تھے اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی یعنے اے موسیٰ تو اور تیرا بھائی فرعون کے پاس جاؤ میں تمہارے ساتھ ہونگا۔ سنونگا اور دیکھونگا۔ اس الہام نے دربار فرعونی میں وہ جلوہ دکھایا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ اور ہارون یکہ و تنہا تھے مگر فرعون سے نہ کسی اُسکے حمائتی سے یہ جرأت ہوئی کہ موسیٰ کی طرف انگلی بھی اٹھا سکے۔

مرزائیو! اگر ہوش ہے تو سنبھلو!! دیکھا نا سچے اور جھوٹے الہاموں میں تمیز ہو سکتی ہے یا نہیں ہے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

میاں عبدالعزیز ساکن موضع تیجہ

ضلع گورداسپور کا جواب

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا۔ کہ میاں عبدالعزیز مذکور نے اخبار الحکم قادیان میں دعویٰ کیا تھا۔ کہ آپ (خاکسار) دکھا دیں کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت آنحضرت کیطرح کیا ہے تو میں مبلغ پانسو روپیہ آپکو انعام دونگا۔ جس کا جواب اہلحدیث میں دیا گیا تھا۔ کہ آپ روپیہ کسی مہاجن کے ہاں جمع کرائیں اور منصف مقرر کریں۔ تو میں دکھا دونگا۔ اسکا جواب عبدالعزیز مذکور نے بذریعہ اخبار الحکم بہت لمبا چوڑا (حسب عادت رسول خود) گالی گلوچ کا بھرا چھپوا دیا۔ خیر اُن گالیوں کا جواب ہمارے پاس نہیں البتہ روپیہ جمع کرانے کے متعلق جو ایک عذر اُس نے کیا ہے اوسکا جواب دینا ضروری ہے آپ لکھتے ہیں۔ کہ تم تو پانچ سالوں میں جواب دوگے۔ تو ہمارا پانسو روپیہ اتنے سال بلا منافع یونہی رکا رہیگا۔ پھر اُس منافع کا اندازہ لگا کر کسی سوکی رقم داخل کرنے کو مجھے کہا ہے جسکا جواب یہ ہے کہ میں تو اپنا دعویٰ ثابت کرنے کو پانچ منٹ سے زیادہ نہ لونگا۔ آپ کو کس نے کہا ہے کہ پانچ سال میں ثبوت دونگا۔ مرزا جی کے متعلق کوئی دعویٰ ایسا ہے کہ ایک واقف کار آدمی کو اُس کے ثبوت دینے میں پانچ منٹ بھی لگیں پس آپ مطمئن رہیں۔ میں منصف کے سامنے پانچ منٹوں میں نہیں تین منٹوں میں اپنے دعوے کا ثبوت دیدونگا۔ اگر ثبوت نہوا۔ تو آپ فوراً اپنا روپیہ واپس لیجائیگا۔ مرد میدان بنو! گھبرانے کی بات کیا ہے اپنے مضمون نگار دہقانی فاضل کو بھی ساتھ لے آنا۔ وہی تمہاری مدد کریگا بس اب اِدھر اُدھر کی باتیں نہ بناؤ۔ اپنے وعدہ کو یاد کرکے فوراً رقم کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کراکر مجھے اطلاع دو۔

اسلام و جاپان

مسٹر حسان تیوشن چینی مسلم کی کتاب چھپنے کے بعد جو کمیٹی انجمن ادیان جاپانی نے اسلامیہ مسائل پر غور کرنے کے لئے قائم کی تھی۔ اُن کی تحقیقات کا کچھ نتیجہ جاپانی رسالہ شوکیہا میں اس طرح مندرج ہے۔

کہ مجلس نے موضوع بحث کو تین حصوں میں تقسیم کیا مسئلہ عبادت، تو مسٹر کوریا وشرکاؤ کے سپرد ہوا۔ اسیطرح مسائل معاملات یا تمدن مسٹر چیرا تو ل کو سپرد کئے گئے اور عقوبات کے مسائل مسٹر الیو داوا کے سپرد ہوئے انہیں سے ہر ایک کیساتھ [illegible] آدمی مشکل مسائل میں مدد دینے کے لئے مقرر کئے گئے اور مسٹر حسان تیوشن مولف کتاب کو چین سے بلایا گیا۔ حسان تیوشن بڑی خوشی سے حاضر ہوئے۔ پھر ان تینوں مضامین پر علیحدہ علیحدہ بحث شروع ہوئی اور آخر کا مسئلہ توحید یعنے (لا الہ الا اللہ) پر آکر بحث ٹھہر گئی مسٹر کوریا نے اپنے تمام منطقی اور علمی دلائل تعدد خدا ثابت کرنے کیلئے خرچ کئے لیکن جیسا کہ معلوم ہوتا ہے غلبہ ان کی جانب نہیں رہا۔ کیونکہ ان جاپانی بحث میں مسٹر حسان تیوشن کی رائے کیطرف میلان کر گئے تھے اب یہ قرار دیا ہے کہ جو مسئلہ اسلامی ٹھیک یا صحیح معلوم ہو تمام اخبارات دینیہ میں چھپوا دیا جاوے۔ تا کہ جمہور کو اس سے واقفیت ہو۔ اور علاوہ اسکے جو مسئلہ کمیٹی میں طے ہو چکا ہو۔ اسکی چھپوا کر عوام الناس اور شہر بازار میں تقسیم کیجائیں۔

اسوقت ہم ناظرین کے سامنے تمام بحث کا

معذور ہیں۔ لیکن ہم اسقدر یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ جاپان میں مسئلہ توحید کی تائید بہت سرعت سے شروع ہو گئی ہے۔ مسٹر کوریما کا ابھی مقابلہ پر اٹھ بیٹھنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔ کیونکہ جب بحث زیادہ شد ومد اور تحقیق سے ہوگی تاکہ مسئلہ کی پوری چھان بین ہو جائے تو ہر ایک جاپانی پر حق ظاہر ہو جائیگا۔

(انڈیپنڈنٹ گزٹ منقول از اللامعہ)

میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث ۲۷ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر میرا متوجہ ہونا اور میرا اسے حرف بحرف خلاف پانا

چونکہ مینے تمام کتب مرزا صاحب مطالعہ نہیں کی تھیں تو مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ مرزا صاحب نے کونسی پیشگوئیاں کیں اور آیا کہاں تک بموجب مضمون الفاظ کے وہ پوری ہوئیں ۔ مغرد کے فضل سے اسبات کے پرکھنے کے لئے کہ آیا واقعہ میں کوئی ایسی پیشگوئیاں بھی ہیں جو صحیح طور سے غلط نکلی ہوں محمد اعظم کے پاس رہتے ہوئے میں نے حسن اتفاق سے مرزا صاحب کی دافع البلاء کا مطالعہ کیا۔ تو مینے طاعون کی نسبت بڑے زور کی پیشگوئی اس خلاصہ کی درج پائی کہ بفحوائی اِنَّهٗ آوَى الْقَرْيَة قادیان طاعون سے محفوظ رہیگا۔ اور پھر اسکی بابت تشریح الہام لولا الاکرام لہلک المقام سے کیگئی تہی اور حاشیہ میں مندرج ہے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کیس شاذ و نادر کے طور پر قادیان میں ہو جاوے مگر یہی طاعون کا فلاں قسم ہولناک نہیں پہیلیگا کہ جس سے آفرا تفری پڑے اور لوگ بھاگیں۔ پہر قادیان میں پکڑ میں نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پچھلے سال ایسی سخت طاعون پڑ چکی ہے کہ قریباً چار سو آدمی قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں ہلاک ہو گئے۔ اور یہ بھی سنا کہ قریباً بیس بیس کیس روزانہ ہوتے تھے۔ الامان! الحافظ میں نے جو مرزا صاحب کے استاد کے بیٹے سے جانتے ہیں اور جو مرزا صاحب کی لمبی لمبی منقبتیں بیان کرتے رہتے ہیں (مگر حالت یہ کہ محمد اعظم موصوف سے میں نے سنا کہ وہ مرزائی تک نہیں ہیں۔ اور بیعت تک بھی نہیں کی ہوئی ہے

بلکہ مرزا صاحب کیطرف سے انہیں کچھ روپیہ خیرات کے طور پر ملتا رہتا ہے یہ طرز دنیا کے ایسے لوگوں کی ناقابل سمجھ کی ہے۔ پہر مرزائی لوگ مرزا صاحب کی نسبت شہادت بھی ایسے غیر مرزائیوں کی پیش کرتے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ بعض دفعہ ہوا۔

ایسا ہی محمد علیشاہ صاحب کی بابت مینے سنا کہ وہ کبھی بیعت تک نہیں ہوئے۔ مگر جب میں اسکی جگہ پہ پہنچونگا۔ تو انکے جوش و خروش کو جو مرزا صاحب کی محبت میں ظاہر کرتے اور وہ تپاک جس سے مرزائی صاحبان سے کہلم کہلا دیکہکر میں حیران ہو گیا خصوصاً جبکہ میں نے یہ سنا کہ اس شخص نے مرزا صاحب کی بیعت تک بھی نہیں کی ہوئی ہے لیکن مرزائی صاحب سے میں سن چکا تہا۔ کہ یہ شخص مرزا صاحب کے ابتدائی سن کا واقف ہے اور کہ وہ ہمیشہ سے اُن کی نسبت وصاف رہا ہے اور نمونۃً اس نے ایک کہانی بہی سنائی تہی۔ ان حالات میں ایسے اشخاص کی نسبت کو میں سمجھ تک نہ سکا۔ کہ معاملہ کیا ہے؟ کی زبانی جو محمد اعظم سے کلام کر رہے تہے اتفاقاً ایک شام کو سن لیا۔ کہ قادیاں سے طاعون سے بہاگے ہوئے لوگ ابتک قادیان میں واپس نہیں آئے۔ اور باہر رہتے ہیں واللہ اعلم یہ کہانتک صحیح ہے مگر ایک جاہل ہندو دہقان سے جو قادیان کے باہر مویشی چرا رہا تہا میں نے پوچہا۔ کہ طاعون قادیان میں پڑی تہی اور کہ سینکڑوں آدمی مرے میں نے پوچہا۔ کہ آیا لوگوں میں افراتفری بہی پڑی تہی؟ تو اُس نے جو ابدیا کہ اللہ مارے پہر پہلا کر قادیان کے چاروں طرف جہاں سیر باغ ہیں اور باقی ہر طرف قادیان کو ننگ چہاکر بستی سے نکل گئے تھے۔ اور عرصہ تک باہر پڑ کر رہے تہے علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ ہاؤس میں بہی سنا تہا۔ کہ بورڈنگ ہاؤس چند روز بند کیا گیا تہا۔ اور لڑکوں کو کہا گیا تہا۔ کہ جان بچانے کیلئے اپنے گھروں کو منتشر ہو جاؤ۔ یہ ہے۔ اِنَّهٗ آوَى الْقَرْيَة کا حشر تا کہ سب ہوا اور یہ بہا افرا تفری نہ ہوئے اور شاذ و نادر کیس کا نتیجہ۔ میں حیران رہ گیا۔ کہ ایسی زور کی پیشگوئی جو ایسی جرأت سے دافع البلاء میں کیجاوے کہ فلاں۔ فلاں ہوا۔ تب بہی آنہیں پہنچ سکتی کی نسبت کر دیں۔ کہ وہاں طاعون نہ آئیگی۔ (یہ بہلا خدا کی خدائی میں کون ہاتھ ڈالے اور کسکو اتنی دلیری خدا تعالی پر کرنے کے حکماً ایسا دعویٰ کریں۔ خدا کی بے نیازی نے قادیان سے بخلاف پیشگوئی مرزا صاحب کیا کچھ کر دکھایا۔ توبہ! توبہ!! توبہ!!! ایسی صاف طور سے ہر ایک لفظ پیشگوئی کو توڑ کر بلکہ مرزا صاحب کی احتیاطی تاویل کو بھی پہاڑ کر سخت افراتفری اور چیخ پکار پیدا کر دی۔

کوئی مرزائی طاعون سے مرا یا نہ مرا۔ وہ ایک روشن چیز ہے (خواہ کوئی کہتا کہے

ahmadimuslim.de

کہ درحقیقت اُس کے ضمن میں رحمت ہے۔ خود ساختہ کہانیوں یعنے اناجیل موجودہ کی رو سے یسوع نے بھی تو سلطنت حواریوں کو مرتے ہی دی تھی۔ جواب روحانی دشمنی سے تعبیر کرتے پادری پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جن جن امم ماضیہ کی نسبت یا کسی شخص کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ وہ عذاب سے ہلاک ہوا۔ وہ درحقیقت ابتلا نہ بلکہ رحمت تھا۔ اور کہ وہ شخص تمام گناہوں سے پاک کر کے بہشت میں پہنچایا گیا۔ دیکھئے کیسی صفائی سے پیشگوئی غلط نکلی۔ اور پیشگوئی کے ان مزید زور دار کے الفاظ کی اب کوئی کیا تاویل کریگا جس میں مرزا صاحب کی حاشیہ والی منفصل قطعی معنی کا بطلان بھی صاف صاف خدا تعالے نے ظاہر کر دیا۔ مجھے کسی سے کوئی نفسی بغض نہیں ہے۔ الحمد للہ میں نے تو وہ کچھ دیکھا۔ جس نے ہی مجھے تذبذب سے نکال دیا۔ ڈیرہ غازی خاں میں منشی عبدالرحمن خاں مرزائی مدرس برانچ سکول کے پاس رہکر مجھے مرزا صاحب کی نسبت ان کی تعریفیں سن سنکر ٹیڑھا سوار تھا۔ اور میں اُس شخص کے پاس سُنتے سُنتے نیک اعتقاد کرکے خیالات دوڑاتا تھا۔ الحمد للہ کہ خود تحقیق کرکے فیصلہ کر لیا۔ کیا نبی اور نبی بھی اولوالعزم جو ابن مریم سے کہیں بہتری کا مدعی ہو۔ اور جو اعلٰی انبیاء کے کمالات کا جامع ہو۔ کی پیشگوئی صاف طور سے غلط ہو کر پیشگوئی کے الفاظ کو مٹا دیوے اور پھر بھی مانا جاوے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ حاشا ظاہر ہے کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ بشری یعنے مرزا صاحب کی اپنی طرف سے لکھی ہوئی تھی جو ہرگز پوری نہ ہوئی۔ بلکہ اُن کا عکس ہو گیا۔ پھر کیونکر ہو گیا ہے کہ نبی محض ہوائی خیالات کی بناء پر تمام چیلنج دے گئی استغفراللہ انبیاء تو بفحوائے ھم بامرہ یعملون۔ ہرگز اپنی طرف سے تحدی نہیں کرتے کجا یہ پیشگوئی کا صاف طور سے خلاف ہونا جو انہوں الفاظ میں تھی اور جس کی کوئی بھی تاویل نہیں کر سکتے۔ اس طرح برباد ہونا محکم معیار ہو کر اس امر کے لئے بالکل کافی نہیں ہے کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ میں تو صرف نمونہ کے طور پر کچھ پیش کرتا ہوں۔ جو اتفاقاً میری نظر سے گذر گیا۔ نہ معلوم مرزا صاحب کے تمام گذشتہ حالات پر بصیرت سے غور کرنے اور ان کی تمام تصنیفات کی ورق گردانی کر کے پیشگوئیوں کے الفاظ کو واقعات سے مقابلہ کرنے پر اور نیز قرآنی پیشگوئیوں سے مقابلہ دینے پر کیا کچھ مرزا صاحب کا اندر معلوم ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ میں نے کچھ اور بھی پایا جو ذکر رہتا ہے۔ (باقی آئندہ)

چودھویں صدی کا مسیح (یعنے قادیانی کی زندگی کے حالات بطرز ناول نہایت دلچسپ) (طبع ...)

قتل الموذی قبل الایذا

بچھو کے کاٹے کا ایک آسان علاج

(از جناب ڈاکٹر رجنداس صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پنشنر امرتسری)

اُردو اخبار و رسائل میں مختلف قسم کا علاج دیکھنے میں آیا اور کتابوں میں بھی ایسا ہی دیکھا گیا۔ چنانچہ سراج الاخبار جہلم میں تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہوگا کہ دیکھنے میں آیا۔ کہ درخت نیم کا چھال تمباکو کے طور پر چلم میں جلا کر ڈنگ کی جگہ پر لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ مگر لگانے سے کبھی فائدہ ہوتا ہے۔

چند سال ہوئے۔ انڈین میڈیکل گزٹ میں دیکھا تھا۔ کہ لائیکوار امونیا اور لائیکوار سرفیا اسطلانی ہموزن ملا کر پچکاری زیر جلد جائے ڈنگ پر لگانی مفید ہے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک میڈیکل پیپر بنام مرآت الطبابت امرتسر میں شائع ہوتا تھا۔ اس میں ایک جوتشی حکیم صاحب کاربولک ایسڈ میں روئی تر کر کے اور پھر تیل میں تر کرکے جلائے ڈنگ پر لگانا مفید بتلاتے تھے۔

ایک ڈاکٹر صاحب کاسٹک لگانا مفید لکھتے ہیں۔

ایک صاحب اسپکیولنہ۔ لائیکوار امونیا کا پولٹس ملا کر مفید لکھتے ہیں

طب اکبری میں یوں لکھا ہے:۔ کہ اول وقت جہاں ڈنگ مارا ہو اس جگہ سے اوپر بند لگائیں اور زہر کو منہ سے یا حجام یعنی سینگی سے کھینچیں اور گرم پانی یا بابونہ اور مرزنجوش اور رائی۔ نمک اور سداب کے جوشاندہ سے دھوئیں اور صندل ہندی منہ میں چبائیں اور اسی کو گہرا ملا کر لیپ جائے ڈنگ پر لگانا بھی مفید ہے۔

ہندی میں قلمی شورہ سہاگہ ملا کر سونگھتے ہیں اور نوشادر کی طرح ہڑتال۔ تماکو گھس کر اس کا لیپ جائے ڈنگ پر لگاتے ہیں وغیرہ۔

پیارے بھائی! غرض کیا کہ بچھو نے رات کے وقت کاٹا ہے تو مذکورہ بالا ادویات انگریزی یونانی ہندی بغیر دوکانات کے کیسے دستیاب ہو سکتی ہیں؟ اور اگر صبح کا انتظار کیا جاوے۔ تو بیمار خدا کے حوالے۔ درد کی تکلیف انتظار کیا ہو رہیگا۔ میں ایک ایسی آسان چیز بتلاتا ہوں جو اسکے واسطے اکسیر کا

ahmadimuslim.de

کا حکم رکھتی ہے۔ اور میرے تجربہ میں کئی سال تک مفید ثابت ہوئی ہے اور ہر ایک جگہ جہاں انسان کی بود و باش ہے۔ دستیاب ہو سکتی ہے۔

ذرا ٹھیرو! اصل ماہیت زہر بچھو۔ جو عرض کرتا ہوں بڑے بڑے ڈاکٹروں نے کیمسٹری کے ذریعہ سے بتایا ہے:- کہ جب بچھو کے زہر کا امتحان کیا گیا تو ایک قسم کا تیزاب پایا گیا ہے (فورمک ایسڈ) یہ زہر تیزاب ہونے کے سبب سے ایسی جلن اور درد پیدا کرتا ہے۔ کہ الامان۔ جب یہ معلوم ہوا۔ کہ باعث جلن اور درد کا یہ ہے۔ تو علاج آسان۔ تیزاب کا اثر زائل کرنے کیواسطے کھار (alkali) دوائی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اسلئے سوڈا یا امونیا کا عرق یعنے سولیوشن لگانا چاہیے چونکہ ہر ایک گھر یا ہر ایک دوکان میں سوڈا۔ امونیا نہیں ملسکتا اور خاصکر رات کیوقت اسواسطے ایک نہایت آسان چیز بتلاتا ہوں۔ جس کا اقرار اوپر کیا ہے اور وہ ہر ایک جگہ ملسکتی ہے وہ کیا ہے۔ وہ کھانیکا نمک جسکو انگریزی میں کلورائیڈ اف سوڈیم کہتے ہیں۔ اب آپ منتظر ہونگے۔ کہ یہ کیونکر لگایا جاوے۔

ترکیب استعمال:- تھوڑا سا باریک نمک (جتنی بہر جاوے) ڈنگ بچھو پر چھڑک کر اوپر دو تین قطرہ پانی ڈالکر دس بیس سکنڈ خوب ملو۔ فوراً آرام ہو گا مجھے رہوڑ ضلع انبالہ اور ریاست بیکانیر میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ ان جگہوں میں موسم برسات میں یہ موذی رات کے وقت (جب کسی شخص کو کسی الماری یا طاق میں کوئی چیز اٹھانے یا رکھنے کا امر پیش) اندھیرے میں اتفاق پڑتا ہے اکثر کاٹ کہاتا ہے تو اسوقت سوائے ہائے ہائے اور کچھ یاد نہیں رہتا۔ میں نے نمک کا خوب تیز پانی بناکر (نمک دو ڈرام پانی ایک اونس) رکھوایا ہوا تھا۔ جہاں بیمار آیا۔ دو چار قطرہ نمک والے پانی کے لگا کر ملے اور درد اچھا ہو گیا۔ اور بیمار دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

پیارے ناظرین! اگر آپ میں سے کسی کو ایسی جگہ رہنے کا اتفاق ہو جس جگہ بچھو زیادہ ہوں۔ تو ضرور بضرور یہ علاج کریں اور اگر مفید ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث اپنی تحریر سے مطلع فرماویں۔

یہ لوکل یعنے خاص ڈنگ کی جگہ کا علاج کیا گیا ہے اب جنرل یعنے اندرونی دوائی دینا سخت حالتوں میں لکھتا ہوں۔ اگر سخت ڈنگ لگنے کے سبب سے بیمار غشی کی حالت میں ہو جاوے۔ تو مفرح دل ادویات مثلاً ایمونیا۔ برانڈی وغیرہ۔ اور درد رفع کرنے کے واسطے مرکبات افیون دینی چاہئیں۔ اگر گردن کے سامنے اور دائیں بائیں شہد کی مکھی یا بھڑ یا بچھو کے کاٹنے سے ورم ہو جاوے۔ تو فکر کرنا یا جونک لگانا مفید ہوتا ہے۔ نہایت سخت ورم کی حالت میں عمل جراحی سے ہوا کی نالی کھولنا اچھا ہے۔

کبھی کبھی موت جلدی سخت ڈنگ لگنے سے ہو جاتی ہے میرے دوست (یونانی حکیم) اسبات کا تعجب نکریں۔ کیونکہ جب ایک شہد کی مکھی کاٹتی ہے تو خفیف ورم ہوتا ہے۔ اگر سو پچاس ملکر کاٹیں۔ تو زہر کی مقدار زیادہ ہونے سے بیمار مر جاتا ہے۔ بہت برس ہوئے۔ کہ ایک شخص شادی کرکے واپس اپنے گاؤں کو جا رہا تھا دولہا کے وقت راستہ میں ایک بڑ کے درخت کے نیچے آرام کرنیکو ٹھیرا۔ اس درخت پر مکھیوں کا چھتا تھا۔ اور بدبختی اتفاق سے یا کسی کے چھیڑنے سے مکھی اور دولہا اور دولہن کو ایسا کاٹا۔ کہ دونوں وہاں ہی مر گئے۔

دوسرا کیس ایک فرانسیسی جنٹلمین کا درج کتاب ہے۔ اس بیچارہ کو بھڑ نے چھاتی پر ایسا کاٹا۔ کہ پندرہ منٹ میں مر گیا۔ اسی لئے قتل الموذی قبل الایذا کا مسئلہ درست ہے۔ لیکن ہر وقت نہیں۔

کسی اخبار میں دیکھا کہ ایک شخص کا مقابلہ جنگل میں ایک سانپ سے ہوا تھا۔ سانپ نے ایسا پھونکار مارا۔ کہ اس شخص کا تمام جسم جھلس گیا اور دوسرے دن مر گیا۔ ایسے موذی سے بچنا ہی اچھا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ

شیر کے شکار میں جان کا اندیشہ

ایسے موذی کا مارنا ثواب میں داخل ہے۔

محنت ہی سب کچھ ہے

بیخبر ہوش میں آ سر پہ تیرے ہشیاری ہے — بیخبر وقت کی اب وقعت خبرداری ہے
کیوں عبث شغلۂ غفلت بیکاری ہے — کیوں جہالت کی ہر اک شام و سحر جاری ہے
ہائے سستی نہیں کیوں سر سے جدا ہوتا ہے
کیسی غفلت ہے کہ دل اپنا پڑا سوتا ہے
ہائے غفلت ہو برا تو تو غضب کرتی ہے — جو تجھے خوشحال انہیں لہو و لعب کرتی ہے
پیش سستی جو مصیبت کا سبب کرتی ہے — ہم انساں یہ کسی حال عجب کرتی ہے
مئے غفلت سے جو سرشار ہوا۔ خوار ہوا
ستیلائے غم و آزاد ہوا — زار ہوا

ahmadimuslim.de

جسم چراتا ہے جو محنت سے وہ ہوتا ہے ذلیل — یہی غفلت ہے بد اقبالی انسان کی دلیل
کام محنت کے وسیلے سے فقط ہے تکمیل — بار سستی سے تنومند بھی ہو جاوے ذلیل
فی الحقیقت ہے بشر کے لئے محنت راحت
اور سستی و غفلت سے ہے مجبور رخصت راحت

تندرستی کا عدو مشغلہ غفلت ہے — رات دن سوئے پڑے بستر پہ تو کیا راحت ہے
کام سے جی کو چرایا تو بڑی ذلت ہے — کام ہی جب نہ کیا ختم تو پھر آفت ہے
وہی ناکام ہے جو کام نہیں کر سکتا
دم راحت وہ خواب میں بھی بھر سکتا

عادت غفلت و سستی نے ستم ڈھائے ہیں — زور بیکاری و افلاس نے دکھلائے ہیں
اسکے بس میں جو ہیں ہو گئے بیکار ہیں — مر مٹے ہیں صفت مردہ نظر آئے ہیں
ایسے غفلت کا برا ہو کہ بگاڑا اس نے
پہلوانوں کو بھی دنگل میں پچھاڑا اس نے

اہل غفلت کا نظر آتا ہے دنیا میں ہجوم — مگر لوگوں کو ہوئی کم پئے تحصیل علوم
نہ ہوئے جن کو جہالت کے نتیجے معلوم — فائدہ علم کے کس طرح نہیں ان کو مفہوم
یہی غفلت کا اثر ہے کہ جو بیہوش ہیں وہ
شاہد رنج و مصیبت سے ہم آغوش ہیں وہ

مال و دولت میں ترقی کو سمجھا دخل محال — بڑھی سستی کی جو عادت تو ہوئی طاقت کو زوال
علم جیسے تھا سب کھا گئی جب اہل و عیال — مفلسی نے کیا پھر اہل وطن کو کنگال
اپنا سرمایہ نہ گھٹتا تو نہ تنگی ہوتی
یوں نہ بدنام زمانہ کی دو رنگی ہوتی

دیکھئے عادت محنت جو نہیں ہیں اطفال — پڑھنے لکھنے کا ہی شغل ان کیلئے اجال
امتحانات میں شرکت تو ہوئی سال بسال — کامیابی نے نہ دکھلایا مگر ان کو جمال
جو سبق یاد نہیں کرتے ہیں غافل ہیں وہی
کام میں کرتے جو محنت نہیں غافل ہیں وہی

کاہلی کا ہے جو خوگر وہ ہے بیکار سدا — کام جو کر نہیں سکتا ہے وہ ہے خوار سدا
جسم میں جس کے نہ طاقت ہو وہ ہے زار سدا — جس کی صحت میں خلل ہے وہ ہے بیمار سدا
کاہلی جاہلی کی جڑ ہے سمجھو یہ مطلب
صورت راحت دنیا تو ہے محنت کا سبب

کرو محنت تو ملیں دولت و عزت تم کو — نکلو گھر سے تم اگر لطف سفر آتا ہے

خدمت نخل کرو گر تو ثمر ہاتھ آئے — غوطہ دریا میں لگاؤ تو گہر ہاتھ آئے
محنت انسان کی نہیں کرتا ہے بیکار خدا
کام جو کرتا ہے اس کا ہے مددگار خدا

پڑھنے لکھنے کے ہیں جو دنیا میں جاری دستور — فائدے اسکے ہیں ظاہر تو نتیجے مشہور
یہ وہ دولت ہے کہ انسان بنے اہل شعور — خانہ راحت دنیا ہوا اسی سے معمور
جسم اگر حق نے دیا تم کو تو محنت کرو
دامن نقد تمنا سے تمنا بھر لو

یہی غفلت ہے جو انساں کو کرے خوار و تباہ — وقت کی قدر سے مطلب ہے نہ کچھ کام سے چاہ
گھر میں بیٹھے نظر آنے لگی افلاس کی راہ — دور فاقہ میں اٹھاتے نہ ادھر کی نہ نگاہ
ہو جو افلاس تو پھر پاس نہ آئے کوئی
مرد مفلس کو نہ عزت سے بلائے کوئی

مفلسی کھوتی ہے توقیر بشر دم بھر میں — خاک اڑنے لگے پیسہ نہ اگر ہو گھر میں
بال بچے ہوں خفا درد و الم ہو سر میں — بیقراری کا طلب ہے جوش دل مضطر میں
سچ ہے افلاس سے بڑھ کر کوئی آزار نہیں
بڑھ کے مفلس سے زمانہ میں کوئی خوار نہیں

دفع افلاس کی تدبیر اگر ہے منظور — کاہلی چھوڑ دو ہو سستی و غفلت کافور
کرو محنت کرو محنت ہے اگر کچھ بھی شعور — اسی محنت سے ملے دولت و اعزاز ضرور
یہ وہ محنت ہے کہ ملتا ہے خدا بھی اس سے
فائدے اسکے سوا اور کہیں ہم کس سے

پڑھو لکھو کرو محنت کہ یہی ہے تقدیر — خواب غفلت سے اٹھو سوچو مناسب تدبیر
کام کے وقت کرو کام نہ کچھ ہو تاخیر — ہے یہی سہل سا نسخہ پئے مطلب اکسیر
کے محنت ... یہ طول بیان محنت
غرض مطلب سے ہے سودا ہے شان محنت

(از محمد سرمد)

مردہ دفن کرنا چاہیئے

(از حکیم بشیر احمد صاحب حیدرآبادی)

جناب ایڈیٹر صاحب! بعد سلام مسنون آنکہ آپ کے اخبار نمبر (۴۹) میں ایک استفسار

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث سے شائع ہوتا ہے

R.G.L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد لله

اہل حدیث

امرتسر ۱۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے نمونہ مفت۔ بیرنگ خطوط نا الیس ہونگے۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

مرزا حیرت دہلوی اور مرزا صاحب قادیانی

آپکے سجادہ نشین قیس ہوا ہے بعد

ہم نے کسی گذشتہ نمبر اہلحدیث میں بدلائل واضح ثابت کیا تھا۔ کہ ہر دو مرزا صاحبان اپنی خو خصلت میں یکساں ہیں اور مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔ اُن وجوہ اور دلائل کے علاوہ اور بھی کئی ایک وجوہ ایسے پیدا ہوگئی ہیں جو ہمارے دعوے کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ بعض معزز معصروں (مثل وطن وغیرہ) کی رائیں پہنچنے سے ہمیں اپنے دعوی کا یقین ہوتا ہے۔ ہمعصر وطن نے مرزا حیرت صاحب کی نسبت لکھا تھا۔ کہ اگر کوئی الگ ہو کر آپ سے امام حسین کی شہادت کا واقعہ پوچھے تو آپ صاف کہینگے۔ کہ میاں بات کرنے سے انکار کیا ہے؟ ہم تو صرف شہرت چاہتے ہیں۔ یہی گمان مرزا صاحب

قادیانی کی نسبت بعض اکابر کا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ دل سے نہیں کہتے بلکہ محض دنیا سازی سے کہتے ہیں۔ کئی ہفتوں سے بوجہ سفر وغیرہ ضروریات کے زن گزٹ نہیں دیکھا تھا۔ اب جو دیکھا۔ تو مرزا حیرت صاحب کی تقریر مندرجہ ۲۳۔ اکتوبر پر نظر پڑی۔ تو سخت حیرت نہیں بلکہ خوشی ہوئی کہ ہمارا عزیز وطن کا خیال قریب قریب صحیح ثابت ہوا۔ آپنے اصل مضمون کو چھوڑ کر ادہر ادہر کی بعض دُور اَز کار باتوں کو لیکر ہماری مباحثہ کے چیلنج کو ٹال ہی دیا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہل حدیث ۲۰ اکتوبر میں لکھا گیا تھا۔ کہ حیرت صاحب اپنے اعلان کے مطابق لاہور آئیں تو امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے متعلق ہم سے بحث کرلیں۔ اسکا جواب چاہئے تو یہ تھا۔ کہ بہت اچھا آتا ہوں مگر غیرت گنذی کہ ایسا جواب نہ آیا۔ کیونکہ ایسا جواب آنے سے ہماری پہلے دعویٰ کی تکذیب لازم آتی تھی۔ کہ یہ دونوں مرزا صاحبان ایک ہی تھیلے کے چٹے ہیں یعنی بہت سے امور میں باہمی مشابہت رکھتے ہیں۔ مباحثہ سے گریز کرنے میں بھی ان حضرات کو پوری مشابہت ہے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں متعدد مقامات پر مجھے دعوت دی تھی کہ قادیان میں آکر تحقیق کرلو۔ لیکن جب خاکسار بلانے سے پہلے ہی بلا اس طرح قادیان بھی جا پہنچا۔ تو حضرت کو یاد آگیا۔ کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ کسی مخالف سے بحث نہ کرونگا۔ اسیطرح مرزا صاحب دہلوی نے اس مشابہت کو پورا کیا کہ پہلے تو بڑے زور سے دعویٰ کیا۔ کہ کوئی مخالف ہے۔ کہ ہم سے بحث کرلے۔ لاہور دہلی۔ لکھنؤ۔ کلکتہ۔ ان شہروں میں سے کہیں آجائے مگر جب ہم نے لاہور کو منتخب کر کے مرزا صاحب دہلوی کو چیلنج دیا۔ تو مرزا قادیانی کی طرح لگے آنے بہانے کرنے چنانچہ اسی پرچہ ۲۳۔ اکتوبر میں لکھتے ہیں۔ کہ

"جب آپکی تحقیق کی یہ کیفیت ہے تو آپ حضرت امام حسین کی شہادت کیونکر ثابت کرسکینگے اور کون ایسا کم عقل ہوگا۔ کہ آپ سے مناظرہ کر کے وہ اپنے اور لاکھوں آدمیوں کے وقت کا خون کریگا۔"

اس کلام ہدایت نظام میں جناب حیرت صاحب نے اپنے حق میں تعلّی اور مخاطب کی جو توہین کی ہے۔ وہ مخفی نہیں۔ خیر لطف یہ ہے۔ کہ خود ہی بطور طنز کے مجھے لکھتے ہیں۔ کہ

"علماء کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ مخاطب کو جاہل بتا دیں" ۲۳۔ اکتوبر

حیرت صاحب ابتدا سے علماء کا یہ پہلا فرض آپ نے کیوں اختیار کر لیا کیا آپ اپنے کو اس فرض کا متحمل جانتے ہیں۔ ہاں یاد آیا۔ کہ آپ تو محل کیا اس فرض کے موجد ہیں۔ آپ نے اس ایجاد کا فخر ان دنوں حاصل کیا تھا جن دنوں آپ نے جناب مولوی حافظ نذیر احمد خاں صاحب ہیڈ لیکچرار کو زرِ مشق بنا کر کہا تھا کہ اپنے معمولی ادہیڑ پن سے اُن کے صغار کو بھی کیا بُرا تباہ کر رہے تھے۔ پھر اُن دنوں تو آپکو بہت ہی فخر تھا۔ جن دنوں آپ علماء اسلام پر زور و ارد وہ ذہنی تلوار سے حملے کرتے تھے۔

حیرت صاحب! آپ بھی یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ علماء اپنے مخاطب کو جاہل سمجھتے ہیں؟ واللہ العجب ثم العجب است۔ تمام دنیا کی گندی گندی گالیاں جو آپنے علماء کرام کو عموماً اور مولوی نذیر احمد خاں کو خصوصاً دی ہیں۔ اخباری دنیا اور نہیں بھول گئی ہے؟ پھر اس پر تے پر تتا پانی!

ہاں بغور توجہ فرمائیے! کہ خاکسار چونکہ آپ کی دعوت مباحثہ کو قبول کر چکا ہے اسلئے آپکا فرض ہے کہ آپ اپنی دعوت سے روگردان نہ ہوں۔ اور ناحق اپنی خجالت پر پبلک کو مطلع نہ کریں ۲۳۔ اکتوبر کے پرچہ میں جو آپنے اہلحدیث کی نسبت بعض اعتراضات لکھے ہیں اسکا جواب بھی اُسی جلسہ مباحثہ میں سب سے پہلے سُن لیجئے گا۔ پس آپ طیار ہو جائیں اور روانگی کی اطلاع خاکسار کو دیں تاکہ امرتسر سے ایک ساتھ لاہور کو جائیں ع

ہاں کے آپکا مقرر تا صدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

آرین اخبارات کی غلط بیانی

(مُرسلہ از برٹش افریقہ)

مولانا! السلام علیکم۔ چونکہ آپ وقتاً فوقتاً ان آریہ مسٹروں کی غلط بیانی پر جو ان کے اخباروں کا شیوہ ہے ان کی گوشمالی کیا کرتے ہیں گذارش ہے کہ منصلہ ذیل چند سطور کو آپ ضرور ملاحظہ فرما دیں۔ شاید آپ کی دلچسپی کا باعث ہوں۔ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۰۵ء کا آریہ گزٹ اگر آپکی نظر سے گذرا ہو تو شاید آپکو یاد ہوگا۔ کہ صفحہ ۸ پر ایڈیٹر صاحب نے بڑے فخر سے بہا [illegible] کی کارروائی کو ایک افریقی آریہ کی زبانی درج کیا ہے جس کا بہت سا حصہ بالکل غلط ہے۔ نہ معلوم ان لوگوں کو اپنے آپ ہی جھوٹی تعریفیں کرتے [illegible]

ahmadimuslim.de

حاصل ہوتا ہے۔ میں ایک باہر کے سٹیشن پر ملازم ہوں اور اتفاق سے چند روز کے لئے انہیں ایام میں نیروبی آیا ہوا تھا۔ جب کہ بھائی صاحب موصوف نیروبی میں تشریف لائے تھے جس فصاحت و بلاغت سے اونہوں نے یہاں پر انگریزی اردو میں لکچر دئے اور جو کچھ دلعزیزی اونہوں نے یہاں کی پبلک میں حاصل کی تھی اسکو کچھ نہیں کہ لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ یا بھائی صاحب موصوف کا دل ہی جانتا ہوگا۔ مگر ہم نے خیال کیا تھا کہ ہمیں اس سے کیا غرض؟ یہ ان لوگوں کے اپنے معاملات ہیں مگر جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ باوجود اس شرمندگی کے جو ان آریہ صاحبان کو بھائی پرمانند کے لکچروں سے حاصل ہوئی۔ یہ لوگ اس کارروائی پر نہ صرف فخر کرتے ہیں بلکہ ہندوستان میں بھی لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلئے میں آپ کو بھائی صاحب کے لکچروں کا ایک معمولی سا اسکیچ لکھ بھیجتا ہوں۔

۱۱۔ جولائی کی صبح کو آریاؤں نے عام لوگوں میں یہ مشہور کر دیا کہ ہندوستان میں امسال کانگریس کے جلسے پر یہ قرار پایا ہے کہ چند ڈیلیگیٹ ہندوستان کی طرف سے انگلستان روانہ کئے جائیں تاکہ وہ رعایا کے حقوق گورنمنٹ کے گوش گذار کریں۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے وغیرہ تو براہ راست روانہ انگلستان ہو گئے اور بھائی پرمانند صاحب پہلے جنوبی افریقہ کو تشریف لیجاویں گے ہم یہاں کی رعایا کی تکالیف کے مختصر سے نوٹ لیکر انگلستان جا کر دوسرے ڈیلیگیٹوں میں جا ملینگے۔ آپ غور فرما سکتے ہیں۔ کہ اس قسم کا فسانہ سنکر جو خواہ مخواہ ہر ایک ہندوستانی کا دل ایسے شخص کے خیر مقدم کے لئے چاہتا ہے جو ملک کی بہبودی کے لئے دور دراز سفر پر جا رہا ہو۔ چنانچہ یہ خیال ٹھیک ہے۔ کہ نیروبی اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے واسطے قریباً چالیس معزز ہندوستانی جنمیں ہر مذہب و ملت کے آدمی شامل تھے۔ گئے تھے۔ میں کہتا ہوں۔ چالیس کیا بلا مبالغہ اُن ریلوے کارخانے کے قلیوں کے پچاس سے زیادہ آدمی تھے۔ اب پلیٹ فارم پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ کوئی کہتا تھا کہ ان کے گوشگذار کرنا چاہیے۔ کہ ریلوے لائن بناتے وقت یہاں پر ہزاروں جانیں بیچاروں کی تلف ہو گئیں۔ سینکڑوں آدمیوں کو شیر کھا گئے۔ اور اب جبکہ سب کام تیار ہو گیا ہے تو انگریز آن موجود ہوئے ہیں غرضیکہ ہر ایک اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ دکھڑا رو رہا ہے۔ خیر اتنے میں گاڑی آ پہنچی۔ لوگوں کی نظریں سیکنڈ اور فسٹ کلاس گاڑیوں کی طرف تھیں۔ کہ ان میں سے کسی میں پروفیسر صاحب متمکن ہونگے اور چونکہ کسیکو شناخت تو تھی ہی نہیں۔ سب لوگ ایک پارسی کی طرف جو کہ سیکنڈ کلاس میں سے اترا تھا۔ تقریباً اٹھا لینے کو جہاں ہی پڑے تھے کہ ادہر سے مہاشہ صاحب انٹرمیڈیٹ میں سے ایک پرانی وضع کا گھٹنا پہنے ہوئے لمبا سا بے وضع سا کوٹ اور پگڑی پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک پوتھی لئے ہوئے نکل آئے۔ اور خود آکر نمستے کہکر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ پھولوں کے ہاروں کی شامت آگئی۔ کچھ انکے سر پہ کچھ اسکے کپڑوں پہ کچھ پاؤں میں غرضیکہ آریہ مہاشوں نے سارے پلیٹ فارم پہ پھول بکھیر دئے۔ مگر ہشیار ہندوستانی اور خصوصاً انگریز لوگ حیران تھے۔ کہ یہ لوگ اس بیچارہ سادہ لوح کی اسقدر خوشامد کیوں کر رہے ہیں۔ اس کے اپنے بشرہ سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اسقدر عزت یا آؤ بھگت کے قابل نہیں۔ مگر تاہم بعض لوگوں کا بقول شخصے ؎

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

یہ خیال تھا۔ کہ ممکن ہے۔ یہ شخص ایک عالم متبحر ہو۔ سادہ پوشاک پر کچھ منحصر نہیں۔ غرضیکہ ان کو بگھی میں بٹھا کر یہ لوگ ان کو گھر لے گئے مگر پھر تمام ہندو ہی ہندو رہ گئے۔ کیونکہ مسلمان اور دیگر اقوام کو تو اسیوقت تسلی ہو گئی تھی۔ جسوقت گاڑی سے اترتے ہی سماج کے پردہان صاحب نے اپنی ہی سماج کے ممبروں کو ان سے انٹروڈیوس کرایا۔ کہ یہ سماج کے پردہان ہیں۔ یہ منتری ہیں۔ یہ خزانچی ہیں۔ یہ بڑے سرگرم ممبر ہیں۔ وغیرہ اور لوگوں کا جو اس قدر تکلیف اٹھا کر آئے تھے نام ہی نہیں۔ اسدن ہم پروفیسر صاحب سے دوسرے دن شام تک کے لئے رخصت ہوئے دوسرے دن میں بازار میں کچھ سودا لے رہا تھا۔ اور دوسری گاڑی میں اپنے اسٹیشن کو واپس جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ کہ ایک انگریزی تقسیم ہوتا ہوا دیکھا۔ جسمیں لکھا تھا۔ کہ مسٹر پرمانند صاحب ایم اے پروفیسر ڈی اے وی کالج تین دن تک سماج میں انگریزی و اردو لیکچر دے کر سب پبلک کو مستفید کرینگے۔ یہ دیکھکر میری بیتاب طبیعت نے مجھے مجبور کیا۔ کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ اور دو روز رکنا پڑے ضرور ہی سننا اس میں شک نہیں کہ ایم اے اور پروفیسر کے لفظ نے عوام کو غیر معمولی طور پر اپنی طرف متوجہ کیا ہوا تھا۔ چنانچہ اسدن سماج کا سارا صحن ہندو مسلمانوں

ahmadimuslim.de

گوانی داخل گئی) اور عیسائیوں سے بھرا ہوا تھا اور ہر ایک کے دل میں یہ تھا کہ اب پروفیسر صاحب کھڑے ہو کر ایک فصیح اور مدلل لیکچر دینگے جس سے کہ یہاں پر پبلک کی نظروں میں آگے سے زیادہ پنجابیوں کی وقعت ہو جائیگی کہ ان میں بھی ایسے ایسے لائق اشخاص ہوتے ہیں۔ مگر ؎

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

پروفیسر صاحب کے اٹھتے ہی تاڑنے والی نظروں نے تاڑ لیا کہ پروفیسر صاحب صرف کالج کے طالب علموں میں ہی لیکچر دینے والے ہیں پبلک میں لیکچر دینا ان کے لئے ذرا ٹیڑھی کھیر ہوگی کیونکہ آپ کے ہاتھ اور پاؤں کانپ رہے تھے۔ خیر یہ لرزہ کم ہوا۔ اور پروفیسر صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ باوجودیکہ ربط سلسلہ کلام کے جو انہوں نے اول ہی سے شروع کیا تھا۔ آپ کو اپنی لفظوں کا ذخیرہ اسقدر کم تھا کہ ان کو اپنے مطلب کے اظہار کے لئے موزوں لفظ نہ ملنے کی وجہ سے اصلی مقصد ہی خبط ہو جاتا تھا۔ یہاں کے بنگالی اور مدراسی لوگ وغیرہ انگشت بدنداں تھے کہ پنجاب کے علاقہ میں ایسے ہی گریجویٹ نکلتے ہیں جو پوری روانی کے ساتھ اظہار مطلب انگریزی زبان میں نہیں کر سکتے۔ یہاں تک نوبت ہو جاتا تھا۔ کہ دو دو تین تین بار ایک فقرہ کو شروع کرکے جب آگے لفظ نہیں ملا۔ تو پھر اس فقرہ کو دہرایا۔ اور آخرکار چھوڑ کر دوسری طرز پر بیان کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ مگر کسی طرح کرتے دہرتے بن نہ پڑتی تھی اور دیکھئے۔ آپ بیان بھی کیا کرنے لگے ہیں ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی میں پبلک کو سنانے لگے ہیں جو کہ سینکڑوں کتابوں میں چھپ چکا ہوا ہے القصہ ادھر ادھر کی باتوں میں تھوڑا سا وقت ٹال کر آپ اپنی اصلی مدعا دشمنی پر آ گئے۔ اور عیسائیوں کے مذہب پر بزدلانہ حملے کرنے لگے (مسلمانوں کی طرف اسوجہ سے پہلے مخاطب نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان کے ساتھ آگے ہی پیٹنے منا ہے۔ کہ مقدمہ بازی تک نوبت پہنچ چکی تھی) عیسائی وہاں پر کوئی انگریز تو تھا ہی نہیں۔ معمولی گوانی ہی تھے۔ ان میں سے بعض کو تو بیہودہ الفاظ سنکر جوش آ گیا۔ مگر تاہم ان میں سے ایک شخص نے نہایت ضبط سے کام لیکر کہا۔ کہ پروفیسر صاحب ہمیں آپ کے مذہب کے حالات دریافت کرنیکا از حد شوق ہے اور ہم کو آپ کے کاموں سے از حد دلچسپی ہے بشرطیکہ آپ اپنے تمام اصول بالکم وکاست بیان کرکے ہمیں سنا دیں (خواہ نیوگ کا ذکر نہ ہی ہو) اور اس طرح سے آپ ہمارے پیغمبر (حضرت عیسے) کی شان میں بُرے بھلے الفاظ کہکر ہماری نظروں میں کچھ زیادہ وقعت حاصل نہیں کر سکتے مگر اس پر پریذیڈنٹ صاحب نے (جو کہ خود ایک نہایت متعصب شخص ہے) جواب دیا۔ کہ ان کو اسی طرز پر سلسلۂ کلام ختم کرنے دیجئے۔ اور بعد میں اعتراض کر لینا۔ اس پر تمام عیسائی لوگ جن کی تعداد دس سے زیادہ تھی۔ سلام کہکر اٹھ گئے۔ باقی وہی ڈہاک کے تین پات سماج کے دو چار دس ممبر رہ گئے تھے۔ تعجب اس بات پر بے اختیار ہنسی آتی تھی۔ کہ سماجک بہائیوں نے بیچارے غریب ان پڑھ بازار کے بنئے لوگوں کو بھی گھیر گھار کر اپنی رونق بڑھانے کے لئے سماج میں باندھ رکھا تھا۔ اور وہ بھی ایسے تھے۔ کہ باوجود انگریزی کا ایک لفظ نہ سمجھنے کے وہاں پر بیوقوفوں کی طرح آگے بڑھکر بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے بعض سر ہلا ہلا کر واہ واہ بھی کر رہے تھے (کیا کہنے ہیں) اس میں شک نہیں کہ اسوقت مجھے خود ان کی حالت پر رحم آ رہا تھا۔ اور میں دل ہی دل میں کہہ رہا تھا۔ کہ ان بیوقوفوں نے اپنی جہالت سے ایک بھرے ہوئے مجمع کو خالی کر دیا ہے۔ اور اب مندر بے سامان سا معلوم ہوتا ہے۔ میں آ پھیر دیکر دو دن گیا ہی نہیں۔ مگر لوگوں سے سنا۔ بہت کم آدمی جاتے تھے غرضیکہ آپ انگریزی اسقدر روانی سے بھی نہیں بول سکتے تھے جیسے کہ بعض ریلوے گارڈ اور اسٹیشن ماسٹر بول لیتے ہیں۔ اردو کا ترجمان آپ جانتے ہیں کہ آپ کا مطلب خبط کرنے کے لئے ایک فقرہ میں دو حرف اردو کے تو چار بہاشا کے تو پانچ کہاشا کے بھر کر کھچڑی سی بنا دیتے ہیں جسکا ایک ادنیٰ نمونہ آپ کے مجوزہ میموریل تغلیب الاسلام[1] حصہ دوم میں موجود ہے۔ بہائی جی نے اللہ تو اور میں کہتا ہوں۔ کہ ہندوستانیوں کی اسلئے میں یہی سبھی مٹی خراب کر دی۔ کیونکہ عموماً انگریزوں کا اس دن سے ان لکچروں کا ذکر سنکر یہ یقین ہو گیا ہے کہ ہندوستانیوں میں جو لائق سمجھے جاتے ہیں۔ وہ بھی برائے نام ہی ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی کندۂ ناتراش ہی کا بچہ سے نکل آتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایسوں سے آریہ سماج نے کونسی فخر کی بات حاصل کر لی ہے بلکہ الٹا شرم کا مقام ہے۔

(راقم:۔ ایک سچی کہنے والا)

(ایڈیٹر) خط کو وزن کرکے بھیجا کیجئے۔ ۲ محصول ادا کرنا پڑا ہے۔

[1] جواب تغلیب الاسلام جسکی قیمت ۲ر ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح البخاری

(از سید حسن بسلہ پھلواروی)

تمام اہل سنت والجماعت کے نزدیک صحیح بخاری اصح الکتب ہے اور عامہ اہل علم اسکی صحت پر متفق ہیں۔ اسکی حدیثوں کو موضوع کہنا تو بڑی بات ہے ضعیف بھی نہیں کہا جا سکتا۔ ناسخ و منسوخ کی بحث یا راجح و مرجوح کی تکرار اور شئے ہے اسکو صحت اور سقیم سے بحث نہیں۔ غرض یہ کہ اسکی حدیثیں اور واقعات سچے اور صحیح ہیں۔ مگر افسوس ہوتا ہے کہ عالیجناب میرزا حیرت صاحب نے واقعہ شہادت سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے انکار کرتے ہوئے شیعوں کی الٹی مذمت اور صحیح و معتبر کتاب صحیح بخاری کی حدیث و روایت کو (جو نکہ اس میں جناب سید الشہداء کی شہادت کا تذکرہ ہے) لغو اور غلط بتلاتے ہیں صحیح بخاری جلد اول باب مناقب الحسن والحسین ص ۵۳۰ میں شہادت کے متعلق دو حدیثیں مذکور ہیں ایک جناب عبد اللہ بن عمر رض کی کہ آپ نے ایک عراقی کے احرام میں قتل مکھی کے استفسار کر نیر فرمایا۔ کہ اہل عراق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے (امام حسین) کو تو قتل کر ڈالا۔ اور مجھ سے قتل مکھی کے بارہ میں پوچھتے ہیں۔ دوسری حدیث حضرت انس رض کی ہے۔ کہ ابن زیاد بد نہاد کے پاس امام حسین کا سر لایا گیا۔ تو اسنے چھڑی سے حضرت امام کے لب و دنداں کو جنبش دی۔ اور آپ کے حسن کی بابت کچھ کہا۔ اسپر جناب انس رض بولے یہ (حسین رض) رسولخدا صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ اول الذکر سے تو میرزا صاحب نے بالکل چشم پوشی کی لیکن حضرت انس رض کی روایت پر اپنی عقلی شبہات پیش کر کے اسے غلط اور کذب فرماتے ہیں کرزن گزٹ مطبوعہ ۱۵ ستمبر ص ۲ میں جہانتک ہوسکا اس روایت پر شبہات پیش کئے ہیں۔ جنکا خلاصہ یہ ہے :۔ کہ حضرت انس رض جیسے جلیل القدر صحابی اور خادم رسول اللہ کا اس مقام پر ہونا اور ابن زیاد کا ان کے سامنے بے ادبی کرنا اور انکا خاموش رہنا۔ بالکل عقل کے خلاف ہے اور حضرت انس رض کی توہین ہے مشکل یہ ہے کہ میرزا صاحب کو کوئی سمجھاوے تو کسطرح اور کیونکر؟ طبقات صحابہ کو وہ نہ مانینگے۔ کتب حدیث کو وہ نہ مانینگے۔ اور علم معقولات کا یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

حضرت (جناب) انس رض نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی خاص شہر سے دو فرسخ تک ان کے مکانات اور باغات تھے۔ جیسا کہ خود صحیح بخاری کے کتاب الجمعہ میں ہے اور اصابہ ص ۱۳ اور استیعاب جلد اول ص ۳۴ میں بھی مذکور ہے اور بصرہ کے عمائد و ممتاز لوگوں میں انکا شمار تھا اور ابن زیاد وہیں بصرہ کا گورنر تھا۔ پھر وہ کوفہ کا حاکم ہو کر قتل سید الشہداء پر مامور ہوا۔ کہ ایسا وقت اور بدامنی کے وقت سیاسۃ عمائد اور رؤسائے شہر و اطراف و جوانب حاضر کئے جاتے ہیں۔ اور اس سے مقصود سطوت و جبروت ہوتی ہے ابن زیاد نے اسی قاعدہ کے موجب زید ابن ارقم رض اور انس رض بن مالک وغیرہما کو بھی بلا لیا ہوگا۔ یہ کوئی عقل کے خلاف بات نہیں ہے۔

اب رہی یہ بات کہ حضرت انس رض سے صبر کیونکر ہو سکا اور اس بے ادبی و گستاخی پر اڑ کیوں نہ بیٹھے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ اتنے میں اسقدر قابو نہیں پاتے تھے۔ اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے اور زیادہ فتنہ کا بازار گرم کرنا ان کی مصلحت کے بالکل ہی خلاف تھا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے حضرت عثمان رض کس بیرحمی سے قتل کئے گئے اسوقت حضرت سیدنا علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت سعد ابن ابی وقاص حضرت ابوہریرہ اور دیگر اعیان صحابہ رضوان اللہ علیہم موجود تھے۔ اپنی مجبوریوں سے وہ ان کی حمایت نہ کر سکے اور بعضے تو ایسے مجبور تھے۔ کہ ان کے جنازہ پر بھی حاضر نہ ہو سکے۔ اسیطرح حضرت عبد اللہ بن زبیر رض کو مکہ میں سولی پر چڑھایا۔ اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رض اور جناب عبد اللہ بن عمر رض نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ لیکن بجز صبر کے اور کیا کیا۔ کوئی عاقل ان بزرگوار کو الزام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح سے حضرت انس رض پر بھی کوئی الزام نہیں اور حضرت انس رض مصیبت زدوں پر اسقدر صابر تھے۔ کہ خود ان کی گردن پر حجاج نے اونکو ذلیل و رسوا کرنے کیلئے مہر کر دی تھی مگر بیچارے حضرت انس رض صابر و شاکر تھے استیعاب جلد اول ص ۳۴ میں یہ قصہ سند کے ساتھ موجود ہے۔ غرض اس حدیث پر جو آپ نے شبہات کئے ہیں وہ صحیح نہیں بلکہ لغو ہیں اور یہ حدیث اور یہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔ اگر اس حدیث کے اسناد و رواۃ کے متعلق آپکو کوئی شبہ ہو۔ تو اسے بھی لیجئے۔ اس حدیث کے جتنے رواۃ ہیں محمد بن حسین۔ حسین ابن محمد۔ جریر اور محمد بن سیرین کوئی بھی ایسا نہیں جسپر ادنی تہمت تشیع کی لگی ہو۔ کتب رجال تقریب التہذیب لسان المیزان میزان الاعتدال وغیرہ ملاحظہ فرمالیجئے۔ ان لوگوں کے احوال میں ثقۃ ثبت عابد کبیر القدر وغیرہ لکھا ہوا ہے۔ پھر ایسے اسناد کو غلط بتانا اور متن کو غلط اور باطل کہنا کسقدر بے باکی اور ناانصافی ہے۔

ؔ۱ تو علیہ کہ مولوی عبد الکریم اور لاہور کے مولوی غلام تاد اہل سنت سے نہ ہو۔ جو صحت بخاری کے قائل نہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

آب میں بخاری شریف کی اصل حدیث مع ترجمہ نقل کرکے پھر مرزا صاحب کا ترجمہ نقل کرتا ہوں۔ حدثنا محمد بن حسین بن ابراہیم قال ثنا حسین بن محمد ثنا جریر عن محمد عن انس بن مالک قال اتی عبید اللہ بن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا فقال انس کان اشبہہم برسول اللہ صلعم وکان مخضوبا بالوسمہ یعنے ابن زیاد کے پاس امام حسین کا سر لایا گیا اور ایک طشت میں رکھا گیا۔ پس وہ ٹھکراتا تھا۔ اور امام کے حسن کے بارہ میں کچھ بولا۔ حضرت انس نے فرمایا یہ رسول خدا سے بہت مشابہ تھے اور امام علیہ السلام وسمہ کا خضاب لگائی ہوئے تھے۔

آب مرزا صاحب کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ کرزن گزٹ مطبوعہ ۱۵ اکتوبر صفحہ ۲ کالم اول کے نمبر ۳ میں ہے۔ مثلاً صحیح بخاری سے جہاں حضرت امام حسین کے فضائل سے بحث کی ہے وہاں اتنا تذکرہ اور کر دیا ہے کہ جب عبید اللہ ابن زیاد کے پاس حضرت امام حسین کا سر لایا گیا۔ تو حضرت انس نے جو ابن زیاد کے دربار میں موجود تھے سر کو دیکھ کے فرمایا کہ ابن زیاد جن لبوں پہ بید کو رکھ رہے ہیں ان لبوں پہ میں نے رسول اللہ کے لب کو مس کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرات! یہ ترجمہ ہے یا محض افترا۔ انس نے تو لبوں کے مس کرنے کا کچھ ذکر بھی نہیں کیا۔ ہندوستان میں اسوقت عربی جاننے والے خدا کے فضل سے بہت ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کی تراشیدہ عبارت بخاری میں کہیں ہے؟ ہرگز نہیں اصل یہ ہے کہ یہ زید ابن ارقم کا واقعہ ہے جو اور کتب حدیث میں مندرج ہے مرزا صاحب کو وہ سنا سنایا یاد تھا جھٹ سے بخاری کے سر تھوپ دیا۔ بس اسی سے مرزا صاحب کی تبحر علمی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ وہ اصل کتاب نہیں دیکھتے۔ یا شاید ترجمہ کی لیاقت نہیں رکھتے اور پھر ایک عظیم الشان دعویٰ کر بیٹھتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نوٹ:۔ دیگر ایڈیٹران اخبار سے بھی امید ہے کہ بخیر خواہی قومی عام مسلمانوں کی بھلائی کے لئے اس ضروری مضمون کو اپنے پرچوں میں جگہ دیکر مجھے ممنون فرمائینگے۔ والسلام

(ایڈیٹر) جب مرزا حیرت جناب شاہ محمد سلیمان صاحب آپ کے والد صاحب سے مباحثہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ تو پھر اخباروں میں دلیل بازی کا کیا کام ایک جا بیٹھکر سب فیصلے ہو جائیں گے۔ لیکن کیا حیرت صاحب مباحثہ کرینگے۔ شروع میں نمبر ۳ ٹیکل دیکھئے۔

حساب دوستان در دل

اصحاب ذیل کی قیمت ختم ہوگئے کو ہے لہذا اطلاع دیکر مہربانی کرکے یا تو خود ہی قیمت بھیجدیں۔ یا وی پی وصول فرمالیں ورنہ بصورت نامنظوری اطلاع بخشیں تو یہ مہربانی ہوگی۔

نمبر	مقام	نمبر	مقام
۲	امرتسر	۵۶۹	دینا نگر
۸	الیضاً	۵۷۳	بہاولپور
۱۱	الیضاً	۵۷۶	بمبئی
۳۲۶	ننھیاگل ـ ہزارہ	۵۸۵	بالاساقہ
۳۳۱	بانگی لوہ	۵۸۶	اوجھیر
۴۱۹	منٹگمری	۵۸۹	کلالاں
۴۲۶	دیووال	۵۹۰	جھنگ
۴۲۹	جانکے	۵۹۳	اسکوٹ
۴۳۰	جیم بیم	۳۱۷	باسم
۴۳۵	داناپور	۱۸۱	
۴۶۳	کھیپرہ	۴۵۳	
۵۰۵	سہارنپور	۲۷۹	منٹگمری
۵۲۷	بابالاکھٹی	۲۷۳	لویکنڈا ریلوے ایڈیقہ
۵۲۸	کیمپ بریلی	۱۸۸	سیالکوٹ

اخلاقی جرأت

ازقلم ...

جو ہماری اصطلاح میں صاف گوئی یا بلند ہمت جرأت سے کام کرنیکی عادت کہلاتی ہے آدمی کے انسان بننے کے لیے ایسی ہی ضرورت ہے جیسے کہ زندہ رہنے کیلئے سانس۔ وہ پاکیزہ ہوا کی۔ اس پاکیزہ خصلت کا منشا یہ ہے کہ انسان دل سے نہایت الاپی بناتا ہے اور جس چیز کو وہ صحیح اور حق سمجھتا ہے۔ کسی دوسرے کے خوف یا خطر سے اسکے دائرہ سے قدم باہر نہ نکالے۔ اور اس بات سے نہ ڈرے۔ کہ یہ لوگ مجھے بدنام کریں گے یا نقصان پہنچائیں گے یا جو نفع ذرا سا جھوٹ بول کر یا ریاکاری یا دکھلاوے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جاتا رہیگا۔ جو کوئی ان فضولیات

کی خاطر یا لوگوں کے خوش کرنے کے لئے ایسی چکنی چپڑی باتیں بنائے اور جادۂ انصاف و صدق سے منحرف ہو سمجھلو کہ اسقدر اسکا ایمان ضعیف ہے اور اسحالت میں کہ جب سیدی اسکی انسانیت میں کمی ہے اور انسانیت میں کمی ہونے سے وہ شرافت اسلام کا کم مستحق سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ انسانیت اور اسلام دونوں ایک ہی جامع صفت کے مختلف نام ہیں۔ جو درجات اور تفصیل پر حاوی ہیں ؎

اس زمانہ میں نہایت شرم و تاسف کی بات ہے کہ ہم لوگوں کی ایسی ردی حالت ہے۔ کہ اس نیک صفت کی طرف کم لوگ توجہ کرتے ہیں اور جو ایسا بزدل اور ضعیف الاخلاق (Moral Coward) ہو۔ کہ ذاتی مصلحتوں کا لحاظ رکھکر حق کا خون کرے اور ریاکاری اور کذب کی بدولت اپنا کام نکالے اور دنیا میں ترقی پائے۔ اسکی عام طور پر تعریف کیجاتی ہے اور اسکو چلتا پرزا اور ہوشیار کہتے ہیں اور جو کوئی اپنی سچی رائے پر ثابت قدم ہو اور نیک نیتی سے اپنا کام کئے جاتے وہ ضرور بہت سی تکلیفیں جھیلتا ہے۔ بہت نقصان اوٹھاتا ہے اور عام لوگ اسکی مذمت کیا کرتے ہیں۔ اور اسکو نکما کہتے ہیں۔ اور دنیا کے کام کا نہیں سمجھتے۔ ان کی رائے میں دنیا صرف بے ایمانی سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے بزرگوں نے پہلے کہ نہی۔ چنانچہ مولانا روم کا قول ہے ؎

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

جبکہ ہم شجاع یا بہادر کہتے ہیں اسکے بھی یہی معنے ہیں کہ ان صفتوں سے موصوف شخص اپنے حق پر ثابت قدم و مستقیم رہتا ہے اسکے بچانے میں اپنی جان کھیل جاتا ہے۔ ایسی ہی اخلاقی صفات استقامۃ السیرۃ و صفو النیۃ کی ہیں جرأت والی ہیں کہ ہم آزادانہ اور نڈر ہوکر اپنی سچی رائے پر اڑے رہیں اور اپنے ہم جنسوں اور ہم جولیوں کے طعن و تشنیع کی پرواہ نہ کریں۔ اکثر دیندار سیدان شجاعت میں بہادرمردانگی دکھا اپنی جان دیدیتے ہیں۔ مگر اپنا دین نہیں چھوڑتے۔ جب مسلمانوں کو ملک اسپین (Spain) سے نکلنا پڑا۔ عیسائیوں نے ان کو شاید چھبیس گھنٹہ کی مہلت دی تھی۔ کہ اس عرصہ میں یا تو ملک چھوڑ دیں یا عیسائی ہو جائیں ورنہ قتل کئے جائینگے۔ جنکو جہاز اور کشتیاں ملگئیں چھوڑ بھاگے۔ باقی لکھوکھا سمندر میں ڈوب مرے۔ یا تہ تیغ ہوئے۔ مگر اپنا مذہب نہ چھوڑا۔ ایسے ہی جب مسلمانوں نے ایران میں دخل کیا۔ "اطاعت" یا "اسلام" کا فرمان جاری تھا۔ نہایت نیک منش خاندان ہندوستان کو ہجرت کر گئے۔ جناب تیرہ سو برس سے علاقہ بمبئی پر آباد ہیں۔ یہ سب طرح کی شجاعت کی مثالیں ہیں۔

جبکہ اخلاقی جرأت (Moral Courage) کہتے ہیں اسکی جیسا کہ ہمنے اوپر کہا ہے یہی تعریف ہے کہ انسان اپنی رائے کے اظہار کرنے میں خائف نہ ہو۔ جو مذہب رکھتا ہو۔ اسی پر قائم رہے۔ تقیہ سے کام نہ لے جیسے کسی معمولی بہادر کو جان تک کا کچھ بھی اندیشہ نہیں رہتا۔ اور وہ باستقلال اپنے دشمن سے لڑتا ہے اور جان دیدیتا ہے ایسے ہی ثابت الرائے شخص اپنے دوستوں یا اپنی برادری یا غیروں کی مخالفت کی پرواہ نہیں کیا کرتا۔ اور جو بات کو سچی سمجھتا ہے۔ اس سے نہیں ہٹتا۔ پس یہ دونوں شجاعتیں جسمانی اور روحانی کہلائی جاسکتی ہیں اور یہ لازم نہیں کہ ہر پہلوان یا دلیر سپاہی جو اپنی جان ہتھیلی پر لئے رہتا ہے اسکے دل کا روحانی حصہ بھی ویسا ہی شجاعت سے بھرا ہو۔ گو میدان میں وہ اپنے دشمنوں کی گولیوں کی بوچھاڑ میں سینہ سپر کئے تنا کھڑا رہتا ہو اور تلوار چلاتا ہے۔ ممکن ہے کہ اپنی برادری میں وہ زبان کھولنے کی جرأت بھی نہ کرتا ہو۔ اور اپنی رائے کو ظاہر کرتے ہوئے ڈرتا ہو۔

علامہ ثعالبی نے لکھا ہے کہ حجاج (مشہور ظالم خلیفہ) نے کسی دن خطبہ پڑھنے میں بہت دیر لگائی۔ ایک شخص نے اٹھکر کہا۔ الصلاۃ فان الوقت لا ینتظر و الرب لا یعذر۔ یعنی جلدی نماز پڑھ لیجئے وقت آپکا منتظر نہیں رہیگا۔ اور خدا آپکا عذر نہیں سنیگا۔ بادشاہ نے غصہ ہوکر اسے قید میں بھیجدیا۔ لوگ سفارش لیکر حجاج پاس گئے۔ اور کہا کہ شاید وہ دیوانہ ہے۔ کہ اس نے ایسی گستاخی کی۔ اسے معاف کردیجئے۔ حجاج نے جواب دیا۔ کہ اگر وہ اپنی دیوانگی کا اعتراف کرے۔ تو میں اسے چھوڑ دونگا۔ جب یہ خبر اس بیگناہ کو پہنچی۔ اس نے کہا کہ معاذ اللہ لا ازعم ان اللہ ابتلانی وقد عافانی معاذ اللہ میں کیسے خدا پر جھوٹا الزام لگاؤں۔ خدا نے مجھے تندرست پیدا کیا ہے۔ جب حجاج نے اسکا جواب سنا۔ بہت متاثر ہوا۔ اسکی سچائی اور ثابت الرائے ہونیکی داد دی اور اسکو چھوڑ دیا۔

جن دنوں یورپ میں مبارزت اثنین (Duel) یعنے باہمی مدعا علیہ کا آپس میں اپنا حق ثابت کرنے کے لئے لڑنے کا رواج تھا۔ انگلستان میں سب بھلے آدمی اس بیرحمی اور نا انصافی کی رسم کے عیوب سمجھتے تھے برادری میں ذلیل ہونے کے خوف سے اکثروں کو ذرا ذراسی باتوں پر اپنی جانیں دینی پڑتی تھیں۔ مثلاً اگر کسی شریف آدمی کی اسکی برادری کا کوئی شرابی و

ahmadimuslim.de

آوارہ مزاج شخص کسیطرح تو ہیں کرتا۔ تو برادری اُسے مجبور کرتی ہوگی وہ اپنی عزت کے اپنی ہتک عزت کا بدلہ لے اور معاً تلوار کھینچ لیکر میدان قتال میں شرافت کی داد دیں۔ اگر کوئی انکار کرتا۔ وہ درجہ شرافت سے درکات ذلت میں گرجاتا۔ اور اہل برادری اسے بھلا مانس کہنا چھوڑ دیتے۔ اس خوف کے مارے ہر شخص اس مروجہ رسم کی اطاعت کیا کرتا۔ اور ہمیشہ ناگہانی اذیت اور موت کا نشانہ بنا رہتا۔ کسیکو اتنی جرات نہ تہی۔ کہ وہ ان لغو قواعد کے خلاف زبان ہلاتا۔ گو ایسے لوگ مزروان دنوں بھی ہونگے۔ جو ان کو بیہودہ اور مضر تصور کرتے ہونگے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کی عقلیں اس درجہ پر نہ پہنچی ہوں۔ اور عربوں کی تہذیب و تمدن کا اثر اس وقت تک ان پر مؤثر نہ ہوا ہو۔ ان جسمانی اور روحانی شجاعتوں میں سے تعجب کی بات ہے کہ روحانی شجاعت کی کم قدری ہے۔ جسکی وجہ یہ ہو کہ بہادر سپاہی کو ہر کوئی شاباش دیتا ہے ساری دنیا اُسے سر پر بٹھاتی ہے اور اُسکا نام عزت سے لیتی ہے لیکن روحانی شجاع اول تو اپنی برادری میں مطعون بنتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ سارے میں بدنام ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں اخلاقی جرات کم ظاہر ہوتی ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہم دنیا سے ڈریں اور خوف کے مارے حق کو چھپائے رکھیں۔ اگر ایسا ہوتا اور سب آدمیوں پر بہیمیت غالب ہوتی۔ تو دنیا میں اصلاح و تہذیب کی اشاعت نہ ہوتی۔ مگر جو دل قدرت نے صیقل کئے بنائے ہیں۔ وہ کبھی ایسی کدورتوں سے متاثر نہیں ہوتے۔ حقیقت کا نور انمیں چمکتا ہے اور بطلان کی ظلمات و تاریک جھیروں کو منور دیتا ہے۔ جب آنحضرت نے اپنے ملحد و بت پرست قبیلوں کو ہدایت کرنی شروع کی تہی جہلا نے ان کو کیسی تکلیفیں دیں اور اذیتیں پہونچائیں۔ یہانتک کہ آپکو کفار کے خوف سے اپنا وطن مالوفہ چھوڑنا پڑا۔ گر آپنے اپنی حقیقی مستقل مزاجی اور استقلال سے کام لیا۔ اور آخر وہی جانی دشمن جان نثار دوست و انصار بن گئے۔ جن کی مثالیں دنیا میں کہیں اور دکہائی نہیں دیتیں۔

ایسے ہی لوتہر جوہ Luther نے جو خود رومن کیتھلک فرقہ کا بڑا پادری تہا اپنے پیر و مرشد پوپ (Pope) کے احکامات کی خرابیوں کو دیکھکر مخالفت کی جرات کی۔ گو ابتدا میں اسے بہت ہی مصائب کا سامنا ہوا مگر آخر کار اسے ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ آج تمام عیسائی ممالک میں کروڑوں انکی پیروی کرتے ہیں*

ایسے ہی اصمعی نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید نے ایک روز خوب دہوم دہام سے محفل جمائی اور بڑے جشن منانے کی تجویز کی حکیم ابوالعتاہیہ کو بھی مدعو کیا اور فرمائش کی کہ ہماری بزم عیش و عشرت کی تعریف میں کچھ کہئے حکیم ممدوح کو والی ملک کا ایسے جلسوں میں دل لگانا اور کار منصبی سے اندہا بنجانا پسند نہ آیا۔ نصیحت کے اشعار پڑہے اور موت یاد دلائی۔ آخری شعر یہ تہے:۔

فاذا النفوس تقعقعت ٭ فی ظل حشرجة الصدور

فهناك تعلم موقنا ٭ ما كنت الا فی غرور

یعنے جب جانکندنی کا وقت ہوگا۔ اور سانس رک رک کر آئیگا۔ تجہے ثابت ہوجائیگا کہ یہ سب دل لگی کی چیزیں محض دہوکہ کی ٹٹیاں ہیں۔ جن سے بچنا چاہئے۔ ہارون الرشید زار زار رونے لگے وزیر فضل ابن یحیٰی نے حکیم موصوف سے کہا کہ یہ کیا موقعہ نصیحت کا تہا تمنے خوش کرنے کے بدلے حضور کو رولا دیا؟ لیکن اس زندہ دل بادشاہ نے کہا۔ کہ "دعه فانه رآنا فی عمی فکره ان یزیدنا" انہیں رہنے دو۔ یہ ہمارے دلی خیر خواہ ہیں۔ ہمارا اندہا پن انہیں پسند نہیں آیا۔ اور یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا مرض اور ترقی کر جائے٭ (باقی آئندہ)

تاریخ فتح

(از حکیم محمد شریف صاحب عظیم آبادی)

اس شہر عظیم آباد (پٹنہ) میں نسبت دو مسجدوں کے اہلحدیث و حنفی فرقے کے مابین مقدمہ دائر تہا۔ اسمیں اللہ تعالیٰ نے مجہی سے اہلحدیث کو کامیاب کیا۔ و مسجد متنازعہ میں اہلحدیثوں کو بدستور سابق ادائے نماز الکفں کی اطلاع ارکان کے ساتھ اجازت ملی۔ چنانچہ اوسکی فتحیابی کی تاریخ ترسیل خدمت ہے اگر اخبار اہلحدیث میں اسکو جگہ دیجئے۔ تو ممنون و مشکور ہونگا۔

وھو ھذا

اے مومناں مبارک شکر خدا بیازی	حمد و صلوٰۃ برخواں برخاک زن جبینے
آں مسجدیکہ از تو با ظلم ور گرفتند	با ذوعظ نمودہ خلاق آن وا ببینا
در یکہ سال گشتم در گوش فتح ملہم	مسجد ز دست رفتہ باز آمدہ۔ بگفتا
	سنہ ۱۳۲۳ھ

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب اور مرزائیوں کو میں نے کیسا پایا۔

گذشتہ سے پیوستہ

مرزائیوں کے الہام پر نظر

الہام کی نسبت جس نے مجھے زیادہ حیرت میں ڈالا۔ میں نے سُنا کہ متعدد مرزائیوں کو ہوتا ہے۔ منقولہ بالا امور دیکھنے کے بعد یہ یقین نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ مرزائیوں کو الہام بمعنی اصطلاحی (خدا تعالیٰ کی طرف سے) ہوتا ہو۔ کوئی انکار وغیرہ ہوں تو بعید نظر آتا تھا۔ مرزائیوں کو بموجب قول انکے خواب آتے ہیں جو بمقابلہ حدیث و وحی نبوی کے ہرگز سند نہیں سمجھے جا سکتے۔ ہاں میں نے یہ بھی سُنا کہ بعض مرزائیوں کو اس قسم کا الہام بھی ہوتا ہو۔ کہ یا تو انکی زبانیں خود بخود چلی ہیں۔ یا کوئی آواز سُنائی دیتی ہو۔ ماسٹر عبد الرحمن مدرس قادیان نے ایک دن کہا تھا۔ کہ مجھکو آواز بھی بعض دفعہ آئی ہے۔ اور بعض دوسری موقع پر زبان بھی خود بخود چل پڑی ہو۔ میں ایسی چیزوں کی کیفیت پر کوئی گفتگو کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ شائد علما اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں۔ مجھکو اول یہ دکھانا ہے۔ کہ آیا یہ الہامات (میں انہیں بمعنی مطلق القاء لونگا) آیا مرزائیوں سے خاص ہیں۔ یا کہ غیر مرزائیوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر غیر مرزائیوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ تو پھر تابعت مرزا صاحب کیوجہ نہ ہوئی بلکہ کئی اور اسباب بطور فن وغیرہ ٹھیرے۔ آیا جو آیندہ کے لئے ہوویں۔ وہ سب پوری بھی ہوتے ہیں۔ اور کہ کس قسم کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک امر میں تین نمونہ کے طور پر کچھ ذکر کرونگا۔ جو مجھے اتفاقاً وہاں معلوم ہو گیا +

اسبارہ میں کہ آیا بعض انہیں سے کسی خاص قسم کے بھی ہیں۔ میں اسقدر کہتا ہوں کہ ایکدفعہ ماسٹر محمد الدین صاحب سابق کلرک دفتر و مہتمم بورڈنگ ہوس قادیان نے اتفاقاً مجھ سے ذکر کیا۔ کہ مولوی نوردین صاحب نے کہا تھا۔ کہ میں (حکیم صاحب) ایکدفعہ رام موہن رائے بنگالی کی کتاب پڑھ رہا تھا کہ مجھکو الہام ہوا۔ کہ "ایس مان ہادی دی کتاب نہ پڑھ" (لفظ ہادی کا فحش و شتم ہے۔ میں نے خوف گرفت قانون و شرافت کے خیال سے سالم نہیں لکھا۔ ناظرین یا، کا حرف آگے دل میں بڑھا کر سمجھ سکتے ہیں +

اب خدا تعالیٰ فحش اور شتم کے الہام سے مبرا ہے۔ قرآن میں کفار پر غلظت کی گئی ہے۔ انہیں لعین کہا گیا ہے۔ مگر شتم اور فحش ہرگز ذکر نہیں ہوا فرج کا لفظ قرآن میں ذکر ہوا ہے۔ مگر یہ لفظ عربی میں فحش نہیں ہے۔ فرج عام طور پر کشائش کو کہتے ہیں۔ سوراخ اور کشائش بمقابلہ تنگی پر بھی بولتے ہیں۔ ایسا ہی ایک کافر کی نسبت زنیم (بد کار) کا لفظ آیا ہے مگر وہ ہرگز شتم نہیں ہو۔ واللہ اعلم کہ یہاں حکیم صاحب کے الہام میں کیوں یہ فحش اختیار کی گئی۔ آیا ایسا ہو کر بھی وہ خدائے منزہ قدوس و موصوف بصفات کمال ہو سکتا ہو۔ ناظرین خود اسپر رائے زنی کریں +

اس امر کے بارہ میں کہ ایسے رسومات مرزائیوں سے خاص ہیں یا کسی اور کو بھی ہو جاتے ہیں۔ گذارش ہو کہ میں نے مرزا صاحب کی دافع البلاء میں پڑھا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ فلاں فلاں آدمی منشی الہی بخش وغیرہ مخالفین جو اپنے آپکو ملہم خیال کرتے ہیں الخ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ غیر مرزائی بھی ملہم ہیں۔ اگر یہ کہا جاوے کہ انپر اعتماد نہیں تو سخت زیادتی ہے۔ کیونکہ وہ سنجیدہ اور معتبر آدمی ہیں علاوہ پھر اندرون صحت مرزائیوں کے معتبر ہونے کی کیا دلیل ہوگی۔ کیونکہ سنجیدگی اور پوزیشن اور یوم الحساب کے ایمان میں جو خوف دلا کر سچائی پر رکھنے کا خصوصاً ذریعہ ہو۔ ظاہراً وہ لوگ بمقدم مرزائیوں کے اچھے ہیں۔

اور پیر سراج الحق صاحب نعمانی مشہور ملہم مرزائی کبھی کبھی رات کو آکر بیٹھ جاتے اور میرے ساتھ باتیں یا کبھی مذہبی تکرار کرتے۔ ایکدن اثنائے گفتگو میں آپنے ابو سعید مذکور وغیرہ کے روبرو فرمایا۔ کہ میرے بڑے بھائی مرزا صاحب کے دعوٰی کے بڑے مخالف ہیں۔ اور کہ میں نے اس زلزلے کے آنے پر انہیں خط لکھا۔ کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیشگوئی پر یہ زلزلہ آیا ہے۔ اور ابھی ایک اور مہیب زلزلہ آنے والا ہے۔ اب آپ ایمان لائیں۔ مجھکو (پیر صاحب کو) وہاں سے جواب آیا کہ گذشتہ زلزلہ آئندہ ماہ اپریل کی نسبت تو مجھکو خود سابقاً الہام ہو چکا تھا۔ اور کہ چنانچہ میں نے (بڑے بھائی پیر صاحب مخالف مرزا صاحب) دس بارہ ہزار خط جنکی ٹھیک تعداد مجھکو (کاتب مضمون ہذا کو یاد نہیں) مریدوں کے نام ہوشیار رہنے اور احتیاط کرنے کو بھیجے اور کہ میرے کسی مرید سے پوچھ لو۔ آخر میں نے اپنے سب مریدوں کو سمجھا تو نہیں دیا۔ پیر صاحب موصوف فرمانے لگے۔ کہ خط مذکورہ (یعنی مرسلہ انکے بڑے بھائی موصوف سجادہ نشین) میں یہ بھی درج تھا کہ ساتھ ہی مجھکو (بعد پیر صاحب کو) الہام ہوا۔ کہ سلسلہ مرزائیہ نابود ہونے والا ہو تم (پیر صاحب) واپس آ جاؤ۔ انتہی۔

باقی آئندہ

فتویٰ

سوال نمبر ۲۱ - ما تقولون فی ہذا الحدیث قال النبی ما طلعت الشمس ولا غربت بعد النبیین والمرسلین علی احد افضل من ابی بکر رضی اللہ۔ ہذا احدیث صحیح ام موضوع + (قادر بخش از دادو سندھ) +

جواب نمبر ۲۱ - مضمون صحیح ہے +

سوال نمبر ۲۲ - وتر واجب است یا سنت مؤکد؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۲۲ - جمہور علماء کا حتی کہ صاحبین ابو یوسف - محمد کا بھی یہی مذہب ہے کہ وتر سنت مؤکدہ ہیں۔ صرف امام ابو حنیفہ صاحب کا مذہب وجوب ہے۔ فقیر کی ناقص تحقیق میں بھی سنت مؤکدہ ہیں +

سوال نمبر ۲۳ - ذات باریتعالیٰ کی عرش کے اوپر ہے یا نیچے بھی ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۲۳ - ذات باریتعالیٰ شانہٗ عرش پر ہے اور فرش پر بھی ہے ہُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ (والتفصیل فی محلہ) +

سوال نمبر ۲۴ - خدا بخش مرحوم کو پانچ لڑکے عبد الرزاق - عبد الحق و عبد الغنی - عبد الغفار - عبد الرحمن ہیں - عبد الرزاق خدا بخش کے سامنے مرگیا - جسکو عرصہ تخمیناً ساٹھ سال کا ہوا - اب عبد الرزاق کا لڑکا عبد الحمید اپنے چچوں یعنی عبد الرزاق کے بھائیوں عبد القادر وغیرہ سے اپنے باپ کا حصہ مانگتا ہے - آیا اسکو حصہ شرعاً پہونچتا ہے یا نہیں؟ نیز خدا بخش کی بیوی بھی موجود ہے اسکا بھی کس قدر حصہ ہے؟ بیّنوا توجروا - (عبد اللہ از برام پور ضلع گونڈہ)

جواب نمبر ۲۴ - عبد الرزاق چونکہ باپ سے پہلے مرگیا ہے اسلئے وراثت اُس کی طرف منتقل نہیں ہوئی - جب اسکی طرف نہیں ہوئی تو اس کے بیٹے کیطرف بھی نہیں ہوگی - پس عبد الحمید وارث نہوگا - تمام مال خدا بخش کے باقی ورثاء کو ملیگا خدا بخش کی بیوی کا آٹھواں حصہ ہوگا +

سوال نمبر ۲۵ - (ا) زکوٰۃ نکالنے والے کو اختیار کل جز خرچ کرنیکا دست خاص سے ہے یا کہ نہیں؟ (ب) وذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین کو دے سکتا ہے یا کہ نہیں؟ (ج) مسجد یا مدرسہ میں دے سکتا ہے یعنی خرچ کر سکتا ہے یا کہ نہیں؟ (د) مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کے متوکل لوگوں کو دے سکتا ہے یا کہ نہیں؟ بیّنوا توجروا

(راقم خریدار ۱۲۰)

جواب نمبر ۲۵ - (ا) ہے - (ب) دے سکتا ہے - (ج) نہیں - (د) اپنے شہر کے مساکین مقدم ہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے - تُؤخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ اگر نہوں یا کچھ حصہ انکو دیکر بھیجدی تو جائز ہے +

سوال نمبر ۲۶ - خطیب منبر پر کھڑا ہوتے وقت السلام علیکم کہے یا نہیں از روئے قرآن وحدیث کیا حکم ہے؟ (محمد انوار الحسن - ضلع گیا)

جواب نمبر ۲۶ - بوقت شروع خطبہ امام کا السلام علیکم کہنا سنت ہے - حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم کہا کرتے تھے +

سوال نمبر ۲۷ - امام مسافر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور مقتدی جب باقیماندہ دو رکعت پورا کرنے کو کھڑا ہو - اسکے شامل دوسرا شخص نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ (...)

جواب نمبر ۲۷ - اس میں اختلاف ہے مگر اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ دوسرا شخص ملکر نماز پڑھ سکتا ہے - کیونکہ وہ اپنی اپنی نماز میں مستقل ہے +

سوال نمبر ۲۸ - یہاں کے ہمارے اہلحدیث بھائی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو غیر صحیح بلکہ شرک سمجھتے ہیں - اسی لئے میں نے آپکو تکلیف دی ہے کہ آپ اس باہمی نزاع کو اُٹھا دیں اور اصلاح بین اہلحدیث آپ پر فرض ہے اسکا جواب آپ مہربانی فرما کر اخبار اہلحدیث میں بحوالہ کتب معتبرہ چھپوا دیں تو عین نوازش ہوگی اور اللہ آپ کو جزائے خیر دیگا - فقط

جواب نمبر ۲۸ - کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں - ایک لا الٰہ الا اللہ - دوسرا محمد رسول اللہ - پہلا حصہ تو شرک کی نفی اور توحید کا صحیح ثبوت ہے دوسرا حصہ رسالت کا اقرار ہے - شرک کہاں سے ہے؟ اس کو شرک کہنے والے تو پنڈت دیانند اور اُنکے چیلے تمام دیانندی آریے ہیں مگر یا انکی بے سمجھی ہے - شرک تو جب ہے کہ رسول کو خدا کی الوہیت میں ملایا جائے - جب کلمہ طیبہ میں دونوں حصوں کا مطلب الگ الگ ہے - ایک کا اقرار توحید - دوسرے کا اقرار رسالت - تو شرک کیونکر ہوا؟ ہاں بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے - کہ یہ کلمہ قرآن شریف میں اس طرح نہیں آیا - یہ بھی انکی غلطی ہے لا الٰہ الا اللہ بھی قرآن مجید میں موجود ہے اور محمد رسول اللہ بھی ہے - ہاں ایک جگہ ملکر نہیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ قرآن شریف جو تیس پاروں کا مجموعہ ہے مسلمان آدمی سب کو مانتا ہے - اگر ایک حکم پہلے پارے میں ہو اور ایک تیسویں میں تو عمل اور ایمان میں دونوں مجتمع ہوتے ہیں - گو الفاظ حکم اور الفاظ الگ الگ ہوں - پس کلمہ طیبہ کے دونوں جز اگرچہ قرآن شریف میں ایک جگہ مجتمع نہیں مگر مؤمنوں کی اعتقاد اور ایمان میں ایک جگہ مجتمع ہیں +

انتخاب الاخبار

آخر مسلمانوں کی دعائیں قبول ہوئیں کہ سلطان المعظم اور دول یورپ کا جھگڑا سلطان کے استقلال سے مٹ گیا یا مٹنے کو ہے کہ مقدونیہ میں دول یورپ کے وکیل بالی مشیر ہو گئے جنمیں ایک ترک بھی ہوگا - اور انکی رپورٹ پر جو حکم سلطان المعظم منظور فرماویں گے وہی نافذ ہوگا - چلو جھگڑا بہ جنگی شد +

اس ہفتہ مسلمانوں کی خوش قسمتی سے خواجہ غلام الثقلین صاحب امرتسر تشریف لائے - ایک لیکچر آپکا اسلامیہ سکول میں اصلاح رسوم کے متعلق ہوا - دوسرا مولوی ثناء اللہ صاحب کے اصرار سے انجمن نصرت الاسلام کے زیر اہتمام ہوا - مولوی صاحب موصوف نے خواجہ صاحب کی یادگار میں سو نسخہ رسالہ رسوم اسلامیہ کا مفت تقسیم کیا - (سکرٹری انجمن)

پنجاب کے دار السلطنت (شہر لاہور) میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جسنے ملک معظم ایڈورڈ کو تار دیا کہ سلطان المعظم ہمارے مذہبی بادشاہ ہیں ان سے بگاڑ نہ کرنا چاہیے - مگر سے رموز مملکت خویش خسروان دانند -

ہمارے دوست مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی کے ہاں فرزند نرینہ پیدا ہوا ہے - آپنے اس خوشی میں کتابوں کی قیمت اخیر دسمبر تک نصف کر دی ہے - پتہ دفتر النذیر میرٹھ +

شکر ہے کہ مہاشہ جگہ دت (سابق منشی محمد عبد اللہ) جو یکم نومبر کو لاہور میں آریہ بنے تھے - ۱۱ دسمبر کو لاہور میں مسلمان ہو گئے - انکا مفصل لیکچر خود انکا لکھا ہوا آئندہ ہفتہ درج ہوگا -

شاہزادہ صاحب بلند اقبال مع لیڈی صاحبہ ۱۱ دسمبر کو امرتسر تشریف لائے - مخلوق کا ہجوم ایسا تھا کہ بلا مبالغہ تل پھینکنے کو جگہ نہ ملتی تھی - لیکن اس تمام سیاحت کی نسبت سوچنے والے دلوں میں یہ خیال اٹھتا ہے کہ یہ سیاحت رعیت کے فائدہ کے لئے ہے یا شاہزادہ صاحب کی محض تفریح کیلئے؟ اگر رعیت کے فائدہ کیلئے ہے تو کیا فائدہ؟ اور اگر تفریح ہے تو خرچ کس کا ہوتا ہے؟

لڑکانہ علاقہ سندھ میں نو مسلموں کی تعداد ۹۲۶ تک پہنچ گئی +

بے تار کے برقی ذریعہ سے سررشتہ ٹیلیگراف نے کلکتہ سے جزیرہ انڈمان سے کلکتہ کو آنے جانے والی جہازوں پر پیغام پہنچانے کا اعلان کر دیا ہے +

کانگڑہ کے زلزلہ زدگان کے امدادی فنڈ کی تعداد یکم ماہ حال کو ۲۳ لاکھ ۴۲ ہزار ۱۱۵ روپیہ تک پہنچ گئی +

پولیس مجسٹریٹ کلکتہ نے ایک بنگالی طالب علم کو کہ جس نے پولیس کے کام میں مداخلت کر کے "بندے ماترم" کا شور مچایا - اور ایک قیدی کو پولیس کی حراست سے چھڑانے کی کوشش کی اور شارع عام میں شور مچایا ۱۸ ضرب تازیانہ کی سزا دی +

تمام پنجاب کی خشک زمینوں میں فصل ربیع کی تخم ریزی کرنے کے لئے بارش کی سخت ضرورت ہے - اللھم اسقنا +

کانگڑہ کے تمام حلوائیوں اور دوکانداروں نے غیر ملک کی بنی ہوئی شکر نہ استعمال کرنیکا عہد کر لیا ہے +

نواب محسن الملک سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہو گئے - (مبارک!)

مسٹر بالفور وزیر انگلستان مستعفی ہو گئے - ملک معظم نے سر ہنری کیمبل بینر کو طلب فرمایا ہے +

روس کی حالت ایک عظیم سازش میں شریک ہونے کی شک میں امپیریل گارڈ کے بہت سے سپاہی اور افسر زار کو سیلو میں گرفتار کئے گئے -

روس کی موجودہ حالت کا عکس پیرس کی منڈی میں ظاہر ہوا ہے - جہاں روسی ہنڈوی کی قیمت بہت گھٹ گئی ہے - فرانس میں روسی اسٹاک کے پانچ سو ملین سٹرلنگ ہیں - سکوں کی ادائگی کے لئے تشویش ظاہر کیجاتی ہے -

کیف میں بغاوت ہوئی مفسد سفر مینا اور کاسکوں میں خوب لڑائی ہوئی جانبین کے بہت سے آدمی مجروح ہوئے اڈیسہ کے یہودیوں نے ایک درخواست روسی حدود کی مہذب اقوام سے کی ہے - وہ کہتی ہیں - یہودیوں کا نام و نشان مٹانے کیلئے سپاہ برانگیختہ کیجا رہی ہے - اس بے نظیر افسوسناک معاملہ کا انسداد کیا جاوے +

احکام سلطانی تاکیداً صادر ہوئی ہیں کہ آہنی سامان اور دوسری ضروری چیزیں حمیدیہ حجاز ریلوے کیواسطے بہت جلد روانہ کیجائیں تا کہ لائن جلدی تیار ہو جاوے - حجاز ریلوے کیواسطے پتھر کا کوئلہ انگلستان سے خرید کیا جاتا تھا اب اسکی ضروری مقدار کا آرڈر دیدیا گیا ہے - شرط یہ ہے کہ وقت معینہ پر مال بندرگاہ بیروت اور حیفا پر

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی اُردو
اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے
ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے
دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپسند طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں
الفاظ قرآن مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمے کے
لفظوں کو تفسیر میں ایسی تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے
جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے
ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی
نبوت کا ثبوت ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ جس میں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں۔
جلد اول سورۂ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲؍، جلد دوم سورۂ آل عمران و نسا، قیمت ۱۲؍
جلد سوم سورۂ مائدہ، انعام، اعراف ۱۲؍، جلد چہارم تا سورۂ نحل ۱۲؍
چاروں جلدوں کو ایک جا خریدار ہو مع محصولڈاک صرف ۲؍ ہے

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی
اس طرز پر آج تک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی۔
بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ ہر آیت کے معنی پر کسی دوسری آیت سے استدلال یا استشہاد
ضرور ہے۔ مشکل مقامات پر ترکیب نحوی بھی بتلائی گئی ہے۔ معقول طلب مقامات کو
معقول طریق سے حل کیا گیا ہے۔ غرض عربی سلسلہ میں ایک قابل قدر تفسیر ہے کل
تفسیر کی قیمت ۸؍ کم استطاعت طلباء اور علماء سے ۶؍

تقابل ثلاثہ
یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں
میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں
فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ علیسائیوں کی بحث کا نہایت فیصلہ ہے

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳؍
الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔
قرآن مجید کو الہامی ہونے کا کامل ثبوت ۴؍ بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔
بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال ۳؍ تہذیب ہنود بجواب فرائض ۲؍

ملنے کا پتہ منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

مجرب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری و آتشہ
یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا
جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی مشہی ہیں
ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ مصفی خون۔ محمد ہاضمہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف
دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ
کو قوت دینے کے سوا حسن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت فی نصف
بوتل ۱۲؍، پوری بوتل ۲؍، تین بوتل ۵؍، تین روپے سے زیادہ کے خریدار کو بجائے ۴؍ فی بوتل

طلاء
جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے
کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس پر مضر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح
ہو گئے۔ اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (جوب حیات) کے استعمال سے اندرونی
اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (۳؍)

جواہر ہاضمہ
اگر آپ کا ہاضمہ درست نہیں تو اس کی ایک شیشی نوش فرماویں بفضلہ
تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲؍ اونس ۱۲؍

لائف پلز جوب حیات
اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو۔ یا اگر آپ چاہیں
کہ روزانہ کی محنت دماغی و کثرت سے درماندہ نہوں
اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں۔ تو اس کو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا عین کجبر
کھا کر زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دنمیں دور
ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔
ضعف معدہ۔ سیلان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ و
رعشہ کیواسطے درحقیقت لاجواب دوا ہے۔ قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں (۱۲؍)

جوہر مصفی خون
فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر
پھنسی۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ تقدم
کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے۔ شیشی خورد ۸؍، کلاں ۱۲؍

سرمہ عزیزی
اس کی ایک سلائی آنکھ میں لگانے سے آنکھ کا ناخونہ۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے۔ دوامی
استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ ۸؍ سرمے کا نمونہ مفت (۱؍)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم بخشی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں باہتمام ... شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

K.G.L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR

الحمد للہ

اہلحدیث

پیر و حدیث مصطفےٰ نہ ہر مذہب

امرتسر جمعہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا اور جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
ششماہی کیلئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بھی پرچہ ہے۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند بصفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئیں۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے۔

ایک نو آریہ کا مسلمان ہونا۔

از حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر

آج ہم جس نو آریہ کو پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اخباری دنیا میں مشہور نہیں کیا گیا۔ مگر اس مشہور نہ کرنے کی وجہ یہی تھی کہ اس سے پہلے کئی ایک مشہور کردہ کو انجمن ہذا نے بلوچ لیا ہے یہ صاحب منشی محمد عبداللہ ہیں۔ جو ماہ نومبر میں آریہ بنائے گئے تھے۔ ۱۰ دسمبر کو جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے ملے۔ ۱۱ کو انجمن نصرۃ السنۃ کے زیر اہتمام جلسہ کر کے انکے اسلام کا اعلان کیا گیا۔ اس سے زیادہ کیا عرض کروں۔ جو لیکچر صاحب موصوف نے پڑھ کر سنایا۔ اور بالفرض درج کرانے اخبار اہلحدیث کے حوالے وہی کافی ہے جو یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ahmadimuslim.de

میں کون تھا اور کون ہوں

میں قدیمی مسلمان پابند تمام ارکان موافق قرآن شریف و حدیث کے تھا اور جسکی طلب سے ہوں وہ یکتا تابعدار و جان نثار قرآن شریف و حدیث کا ہے اور وہ استقامت ریاست کوٹہ میں ملازم ہیں اور مجھکو بہت شوق دین محمدی کی منادی کرنے کا تھا لیکن جس شہر میں گیا۔ وعظ کیا اور دیگر مذہبوں سے مقابلہ کرتے رہے اور دیگر مذاہب کی کتب بینی کرتا رہا۔ ۱۹۰۳ء ستمبر کو گونڈہ سے چلکر بمبئی آگیا۔ وہاں گلی پر وعظ کرنا شروع کر دیا۔ اور مدرسہ اسلامیہ کوکن میں تعلیم کا کام کرتا تھا۔ اور عام جلسوں میں جانیکا اکثر اتفاق ہوا کرتا تھا۔ اسی اثنا میں خیال پیدا ہوا۔ اور ستیارتھ پرکاش کا چودھواں سملاس دیکھا جس میں قرآن کریم کی تردید کرتے ہوئے دکھلایا ہے کہ یہ کتاب کلام الٰہی ہونے کے قابل نہیں ہے اور اسلام پر بہت سے بہتان باندھتے ہوئے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اسکے اندر بت پرستی بہت ترقی پر ہے۔ بعد ازاں یہ خیال ہوا کہ ان کے مذہب کی سچائی کیسے ظاہر ہو۔ لیکن آریہ دھرم کے قبول کرنے تو ظاہر ہونا بہت مشکل ہے جبتک اسلام سے دست بردار ہو۔ تب تک کل کائنات آریہ دھرم کی معلوم نہیں کر سکتا۔ مجھکو دل نے بھی مشورہ دیا کہ کچھ روز کے لئے اسلام سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور ان کی اندرونی کارروائی حاصل کرو۔ اسلئے یکم نومبر کو آریہ سماج بمبئی میں رخصتی اسلام کا درخواستی لیکچر دیتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ میں اسلام کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھکو شدھ کرلیں تو سماج نے سوچکر جواب دیا۔ کہ ہم آپکو لاہور شدھی سبھا میں روانہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر منظور ہے تو میں نے منظور کر لیا۔ ۲ یکم نومبر کو بمبئی کلکتہ سے لاہور روانہ کر دیا گیا۔ ۳ نومبر بروز سنیچر آریہ سماج وچھوالی لاہور میں آگیا اور ۵ نومبر ۱۹۰۵ء بروز اتوار شدھی کی کارروائی پنڈت لوپانند و بھگت رام نے کی اور خورد و نوش کا انتظام ذاتی مزنگ ہے ڈاکٹر پریمانند کے مکان پر ہو گیا۔ اور بمبئی سے بذریعہ تار پریمانند ڈاکٹر کے پاس بھیجا گیا تھا۔ بعد میں سدانند آریہ دھرم کے موافق سندھیا وغیرہ کوئی شروع کی۔ اور ستیارتھ پرکاش اور یجروید جسمیں سورج کی اپاسنا کی تعلیم ہے پڑھنا شروع کیا اور اسکو لفظی معنوں سے کام لیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس میں تو بالکل محض لغو اور واہیات استعمال ہے جس سے خداوند کریم کا ملنا اور اس سے قرب حاصل کرنا بہت ہی بعید ہے اور سب سے اول بڑی بھاری نیکی کا کام نیوگ ہے اور دوسرے درجہ پر مسئلہ آواگون ہے۔ وہ بالکل ہی مخش ہے جسکی تعلیم اہل اسلام کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ظاہر کرتا ہوں کہ تناسخ کی کیا حالت ہے مثلاً مسئلہ تناسخ۔ زید کی بیوی کی والدہ کا انتقال ہوا۔ اسکی کسنی میں ہی اور والدہ نے ایک ایسی جگہ جنم لیا جہاں پر بعد پرورش ہونے زید کے اسکے ساتھ شادی ہوئی۔ تو زید نے گویا والدہ کی بجائے اپنی والدہ کے ساتھ جماع کیا۔

دوسرا مسئلہ جیو ہتیا کی نسبت۔ فرض کرو کہ زید نے گندم کے درخت میں جنم لیا۔ تو پھر اسکو کاٹ کر شکم پروری کی۔ پھر بکرے کے گوشت کھانا نہیں کیوں جائز ہے؟ سوئم ایک ہی قوم ویدک دھرم کی پابند جسمیں ایک گروہ ماس پارٹی جو گوشت کو جائز بتلاوے اور دوسرا گروہ گھاس پارٹی جو گوشت خوری کو ناجائز بتلاوے۔ غرضیکہ جو کچھ میں نے ویدک دھرم میں رہکر حاصل کیا۔ اور لطف اٹھایا۔ اور سکو میں ہی جانتا ہوں۔ کیا ہی مزہ کا وقت گذرتا تھا۔ مگر افسوس کہ جس لذت کا انجام برا ہو اسکو کون دانا پسند کر سکتا ہے! اسلئے میں اب توبہ کرتا ہوں تمام گناہوں سے اور اللہ اکیلے کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں جس نے اپنے کلام پاک کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سچائی کے ساتھ نازل فرمایا۔ میرے گناہوں کو معاف فرماوے اور میں غلط راہ سے دست بردار ہو کر دین محمدی کے سایہ میں آتا ہوں اور توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ اہل اسلام حاضرین جلسہ میری توبہ کے شاہد رہیں دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جسکے عمل سے قرب الٰہی حاصل ہو۔ سوائے اسلام کے۔ اگر برابر کوئی دین سچا اور پاک نہیں ہے لو الٰہی توبہ الٰہی توبہ

(خادم شفا العباد دین رسول اللہ محمد عبد اللہ پسر مولوی خدا بخش ساکن گونڈہ)

جلسہ میں مختلف تقریریں ہوئیں خاکسار سکرٹری کے علاوہ جناب مولوی ابوالوفا صاحب اور جناب مولوی حکیم ابو تراب محمد عبد الحق صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ مولانا ابو الوفا نے فرمایا۔ کہ گو منشی عبد اللہ صاحب اپنا حال آریوں کے حالات معلوم کرنے کو بتلاتے ہیں۔ مگر اسلام اسکی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کافروں

سلہ یہ صرف آپکا خیال ہے ورنہ مشکل کیا ہے کیا اسوقت جتنے مناظر آریوں سے مباحثہ کرتے ہیں وہ بھی کسی زمانہ میں آریہ نہ تھے؟ (ایڈیٹر) سلہ مہاشہ جی وہ کیا تھے؟ ذرا بتلایا تو ہوتا اگرچہ زبانی آپ بتلا چکے ہیں۔ مگر ... بھی دیا ہوتا۔ تو ناظرین بھی حظ اٹھا لیتے (ایڈیٹر)

سے حالات معلوم کرنے کو کافر بن جاؤ۔ علاوہ اسکے آریوں کے کونسے حالات مخفی ہیں جو انہیں جاکر معلوم کرنے کی ضرورت ہے منشی صاحب نے اپنا جنیئو اتار کر پھینک دیا۔ جو غلام محمد بخش صاحب لاہوری نے مع سرٹیفکیٹ آریہ سماج کے سے لیا اور انکا خیال ہوگا۔ کہ یہ لاہور کے آریوں کی امانت ہے اونہی کو پہنچائی جائے تو بہتر ہے ؎ بس ہو چکی سماج تو لبستر اٹھائیے۔

از الاسلام سیالکوٹ

کے خریدار نمبر ۹۲ بنام اصفانی معاملہ کی سخت شکایت کرتے ہیں مراسلت طویلہ اُن کی بتاکید تمام آئی ہے مگر ہم اسکو مصلحتًا درج نہیں کرتے اور مثل سابق اپنے معزز دوست منشی کریم بخش صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ اون کی شکایات پر توجہ فرماویں (اڈیٹر)

روئی دُھننے کی مشین؟

منشی غلام حیدر صاحب سوداگر چرم لکھتے ہیں۔ کہ ہم لوگوں نے ایک کمپنی قائم کی ہے۔ جس میں قریب پانچہزار روپیہ کے جمع ہوگیا ہے آپ یا آپکا کوئی خریدار اطلاع دیں۔ کہ روئی دُھننے کی مشین کس جگہ سے ملسکتی ہے؟

(پتہ احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔ منشی غلام حیدر)

کرشن قادیانی

نے شیخ الکل محدث دہلوی کی تاریخ وفات لکھی تھی مات ضال ھائما جو از روئے علم نحو غلط ہے۔ کیونکہ اس میں ذوالحال (ضال) نکرہ ہے جو خلاف نحو ہے خاکسار نے عبدالکریم مرزائی کی موت کی تاریخ قرآن مجید سے نکالی ہے۔ آپ اسکو درج اخبار کر کے ممنون فرماویں جملہ تاریخ وفات یہ ہے:۔

اعدلہ عذابا عظیما

۱۹۰۵

(راقم۔ مرزا محمد بیگ از لاہور)

مرزا حیرت صاحب خود ولیل

(از سید حسن بھیلواری دہلی)

یوسف صاحب بعد علیکم السلام۔ ۲۳ نومبر کے کرزن گزٹ میں بعنوان اپنے نام آپ کی کھلی چٹھی دیکھی۔ آپ نے میری نسبت جو کچھ لکھا ہے میں اسکا جواب دینا نہیں چاہتا۔ میری اس کھلی چٹھی کا مدعا یہ ہے کہ آپ نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت قبلہ ام مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب ایک جعلی مناظرہ کیوں نہیں کرتے۔ جسمیں منصفانہ طریقہ سے بلا تعصب سچا معاملہ طے کیا جاوے۔ اور یہ کہ مرزا حیرت صاحب ہر شخص سے بحث کیلئے طیار ہیں۔ تو جناب من حضرت قبلہ ام مدظلہ اس امر پر مستعد ہیں لیکن صرف آپکے یا آپ جیسوں کے کہدینے سے ایسا نہیں ہو سکتا جبتک کہ جناب مرزا حیرت صاحب خود اپنی طرف سے اس مضمون کو شائع نہ فرماویں۔ کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مجھ سے مباحثہ یا مناظرہ نہ کرلیں۔ یا میں آنسے مباحثہ کیلئے طیار ہوں۔ جسوقت مرزا صاحب اپنی طرف سے ایسا مضمون شائع کریں گے جناب حضرت مولانا قبلہ مدظلہ دہلی میں یا جہاں مرزا صاحب فرماویں گے علمائے اسلام اور غیر قوموں کے اہل علم اور فاضلوں کے سامنے مباحثہ و مناظرہ کریں گے اور فیصلہ غیر قوم کے اہل علم کے ہاتھوں میں رہیگا۔ یہ میں اسلئے کہتا ہوں۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ آپکے کہنے پر حضرت مولانا مدظلہ طیاری کریں اور مباحثہ کے لئے مستعد ہو جائیں۔ تو جناب مرزا صاحب حیلہ حوالہ کرنے لگیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ تمام مسلمانوں کی وکالت لاؤ وغیرہ ذالک جیسا کہ جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو کہا۔ یا جس طرح ادرس کو ٹالدیا ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور کوئی ایسا مضمون خود مرزا حیرت صاحب سے شائع کرائیں گے۔ اور جناب مرزا صاحب اس سے پہلو تہی نفرماوینگے۔ والسلام

نامۂ حکیم بنام آریہ مسافر

جناب نے میرے مضمون کو ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء کے رسالہ آریہ مسافر صفحہ ۳۱ و ۳۲ میں تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ سطر اخیر صفحہ ۳۱ اور سطر اول صفحہ ۳۲ میں یہ مضمون درج ہے۔ جسکو میں اسجگہ ضرورتًا نقل کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ (اگر آپ اپنے اصول لعینہ اعتقادی مسائل کو میرے مقابلہ میں معقولی لیکے منطقی طرز پر ثبوت کو پہنچا دینگے تو میں آریہ

ahmadimuslim.de

وما علینا) کے ہم الزام نہ لگانا ہو سکو طیار رہوں) میری مہربان آپکے خدا کی تعریف میں جواب ۱
میں دو دعوے پیش کئے ہیں پھر جواب نمبر ۵ میں سات دعوے قائم کئے ہیں جو
سب کے سب بلا دلیل ہیں حالانکہ میں منطقی اصول کی رو سے ثبوت کا طالب
ہوں - اگر میں ہر ایک دعوی کے لئے آپ سے دلیل طلب کرتا - تو میرا حق تھا - لیکن آپکا
رسالہ صرف میرے ہی مضمون کے لئے وقف نہیں کیا گیا - بلکہ مختلف مضامین کا
ذخیرہ ہے اسلئے میں اسوقت درگذر کرکے عرض کرتا ہوں کہ جناب نے عدد ۶ کے
جواب میں تحریر کیا ہے کہ افعال باری طبعی (سہارے کے) ہیں اور اسی نمبر میں فرماتے
ہیں کہ مادہ حالت لطیف سے کثیف میں آنیوالا ہے اور ارواح مادہ کو سہارے دینے
والے ہیں - (میں سمجھا ہوں کہ ارواح کا تعلق مادہ کیساتھ ضروری ہی) میری مہربان
یہ مناسب ہوگا - کہ آپ صفت طبعی و فعل طبعی کا فرق بیان فرماکر بندہ کو مشکور فرماوینگے
کیونکہ ایسا نہ ہو کہ فعل طبعی اور صفت طبعی میں اشتباہ واقع ہو - نیز افعال طبعی کا اثر
دوسروں پر اتفاقاً ہوتا ہے یا قصداً - میں جانتا ہوں قصداً نہ ہوتا ہوگا - کیونکہ
قصد میں ارادہ کا ہونا ضروریات سے ہے اور جواب نمبر ۶ میں آپ نے بعوض
تعلق کے تعلقات کا ذکر کیا ہے کیا ایک ہی تعلق محیط و محاط کا درست نہ تھا
بلکہ سوال میں لفظ تعلق تھا جواب میں بھی ہوتا - تو مطابقت ہوجاتی پھر آپ
اسی نمبر میں فرماتے ہیں - کہ خدا ان ہر دو (مادہ و ارواح) میں موجود ہے کیا یہ دعوی
خدا میں موجود نہیں ہیں - پھر آپ نے فرمایا ہے کہ روح و مادہ خدا کے سہارے اور
مہربان من جب مادہ و ارواح اپنے وجود کیلئے خود ہی باعث ہیں یعنے خدا نہ
انکی علت فاعلی ہے نہ علت مادی ہو سکتا ہے - تو پھر سہارے کے کیا معنے پھر
مادہ خود باشکل ... متشکل ہونیوالا ہے - اسکو آپ جواب نمبر اول میں مان چکے
ہیں - اور روح کا ملاپ مادہ سے طبعی ہے ہاں اگر ان دونوں باہم سہارا دیتا
تو کسیقدر درست ہو سکتا - چونکہ روح محرک و مادہ متحرک (جس سے انکار
نہ ہوگا) پس یہی دونوں وجود ترکیب کیلئے کافی و وافی ہو سکتے ہیں تیسرے
کی طرف مادہ و ارواح کو کوئی ضرورت نہیں - کیونکہ یہ کسی کی مخلوق نہ انکا کوئی
خالق ہے اور یہی آپکا مسلمہ ہے - اور اب جواب نمبر ۱ میں روح کو صاحب
علم و ارادہ فرماچکے ہیں - پس اس صورت میں کہ روح و مادہ کے ملاپ سے
اجسام کا وجود پایا جائے ایسی حالت میں خدا نہ کبھی دھندہ میں ... بیکار
رہتا ہے - میرے تیسرے سوال کو جناب نے قبول نہ فرمایا جسکا خلاصہ عبارت
بالا میں ضمناً آچکا ہے - اب میں قصداً دوسرے لفظوں میں عرض کرتا ہوں

مثلاً مادہ جو ازلی و قدیم مانا گیا ہے اسکی کوئی علت فاعلی اور نہ مادی ہے پس ظاہر ہوا
کہ اپنے وجود قدیمی کا خود ہی باعث ہے - جب وہ اپنی ذات کے لئے کسیکا محتاج
نہیں - تو صفات میں کیوں دوسرے کا محتاج ہو - اسلئے کہ مرتبہ ذات عقلاً مرتبہ
صفات پر مقدم ہے جبتک کوئی ذات موجود نہ ہو - اور اسکی کوئی صفت نہیں
ہو نہیں آسکتی اور آپ نمبر ۲ کے جواب میں فرماتے ہیں - چونکہ یہ تینوں
(خدا و مادہ و روح) ازلی ہیں اسلئے ان میں سے کسیکو بلحاظ زمانہ ذاتی تقدم
ذاتی نہیں ہوسکتا - اس جگہ آپ نے دعوی کو صحیح دلیل پیش کیا ہے - لیکن منطقی
یا نیائک ایسے دعوی اور دلیل پر سکوت اختیار کرنا - میری مہربان زمانہ کا مشترک
یا ایک ہونا تقدم ذاتی کو مانع نہیں ہوسکتا - میں آپکو یہی امر کی طرف توجہ دلاتا
ہوں - امید ہے کہ آپ بھی توجہ تام فرماوینگے دیکھا ہے جسوقت پنکھا ہاتھ
سے ہلایا جاتا ہے - تو دونوں یعنے ہاتھ اور پنکھے کی حرکت کا زمانہ ایک ہی
ہوتا ہے - مگر عقل باور کرتی ہے کہ ہاتھ کے ہلنے سے پنکھا ہلتا ہے -
اور یہی تقدم ذاتی ہے یعنے ہاتھ اپنی ذات سے ہلتا ہے اور پنکھا ہاتھ
کے ہلنے سے - پس واضح ہوا کہ مساوات زمانہ دو یا تین اشیا میں
تقدم ذاتی کے منافی نہیں - نیز آپ سوال ۸ کے جواب میں تینوں قدیموں
(خدا - مادہ - روح) میں موثر کے اثر کو متاثر پر مقدم نہیں مانتے - صاحب من
موثر اثر کنندہ اثر کرنیوالا - اور متاثر اثر پذیر وہ اثر قبول کرنیوالا ہے یہ ظاہر
ہے کہ اثر قبول کرنے ہی کے بعد شے متاثر کہلاتی ہے - وہ اثر خود بھی متاثر
سے مقدم ہونا ضروری ہے - گو ذات ہی کیوں نہ ہو - یہ امر بدیہی ہے
بارود جلنے اور آگ لگنے کا زمانہ ایک ہی ہوتا ہے - مگر کون انکار کرسکتا
ہے - کہ جلانیکا اثر آگ میں مقدم نہیں - اور جسم انسان ملاقات برف
سے ہوا سردی محسوس کرتا ہے اور زمانہ ایک ہی ہوتا ہے کیا عقل باور نہیں
کرسکتی ہے کہ پہلے برودت برف میں ذاتاً مقدم ہے اچھا صاحب آپ کے
خیال میں ازلی قدیم (مادہ - روح - خدا) میں موثر کا اثر متاثر پر مقدم
نہیں ہوتا - تو میں عرض کرتا ہوں - کہ ان تینوں میں سے کوئی متاثر بھی
کسی اثر کا ہے یا نہ - اگر نہیں تو کیا وجہ اور اگر ہے تو کسطرح باقی ازلیت
دنیا کی باعث ہوسکے سامنے بہت سے ہیں ...
ان چیزوں قدیم کے علاوہ انسان خود بھی کل ... کرسکتا ہے
فی الحال یہی قدامت مادہ و ارواح وہ سلسلہ جاری کرتا ... ہے اونکی

ahmadimuslim.de

قدامت کا بخوبی ذہن نشین ہو جائیں بالیں خیال فرمائیے۔ کہ جو جو سبب سے اُن کے قدیم ہونے میں خیبکو شک ہوگا۔ وہ وہ شک میرا آپ رفع فرما دیں گے۔

مسٹر ٹائل صاحب اور ٹمپرنس

مسٹر موصوف بھی عجیب اخلاق کے آدمی ہیں جب سے آپ پنجاب یونیورسٹی کے ڈائرکٹر ہوئے ہیں۔ کئی ایک کام آپ نے ایسے کئے ہیں کہ کسی کسی افسر سے ہو سکتے ہیں۔ مدارس میں نماز جمعہ کیلئے ایک گھنٹہ کی رخصت کا حکم آپ ہی نے دیا۔ اب ٹمپرنس سوسائٹیوں کی استدعا پر مسٹر ممدوح نے حکم دیا ہے:۔ کہ سرکاری مدارس میں سگار سگرٹ نہ پئے جائیں نہ بکا کریں۔ کیونکہ یہ استعمال منشیات کے لئے پہلا زینہ ہے اس حکم کے متعلق ہم مسٹر ممدوح کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ٹمپرنس سوسائٹیوں کو عموماً اور امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کو خصوصاً مبارکباد کہتے ہیں۔

آریہ اخبار غلط گوئی کیوں کرتے ہیں

(از حکیم محمد الدین صاحب امرتسری)

جھوٹ بولنا ہر مذہب میں برا سمجھا گیا ہے مگر افسوس کہ ہمارے بعض آریہ دوست اسکو گئو ماتا کے پیشاب کی طرح پوتر جان کر پی جاتے ہیں لاہور کے مباحثہ میں جو ۲۸ نومبر کو ہوا تھا۔ خاکسار خود موجود تھا۔ جس میں آریوں کے لیڈر مہاتما منشی رام جی کی وہ گت ہوئی تھی۔ کہ خدا کسی کی نہ کرے۔ کیونکہ ایک تو مہاتما اس فن مباحثہ میں رنگروٹ تھے دوئم مسئلہ ہی ایسا تھا۔ کہ تمام دنیا کے آریہ جمع ہو جائیں تو جواب نہ دے سکیں یعنی شادی بیوگان سوئم مقابلہ کس سے جو ہر میدان میں نبرد آزما یعنی مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ کان اللہ۔ مگر افسوس کہ ان آریہ اخباروں نے اس ذلت اور رسوائی کو دھونے کی بہت کوشش کی۔ لیکن وہ سیاہی کچھ ایسی نہ تھی۔ کہ دھو ئی جاتی۔ بلکہ لک کی سیاہی کی طرح اور بھی چمکتی جاتی ہے سب سے بڑھکر قادیاں کے آریہ اخبار پر افسوس ہے جو اپنے معمول دروغ بے دروغ کو نہ کافی جان کر مزید حاشیہ لگاتا ہے کہ مولوی صاحب نے دوران تقریر

میں بس بیہودگی اور بدتہذیبی سے کام لیا وہ علیحدہ ذکر کرنے کے قابل ہے؟ ہم حیران ہیں۔ کہ ان راست گوؤں کو راستی سے کیوں اتنی عداوت ہے لیکن ہاں خیریت سے اڈیٹر صاحب ہیں بھی تو آخر ایک بڑی اعلیٰ لیاقت کے ہیں اسلئے آپ اگر بیہودہ کے اظہار غم واندوہ کو بدتہذیبی کہیں تو کیا تعجب؟ آپ کی لیاقت کا نمونہ تو اس بھی کافی ہے کہ سکھوں کی مباحثہ کی کیفیت لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ کہ پنڈت لیکھ رام جی (آریہ) نے اپنے گرنتھ سے اسکا شیدہ کیا۔ کہ فریقین سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور نبتا ہی کیا۔

واہ اڈیٹر صاحب! آپ کے کیا کہنے ہیں۔ آریہ سماج لاہور اس آپکے فریقین کے لفظ کو سوچے اور اسکا مطلب جانے۔ تو آئندہ کو رپورٹ لکھنا تو کیا سماج کے جلسہ میں شریک ہونے کی بھی آپکو اجازت نہ دے اور دور ہی سے آپ کو پیغام بھجوادے کہ مہاراج

آپ کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

آخر پیر کاتب مضمون نے پیر صاحب پر سوال کیا۔ کہ آیا آپکا وہ بڑا بھائی شریف اور نیک عمل آدمی ہے۔ بولے وہ حرام خور نہیں ہے نمازی ہے اور دیگر عمدہ صفتیں بھی بیان کیں جنکا مطلب یہ تھا۔ کہ واقعی وہ نیک عمل ہے۔ اور ورد وظیفہ کا پابند ہے۔ اور یہ کہ وہ (برادر پیر صاحب) مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ کوئی بڑی بات نہیں کہ مرزا صاحب ملہم ہوں۔ کیونکہ ہم بھی ملہم ہیں ساتھ ہی میرے متعجب ہونے پر پیر صاحب موصوف بولے کہ میرے بھائی کا آمدہ خط میرے گھر اوپر چھت پر رکھا ہے۔ دیکھئے یہ پیر صاحب کا بڑا بھائی نکو کار ہے۔ جو الہام کا مدعی ہے اگر یہ الہام ہے تو مرزا صاحب کی مخالفت میں بھی لوگوں کو ہو رہا ہے۔ پھر کیا دلیل ہے کہ مرزائیوں کا الہام خدا کے ارادے سے ہے۔ اور انکا نہیں اور یہ بھی یا الہام حسب تفصیل مذکورہ خاصہ مرزائیہ نہ ہوا۔ بلکہ مرزا صاحب کی مخالفت والوں کو بھی ہوتا ہے۔ اور وہ پورا بھی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ... تقریر

بالانسبت ولزلہ تھا۔ پھر مرزائیوں کا الہام قابل التفات نہ تفسیراً اور نہ دلیل بثبوت نباء

اس امر کی بابت کہ ایسے الہامات سب پورے بھی ہوتے ہیں۔ اس قدر گذارش ہے۔ کہ جب لوگ عام طور سے کہتے ہیں کہ فلاں فلاں الہام خاص مرزا صاحب کے پورے نہیں ہوئے تو اور وں کا کیا کہنا ہے ہاں استفساراً یہ بھی گذارش ہے کہ سردی کے موسم میں بماہ مارچ میر اقادیان سے اول دفعہ کے چلے جانے سے کچھ روز پہلے ایک روز سویرے سے مجھے سفید ریش باورچی لورڈ نگ ہوس مسمی مسیح اللہ نے باورچی خانہ میں جانے پر یہ الہام سنایا۔ کہ رات تہجد کے وقت میری زبان پر خود بخود یہ چند بار جاری ہو گیا کہ مولوی عبداللہ مر گیا۔ مولوی عبداللہ مر گیا۔ واضح ہے کہ مجھے وہاں لورڈنگ میں مولوی عبداللہ کہا جاتا تھا۔ اور باورچی صاحب موصوف بھی مجھے مولوی کہکر پکارتے تھے۔ نہ معلوم اسکا کیا مطلب تھا۔ انتہی

میں نے پوچھا کہ آیا یہ میری نسبت ہوا ہے۔ کہ آیا یہ میری نسبت ہوا ہو بولے معلوم نہیں۔ پھر بولے۔ اور مولوی عبداللہ کشمیری بھی تو مولوی عبداللہ ہیں (لیکن وہ اسوقت وہاں موجود نہ تھے) اور مولوی عبداللہ چکڑالوی بھی تو ہے۔ واللہ اعلم یہ الہام کس کی نسبت ہوا۔ انتہی سبحان اللہ دنیا بھر کی نسبت اب قیاس کر لیا جاوے کہ کوئی مولوی عبداللہ تو مرجاویگا۔ مگر ناظرین واقف رہیں کہ خواہ اُن کے ان لئے ہوئے اشخاص میں سے کسی کو لیا جاوے۔ ہم تینوں مذکورین اب تک زندہ ہیں۔ آئندہ ہم میں سے کوئی بوقت آئی مرجاوے۔ تو مرجاوے۔ خصوصاً میں بورڈنگ میں تو مولوی کہلائے جانیوالا میں ہی تھا۔ اور میں ابتک بفضل تعالے زندہ ہی ہوں۔ پھر یہ ہے سلم مرزائیوں کے ایسے الہامات کا پورا ہونا۔ جیسے ان کی زبانیں بعض دفعہ خود بخود چل جاتی ہیں (بقول ان کے)

اور لو۔ علاوہ ازیں ایک دن میری واپسی پر قادیان میں حکیم نورالدین کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ سید مہدی حسین ہندوستانی خادم مرزا صاحب کچھ فاصلے پر اپنے لڑکے کو مارہے تھے۔ حکیم مصرف نے دیکھکر اپنی قمیض سے اس کو لایا۔ جب وہ مضطرب حالت میں جو غصہ عارضی نہیں ہے اسکی تھی آیا۔ تو حکیم صاحب نے میرے روبرو اسے یوں مخاطب کیا۔ ایک سے تو تمہیں بقول تمہارے جھوٹے یا سچے الہام ہوتے ہیں۔ اور اس قدر زیادتی بھی پر کرتے ہو۔ میں سنکر حیران ہوا۔ کہ حکیم صاحب کے نزدیک بھی الہام مرزائیاں بعض جھوٹے بعض سچے ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ میں رہتے ہوئے سنا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے منع فرمایا ہے۔ کہ عام طور سے مرزائی لوگ اپنے اپنے الہام مشہور نہ کریں کیونکہ ان لوگوں کو الہامات وغیرہ کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

پھر ایسے بھی تو مرزائیوں کے الہامات ہیں۔ جیسا مسیح اللہ باورچی کو ہوئے تھے۔ پھر بھلا ایسے الہامات بمقابلہ احادیث نبویہ صحیحہ کے مرزا صاحب کے مسیح ابن مریم بنا سکتے ہیں جو شام و دمشق میں یا دو مو بیت المقدس و دمشق وغیرہ صحیح جاویگا۔ اور بھلا انہی کو ہم سند گردانیں۔ اور سابقہ امم کو گمراہ کہیں اور انہیں صورت آنحضرت صلعم کی حدیث فرقہ من امتی لا یزالون علی الحق الی یوم الحق کو غلط ٹھیرائیں۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب ابن مریم کے حیات کے قائلین کو مشرک ٹھیرا کر کیونکہ ایسے عقیدے کو آپنے مشرکانہ فرمایا ہے) کوئی بھی فرقہ تو نہیں رہتا۔ جو حق پر ہوا ہو۔ پھر حسب تفصیل مکتوبہ بالا جس الہام کی کیفیت ہوا ہے۔ کہ نہ تو مرزائیوں سے مختص ہو۔ بلکہ غیر مرزائیوں کو بھی ہوکر پورا ہو جاوے۔ اور مرزائیوں کو ناحق الفاظ میں بھی ہووے۔ اور پھر جیسا کہ کہا گیا۔ پورا بھی نہ ہووے۔ ایسی الہام کیونکر ہماری صحیح احادیث پیغمبر صلعم کو ردکرسکتے ہیں۔ اور قرآن کی وہ تاویلیں کر سکتے ہیں جو کہ مرزا صاحب کریں۔ جنمیں الفاظ بھی بدلا دیئے گئے ہیں۔ اور جس سے قرآن کا الہام لازم آتا ہو تو صحیح تھا۔ استغفر اللہ وعیاذاً باللہ کر انکار کرکے اسلام سے دست بردار ہو جائیں۔ صرف اسلئے کہ مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہو۔ ہمیں تو اسلام منظور ہے نہ کہ مرزا صاحب۔ (باقی آئندہ)

اخلاقی جرأت

مکتوب حضرت ایڈیٹر صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

ہندوستان میں اس زوال آمادہ [illegible] کی حیرت ہی گئی ہے جسکی وجہ عام لوگوں کی افلاس اور بشتہات ہے غلامی کی ذلت میں گرفتاری کے

لہ کیونکہ اسی وجہ سے اسلئے کہ [illegible] کے الہام ہیں کے نہ ٹھیک ہیں۔ ایک سے جب دوسرے ہے پھر لطف [illegible] نہیں

(ایڈیٹر)

سا اور کچھ بتلائی نہیں جا سکتی۔ ذرا ذرا سی باتوں میں اگر تلاش کرو۔ ہزاروں مثالیں دکھلائی دینگی۔ بیاہ شادیوں اور ماتم وغیرہ کی بُری رسموں کی پابندی سے خاندان برباد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مگر بہت ہی کم لوگ ادھر توجہ کرتے ہیں حالانکہ اُن کی برائی اور ناموجہ ہونے کے قائل ہیں اور خود بھی اصلاح کے طرف دار کہلاتے ہیں لیکن پڑی ہوئی لکیر سے ہٹنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ چونکہ حریت کی عادتوں اور اپنے نفس پر اعتماد کی خصلتوں سے کم تعلق رہا ہے ایسے لوگ اپنے بچوں کی عادتیں بھی بگاڑ جاتے ہیں۔ اور اپنی سی بزدلی کا انہیں سبق پڑھا کر مشق کرا دیتے ہیں۔ برادری سے باہر نکلو۔ دوستوں اور لین دین والوں میں جاؤ وہاں بھی یہی کیفیت ہے۔ کوئی منہ پھوڑ کر نہیں کہتا۔ اور اسلئے اس گروہ کی خرابیاں دفع نہیں ہو سکتیں۔ و یہی بلکہ اس سے بھی زیادہ مشکل ہے ماتحت اور افسر کے تعلقات کی حالت لوگ بد دماغ یا مغرور افسر کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ ہمیشہ اس کے بُرے برتاؤ یا بدزبانی کے آپس میں اور غیروں کے رو برو شاکی رہتے ہیں۔ لیکن کسی کو جرأت نہیں پڑتی۔ کہ اسے متنبہ کرے بلکہ اور بعض خرابیوں پر خوشامد اور تملق میں تعریف کرتے چلے جاتے ہیں لطف یہ ہے کہ جسقدر یہ بڑھتے ہیں۔ وہ زیادہ پیچھے ہٹتا ہے۔ کیونکہ ایسے خوشامدیوں کی دون ہمتی اور پست حوصلگی کا روز بروز زیادہ ثبوت ملتا ہے ان کی ذلت اور اسکی رعونیت حساب تناسب سے بڑھتی رہتی ہے۔ یہانتک کہ وہ ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اور اُن کے سلام کا جواب تک نہیں دیتا۔ اور یہ بڑی ذلت ہے جو انسانیت پر دھبہ لگاتی ہے تعلیم کا پہلا اور بہلا جوہر یہی ہے کہ انسان کو ایمانداری سکھلائے جب اس میں کمی ہوگی۔ صفات انسانی و اخلاق حسنہ میں ضرور نقص پیدا ہوگا۔ اور رذائل ان کی جگہ گھیر لینگے۔ پس انسان پر لازم ہے کہ اصلاح نفس اور تہذیب اخلاق پر پوری توجہ مبذول رکھے*

علیک نفسک فتش عن معایبہا
دخل عن عثرات الناس للناس

اور اپنے نفس کے عیب جہانتک جہاں تک نکلے اور اُن کی اصلاح کرے اپنا وقت دوسرے کی عیب جوئی اور غیبت میں برباد کرنے سے بچائے*

ایسے لوگوں سے جو اخلاقی جرأت نہیں رکھتے دنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے وہ اپنی سرخروئی کیلئے غیر مستحق بنا دیتے ہیں اور اُن کی ناجائز مدح سرائی میں مبالغہ کرتے ہیں۔ اور اپنی کوتاہ اندیشی سے اپنے ممدوح کے اندر غرور پیدا کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے عیوب کو وہ معیوب نہیں سمجھتا۔ بلکہ اُن کو جوہر تصور کرتا ہے۔ لیکن جو ممدوح نابینا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے خوشامدیوں کو بنا وٹی اخلاق کو بُرا کہتا ہے اور اُن کی نسبت بہت ذلیل رائے قائم کر لیتا ہے۔ چنانچہ کسی بھلے آدمی نے ایک ایسے یوروپین سے جو خوش خلق تھا پوچھا۔ کہ ہندوستان آپکو پسند ہے یا نہیں؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ ملک تو اچھا ہے۔ مگر یہاں کے لوگ پسند نہیں۔ جو جھوٹی ثنا و صفت کرنے کیلئے آمادہ رہتے ہیں وغیرہ اور سچ ہے*

لعمرک ما ضاقت بلاد باہلہا * ولکن اخلاق الرجال تضیق

ملک والوں کے بُرے اخلاق سے ملک برباد ہو جاتا ہے اور ایسے ہی لوگ بیجا اظہار محبت و عظمت سے اصل اور بیجا مستحقوں کے حقوق کی قدر کھو دیتے ہیں گویا گدھے گھوڑے کو ایک کر دکھلاتے ہیں۔ جس سے وہ خود اپنی عقل اور اپنے نام پر دھبہ لگاتے ہیں۔ اُن کی قدردانی کی کچھ بھی وقعت نہیں رہتی۔ ایسی بزدلی کی عادت سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے*

غزل نصیحت آمیز

(از منشی عبدالرؤف مؤجل مقیم باسم بران)

عذر خواہی میں ادھر حق سے مناجات کرو ... تارک فعل معاصی ہو نہ حسنات کرو
کسی سائل کو نہ جھڑکو۔ رکھو اُس کا لحاظ ... خشمگیں ہو کے نہ تم اُس سے سوالات کرو
یہی کام آئیگا محشر میں تہیدستی کا دیا ... دو مساکین کو شد جو خیرات کرو
کرو ایثار یتیمی و ابرامل ہو سلام ... خوش ہو مہمان سے خوب اُسکی مدارات کرو
گر ہو زر پاس تو لبس خوب کھلاؤ ... مثل نادار عدن کو نہ تم مال کا سودات کرو
کسبیوں بیاہ عن کو زر دینی سو لیتی ہو عقا ... اور تم پاؤ مساکیں جو صدقات کرو
بیرون از حد ہر فضیلت تو علوم دیں کی ... بانی مدارس کے بنو دین کی اشاعات کرو
رکھو جہال کی صحبت سے سدا تم نفرت ... لبس سعادت لو علما کی جو خدمات کرو
جو بلا ئے نہیں سنگ اور اعتقاد کینہ ... ترک ملاقات کو وہ اُس سے نہ ملاقات کرو
کر لی القوة الا ایمان ہو ایمان کو قوی ... خود ہو نیک ہو اور ہو خلق سے خلقات کرو
امر حق نہ چھپاؤ۔ نہ ندامتی ہو جاؤ ... نہ وظائف سے تم سکو دیا بات کرو

مقدرت ہو تو کر جہد کہ یہی ہے فرض الٰہ | عیش و عشرت میں نہ تم صرف کیا اوقات کرو
بت پرستی کے مشابہ ہے یہ واللہ بشک | فرضی قبروں کی تم ہرگز نہ زیارات کرو
میلہ ، عرس کا نہیں شرع میں اصلا جائز | جبر سے تم تو نہ اسبابِ کی اثبات کرو
حال اور قال کی محفل کا نہیں کچھ بھی ثبوت | بس قرآن خوانی سے تم کسب حسنات کرو
ہے یہ قرآن میں ارشاد جناب باری | زندہ وحدت کو کرو ۔ شرک کو تم مات کرو

اے ثناؔ ، چلد رکھو تم سیف قلم کو عریاں
قاطع شرک بنو ۔ دفع بدعات کرو

بدایوں

کو اخبار ذوالقرنین میں اہلحدیث کے جواب دینے کی کسی مضمون نگار نے جرات کی تھی ۔ مگر افسوس کہ دودھ کے دانت لیکر جو آئے ۔ تو ذرا سی ترشی سے کھٹے ہو گئے ۔ آپ مسئلہ علم غیب کے متعلق خود ہی لکھتے ہیں ۔ کہ پیغمبر خدا اور خدا کا علم دونوں برابر ہیں ۔ میں اسکی بابت مولوی عبد المقتدر صاحب سے دریافت کروں گا ۔ اُس وقت کھرے کھوٹے کا حال معلوم ہو جائیگا ۔ برخوردار شاباش ! معلوم کئے بغیر ہی جواب دینے لگ جانا تمہارا ہی حوصلہ ہے ۔ کہئیے ، نومبر سے آج تک بھی دریافت کیا یا نہیں غالبا کیا ہوگا ۔ اسی لئے پھر کوئی تحریر نہیں لکھی ۔ نہ کیا ہو ۔ تو اب کرلو ۔ اور سوال ہم بتلاتے ہیں :- کہ

کیا فرماتے ہیں علماء حنفیہ اس مسئلہ میں کہ جو کوئی یہ کہے ۔ کہ آنحضرت کو تمام چیزوں کا حال معلوم تھا ۔ اور ہے وہ مسلمان ہے یا کافر بدلائل قرآن و حدیث بتلا کر اجر پاویں :- سائل سید معین الدین

اس کا جواب بدستخطی اپنے مولانا کے حاصل کریں ۔ پھر دیکھیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ۔ ہم تو منتظر تھے ۔ کہ آپ نے حسبا قرار خود دریافت کر لیا ۔ مگر افسوس کہ ؎

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے کر
جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

باقی تمہارے مضمون کا جواب اس جواب آنے پر موقوف ہے ۔ کیونکہ اصل یہی ہے ۔ باقی فرع ؂

تقریظات

نہمائیش } اس رسالہ میں فاضل مصنف نے مولوی عمر کریم پٹنوی کے اشتہار کا جواب دیا ہے ۔ جس میں مولوی مذکور نے صحیح بخاری پر جرح قدح کی تھی ۔ فاضل مصنف نے بڑی متانت اور دلائل سے منکر کے جواب دئے ہیں ۔ قیمت ۲ ر (پتہ) صادق پریس پٹنہ

ابطال تناسخ } اس رسالہ میں مصنف نے تناسخ کا ابطال دلائل عقلیہ سے کیا ہے گو اس مضمون پر کئی ایک رسالے لکھے گئے ہیں ۔ لیکن ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اسکی فروخت کو مصنف نے دو مسجدوں کی مرمت کیلئے وقف کر دیا ہے ۔ قیمت ۸ر ۔ (پتہ) ڈاکٹر غفار داد خاں مقام گگھڑ ریاست پٹیالہ ۔

فتاوی سعیدیہ } مولانا محمد سعید مرحوم ۔ اسی کو اکثر اہلحدیث جانتے ہونگے ۔ مرحوم کے فتووں کو ان کے صاحبزادے نے جمع کر کے کتاب کی صورت میں چھپوا دیا ہے ۔ قیمت ۲ ر (پتہ) محلہ بنارس ۔ دارانگر ۔ سعید المطابع

اے ناداں دل میں سوچ ذری

از مولوی محمد عثمان صاحب مختار شہر چھپرہ ضلع سارن

تو کیا کرنے کو آیا تھا | اے ناداں دل میں سوچ ذری
دکھیا کر کے افسوس چلا | اے ناداں دل میں سوچ ذری
جس نے کہ کیا ہے پیدا تجھکو | کی عقل سلیم عطا ہے تجھکو
اُس مالک کو بسرائے دیا | اے ناداں دل میں سوچ ذری
در در جو مارا پھرتا ہے | پیروں پر سب کے گرتا ہے
یہ شرک نہیں تو اور ہے کیا | اے ناداں دل میں سوچ ذری
جس دم آفت میں پڑتا ہے | سب منتر جنتر کرتا ہے
وہ منتر جو ہے شرک بھرا | اے ناداں دل میں سوچ ذری
مردوں سے مدد کا ہو خواہاں | قبروں پر سر تا ہو گریاں

ahmadimuslim.de

روروان سے مانگئے ہیں دعا
وہ مردہ تو خود بے بس ہے
وہ کام تمہارا کیا دے گا
یہ دولت دنیا مال سبھی
گر نیک نہیں کچھ کام کیا
دھن دولت آنی جانی ہے
کچھ کام نہیں تیرے آویگا
دھن دولت سے کچھ ہیں آ
برباد ہوا — برباد ہوا
جس روز سے ہو نفسی نفسی
اُس دن کتنا پچھتا دیگا
جو آیا ہے وہ جاوے گا
سب دھوکے کی ٹٹی دنیا
جب موت کا آوے گا پھیرا
بس مٹی میں مل جاوے گا۔
تو ہے اور قبر کا گوشہ ہے
یہ محل اٹاری چھوٹے گا۔
دنیا کے کاموں میں چستی
غفلت کی پسند ہر کیوں تھا
سن اک دن ایسا ہووے گا
اور ناک پکڑ کر روویگا
جبتک باقی ہے دم میں دم
یہی کام تمہارے آویگا
کر مالک سے اپنے اُلفت
ہو حاصل جیسے نور ضیا

اے ناداں دل میں سوچ ذری
کچھ کر نہیں سکتا بیکس ہے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
ہو جاوے گا جنجال تجھے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
یہ دنیا ہی خود فانی ہے۔
اے ناداں دل میں سوچ ذری
مالک کو اپنے بھول گیا۔
اے ناداں دل میں سوچ ذری
نہیں کام کسی کے آوے کوئی
اے ناداں دل میں سوچ ذری
کوئی نہیں پہنچنے پاوے گا۔
اے ناداں دل میں سوچ ذری
یہ حسن جوانی سب تیرا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
مٹی میں ایک دن سونا ہے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
اور دین کے کاموں میں سستی
اے ناداں دل میں سوچ ذری
تو قبر میں تنہا سووے گا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
کر یاد خدا کی تو ہر دم
اے ناداں دل میں سوچ ذری
اے عثمان خوب پکڑ سنت
اے ناداں دل میں سوچ ذری

چودھویں صدی کا مسیح مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری ناول کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ دلچسپ کتاب قیمت مجلد ۸

آریہ مسافر سے دو دو باتیں

(از ابو معراج الدین امرتسری)

بگرامی خدمت اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث۔ السلام علیکم۔ مہربانی کرکے ان چند سطور کو اپنے بیش بہا اخبار کے کونے میں جگہ دیکر نیاز مند کو ممنون و مشکور فرماویں۔

میرے مہربان مہاشہ وزیر چند صاحب۔ تسلیم! بندہ نے آپ کے رسالہ آریہ مسافر ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۳ پر مضمون بابت اصلیت روح کے دیکھا بہت خوش ہوا۔ کہ روح کی اصلیت کا بیان ہے جسکو آجتک کسی نے بیان نہیں کیا مگر جب اسکی اصلیت پر یقین پڑ جانے کیلئے کچھ عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آپ آئندہ رسالہ میں جگہ دیکر عقدہ کشائی فرماویں گے۔ اور ایک کاپی مجھکو بھی عنایت کرینگے۔

لالہ وزیر چند صاحب۔ ویدک فلسفہ میں روح یا جیو آتما کوئی مخلوق شے نہیں ہو
ایم معراج الدین:۔ یہ ایک دعویٰ تقلیدی ہے جسکے لئے کوئی دلیل نہیں رہا یہ امر کہ پھر روح کس طرح مخلوق ہوا۔ سو جبتک کسی چیز کی ماہیت کا علم نہ ہو تب اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ انکا قول ہے ہم مثبت روح ہیں گو جو جسم غیر مرئی ہے اگر وہ فلاسفی کا حصہ تھا حال کے سائنس داں روح کے وجود سے منکر ہیں تو آپکو اس مسئلہ کی طرف التفات نہیں کرنا۔ آپ روح کا ماننا ہی دھرم کی جڑ بتلا رہے ہیں۔

آریہ: نہ وہ کلام ہے نہ جسم نہ سائنس نہ کوئی مادی مرکب ہے اسکا ثبوت کرنے کی نسبت کیفیت
مسلمان۔ آپ نے بیان نافی کا مرتبہ اختیار کیا ہے گو بعض کلام کی وجہ بھی ہو لیکن آپ انکاری ہیں۔ آپ سے دلیل نہیں طلب کیجائیگی اسلئے کہ مدعا علیہ ہو وجہ انکار طلب کرنا درست نہیں۔

آریہ۔ بلکہ ایک قائم بالذات مفرد ہستی ہے جو کہ نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ فنا ہوگی
مسلمان:۔ یہ آپکا محض دعویٰ ہے جسکے لئے کوئی دلیل نہیں کیا جس چیز کا وجود حواس خمسہ یا عشرہ سے نہ پایا جاوے اس پر آپ دلیل پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ ہرگز اسکا فنا و پیدائش مشاہدہ میں آسکتے ہیں جسپر یہ دونوں جاری ہوتے ہیں وہ محسوس ہوتی ہے گو آلات سے ہی کیوں نہ ہو۔ قطع نظر اسکے روح کی تعریف قائم بالذات مفرد ہستی وغیرہ جو آپ نے بیان فرمائی ہے یہ علم منطق کے بالکل خلاف ہے۔ اسلئے اُن کے ہاں کسی چیز کی ایسی تعریف چاہئے۔ کہ صرف اسکی ذات اس تعریف کی مستحق ہو۔ دوسری کوئی چیز اس میں شامل نہ ہو جاوے۔ آپکی اس تعریف میں روح کیساتھ خدا ہی شریک ہے اسلئے یہ تعریف بیکار......

ahmadmuslim.de

فتاویٰ

سوال نمبر ۲۹ - جب ایک شخص نے چار رکعت نماز علیحدہ ادا کر دی ہو - تو پھر جماعت امام بنکر کرائی ہو - تو کیا وہ شخص اور چار رکعت فرض امام سے گذار سکتا ہو تو پہلے فرض جو کہ پڑھ ہو ہیں - انکو دل ہو کیا خیال کرنا چاہیئے ؟ (شرف الدین راولپنڈی)

جواب نمبر ۲۹ - پچھلی نماز بنیت نفل پڑھ سکتا ہو - حدیث شریف میں ہے :-
"فانہا لک نافلۃ" ✦

سوال نمبر ۳۰ - نماز کیوقت سجدہ دونوں ہاتھوں کے درمیان دینا چاہیئے یا کہ ہاتھوں سے آگے کی طرف ؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۰ - دونوں ہاتھوں کو درمیان کرنا چاہیئے - مگر کہنیاں اونچی رکھے ✦

سوال نمبر ۳۱ - اکثر اہلحدیث بوقت التحیات جب راست کی انگلی کھڑی کرتے ہیں جب کہ وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پڑھتے ہیں جس حالت میں انسان اپنی زبان سے اور دل سے اقرار کرتا ہو کہ نہیں کوئی معبود سوائے حق کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے عباد رہیں ہیں تو یہ فعل کرنیکا کیا فائدہ ؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۱ - جب نماز کے تمام ارکان ظاہری باطنی خشوع خضوع سے مرکب ہیں تو انگلی اٹھانا بھی اسی قسم سے ہی پھر اور ارکان پر سوال نہیں تو اسپر کیا سوال ؟ ✦

سوال نمبر ۳۲ - اہلحدیث ماہ رمضان میں ۸ تراویح اور حنفی ۲۰ تراویح کرکے پڑھتے ہیں - ہر ایک مسئلہ کا جواب اندر رو حدیث ضروری ہو - (ایضاً)

جواب نمبر ۳۲ - اسکا جواب تو وہی ہو جو علامہ عینی حنفی نے شرح ہدایہ میں دیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آٹھ ہی ثابت ہیں - بیس بعض صحابہ کرام کا فعل ہو اسی لئے اہلحدیث کا مذہب ہو کہ آٹھ سنت ہیں - آٹھ سے زیادہ بحکم ومن تطوع خیرا فہو خیر لہ مستحب ہیں ✦

سوال نمبر ۳۳ - کیا حضرت رسول کریم نے ہاتھ سینے پر باندھ کر کے نماز پڑھی ہو اور عورتوں اور مردوں کے ہاتھ باندھنے کا کچھ فرق ہو - اور حضرت کریم کو اس جگہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے کس شخص نے دیکھا ہے ؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۳ - صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہو کہ وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا کہ سینہ پر ہاتھ باندھے ہوئے تھے - اس میں عورت مرد کی کوئی تمیز نہیں جیسی قیام رکوع وغیرہ میں - تعجب ہے بعض لوگ صرف اسی فعل میں عورتوں مردوں کی تمیز پوچھا کرتے ہیں - حالانکہ باقی ارکان میں بھی تمیز نہیں - جس رکن اور فعل میں شریعت تمیز بتلا دے اسمیں ہوگی - باقی میں کیا ضروری ہے ؟ ✦

سوال نمبر ۳۴ - چند اشخاص جمع ہو کر ایک فنڈ کھولیں اور کچھ چندہ جمع کرکے ماہواری چندہ لیا کریں اور جس وقت انہیں سے ایک ممبر مر جاوے تو اس کے پسماندگان کو اس سے دو چند فنڈ سے امداد کیجاوے - تو کیا از روئے شرع درست ہی ؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۴ - چونکہ محض نفع رسانی مردہ کے پسماندگان کی غرض ہو اسلئے جائز ہے - سود کا جو احتمال ہو وہ صحیح نہیں - کیونکہ یہاں دو طرف ہیں ایک تو فنڈ یا انجمن یعنی مجمع من حیث المجمع - دوئم وہ شخص مردہ یا اس کے وارث شخص مردہ گویا انجمن سے احسان کرتا ہو اور انجمن وعدہ کرتی ہے کہ اس احسان کے عوض میں بھی تیری ضرورت کیوقت تم سے یا تمہارے وارثوں سے سلوک کرونگی اور غرض سب کی یہ ہے کہ ہم سب ملکر ایک دوسری کی مدد کریں ✦

سوال نمبر ۳۵ - ایک شخص سود خوار ہو جو بنک بھی رکھتا ہو اور تجارت بھی کرتا ہو اس کے گھر کا کھانا جائز ہو یا نہیں ؟ (ضیاء احمد خاں - ضلع گونڈہ)

جواب نمبر ۳۵ - حدیث شریف میں ہو الحلال بیّن والحرام بیّن وما بینہما مشتبہات یعنی حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہو اور درمیان انکے مشتبہات ہیں پس اگر وہ تجارت کی آمدنی سے (بشرطیکہ اس میں سود کا روپیہ نہ لگا ہو) پکائے تو حلال بین ہے اور اگر سود کے روپیہ سے پکائے تو حرام بین ہے - اور کھانے والے کو معلوم نہ ہو یا خود پکانے والے کو بھی اس آمدنی کی تمیز نہ ہو تو مشتبہ ہے اسکی بابت فرمایا ہو فمن اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ یعنی جو کوئی ایسی مشتبہ چیزوں سے بھی بچے پس جانو کہ اس نے اپنا دین بچا لیا - گو حرام قطعی نہیں تاہم پرہیز اچھا ہو لیکن جس صورت میں معلوم ہو جائے کہ اس کا نے کا روپیہ تجارت کی آمدنی کا ہے تو وہ حلال ہو ✦

سوال نمبر ۳۶ - اکثر لوگوں کا یہ خیال ہو کہ چاندی کے برتن تمام ناجائز ہیں اور بعض احباب یہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کا فتویٰ ہو چکا ہو کہ چاندی کے جائز ہیں خواہ زنجیر کرکے ہوں خواہ بلا زنجیر آپکے نزدیک جائز ہیں یا ناجائز اگر ناجائز ہیں تو کونسی وجہ ہو حرام یا مکروہ تنزیہی ؟ (مولوی عبد الغنی از سنبھل ضلع مراد آباد)

جواب نمبر ۳۶ - حدیث شریف میں یوں آیا ہو کہ چاندی سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کو حلال ہو - مولانا مرحوم کا فتویٰ میں نے نہیں دیکھا نہ سنا - اسلئے کچھ نہیں کہہ سکتا ✦

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

شکر ہے کہ سخت ضرورت کیوقت امرتسر وغیرہ مقامات میں ۱۹ر دسمبر کو کسی قدر ترشح ہوا۔ آئندہ کو زیادہ کی امید ہے۔

افسوس ہے کرشن قادیانی کو بار بار الہام ہونے لگے ہیں کہ تیری میعاد قریب ہے۔ (خدا خیر کرے)۔

مزید افسوس یہ کہ قادیان میں مرزائیوں کو مار پیٹ ہو رہی ہے جسکی بابت الحکم اور بدر کے اڈیٹر لکھتے ہیں کہ ہماری جان۔ مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔" واہ رے قادیان تجھکو دارالامان بھی کہا گیا مگر تیرا امان بھی کچھ ایسا اکبر بادشاہ کے نورانی لباس کی طرح ہے کہ حلال زادوں کو نظر نہیں آتا (مفصل پر)۔

علیگڈھ کالج میں ۸ ماہ مارچ کو پرنس آف ویلز ولیعہد سلطنت انگلستان دعوت لنچ تناول فرمائینگے اور بورڈنگ ہوس کا ملاحظہ کرینگے۔

اس موقعہ پر ریاست مالیر کوٹلہ کی فوج رسالہ اور سفر مینا پرنس آف ویلز کے ایسکارٹ میں متعین ہوگی۔

ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور و نواب صاحب مالیر کوٹلہ بھی علیگڈھ کالج کی طرف سے اسوقت شہزادہ صاحب کے استقبال میں شریک ہونگے۔

نواب صاحب بہاولپور نے لارڈ کرزن میموریل فنڈ میں ایک ہزار روپیہ کا چندہ عطا کیا۔

ضلع رہتک میں عظیم ٹڈی دل نے نمودار ہو کر فصل ربیع کو کچھ نقصان پہونچایا۔ (خدا فضل کرے)۔

وزیر اعظم جرمنی نے جرمنی پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ہمارا اپنی بحری طاقت کو مضبوط کرنا اور جنگی جہازوں کا بنانا صرف اپنی حفاظت کی غرض ہے۔ اس سے انگلستان پر حملہ کرنیکا مطلب نہیں ہے (کیا چور کی داڑھی میں تنکا ہے؟)

جامع مسجد دہلی کی سیر کر کے شہزادہ صاحب نے اپنی سیر کی یادگار کے طور پر ۱۰۰۰ روپیہ جامع مسجد کے اخراجات کیلئے پیش کئے۔ (شان سلطنت سے اس رقم کو کیا نسبت! تاہم موجب شکریہ ہے)۔

کوہ قاف میں آجکل گورنمنٹ روس کے برخلاف مذہبی بغاوت اور طوائف الملوکی ہو رہی ہے۔ بخرابی انتظام روس کیوجہ سے پانچہزار مسلمان کوہ قاف سے ترک وطن کر کے جہازوں میں قسطنطنیہ وارد ہوئے اور سلطان المعظم سے درخواست کی کہ اپنی رعایا بناکر ہمکو روم میں آباد ہونیکی اجازت فرمائیں۔ بابعالی ان سب مسلمانوں کے آباد ہونیکا انتظام کر رہا ہے۔

روسی مزدوروں کے قائم مقاموں کی ایک کونسل ۱۰ ماہ حال کو منعقد ہوئی تا کہ کونٹ وٹ کے گرفتار کرنے کی تجویز پر غور کرے۔ نیز انہوں نے عام ہڑتال کی تجویز کو ایک اور موقع پر اٹھا رکھا۔ تاوقتیکہ ہر ایک کارروائی مکمل ہو کر کامیابی کا یقین ہو جاوے۔

یورپ اور سینٹ پیٹرسبرگ کے مابین سلسلہ تار کی آمد و رفت کل چند گھنٹے کے لئے قائم ہوگئی تھی مگر پھر منقطع ہوگئی۔ عام طور پر افواہیں اڑ رہی ہیں کہ صوبجات بالٹک کے چرچ ناپاک کئے جائینگے۔ زمیندار قتل اور سامان لوٹ لیا جائیگا۔ (چاہ کندہ را چاہ در پیش)۔

روسی صوبجات کے گورنران کو جہاں ابتک جنگی قانون نافذ نہیں ہوا تھا تین ماہ کے لئے اسکا عملی برتاؤ کرنے کو اختیارات دئیے گئے۔

صوبجات بالٹک کی اصلاح کے لئے زار نے ایک خاص گورنر جنرل مقرر کیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ ایک کمیشن امرا میں سے منتخب کیا جائے اور درخواست کی ہے کہ کسان اور میونسپل کمیٹیاں اپنے ملک کی اصلاح کرنے میں مدد دیں۔ چونکہ انقلاب پسند جماعت موجودہ لفیرن اور انتخابی طرز انتظام کے انہدام کی فکر میں ہے۔ بارہ ہزار کاسک بھی ادھر بھیجے گئے ہیں۔

کلکتہ میں افواہ اڑی تھی کہ نئی وزارت کیوجہ سے لارڈ منٹو مستعفی ہو جائینگے۔ مگر امرت بازار پترکا بڑے دعوے سے اسکی تردید کرتا ہے۔ دوسری افواہ ہتوادی نے اڑائی ہے کہ لاٹ صاحب بنگال حضور ولیعہد کے کلکتہ سے چلے جانے کے بعد مستعفی ہو کر ولایت چلے جائینگے۔ نہ معلوم یہ افواہ کہاں تک درست ہوگی۔

کلکتہ میں بڑے دھوم دھام سے حضور ولیعہد کی تشریف آوری کے متعلق زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ گاڑیوں کا کرایہ بھی بے نہایت گراں ہوگیا۔

رنگون میں جہاں افیون والوں کی اسقدر کثرت ہوگئی ہے کہ بار سوم میونسپلٹی نے گورنمنٹ سے فریاد کی کہ انسداد افیون خوری کا قانون پاس کیا جائے۔ (بہت ضروری ہے۔ خدا کرے گورنمنٹ متوجہ ہو)۔

قبول اسلام۔ بابو ہتا رام بی اے ایل ایل بی رئیس دیوبند نے جمعہ گذشتہ کو بمقام مظفر نگر اسلام قبول کیا۔

لالہ سندر داس صاحب ساکن منڈی کیمپ ضلع راولپنڈی بھی مسلمان ہوگئے۔ نام عبد الغفور رکھا گیا۔

سیانگیر میں ایک شخص بالغ مسلمان ہوا۔ نام عبد الصبور رکھا گیا۔

اس سال چین کے امرا و روساء کے پندرہ ہونہار لڑکے قسطنطنیہ کے مدرسہ حربیہ میں جو سالار عرب کے زیر حضور میں ہے آکر داخل ہونگے۔

مدرسہ تعلیم القرآن لاہور کا سالانہ جلسہ اخیر دسمبر کو ہوگا۔ + علی گڈھ میں ایک شخص مسمی ٹونوی رام آج مسلمان ہوا۔ عبد الغنی نام رکھا گیا۔

[illegible]

قابل دید کتابیں

الہامی کتاب اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے - قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت قیمت (۱۰)

حق پرکاش آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جنکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت (۱۲)

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق (۳)

تہذیب - مہذبوں کے رذائل واضح طور پر بتلائے گئے ہیں تو بائی

ترک اسلام بابو عبد الغفور (نو آریہ دہرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب - شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل - قیمت (۶)

العرب ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے - نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے قیمت - (۸)

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طلبہ کیلئے بطرز مکالمہ بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت - - (۱)

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں - بچوں کے لئے مفید ہے - قیمت - - - (۱)

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دہرم پال)
حصہ اول قیمت - - - - - (۵)
" دوم - - - - - - (۶)
" سوم - - - - - - (۵)

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۵ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت (۸)

المشتہر:- مینیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

مجرّب دوائیں

عرق ماءاللحم انگوری دو آتشہ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ کا عرق کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جیسے ضعیفی خون - معدہ آخمہ - نزلہ - نامردی - ضعف باہ - ضعف اعضاء ضعف دماغ - ضعف بصر - لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ دل دماغ کو تقویت دینے کے سوا سمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلےٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ دو بوتل عہ تین بوتل عہ تین روپے سے زیادہ کو خریدار کو بحساب عہ فی بوتل

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بیجا اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے - اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حب مجیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی (عہ)

جواہر ہاضمہ اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک گولی نوش فرمایئے کمال ہاضم ہے معدہ کے سب فتور دور ہونگے قیمت فی شیشی ۴ - اور تین عہ

لائف پلز معجون حیات اگر آپ نے کوئی استعمال نہیں کیا ہو یا اگر آپ نے جوانی میں روزانہ طریقہ کو نظر انداز کیا ہو ورنہ اب پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھے دن میں دور ہو جاتی ہے - نامردی - ضعف باہ - ضعف اعصاب ضعف دماغ - ضعف بصر - ضعف معدہ - جریان - رقت - سلسل بول لقطیر البول لقوہ اور رعشہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس عہ

جوہر مصفی خون اور ات خون - تر و خشک خارش - خنازیر - بھگندر آتشک پھنسی پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے فی شیشی خورد عہ کلاں ۲

سرمہ عزیزی: یہ ایک سلائی کی تاثیر سے آشوب چشم ضعف بصر جالا پھولا سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.G.L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

اہلحدیث

امرتسر ۲- ذیقعد ۱۳۲۳ھ ہجری مطابق ۲۹- دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	للعہ
والیان ریاست سے	ہے
روسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	عا
چھ ماہ کیلئے	عہ
ممالک غیر کیلئے	ہے

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے نمونہ کا پرچہ بیرنگ ڈاک والپس۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہئے۔

امرتسر کی صفائی شہر کیلئے موجب شرم ہے

امرتسر اگرچہ پنجاب کا صدر مقام نہیں مگر تجارتی مرکز اور کثرت مردم شماری کی حیثیت سے پنجاب میں اول درجہ پر ہے۔ یہاں کی میونسپل کمیٹی کی آمدنی پنجاب کی بعض ریاستوں کے برابر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جس غرض کیلئے میونسپل کمیٹی علاج تجویز ہوئی تھی۔ امرتسر پبلک کی خوش قسمتی سے وہ دن بدن بڑھتا گیا۔ صفائی کے متعلق تو واویلا تھا ہی مگر سب سے بڑی تکلیف جو اہالی امرتسر کو ہے جسکا ذکر اہلحدیث میں کئی دفعہ آچکا ہے سڑکوں کی ناردستی ہے۔ بارش سے سڑکوں پر جو کیچڑ ہوتی ہے۔ تو باشندگان کو چلنے میں ایسی دقت ہوتی ہے کہ کئی کئی روز کاروبار قریب بند رہتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ سوائے ہال بازار کے جہاں صاحب بہادروں کی آمد و رفت

ہے۔ تمام شہر میں خصوصاً نمک منڈی، تیلی محلہ، بھنگیاں وغیرہ وغیرہ دور دراز کے محلوں میں روشنی اکثر ہوتی نہیں۔ جہاں ہوتی ہے وہ ناکافی ہے بارش کے بعد چلنے میں جو دقت اور تکلیف ہوتی ہے اُسے وہی جانتے ہیں جو ایسی کیچڑ میں خصوصاً رات کے وقت چلتے ہیں۔ صاحب پریذیڈنٹ اور سکرٹری میونسپل کمیٹی اگر کیچڑ میں ولایتی جوتہ پہنکر شہر میں پیدل چلیں تو پبلک کی تکلیف کا حال معلوم ہو۔ پھر باوجود اس تکلیف کے افسوس ہے کہ کمیٹی کیوں متوجہ ہو کر سڑکوں کو درست نہیں کراتی۔ اگر سڑکوں کی درستی پر زیادہ خرچ ہوتا ہو تو کیوں عملہ صفائی سے کیچڑ کی صفائی نہیں کرائی جاتی جیسے مسٹر نکل سابق سکرٹری کے زمانہ میں کبھی کیا جاتا تھا۔ بارش کے بعد کیچڑ کو جمع کر کے باہر پہنچا دیا جائے۔ جو فروخت بھی ہو سکیگا۔ امید ہے کہ ممبران خصوصاً اہلحدیث کے ممبر جناب مولانا مولوی احمد اللہ صاحب کمیٹی میں اس سوال کو اٹھائینگے۔ کیا مقامی اخبار معزز وکیل۔ اہلحدیث۔ مخبر۔ سیاح۔ خالصہ وغیرہ اس طرف توجہ نہ کریں گے؟

ایک آریہ کا ضروری سوال

یوں تو آریوں کے سوالات سن سنکر ہمارے کان بھی سن ہو گئے اور جواب دیتے دیتے قلم بھی گھس گئے بلکہ شگاف پڑ گئے۔ جب سے سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں ۱۵۹ اعتراض قرآن شریف پر کر کے اُن کے ہاتھ میں دئیے ہیں یہ بیچارے اُن پرستیوں کی طرح جو پوست کے ڈوڈوں کی تلاش میں نکلے اور ایک پر ایک گرے تھے۔ ایک پر گرے جاتے ہیں کوئی بھی غور کر فکر سے کام لے۔ غور اور آریہ؟ تعجب اعلا۔

نیز اس مضمون کی زیادہ تفصیل اور توضیح کی حاجت نہیں خود ان کی کتابیں اور اخبار ہی شاہد عدل ہیں۔ مگر جس سوال کا آج ہم جواب دینے لگے ہیں وہ ایک بڑا ہی بھاری اور کٹھن بلکہ مشکل اور دشوار ہے۔ اور اس کا جواب ہم سے دہن بڑا۔ تو خدا جانے کوئی بھی دنیا بھر میں اس نہایت ہی مشکل سوال کا جواب دے سکے۔ بہرحال چونکہ وہ سوال نہایت ہی مشکل اور کٹھن ہے۔ اس لئے ہم اس کو رسالہ آریہ مسافر سے سائل کے اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:-

مسلمان بھائیوں سے ہمارا سوال

گو موجودہ زمانے میں کسیکو کسیکی خیالی بلند پروازی کے بال و پر نوچنے کا حق نہیں ہے لیکن جبتک دنیا میں مذہبی تاریکی کا وجود ہو انصاف کا روشن سورج بھی ہر وقت موجود رہیگا۔ مذہبی میدان کے بہادروں کے کارنامے ابھی دنیا سے مٹے نہیں۔ جن جن ہتھیاروں سے اپنے اپنے فریق مقابل پر وار کئے گئے ہیں۔ اُن کی چمک دمک ابھی تک تاریخی صفحوں میں اسیطرح قائم ہے جسطرح فوٹوگراف میں کھچی ہوئی تصویر۔

اسوقت دنیا کے سارے مدعیان مذہب کے جہادی پر پیکر کا سیرا انتشار نہیں ہے میں بالفعل صرف ویدک دھرمی اور محمدی صاحبان کے میگزین کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ کسکا کتنا کس قدر بل ہے۔ جب یہ بات ہر عقلمند کی مانی ہوئی ہے کہ مذہب کی علت غائی انسان تمام جذبات نفسانی سے پاک کر کے پوتر رہتی زندگی بسر کرانا اور اس انتہائی معراج پر پہنچانا ہے جسکا نام مکتی ہے تو پھر اس میں کیا تعجب ہے۔ کہ مذہبی صداقت کیلئے جہادی سپرٹ کے خون آشام تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔

اب پیشتر اسکے کہ ہم فریقین کے میگزین کی جانچ بین کریں دینی اور دنیوی معرکہ آرائی کے آلات حرب وضرب کا فرق استعمال بھی بتلا دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ ماہران جنگ جانتے ہیں۔ کہ دنیاوی کا سامان دنیوی نبرد آزما کے قبضے میں جسقدر ہوگا۔ اسپر اسکی فتح منحصر ہے لیکن دینی جنگ میں علاوہ تیر و تفنگ کے فریق مقابل کی جنگی قوت کی ماہیت سے بھی پوری پوری واقفیت ہونا ایک۔ امر ضروری ہے بغیر اسکے مبارز طلبی کا اعلان کیا مضحکہ خیز جنون کا نشان ہے۔ اب آئیے اسی معیار پر مندرجہ بالا دونوں معرکہ آرایان دین کی میگزین کا معائنہ کریں اور ہر ایک کے جوہر قابلیت سے مستفاد ہو لیں۔ قطع نظر دیگر وجوہات کے قرآن شریف وحدیث اسلامی دنیا کا مسلمہ اعجاز ہے۔ اور ساری جسمانی و روحانی علوم کا آتا پتو اول وید مقدس آریوں کا سرمایہ ناز یہ بات تو بالکل فیصل شدہ ہے کہ محولہ بالا کتب متبرکہ کی تفاسیر علی الترتیب عربی و فارسی و سنسکرت میں تحریر کی گئی ہیں۔ بلکہ اسقدر اور اضافہ کر دینا چاہئے۔ کہ اسلامی کتب مقدسہ کا مسلمہ ترجمہ اردو میں بھی موجود ہے۔

گو طرفین کی صف آرائی میں بیسیوں کتابی اسلحہ سے کام لیا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

اور بغیر اسکی تکمیل کے میدان مباحثہ میں ہاتھ ڈالنے والے کی بالکل اس من چلے شیلے
جہادی سے مثال دی جاسکتی ہے۔ جس نے ابھی شمشیر پر قدم کی چمک بھی
نہیں دیکھی ہے اور جگر بیہودہ کی فتح کے زعم فاسد میں جھوم رہا ہے مگر
ہمنے ہمدردان سب سے چشم پوشی کر کے صرف اپنی خیالی ہتھیاروں کا نام لیا
ہے جنکے کند اور بیکار ہو جانے سے ہار جیت کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے
کیونکہ جبتک اس میدان کے جنگجو کے مضبوط بازو میں قوت اور ان کے
فولادی پنجہ میں چمکتی ہوئی تلوار کا قبضہ ہے۔ ناراستا کا لشکر وارد۔ دہرم میں
میں جسمانی شکست پر شادیانے نہیں بجائے جاتے بلکہ روحانی فتح کے
گیت گائے جاتے ہیں یہ وہ میدان نہیں ہے جہاں شاہی قوت کے
ساتھ ایک کمزور شخص کے سر پر خونخوار تلوار لئے ہوئے کہا جائے کہ پڑھ کلمہ
ہوا کلمہ پڑھ ورنہ جہادی قربانی کے لئے آگے بڑھ۔ یہ نام یاد نہیں کسی
اہل الرائے نے سوامی جی کی اس سکھ آپ کامیابی کی کیسی سچی [illegible]
وہی ہے۔ کہ اسلامی جہادیوں نے تو صدہا خونخوارانہ حملوں میں ہزاروں بت
توڑ ڈالے تاہم بت پرستی کی بیخ کنی نہ کر سکے لیکن اس تنہا حقیقی [illegible] نے
خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر پرماتما کی محبت پرستوں کے دلوں سے
نکالدی ہے۔ آفرین۔

اب صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ ان دونوں ڈاکوؤں میں سے کسقدر کون کون ابھی
فریق مخالف کے اصول جنگ سے واقف اور ماہر ہے غالباً ہمارے اس
جنگی تلازمہ سے کوئی منکر نہ ہوگا۔ کہ فارسی قلعہ بندی بالکل عربی اصول پر
کیگئی ہے۔ بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک عربی بہادر اپنے عجمی سپاہیوں سے
انہیں کی زبان اور وردی میں کمان لے رہا ہے اور وہ بھی انہیں [illegible]
کا ایک لشکری ہے اب دیکھئے کہ ہندو (آریوں) میں عربی فارسی
اردو اور مسلمانوں میں سنسکرت جاننے والوں کی کیا نسبت ہے؟
اگر ان کا جائزہ کیا جائے تو ہندو (آریہ) فریق کیطرف سے لاکھوں
شہسوار عربی فارسی تلواریں چلاتے ہوئے آپکو نظر آئیں گے لیکن مسلمانوں
نے ان ہتھیاروں کی شکل بھی نہ دیکھی ہوگی۔ کیا اس امر واقعی سے
کوئی انکار کر سکتا ہے کہ اسلامی سلطنت کے زیر اثر ہندو (آریہ) قوم
کی شاہی علمی ترقی رشک و حسد کی نگاہ سے نہیں دیکھی گئی ایسی حالت
میں بھی اگر ہندوؤں (آریہ) کو کوئی تعصب اسلامی لٹریچر سے ناواقف

کہے۔ تو غالباً آپ میرے اس قول کی تائید کریں گے کہ وہ ہٹ دھرم ہیں؟
تاریخ دنیا نے بھی آجتک ایسا کوئی عالم مسلمان پیش نہیں کیا جسکو سنسکرت
ادبستان کا ابجد خواں بھی کہا جاسکتا۔ اب میں اپنی اس دلیل کی طرز کو
بھی تبدیل کر کے آپ سے سوال کرتا ہوں کہ موجودہ زمانے میں ہی [illegible]
کسطرح ایسے مسلمان بھائیوں کے دو چار نام ہی شمار کرا دیجئے جنہوں
نے کسی سنسکرت کتب میں زانوئے ادب تہ کیا ہو۔ تاکہ میدان ہاتھ سے
نہ جا سکے۔ میں تو یہ کہونگا۔ کہ سنسکرت دانی کی دنیا گر [illegible] ہمارے
ہی ہمارے مہربان مسلمان بھائیوں کو مس نہیں ہے اور اسی ثبوت کو ختم
انہیں دعا گوؤں پر ختم کرونگا کہ جبتک [illegible] ستیارتھ پرکاش کی مشہور [illegible]
کا اردو ترجمہ نہ ہو لیا۔ کسی مسلمان بھائی کو اعتراض [illegible]
دنیا کی سنسکرت دانی کا ایک اور پر لطف مذاق سن لیجئے کہ آجکل سودیشی
تحریک کو اسلامی پرچوں کے فاضل نے جب لکھا (سوادیشی) لکھا جاتا تھا
آپ اگر ہماری عربی فارسی تعلیم کی سکیم پوچھئے تو ہم اپنے مسلمان استاد
کا نام نہایت شکر گذاری کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ ایسے کس کی
پر نہ ہمیں جنگ میں آریوں کے مقابل قدم جاتا آپ ہی جیسے [illegible]
کام ہے۔ آپ نے جو کچھ اب تک اس میدان میں اعتراضی آتشبازی
کی ہے اس میں بالکل ضیائی شکست اور پر انگ قوت سے [illegible]
کام لیا گیا ہے اول آپ اپنی مقدسہ تفاسیر اور مستند ترجموں پر آنکھ
بند کر کے قلم کھیریں بعدہ کسی آریہ استاد کی شاگردی کر کے کچھ
الف بے پیدا کریں۔ پھر میں جنگ کا رنگ دیکھیں۔ اسوقت دنیا کو معلوم
ہو جائے گا۔ کہ فتح کی تکبیر کس کی شمشیر پر پڑھی جاتی ہے لیکن تو
ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی * کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است
ہمارے اس [illegible] اگر کوئی صاحب عنوان زیر بحث سے علیحدہ
نہ ہوتے ہوئے اس پرچہ میں منصفانہ جواب لکھینگے۔ تو ہم وعدہ کرتے ہیں
کہ ان کی معقولیت پر ضرور غور کرینگے۔ فقط۔ [illegible]
بسمل)

اس شاعر قول پر فضول نامعقول مضمون نے کئی سوال پیدا کئے تھے۔ ناظرین
[illegible] سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ ہماری سمجھ کا مضمون یہ ہے اس ساری بیہودہ سرائی
کا مطلب صرف یہ ہے کہ مسلمان مولوی سنسکرت نہیں جانتے مگر مباحثہ

کیوں کرتے ہیں۔ مگر جناب نے یہ نہ فرمایا کہ آریہ مناظروں نے کس یونیورسٹی میں سے مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کی ہے آجتک ہندوستان میں آریوں سے بڑی بڑی مباحثے دو ہوئے ہیں ایک دہلی یا ضلع گورکھپور میں دوئم نگینہ ضلع بجنور میں جو کئی کئی دنوں تک بڑی پیمانے پر ہوتے رہے جسکا نتیجہ کیا تھا۔ ناظرین اہلحدیث وقتاً فوقتاً اوس سے مطلع ہوتے رہے ہیں۔ یہ موقع اونکے بیان کا نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان بڑی بڑی مباحثوں میں جو آریہ مناظر پیش ہوئے تھے۔ وہ کہانتک عربی جانتے تھے ذرا راقم مضمون یا اڈیٹر آریہ مسافر ہی بتلا دیں۔ ان آریہ مناظروں کو بھولے ہوں۔ تو میں ہی بتلائے دیتا ہوں پہلے مباحثہ میں ہیڈ مناظر سری سوامی درشنانند جی سرسوتی جیا یونی تھے۔ دوسرے میں جناب ماسٹر آتمارام جی اڈیٹر بھکاری امرتسری تھے۔ ان دونوں کی عربی کا اندازہ جو ہم جانتے ہیں۔ آپ کی نظر میں گو شاید غلط ہو۔ مگر بتلا دیتے ہیں۔ اگر غلط ثابت ہوا۔ تو ہم اپنی رائے کو واپس لینے کو تیار ہیں۔

امرتسر میں ایک طالبعلم انگریزی پڑھا کرتا تھا۔ اوسکی عادت تھی کہ جہاں کوئی انگریزی سائن بورڈ دیکھا جھٹ پڑھنے لگ گیا۔ ایک دفعہ لاہور کے میلہ مویشی کے موقع پر لاہور کے سائن بورڈوں کو پڑھنے لگا۔ تو اوسکے دوستوں میں سے ایک نے کہا۔ کیا لکھا ہے جھٹ سے بولا۔ لے۔ بی۔ سی۔ بیل رام کی حویلی جہانتک اس طالب علم نے انگریزی میں ڈگری حاصل کی تھی اوسی قدر ہمارے ان آریہ مناظروں کو عربی کا ڈپلومہ حاصل ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ آریہ سماج نے ان معنوں کو کیوں پیش کیا ہے بجائیکہ بقول نامہ نگار آریوں میں کئی ایک سو عربی دان موجود ہیں۔ اسکا جواب دینا راقم مضمون یا اڈیٹر آریہ مسافر کا فرض ہے اسی سے آپ کے اس فقرہ کی تصدیق کیجائیگی کہ آریوں میں عربی دان کتنے ایک ہیں۔

اوہو! ہم تو دور چلے گئے ہماری بھی وہی مثل ہوئی کہ ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں؟ ہاں مہاشہ جی! آپ اتنا تو بتلائیے! کہ آریوں کو جگانے والا کون سوامی ہے؟ آریہ سماج کا بانی کون ریفارمر ہے۔ آریوں کا رشی نہیں۔ مہرشی کون ہے۔ آریوں کو کل دنیا کے مذاہب کا رد کر کے ایک جامع کتاب ہاتھ دینے والا کون ہے؟ ہاں جسکی تصویر کی تعظیم بلکہ (بقول نامہ نگار بھکاری ۱۸۔ جنوری ۱۹۰۵ء) اسلام نیاز کیجاتی ہے۔ وہ کون بزرگ ہے؟ بھولے ہوں تو ہم ہی بتلائے دیتے ہیں۔ وہ بزرگ اور مہاتما سوامی دیانند جی سرسوتی ہیں۔ تو کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو تمام مذاہب کا (بخیال خویش) رد کیا ہے۔ تو کیا وہ سب علوم (عبرانی۔ عربی۔ انگریزی۔ گورمکھی) وغیرہ سے واقف تھے۔ یا کہ محض ترجموں ہی سے بعض جگہ محض ایجاد بندہ سے کام لیا؟

کس قدر شرم کی بات ہے کہ جنکا گرو مہاگرو۔ دوسری مذاہب کی کتابوں کے اصلی علوم سے تو کیا ترجموں کی زبانوں کو بھی نہ جانتا ہو (کیونکہ سوامی جی عربی چھوڑ فارسی اردو بھی نہ جانتے تھے) وہی مسلمانوں پر اعتراض کریں۔ کہ بغیر سنسکرت دانی کے ہمارے سامنے مباحثہ کرنے کو کیوں آتے ہیں اور اوڑٹے ہی شکوہ کرتے ہیں اور کس ادا کی ساتھ + بیطاقتی کے طعنے ہیں ہند جفا کیساتھ حالانکہ آجتک یہ تو ہوتا رہا۔ کہ مسلمانوں نے آریوں کے مقابل کسی ترجمہ قرآنی کا کوئی موقع غلط کہا ہو۔ مگر آریوں نے مسلمانوں کے پیش کردہ تراجم کو غلط نہیں کہا۔ پھر جب تمہارے ترجمے ہی ایسے مستند مانے گئے ہیں۔ کہ کبھی اوسکی غلطی کے تم خود بھی قائل نہیں ہوئے تو ہم اگر اسی سے اپنا کام نکالیں۔ تو کیا برا ہے؟

غالباً جواب تو آپکا اسیقدر کافی تھا۔ مگر آپ کی مزید تشفی کیلئے ہم نمبروار دیتے ہیں

سنو!

۱۔ اگر نہ سمجھے ہو۔ تو گن کر دکھاؤ۔ حیرانی ہے کہ گذشتہ مردم شماری میں بے ذرے کر آریوں کی کل تعداد ایک لاکھ سے قریب قریب تھی۔ خلقت کی ترقی سنہ ۱۹۰۵ء میں اسی لاکھ نے یہانتک ترقی کی۔ کہ اون میں لاکھ عربی فارسی دان بھی موجود ہیں

واہ رے جھوٹ تیرا آسرا!

۲۔ ہاں یاد آیا۔ اس نمبر میں نامہ نگار نے کس ہوشیاری سے کام کیا ہے کہ ہندو لکھکر خط و حدانی میں (آریہ) لکھا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ آریہ ہندو ہیں۔ شکر ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ پر تعداد بڑھانے کو ہندو بنتے۔ ورنہ ابھی چند ہی روز گذرے ہیں۔ جو کہا جاتا تھا۔ کہ ہم ہندو نہیں **ہندو چور کو کہتے ہیں**۔ مسلمانوں کو خوش ہونا چاہئے۔ کہ اون کی خاطر آن کے دوست آریہ سماجی کیا کیا دقتیں اٹھاتے ہیں۔ اور

اوس نقش پا کے سجدہ نے یانتک کیا ذلیل

میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

۳۔ اس دعوی کو توڑنے کو اسوقت بھی مسلمانوں میں نمونہ موجود ہے

کارخانہ

اگر آپکو عمدہ
کے مشہور
سے منگوا

نام عطر	قیمت
گلاب	
کیوڑہ	
موتیا	
حنا	
چنبیلی	

مفصل
المشتہر

ahmadimuslim.de

شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی۔ مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی وغیرہ موجود ہیں۔

ہاں یاد آیا بقول شخصے ؎

خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را

گو مسلمانوں میں زیادہ سنسکرت داں نہ تھے۔ مگر اسلام کی تو ہمیشہ سے عادت ہی یہی ہے کہ ہندوؤں ہی سے سب کچھ لیتا ہے اسوقت جو ۷ کروڑ کی تعداد مسلمانوں کی ہے۔ یہ کہاں سے آئی ہے۔ ہندوؤں ہی سے۔ ٹھیک اسی اصول کے مطابق اسلام کو جبکہ سنسکرت دانوں کی ضرورت تھی اُس نے ایک ہندو پنڈت اور ایک آریہ پنڈت اپنے میں داخل کر لیا۔ پہلے صاحب کا نام حال شیخ عبد السلام ہے جو آجکل سہارنپور میں مسلمان طلباء کو سنسکرت پڑھاتے ہیں۔ دوسرے صاحب کا نام شیخ عبد الحق ہے جو آجکل [illegible] میں مقیم ہیں۔ یہ دونوں صاحب مباحثہ دیوریا کی فتح کی لوٹ ہیں

ص۶ میں مسلمانوں کو نامہربان لکھتے ہیں

ص۷ میں اونکی شاگردی کا اقرار ہو بہلا مہاشہ جی اگر آپ فارسی جانتے ہیں۔ تو اپنے نعل شریع کو یاد کرکے ذرہ مندرجہ ذیل فارسی کے شعر کے معنے تو دیکھ کر ؎

کس نیاموخت علم تیر از من * کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ص۸ میں سوامی کی تصانیف کے ترجمہ کو مسلمانوں کا مدار کار بنایا ہے سچ کہتے ہو جب سے تم لوگوں نے ملک کی عام زبان (اردو) میں ترجمہ کیا ہو تو ہمیں تو لینے کے دینے پڑ گئے۔ مہاشہ جی سچ کہنا پچھتاتے تو بہت ہو گے اسلئے تو آجتک ویدکا ترجمہ نہیں کیا۔ حالانکہ رسالہ آریہ مسافر میں شروع بھی ہوا۔ مگر آخر خوف اعدا غالب آیا۔ خیر جو کچھ تقدیر میں تھا ہو گذرا۔ غرض جبکہ پہلے آریہ سماج حملہ آور ہوتا تھا۔ اب مسلمان ہیں کہ ہر جگہ سماج میں گھسے چلے جاتے ہیں۔ اور آریہ سماج یہ شعر پڑھتا ہوا بہاگے چلا جاتا ہے ؎

کبھی معشوق ہم بھی تھے جواب عاشق کہلاتے ہیں
کسیکا دل دکھایا تھا اُسی کی داد پاتے ہیں

ص۱۰ میں مسلمانوں کی بڑی غلطی سوادیشی کے لفظ کی نکالی گئی ہے جہانتک ہمیں معلوم ہے قادیان کے بدر اخبار میں یہ لفظ یوں آتا ہے۔ سو اسکی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لفظ اردو لٹریچر میں بالکل نیا آیا ہے۔ اسلئے اگر سودیشی کی جگہ سوادیشی لکھا جائے۔ تو کیا تعجب ہے ذرا اپنی دراز زبان مہاشہ دہرمپال اور بدزبان اڈیٹر مسافر ہی کو دیکھئے۔ کہ ہمیشہ تاہنوز یہی لکھا کرتے ہیں۔ اوروں کو جانے دو۔ آپ خود ہی صفحہ ۹ میں اپنا لفظ [illegible] ملاحظہ فرمایئے۔ کہ کس جانور کا نام ہے۔ افسوس ہم نے اپنی عادت کے خلاف ایسی خردہ گیری کی۔ کیونکہ ہمارے مخاطب اوچھی باتوں پر آ گئے ہیں۔

ص۱۱ جیسے آپ کا اور آپ کے لیڈر بلکہ مہرشی کا کام تھا۔ کہ باوجود عبرانی عربی۔ فارسی اور اردو سے ناواقف اور محض نابلد ہونے کے قرآن شریف اور بائبل پر منہ زوریاں کر گئے ہیں آہ! کیا سچ ہے ؎

اس سادگی پہ کون نہ مر جاوے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

تو مہاشہ جی بھاگتے

صحیح مسلم اور میرزا حیرت

(از سید حسن پھلواری سلمہ)

صحیح بخاری کے متعلق جو کچھ میرزا حیرت صاحب نے تحریر فرمایا تہا۔ اور اسکی روایات پر جو شبہات پیش کئے تہے۔ اوسکی تردید اور اُن کے جوابات گذشتہ پرچہ میں بعنوان اصح الکتب دیے جا چکے ہیں۔

اب صحیح مسلم کو ملاحظہ فرمایئے اور اسکے متعلق میرزا صاحب نے جو کچھ ترقیم فرمایا ہے سنیئے!

صحیح مسلم میں مناقب حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی حدیثیں تو موجود ہیں۔ لیکن شہادت کے متعلق اس میں کوئی حدیث یا کوئی روایت و پیشین گوئی نہیں پائی جاتی۔ اسلئے کہ اس میں صرف مناقب سے بحث ہے۔ لیکن ہمارے محقق عالیجناب حیرت واجتہاد مآب میرزا حیرت صاحب ۲۸ ستمبر کے کرزن گزٹ دہلی صفحہ ۳ کالم دوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ پیشگوئی (یعنے ام الفضل رض کی روایت) ہمارے ہاں صحاح ستہ میں کہیں بھی نہیں مذکور ہے صرف مسلم نے بیہقی سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔ الخ"

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ صحیح مسلم یا امام مسلم کی کسی کتاب میں بیہقی رح کی روایت

ahmadimuslim.de

کیونکر منقول ہو سکتی ہے۔ کہاں بیہقی اور کہاں مسلم؟ امام مسلم تیسری صدی کے بزرگ
ہیں۔ ان کی وفات ۲۶۱ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ ان کے احوال میں بستان المحدثین
اور اتحاف النبلاء صفحہ ۱۴ میں ہے کہ:

توفی در سنہ دو صد و شش بود و وفات بالاتفاق شام یکشنبہ
بست و پنجم رجب سنہ دو صد و شصت و یک

اور بیہقی پانچویں صدی کے شخص ہیں۔ اور ۴۵۸ھ میں انہوں نے
انتقال فرمایا۔ بستان المحدثین ذہبی میں اور اتحاف النبلاء کے صفحہ ۱۹۱ میں ان کے
ذکر میں ہے:

وفات او در نہم جمادی الاولیٰ سنہ چہار صد و پنجاہ و ہشت در شہر
نیشاپور واقع شد۔ تابوت نہادہ بہ بیہقی آوردند الخ

بھلا کوئی اہل علم اور کوئی عاقل و صاحب فہم اس امر کو تسلیم کر سکتا ہے کہ
امام مسلم نے بیہقی سے کوئی روایت صحیح مسلم وغیرہ میں نقل کی ہو؟ دو ڈھائی سو
برس قبل از وجود کسی کی روایت کرنا بجز میرزا صاحب کے کسی کی عقل تسلیم نہیں
کرتی۔ اور میرزا صاحب کی اس عبارت سے کہ یہ حدیث صحاح ستہ میں کہیں بھی
مذکور نہیں صرف مسلم نے بیہقی سے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا
کہ میرزا صاحب کے نزدیک صحیح مسلم صحاح ستہ میں داخل نہیں ہے یہ اور
طرفہ تماشا ہے۔ اور امام الفضل کی روایت جو آپ نے پیش کی ہے اسمیں غضب
ستم ادعا کیا ہے کہ
امام حسین کے پیدا ہوتے ہی حضور انور کو آسمان سے یہ اطلاع
دے دی گئی تھی کہ آپ کے نواسے کو آپ ہی کی امت شہید کرے گی
بیہقی کی روایت جو سر الشہادتین و صواعق محرقہ و ازالۃ الخفاء وغیرہ
وغیرہ میں موجود ہے حاشا وکلا اس میں کہیں بھی یہ نہیں ہے کہ امام حسین
کے پیدا ہوتے ہی حضور کو اطلاع دی گئی تھی۔ یہ محض جھوٹ اور افترا ہے
جو اہلسنت کی کتابوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایڈیٹر۔ اسی لئے تو اہلحدیث مدعیان مرزائیوں کو ایک
ہی گفتہ میں لکھا کرتا ہے۔

لہ دنیاوی لوگوں کی تقلید تسلیم نہ کریں۔ تو نہ کریں لیکن جو روح القدس
سے الہام لے کر بولتا ہے اوسکی عقل اور ہی ہے جیسے محمود غزنوی (اڈیٹر)

ہدایت و گمراہی خیر و شر کا خالق خدا تعالیٰ ہے

(از مولوی سید عبداللہ صاحب ایلوری)

قال اللہ تعالیٰ فی محکم کتابہ۔ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْ
مَنْ یَّشَاءُ (ترجمہ) یونہی گمراہ کرتا ہے خدا تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اور ہدایت
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے (مدثر)
اور فرمایا خدا تعالیٰ نے فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ فَلَا
تَذْھَبْ نَفْسُکَ عَلَیْھِمْ حَسَرٰتٍ (ترجمہ) پس ہر آئنہ خدا گمراہ کرتا ہے
اور جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پس چاہیے کہ ہلاک
نہ ہو تیری جان ان پر حسرت سے (فاطر)
اور فرمایا خدا تعالیٰ نے قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ
مَنْ اَنَابَ (ترجمہ) کہہ اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے
طرف اپنی اسکو جسنے رجوع کیا (رعد)
اور فرمایا یُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ (ترجمہ) گمراہ کرتا ہے
خدا ظالموں کو اور کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے (ابراہیم)
اور فرمایا وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ (ترجمہ) اور جسکو گمراہ کرے
خدا پس نہیں اسکے واسطے کوئی ہدایت کرنیوالا (مومن)
یہ آیات قرآنی ہیں۔ کہ جن سے خدا کا ہدایت کنندہ اور گمراہ کنندہ ہونا صریح
ظاہر ہوتا ہے۔ اور حدیث صحیح میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مروی ہے:
اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ
مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
(ترجمہ) جمیع ستائش سزاوار ہیں واسطے خدا کے ہم حمد بیان کرتے ہیں
اسکی اور مدد چاہتے ہیں اس سے جسکو ہدایت
کرے خدا تعالیٰ تو اسکو کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں ہے اور جسکو گمراہ کرے تو اسکو
کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود (حق)
مگر اللہ تعالیٰ اکیلا۔ نہیں شریک ہے اسکا کوئی بھی اور ہر آئنہ محمد صلعم بندے
اسکے ہیں اور رسول اسکے۔ یہ ایک مذکور حدیث کا ہے۔ جس میں

آنحضرت صلعم[ل] نے حماد بن ثعلبہ ازدی کو جو ایک مرد طبیب اور جہاڑ پہونک کرنیوالا تہا۔ انہی کلمات اسکے جواب میں کہنے شروع کئے۔ حدیث طویل جبرئیل علیہ السلام میں سوال جبرائیل عم فاخبرنی عن الایمان پر آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ کہ باور کرے تو خدا کا اور اسکے فرشتوں کا اور کتابوں کا اور آخرت کے دن کا اور باور کرے تو تقدیر کو بخیر وشر اسکے انتہی یعنے خیر وشر تقدیر واندازہ جناب باری تعالیٰ سے ہے۔

امام نووی نے اسکی شرح میں فرمایا۔ وصارت القدریۃ فی الازمان المتاخرۃ تعتقد اثبات القدر لکن یقولون الخیر من اللہ والشر من غیرہ تعالی اللہ عن قولہم۔ مطلب یہ کہ ابتدائے زمانہ منکرین تقدیر میں یہ طائفہ ایسا تہا۔ کہ تقدیر ہی کا انکار کرتا تہا۔ مگر پچہلے زمانہ کے قدریوں میں یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ وہ معتقد اثبات تقدیر کے ہیں۔ ولیکن یہ کہتے ہیں کہ خیر خدا کی طرف سے ہے اور شر طرف سے غیر خدائے تعالیٰ کے ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس قول سے بلند وپاک ہے۔ علامہ نجم الدین عمر نسفی نے اپنی مختصر عقائد میں فرمایا۔ واللہ تعالیٰ خالق لافعال العباد۔ خدائے تعالیٰ پیدا کرنیوالا ہے بندوں کے افعال کا۔ اسکی شرح نعتیہ الرائد میں کہا۔ ومجوس قومے اند کفار است کہ بدو خالق قائل اند خالق خیر را یزدان وخالق شر را اہرمن نامند وقدریہ در حقیقت از ایشان نیز بدتر اند کہ قائل اند بخالقان غیر متناہی انتہی۔ یعنے مجوس ایک قوم ہے کافروں سے کہ قائل ہیں دو خالق کے۔ خالق خیر کو کہتے ہیں یزدان اور خالق شر کو کہتے ہیں اہرمن۔ اور قدریہ درحقیقت ان سے بہی بدتر ہیں جو قائل ہیں اسقدر خالقوں کے۔ کہ گنتی ان کی پوری نہیں ہوتی۔ انتہی من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان۔ کفر سے اور ایمان سے اور بندگی اور نافرمانی سے یعنے خدائے تعالیٰ ان تمام کا پیدا کرنیوالا ہے خواہ وہ ایمان ہو۔ خواہ کفر طاعت ہو یا نافرمانی وہی کلہا بارادتہ ومشیتہ تعالیٰ وتقدس اور یہ تمام افعال بندوں کے خواہ چہوٹے ہوں یا بڑے تہوڑے ہوں یا بہت نیک ہوں یا بد کفر ہو۔ یا عصیان ارادہ وخواہش خدائے تعالیٰ وتقدس سے ہے وحکمہ اور اسکے حکم سے وتقدیرہ اور اندازہ کرنا ہے۔ اس خدا تعالیٰ کا تا آنکہ علامہ مذکور نے کہا۔ واللہ یہدی من یشاء ویضل من یشاء۔ خدا راہ دکہاتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے انتہی۔

جناب شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنے عقائد مختصر میں فرماتے ہیں فالکفر والمعاصی کلہا بخلقہ وارادتہ لا برضاہ۔ یعنے کفر اور گناہ تمام چہوٹے بڑے خدا کی پیدائش اور اسکے ارادہ سے ہیں نہ اسکے پسند کرنے سے اس کتاب کے شارح نے کہا۔ والحاصل ان القدر وما یقع من خیرہ وشرہ ومرہ کائن عنہ سبحانہ وتعالیٰ ماشاء کان ومالا فلا فالکفر المنسبۃ الیہ سبحانہ وہی کونہ من خلقہ علی مقتضی حکمتہ ولا اعتراض علیہ فانہ مالک الملک یتصرف فیہ کیف یشاء ولا یتضرر بشیٔ کما لا ینتفع بہ ولہ نسبۃ الی المکلف وہی وقوعہ باختیارہ وکسبہ والاعتراض واقع علیہ فی فعلہ لانہ اسخط مولاہ واستحق عقوبۃ اللائقۃ فی عقباہ لا برضاہ لقولہ تعالیٰ ولا یرضی لعبادہ الکفر لان الکفر توجب للمقت الذی ہو اشد الغضب وہو ینافی رضاء الرب المتعلق بالایمان وحسن الادب فالمعصیۃ کائنۃ بامر اللہ تعالیٰ ولکن بمشیتہ لا بمحبتہ وبقضائہ لا برضاہ وبتخلیقہ لا بتوفیقہ

قال القاضی فی مالا بد منہ وکلما یقع من الخیر والشر فی کائنات یرتکب العبد من الکفر والایمان والطاعۃ والعصیان کلہا بارادتہ تعالیٰ لکن سبحانہ لا یرضی بالکفر والمعصیۃ ووعد علیہا العذاب ویرضی بالطاعۃ والایمان ووعد علیہ بالثواب فالارادۃ شیٔ اخر والرضا شیٔ اخر انتہی (ترجمہ) حاصل یہ ہے کہ تقدیر اور جو واقع ہوتا ہے خیر وشر اسکا تلخ وشیریں سے اسکا ہونے والا ہے بجانب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جو اسنے چاہا ہوا۔ اور جو نہیں سو نہیں۔ پس کفر اسکے لئے ایک نسبت ہے طرف خدا کے وہ کیا ہے اسکا ہونا ہے آفرینش خدا سے اسکی حکمت کے مقتضے پہ اور کچہ اعتراض خدا پر نہیں۔ کیونکہ وہ مالک الملک ہے۔ اپنی بادشاہت میں تصرف کرتا ہے جسطرح کہ چاہتا ہے۔ اور کسی شئے سے وہ ضرر یاب نہیں ہوتا۔ جیسے کہ وہ متنفع کبہی نہیں ہوتا۔ اس سے اور کفر کو ایک نسبت ہے مکلف کی طرف بہی وہ کیا ہے وہ واقع ہوتا ہے۔ اسکا باختیار وکسب اسکے اور اعتراض واقع ہونیوالا ہے فعل میں مکلف کے اسلئے کہ اس نے

[ل] نہیں معلوم یہ صلعم کیوں لکہا جاتا ہے تمام عبارت لکہنے میں وقت کی کمی حارج ہو مگر پورا درود لکہنے میں حارج ہو۔ ہمارے نامہ نگار آئندہ کو پورا درود لکہا کریں یہ جائز نہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اپنے مولا کو ناخوش کیا اور سزاوار ہوا ہمیشہ کے عذاب کا اپنی عاقبت میں (اور جو اُن نے فرمایا لا یرضاہ اور پسند نہیں رکھتا کفر کو۔ یہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور پسند نہیں کرتا ہے خدا اپنے بندوں کے لئے کفر کو۔ کیونکہ کفر موجب اس ناخوشی کا ہے جو سخت تر ہے غضب کا اور وہ منافی ہے اس رضا سب کے جو علاقہ رکھنے والی ہے ایمان سے اور حسن ادب ہے۔ پس معصیت نہیں ہے اشکر کرنے سے نہ اسکی توفیق سے۔ قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم پانی پتی مالابد منہ میں فرمایا ہے۔ کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے۔ خیر و شر سے اور جو کچھ کہ مرتکب ہوتا ہے۔ اسکا بندہ کفر و ایمان و طاعت و عصیان سے ہر ایک اسکا بارادۂ خدا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا کفر و معصیت سے اور مقرر فرمایا ہے اس پر عذاب کو اور راضی ہوتا ہے طاعت و ایمان سے اور وعدہ فرمایا ہے اس پر ثواب کا پس ارادہ ایک دوسری چیز ہے اور رضامندی ایک دوسری چیز۔ انتہی *

اڈیٹر:۔ فاضل راقم کو چاہیے تھا۔ کہ پہلے تو اس مضمون کے لکھنے کی وجہ بیان کرتے۔ کہ کیا ضرورت پیش آئی۔ پھر اسکی تفصیل کرتے کہ خدا گمراہ کرنے والا کن معنے سے ہے اور اسکی ایک دو مثالیں محسوس دیتے اور شیطان کن معنے سے گمراہ کرنیوالا ہے۔ یہ سب ہو کر بھی مضمون کو صاف اردو میں لکھتے لیکن ہمارے خیال میں جب بھی یہ کام آجکل کے مسلمانوں کے لئے کچھ کارآمد نہ ہوتا۔ مسئلہ صحیح ہے۔ لیکن مصلحت نہیں معلوم ہوتا ہے کہ لاہور میں اس مسئلہ کے متعلق کچھ گفتگو ہے۔ مگر ہمارے خیال میں یہ نزاع لفظی ہوگی۔ اگر فریق ثانی بھی اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔ تو ہمیں بھی اندازہ کرنے کا موقع مل سکے *

خاص اطلاع

اہلحدیث کے ناظرین کو اہلحدیث کا تیسرا سال مبارک ہو۔ جن جن اصحاب کی قیمت ختم ہو چکی ہے۔ انکو اختیار ہے کہ آئندہ سال کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا آئندہ اخبار کا وی پی وصول کر کے مشکور فرماویں خدانخواستہ اگر کسی صاحب کو انکار ہو۔ تو براہ مہربانی اس ہفتہ میں اطلاع بخشیں *

(مینیجر)

امرتسر میں آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ

متھرا کے پنڈت جگت پرشاد جی نے آکر چیلنج پر چیلنج دیئے تو آخرکار مباحثہ کی ٹھیری۔ مگر افسوس کہ امرتسر کی پبلک کو اس مباحثہ کی وجہ سے سخت پریشانی برداشت کرنی پڑی۔ پہلے تو ایک روز کھلے بندوں ہوا۔ مگر جو مکان تجویز ہوا تھا۔ وہ ناکافی ثابت ہوا۔ اور سنا ہے کہ اس میں اینٹیں بھی پڑیں یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس نے ماریں۔ اسلئے پولیس کی رپورٹ پر صاحب ضلع نے مباحثہ کا ہونا بند کر دیا۔ آخر فریقین کی درخواست پر یہ منظور ہوا کہ دو دو سو آدمی فریقین کے بذریعہ ٹکٹ کے شریک جلسہ ہوا کریں۔ مگر پھر کچھ ضمنی وجوہات ایسے پیش آتے رہے۔ کہ آج اس محلہ میں مکان تجویز ہوا ہے تو کل کسی ایسے دور دراز محلے میں جو بعد المشرقین کی نسبت رکھتا ہو۔ علاوہ اسکے آپس کی کھچ کھچیاں ان کی ایسی پیش آئیں۔ کہ مباحثہ اپنی پوری عمر کو نہ پہنچ سکا۔ کیا ہمارے دیانندی دوست مسلمانوں کو مہذب کہنے میں اب بھی رکینگے۔ کمد لوریا اور نگینہ میں آٹھ آٹھ دس دس روز مباحثہ ہوتا رہا۔ مگر کسی مسلمان نے نہ تو اینٹ ماری نہ برا لفظ بولا۔ سماجیو! دھرم سے کہنا۔ اگر ان مباحثات میں مسلمان کچھ فساد کرتے۔ تو تمہارا انجام انکا فریقین کے حق میں اچھا نہ ہوتا۔ مگر سردست تو جتنے آریہ وہاں موجود تھے۔ جتنی ہو جاتے لیکن کسی مسلمان نے کبھی باوجود سماجیوں کی زبان درازی کے اُف تک نہ کی۔ اور نہایت ہی شائستگی سے مباحثہ کو انجام دیا۔ خیر اس ضمنی ذکر کو چھوڑ کر ہم اصل مطلب پر آتے ہیں۔ کہ اس مباحثہ میں کون غالب رہا۔ منتظمان جلسہ کی بے انتظامی بلکہ ناقابلی کی وجہ سے ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اسلئے کہ فریقین نے اس بارہ میں غور نہ کیا۔ کہ یہ ایک ایسا جلسہ ہے کہ اسکی جتنی شہرت ہو۔ مفید اور مطلوب ہے پھر اس شہرت کا ذریعہ کیا تھا۔ یہی کہ نہ صرف امرتسر بلکہ لاہور کے جملہ اخبارات کے اڈیٹروں کو مدعو کرتے اور ٹکٹ بھیجتے۔ کہ وہ بلا تکلف شریک جلسہ ہو کر سنیں اور کیفیت جلسہ کو اپنے اپنے پرچوں میں شائع کریں۔ مگر افسوس کہ منتظمان جلسہ نے یا تو اپنی ناقابلیت کی وجہ سے یا اندرونی کمزوری سے ایسا نہ کیا۔ مبادا کوئی غیر قوم ہماری اندرونی ضعف پر مطلع ہو سکے۔ ہماری تعلیمیافتہ آریہ پارٹی اس الزام کی زیادہ مورد ہے کہ باوجود

ahmadimuslim.de

روشن دماغ ہونے کے انہوں نے یہ تجویز کی ۔ کہ جہاں دو سو دو سو ٹکٹ فریقین کے لئے تھیں ۔ سو پچاس ٹکٹ اڈیٹران اخبارات کے لئے بھی الگ ہوتیں ۔

تاں ایک دو مضمون کی نسبت ہم قیاساً یا فریقین کی شہادت سے کچھ رائے دے سکتے ہیں یعنے مورتی پوجا اور نیوگ ۔ نمبر اول میں ہندوؤں کو غلبہ ہے اور نمبر دوم میں آریوں کو جسکی تفصیل یہ ہے کہ ہندوؤں کا مضمون جو یہ تھا ۔ کہ ویدوں میں مورتی پوجا کا حکم ہے ۔ اسکا ثبوت بیشک کافی ملتا ہے ۔ آریوں کا مذہب ہے ۔ کہ وید میں نیوگ کا حکم ہے ۔ اس میں پنڈت جی کی ہٹ دھرمی ہوگی ۔ کہ انکار کریں ۔ بس یہ دونوں مضمون بیکار کام کے ہیں ۔ ایسی امور سے کہا گیا ہے ؎

در مرغ جنگ ہست نہ فائدہ نیز و گر

خیر اس مباحثہ کی نسبت مفصل رائے نہ دے سکنے کا جسقدر ہمیں رنج ہے اس سے بڑھکر رنج ہے کہ انجمن نصرت السنہ امرتسر نے دونوں کو مندرجہ ذیل چیلنج دیا ۔

آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ
اور
اسلام کا دونوں کو چیلنج

آجکل امرتسر کی پبلک بڑے شوق سے آریوں اور ہندوؤں کا مباحثہ سن رہی ہے ۔ مسائل وہی اُن کے باہمی اختلافی ہیں کہ خدا اوتار ہو سکتا ہے ۔ بت پرستی جائز ہے یا نہیں ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ ہم بھی اس کے نتیجہ کے منتظر ہیں اور دل سے متمنی ہیں کہ خدا راستی کی فتح کرے ۔ لیکن کیا اچھا ہو ۔ کہ یہ معزز فریق اپنے پرانے رفیق اسلام سے بھی دو دو باتیں کر لیں ۔ اور ثابت کر دکھائیں کہ جن ویدوں کی تعلیم اور تکمیل پر اسقدر جنگ و جدال ہو رہا ہے ۔ اُن کی اصلیت کیا ہے ۔ پس اس سے بہتر موقع کیا ہوگا ۔ کہ دونوں قومیں (یعنے ہندوؤں اور آریوں) کے پنڈت اسوقت امرتسر میں موجود ہیں دونوں ملکر ہماری طرف متوجہ ہوں ۔ نوٹ :۔ آریہ سماج اس اشتہار کا خصوصیت سے مخاطب ہے ۔

المشتہر حکیم محمد شمس الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر عفی عنہ

مگر افسوس کہ اس اشتہار کا آج تک ہم کو کوئی جواب نہ آیا ؎

بس ہو چکی سماج تو ٹیسل اٹھائیے

سر منڈاتے ہی اولے پڑے

افسوس مہاشہ جی دھرمپال نو آریہ نے ایک رسالہ اندر نکالنا چاہا تھا ہم پہلے تو کوئی پریس والا ذمہ نہ لیتا تھا ۔ آخر جب ایک منچلے ہندو نے ذمہ لیا بھی ۔ تو کاپیاں پتھر پر چڑھتے ہی پتھر ٹوٹ گئے ۔ افسوس ہے کہ اندر کی منحوس شعاعوں نے بیچارے مالک پریس پر بھی نزلہ گرایا ۔ کیوں نہ ہو ۔ ایک پاپ دس گھر والوں کو لیکر ڈوبتا ہے ؀

عجیب قدرت کا نظارہ

ہمارے دوست منشی نور احمد امرتسری نے ۲۴ دسمبر کو اپنے لڑکے کے ولیمہ پر دوستوں کو بلایا ۔ خدا کی شان صبح ولیمہ تھا ۔ رات کو دوسری بہو مر گئی ادہر کہانا پک رہا ہے تو ادہر جنازہ طیار ہے ۔ جب صبح کو اُسے دفن کر کے آئے تو اتنے میں ولیمہ کے مہمان جمع ہونے شروع ہوئے ۔ تو بھائی کی بیٹی مر گئی ۔ اللہ اکبر تمام حاضرین خدا کی قدرت اور جلالت کا اظہار کرتے تھے اور مانتے تھے ۔ کہ ھُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی (وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے) ناظرین دعا کریں کہ خدا ہمارے دوست منشی صاحب کو اس مصیبت کا نعم البدل عطا کرے ۔ آمین

تقریظ (ریویو)

شہادت القرآن :۔ اس کتاب کے پہلے حصے میں حضرت مسیح کی حیات کا ثبوت دیا گیا ہے ۔ جسکی قیمت ۸ر تھی ۔ اس دوسرے حصے (زیر ریویو) میں مرزا صاحب قادیانی کی تیس پیش کردہ آیات متعلقہ وفات مسیح کے جوابات ہیں ۔ گو اس مضمون پر اور علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے لیکن ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اس کتاب کے مصنف ہمارے دوست مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ ہیں ۔ جو کتاب کی خوبی کے لئے کافی ضمانت ہے ۔ لکھائی چھپائی اچھی قیمت ۸ر ۔ پتہ پنجاب پریس شہر سیالکوٹ

ahmadimuslim.de

فتوے

س نمبر ۳۷: - ایک بالغہ عورت بیوہ کا نابالغ سے نکاح ہوا تھا ایک ماہ بعد بسبب نا اتفاقی باہمی مبلغ پچاس روپیہ نابالغ مذکور کے والد نے عورت کی جانب سے لیکر جسکے ساتھ نکاح کرنا تھا۔ لیکر نکاح کرلیا۔ کوئی انتظار عدت کا نہیں کیا اب آپ یہ فرماویں۔ کہ کیا یہ نکاح جائز ہے جواب بواپسی ارسال فرماویں۔ خریدار ۲۳۲

ج نمبر ۳۷: - سوال واضح نہیں سمجھا گیا۔ اگر مطلب یہ ہو کہ عورت مذکورہ کو نابالغ کی طلاق سے علیحدہ ہو کر عدت گذارنی ضروری ہے۔ یا نہیں تو جواب یہ ہے کہ نابالغ ہو یا بالغ جس خاوند سے جماع یا بقول اکثر علماء خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو اسکی طلاق میں عدت نہیں ہوتی مَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا

س نمبر ۳۸: - اگر کوئی شخص یہ نیت کرے کہ جس طرح عید اضحیٰ میں گذشتگان عزیز واقارب کی طرف سے قربانی کیجاتی ہے اوسیطرح جناب رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے کوئی ذبیحہ قربانی کیجاوے۔ تو ایسی قربانی کے بارہ میں حسب شرع شریف کیا حکم ہے اور اُس قربانی کا گوشت حسب معمول یا وہ خود صرف میں لاسکتا ہے۔ اور عزیز و احباب کو تقسیم کرسکتا ہے۔ یا صرف فقرا و مساکین کو دے سکتا ہے۔ واضح طور سے بیان فرماویں اللہ اجر عظیم عطا فرماویگا۔ راقم

عبد الرحیم خریدار اہلحدیث ۳۳۴

ج نمبر ۳۸: - بعض صحابہ ایسا کرتے تھے۔ جیسا اور قربانیوں کا حکم ہے۔ ویسا اسکا بھی ہے۔ فرق کوئی نہیں دوستوں احبابوں کو بھی کھلائے اور فقراء کو بھی دیدے۔

س نمبر ۳۹: - باشندگان شہر چنیوٹ نے ایک انجمن اسلامیہ کچھ عرصہ سے قائم کی ہوئی ہے جسکی تجویز سے مدرسہ اسلامی کھولا گیا ہے مدرسہ مذکورہ میں متمول لوگوں اور متوسط درجہ اور غریبوں کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور تعلیم دینیات یعنے قرآن شریف رسالہائے دینیات مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور اور کتب اردو و فارسی سلسلہ تعلیم مرتبہ انجمن مذکور اور نماز کے سوا۔ انگریزی حساب جغرافیہ اماکی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔ اور کوئی فیس نہیں ہے انجمن غریب یتیم و مسکین طلبا کو مفت کتابیں دیتی ہے اہل سنت جماعت کے سوا کسیکو تعلیم نہیں دیجاتی کیا ایسا مدرسہ مصرف زکوٰۃ ہوسکتا ہے اور جو لوگ مال زکوٰۃ سے اسکی امداد کے واسطے چندہ دیتے ہیں۔ جبکہ قابض انجمن ہے ان کی زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے بینوا و توجروا۔

راقم دوست محمد

ج نمبر ۳۹: - اگر مذکورۃ کا حساب الگ ہے۔ اور زکوٰۃ کا روپیہ صرف غرباء کی امداد پر لگایا جاتا ہے۔ یعنے غرباء کو جو کتابیں وغیرہ دیجاتی ہیں۔ تو وہ ان کی ملکیت کیجاتی ہیں۔ تو زکوٰۃ کا دینا جائز ہے۔ نہیں تو نہیں۔ منتظمان مدرسہ کو چاہئیے کہ بجائے معافی فیس کے غریب طالبعلموں کے وظائف مقرر کرکے نقد روپیہ انکو دیں۔ پھر وہ چند دنوں بعد فیس میں وصول کریں تاکہ اُس روپیہ پر غرباء کی ملکیت متحقق ہو جاوے۔ کیونکہ ادائے زکوٰۃ میں ملکیت شرط ہے اس میں کوئی لیچ نہیں۔ کہ انجمن قابض ہے نائب غرباء۔ کیونکہ انجمن بھی قابض ہے۔ تو غرباء کی وکالتاً ہے نہ کہ برائے خود اصالتاً۔

س نمبر ۴۰: - اولیاء زندگان را چہ قدر تصرف است اگر کلام شیئے غائب شود و بعد وصد میل دور باشد از احوال آں اعلام میتواند فرمائید یا نہ بحوالہ آیات احادیث

س نمبر ۴۱: - اگر زمیندار کاشتکار را قطعہ زمین برائے زراعت باین عقد دہد کہ فلاں عدد روپیہ اولاً خواہم گرفت۔ پس قطعہ مذکور آباد کن ہر چہ پیدائش زمین در خلال مدت پیدا گردید۔ سہ حق تو است و کاشتکار ہم برہمیں راضی میشود۔ آیا این عقد صحیح است یا فاسد اگر صحیح است تا بکدام وجہ و اگر زمیندار بجائے پیدائش روپیہ مقصود بگیرد تا عقد او صحیح خواہد شد یا نہ یعنے پیدائش زمین بروپیہ فروخت میکند لیکن پیدائش مجہول است معلوم نیست۔ (ایضاً)

س نمبر ۴۲: - شخصے وفات کرد پسر صغیر و زوجہ بگذاشت تعدد طعام از مال متروک متوفی الثبت ورثہ بنیت ایصال ثواب او کدام محتاج مساکین را دادہ شود یا نہ و اگر دادہ شود تا در مال یتیم مذکور کہ عادت او گردید و آنحضرت لازم خواہد آمد۔ (ایضاً)

ج نمبر ۴۰: - اولیاء کرام بلکہ انبیاء علیہم السلام را از خود ہیچ طاقت و قدرت نیست قال اللہ تعالیٰ قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا۔ آری اگر خدائے تعالیٰ ایشاں را اعلام نماید ایشاں اعلان کنند۔ لیکن اعلان بنی قطعی باشد و اعلان ولی غیر قطعی۔ قال اللہ تعالیٰ لا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء

ج نمبر ۴۱: - جائز است زیرا کہ ایں صورت کرایہ الارض است یعنی زمین بکرایہ میدہد و میگیرد و کرایہ زمین جائز است۔

ج نمبر ۴۲: - بعد تقسیم حصص از حصہ زوجہ برضائے او کردہ آید بغیر تقسیم نے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

انگلستان میں جنون یورپ اور یورپ میں خصوصاً انگریز حفظان صحت کا بیحد خیال رکھتے ہیں اور علوم و تمدن کی ترقی نے جو اسباب صحت اور حفاظت کے مہیا کر دئیے ہیں۔ اُن سے پوری طور پر منتفع ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ باوجود اس ممتاز خصوصیت کے انگلستان میں **دیوانوں** کی تعداد روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ حال میں جو تعداد سرکاری طور پر مشتہر کی گئی ہے۔ ایک لاکھ انیس ہزار آٹھ سو انتیس ہے۔ جب ہم اس تعداد کو انگلستان کی عام مردم شماری کے مقابلہ میں رکھتے ہیں۔ تو اوسط طور پر ہر **دو سو پچاسی** آدمیوں کے بعد ایک آدمی دیوانہ ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ دس سال پہلے عام اوسط ۱/۲۹۳ تھا اور اس سے پیشتر اس سے بھی کم۔ انگلستان کی طبی جماعتوں نے جب اس خوفناک ترقی کے اصلی اسباب تلاش کئے تو بحث و تجربہ کے بعد دو وجہیں ثابت ہوئیں۔ **پہلی** وجہ یہ ہے کہ انگلستان میں **شراب نوشی** کی عادت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ شراب کا اصلی جزو الکحل ہے اور الکحل دماغی قوت کیلئے سم قاتل ہے۔ **امپیریلسٹ** گائیڈ خبردار!

ایک گورکھا سپاہی نے ایک مہترانی کی عصمت خراب کرنے کی کوشش کی سو گز آدمی اسکی مدد کو پہنچ گئے۔

گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے کہ پورولیا سے رانچی تک زیر نگرانی بنگال ناگپور ریلوے ایک چھوٹی پٹری کی ریلوے لائن جاری کیجائے۔

رنگون میں سرکاری طور پر خبر اُڑ چکی ہیں اور تمام لوگوں کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ آجکل مصنوعی روپے کثرت سے چل گئے ہیں۔

پونا میں مسلح پولیس کے جمعداروں نے ایک بیوہ کے گھر میں نقب لگا کر ۳۰ ہزار کا مال چرایا تھا۔ اب وہ گرفتار ہیں (کون رہبر ہو سکے جب خضر بھٹکانے لگے)

رنگون میں ۱۰ لاکھ روپے کے سرمایہ سے ایک بنک جاری ہوا ہے فی حصہ ۱۰ روپے مقرر ہے۔

گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کو ہدایت کی ہے کہ تعلیمی کتابوں کے لئے دیسی کارخانوں سے کاغذ خریدا جایا کرے۔

مہاراجہ سائیکل ورکس لاہور نے ارادہ کیا ہے کہ خود بائیسکل تیار کرے جس کے پرزے بھی دیسی ساخت کے ہوں۔

ریاستہائے فریدکوٹ و کپورتھلہ میں غیر ملک کے قند فروخت کرنے کی سرکاری طور پر ممانعت ہو گئی ہے۔

ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے ۵۰ ہزار اور مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ۲۰ ہزار روپیہ حضور ولیعہد کی یادگاری کالج لکھنؤ کو دیا۔ چندہ کی مقدار دس لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

گورنمنٹ نے طاعون کے امتحان کے لئے ماہرین کو منتخب کیا ہے کمیشن یہ امتحان کرے گی کہ انسان اور چوہوں میں طاعون کس طرح پھیلتا ہے؟

چین میں سودیشی تحریک دن بدن ترقی کر رہی ہے۔

روسی ملاحوں نے بھی بغاوت شروع کر دی ہے۔

جن لوگوں نے سلطان المعظم کو جولائی گذشتہ میں گولہ سے اُڑانا چاہا تھا۔ اُنہیں سے تین امریکنوں اور ایک بلجیم کے باشندہ کو سزائے موت کا حکم دیا۔

سننے میں آیا ہے کہ بوجہ ناراضگی تقسیم بنگال کلکتہ کے بہت سے دیسی باشندگان نے ارادہ کر لیا ہے کہ بموقع تشریف آوری حضور ولیعہد کسی قسم کی خوشی یا جلسہ میں حصہ نہ لیں بلکہ جس طرف سے سواری گذرنے والی ہے سب لوگ دروازے بند کر کے مکانوں میں چھپے رہیں رات کو روشنی نہ کیجائے (نتیجہ کیا؟)

اہل بنگال نے قومی یونیورسٹی کے لئے اسوقت تک ۲۶ لاکھ روپیہ جمع کر لیا (ہمت مرداں مدد خدا)

چند ہفتوں سے پیرس میں چار انارکسٹوں پر مقدمہ چل رہا ہے انہوں نے گذشتہ گرما میں شاہ سپین کے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ جبکہ وہ پریذیڈنٹ فرانس کے ہمراہ ایک گاڑی پر سوار تماشا سے واپس آ رہے تھے۔

فرانس میں ایک غبارہ بنایا گیا ہے کہ جس پر چار آدمی سوار ہو کر ۱۵۰۰ فیٹ تک بلند جا سکتے ہیں۔ اسکی مدد سے دشمن کی فوج کی نقل و حرکت معلوم کر سکتے اور خاص مقامات کے نقشے اتار سکتے ہیں ساتھ ہی اسکا یہ بھی قانون پاس ہو نیوالا ہے کہ تمام طلباء کو دو سال تک جنگی تعلیم حکماً دیجائے جس میں انہیں غبارہ وغیرہ کی ابتدائی تعلیم دیجائے گی۔

ahmadimuslim.de

قابل قدر کتابیں

السلام علیکم } اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ہے ۔ قیمت ۱/

اہلحدیث کا مذہب } فرقہ اہلحدیث (موحدین) اسکے مسائل کا بیان کرے کہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں ۔ مگر بڑی متانت اور بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ۲/

نماز اربعہ } اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی ۔ ہندو آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ قیمت ۲/

اسلام اور برٹش لاء } یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ ۔ صیغہ فوجداری ۔ دیوانی ۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضحہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے قیمت ۳/

بحث تناسخ ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲/

ہدایت الزوجین } نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱/

رسوم اسلامیہ } رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید ۔ اور اتباع سنت نبویہ کی تاکید ۔ قیمت ۱/

الہامات مرزا } مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے ۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے ۔ قیمت ۵/

حدوث وید :۔ وید کی قدامت کا ابطال وید سے ۔ قیمت ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل :۔ قیمت ۱/

چودھویں صدی کا مسیح } مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰ قیمت مجلد ۱۲/

المشتہر مینیجر کتب خانہ اہلحدیث امرتسر

مجرب دوائیں

ماء اللحم انگوری دو آتشہ } یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلےٰ درجہ کی مقوی ۔ مشتہی ۔ مصفی خون ۔ مقوی معدہ ہیں ۔ ضعف ۔ نامردی ۔ ضعف باہ ۔ ضعف اعصاب ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں ۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا سمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلے درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل ۱ پوری بوتل ۲ تین بوتل ۵ ۔ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل ۱۲/

طلاء } جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے ۔ اس بے ضرر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ۔ اسکے ہمراہ ہماری لائیف پلز (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی شیشی تین روپیہ (۳)

جواہر ہاضمہ } اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں ۔ تو اسکی ایک شیشی نوش فرمائیں بفضلہ تعالی کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲ ۔ اونس ۱۲/

لائف پلز حب حیات } اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہے ۔ یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں ۔ اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں ۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں ۔ لائیف پلز کا تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے ۔ معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے ۔ نامردی ۔ ضعف باہ ۔ ضعف اعصاب ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصر ۔ ضعف معدہ ۔ جریان ۔ سستی ۔ رقت ۔ سلسل البول ۔ تقطیر البول ۔ لقوہ اور رعشہ کے واسطے درحقیقت یہ بے بدل دوا ہے فی بکس ۲ گولیاں ۱۲/

جواہر مصفی خون } فسادات خون ۔ تر و خشک خارش ۔ خنازیر ۔ پھنسی پھوڑے کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے ۔ حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال سے ہر قسم امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے فی شیشی خورد ۱۲ کلاں ۲/

سرمہ عزیزی } اسکی ایک ایک سلائی اپنے کیمیائی اثر کے سبب سے پیپ ۔ آشوب ۔ دھند ۔ غبار ۔ جالا ۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ ۱۲ مامیرے کا خاص سرمہ فی تولہ (۵)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الحکم شاہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadiyyamuslim.de